علامہ شیخ عبداللہ بن سلیمان بن منیع حفظہ اللہ
قاضی عدالتِ مرافعہ، مکہ مکرمہ
وممبر ھیئۃ کبار العلماء، سعودی عرب

www.KitaboSunnat.com

علوی مالکی سے دو دو باتیں

گمراہ کن عقائد وخیالات کی تردید

مترجم

مولانا محمد رئیس ندوی

ناشر

ادارۃ البحوث الاسلامیہ والدعوۃ والافتاء

جامعہ سلفیہ، بنارس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

زیر اہتمام مجلس التحقیق الاسلامی

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

علامہ شیخ عبداللہ بن سلیمان بن منیع حفظہ اللہ
قاضی عدالتِ مرافعہ ، مکہ مکرمہ
وممبر ھیئۃ کبار العلماء ، سعودی عرب

علوی مالکی سے دو دو باتیں

گمراہ کن عقائد وخیالات کی تردید

مترجمہ

مولانا محمد رئیس ندوی

ناشر

ادارۃ البحوث الاسلامیہ والدعوۃ والافتاء
جامعہ سلفیہ ، بنارس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب . . . . . . علوی مالکی سے دو دو باتیں

مؤلف . . . . . علامہ شیخ عبداللہ بن سلیمان

مترجم . . . . مولانا محمد رئیس ندوی

اشاعتِ اول . . . . جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ
جنوری ۱۹۸۵ء

خوش نویس . . . عبدالخالق خلیق بستوی

طباعت . . . . نشاط پریس ٹانڈہ فیض آباد

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹-جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
06438
نمبر......

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحات
۱	عرض ناشر	
۲	تمہید از مترجم	
۳	مقدمہ : از عزت مآب شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز	۱
۴	مقدمہ ومعذرت از مصنف	۵
۵	تمہید اور اصولی باتیں	۲۹
۶	ملاحظہ از مترجم	۳۳
۷	حاشیہ از مترجم	۵۰
۸	محفل میلاد النبی کے جواز پر مالکی کی ذکر کردہ دلیلوں کی تردید	۵۶
۹	مالکی کی پہلی دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید	〃
۱۰	مالکی کی دوسری دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید	۶۱
۱۱	مالکی کی تیسری دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید	۶۷
۱۲	مالکی کی چوتھی دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید	۷۲
۱۳	مالکی کی پانچویں دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید	۷۴
۱۴	مالکی کی چھٹی دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید	۹۶
۱۵	مالکی کی ساتویں دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید	۱۰۲
۱۶	مالکی کی آٹھویں دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید	۱۰۴
۱۷	مالکی کی نویں دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید	۱۱۱
۱۸	مالکی کی دسویں دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید	۱۱۴
۱۹	مالکی کی گیارہویں دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید	۱۱۵
۲۰	مالکی کی بارہویں دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید	۱۲۰
۲۱	مالکی کی تیرہویں دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید	۱۳۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحات
۲۲	مالکی کی چودھویں دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید	۱۳۷
۲۳	مالکی کی پندرہویں دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید	۱۳۹
۲۴	مالکی کی سولہویں دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید	۱۴۴
۲۵	مالکی کی اٹھارہویں دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید	۱۶۰
۲۶	مالکی کی انیسویں دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید	۱۶۴
۲۷	مالکی کی بیسویں دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید	۱۶۸
۲۸	مالکی کی اکیسویں دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید	۱۷۴
۲۹	شیخ الاسلام ابن تیمیہ پہ مالکی کی افتراپردازی کی تردید	۱۷۷
۳۰	فصل	۲۱۶
۳۱	مالکی کی نظر میں میلاد کا مفہوم	۲۲۹
۳۲	میلاد میں قیام کی بابت مالکی کی رائے اور اس پر بحث ونظر	۲۳۲
۳۳	مختلف وجوہ سے قیام میلاد کو مالکی کا مستحسن سمجھنا۔	۲۳۹
۳۴	مالکی کے اس موقف پر بحث ونظر اور اس کی تردید	"
۳۵	ابن الدیبع کا میلاد اور اس میں موجود شدہ منکرات کا تذکرہ	۲۵۶
۳۶	مالکی کو میری نصیحت	۲۶۱
۳۷	خاتمہ	۲۶۶
۳۸	شکریہ ومعذرت	۲۷۰
۳۹	مراجع ومصادر	۲۷۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

علماء نجد و حجاز نے مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کے باب میں جو گراں قدر خدمت انجام دی ہے، اور اس وقت بھی انجام دے رہے ہیں، وہ قابلِ قدر ہے، یہ اصل میں اس دعوت کا اثر ہے جو شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ نے سعودی حکومت کے تعاون سے شروع کی تھی، اور جس کے ذریعہ سرزمین نجد و حجاز پر توحید و سنت کا اسی طرح بول بالا ہو گیا تھا جس طرح خیر القرون میں تھا۔ حرمین کی مقدس سرزمین کو جاہل عوام اور غرض مند علماء نے شرک و بدعت کی آماجگاہ بنا دیا تھا، اللہ کے گھر میں غیر اللہ کو پکارا جاتا تھا اور ان سے لو لگائی جاتی تھی، جس مسجدِ نبوی میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی کو توحید و سنت کی تعلیم فرمایا کرتے تھے اور غیر اللہ سے مدد کی طلب کو حرام فرماتے تھے اسی مبارک مسجد میں لوگ غیر اللہ کو پکارتے اور ان سے مرادیں مانگتے تھے۔

لیکن جب اللہ تعالیٰ کی توفیق و تائید سے شیخ الاسلام کی دعوت عام ہوئی تو اس طرح کی بدعات اور کفر و شرک کا خاتمہ ہوا، اور اکثر لوگ اصلاح پذیر ہو گئے، پھر بھی کچھ ایسے بدقسمت اور خود غرض عوام و علماء اب بھی ایسے نظر آتے ہیں جو بدعات کی ترویج و اشاعت کے لئے کوشاں ہیں۔ نجد و حجاز کے علماء اس طرح کے باطل پرستوں کی تاک میں رہتے ہیں، اور موقع بہ موقع ان کی تلبیسات کا پردہ چاک کرتے رہتے ہیں۔

پچھلے دنوں حجاز کے علوی مالکی نامی ایک شخص نے بعض بدعتوں کی ترویج کے لئے کوشش کی تھی اور ان کی تائید میں مزعومہ دلائل پیش کئے تھے۔ مکہ مکرمہ کے ایک عالم شیخ عبداللہ بن سلیمان منیع حفظہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک وقیع و مفید تصنیف میں ان تلبیسات کا پردہ چاک کیا، مزعومہ دلائل کے جوابات دیئے اور اس پس منظر کو واضح کیا جس کی بنا پر علوی مالکی نے بدعات کا جال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھیلا رکھا تھا۔

چونکہ یہ کتاب اردو داں حلقہ کے لئے بھی بہت مفید تھی اس لئے جامعہ سلفیہ نے مؤلف کی خواہش پر اس کا اردو ترجمہ کیا ہے جو ناظرین کے سامنے پیش ہے۔

مترجم جامعہ کے استاد اور مشہور عالم دین جناب مولانا محمد رئیس ندوی ہیں، جن کا علم وفضل مسلم ہے، اور بدعت کی تردید پر خود انھوں نے بھی بعض کتابیں اور مقالات تحریر کئے ہیں، علوم اسلامیہ پر موصوف کا مطالعہ وسیع اور نظر گہری ہے، اور اس کی جھلک کتاب کے ترجمہ میں بھی موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب سے مسلمانوں کو ہدایت دے اور مؤلف، مترجم وناشر کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین،

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین o

(مقتدیٰ حسن ازہری)

جامعہ سلفیہ، بنارس
۲۷ر۴ر ۱۴۰۵ ہجری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید از مترجم

الحمد للہ رب العلمین ، والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین محمد و آلہ واصحابہ اجمعین ۔ امابعد :-

خیر القرون گذر جانے کے بعد مسلمانوں کے اندر عموماً تمام امور میں اضمحلال انحطاط آنے لگا حتیٰ کہ رفتہ رفتہ اکثر مسلمان دین خالص سے ہٹ کر بدعت وہوا پرستی کے شکار ہونے لگے جس کے نتیجہ میں امت اسلامیہ بہت سارے فرقوں میں بٹ گئی اور ہر فرقے کے تحت متعدد ذیلی فرقے پیدا ہو گئے ۔ یہ سارے فرقے باہم لڑنے جھگڑنے لگے اور مسلمانوں کی طاقت متحدہ طور پر بنیادی و تعمیری کام کرنے کے بجائے آپسی جنگ وجدال اور تخریب میں ضائع ہونے لگی ۔ اس صورتِ حال سے امت کو نجات دلانے کی کوشش کرنے والے حق پرست علماء ہر زمانے میں اگرچہ سرگرم کار رہے مگر مشیتِ الٰہی سے بدعت و ہوا پرستی کا دائرہ وسیع ہوتا گیا اور حامیانِ بدعت نے ان حق پرست علماء کے خلاف مختلف طریقوں پر منظم محاذ آرائی اختیار کر لی جو امت کو خالص کتاب وسنت اور مسلکِ حق کی طرف دعوت دیتے رہے ۔ خالص کتاب وسنت اور توحید پرستی کے خلاف بدعت وہوا پرستی کی ترویج وحمایت کرنے والوں میں موجودہ دور کے ایک صاحب محمد علوی مالکی نمودار ہوتے ہیں جنھوں نے عام باطل پرستوں اور اہل بدعت علماء کی طرح بذریعہ تقریر وتحریر جعل سازی اور تلبیس سے کام لے کر خیر القرون اور صحابہ وتابعین واتباع تابعین کے صدیوں بعد ایجاد ہونے والی قابلِ نفرت بدعات وخرافات اور مشرکانہ خیالات واعمال کو بزعم خویش مشروع ثابت کرنا چاہا

مالکی موصوف کے زیغ وضلال کی پردہ دری کے لئے مشہور سعودی صاحب علم و فضل شیخ عبد اللہ بن سلیمان بن منیع حفظہ اللہ نے "حوار مع المالکی" کے نام سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مختصر اور جامع کتاب لکھی۔ اس کتاب میں شیخ موصوف نے کتاب وسنت اور علمائے امت کے واضح بیانات کے ذریعہ مالکی کی بدعت نواز و بدعت آفریں تحریروں کی حقیقت آشکار کردی۔ اس کے مطالعہ سے ہر سلیم الطبع منصف مزاج کے لئے حقیقتِ حال کو سمجھنا آسان ہوگیا ہے۔ جن بدعات و خرافات کی حقیقت اس کتاب میں ظاہر کی گئی ہے وہ عام طور سے ہمارے ملک ہندوستان میں بھی رائج ہیں نیز ان کی ترویج وحمایت کرنے والے نام نہاد بدعت پرست علمار بھی یہاں پائے جاتے ہیں، اس لئے یہاں کے اردو داں طبقہ کو حقیقتِ بدعات سے آگاہ کرنے کے لئے کتاب مذکور کا اردو ترجمہ مصنف کی اجازت سے شائع کیا جارہا ہے۔

کسی بھی کتاب کی پوری ترجمانی دوسری زبان میں کافی مشکل ہے، پھر بھی حتی الامکان ہم نے مصنف کی باتیں اردو میں بیان کرنے کی سعی کی ہے۔ کتاب کے بعض مباحث خالص علمی اور اصولی انداز کے ہیں جن کو عام اردو داں حضرات کے لئے سمجھنا آسان نہیں ہے، پھر بھی ہم نے زیادہ سے زیادہ سہل الفاظ میں تعبیر کی طرف توجہ دی ہے۔ کسی بھی صاحبِ علم سے علمی امور میں دوسروں کا کلی طور پر متفق ہونا ضروری نہیں، یہ بات سلف سے لے کر خلف تک چلی آرہی ہے، چنانچہ بنیادی امور میں مصنف سے پوری طرح متفق ہونے کے باوجود جزوی طور پر بعض معاملات میں مترجم کو اختلاف ہے جن میں سے بعض کی طرف حاشیہ میں اشارہ کردیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ اس کتاب سے بندگانِ خدا کو علمی و دینی اور اُخروی نفع پہنچائے۔ آمین۔

فقط

محمد رئیس ندوی
جامعہ سلفیہ، بنارس

یکم جمادی الاول ۱۴۰۵ھ
۲۳ر جنوری ۱۹۸۵ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

(از)

عزت مآب شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

صدر ادارۃ البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد

(ریاض سعودیہ عربیہ)

الحمد للہ وصلی اللہ وسلم علی رسول اللہ وعلیٰ آلہ وصحبہ ومن والاہ واھتدی بھدیہ۔ اما بعد :-

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر، آپ کی آل اولاد پر، صحابۂ کرام پر، آپ سے محبت رکھنے والوں، آپ کی مدد کرنے والوں اور آپ کے طریق ہدایت کی پیروی کرنے والوں پر اللہ کا درود وسلام ہو۔

اللہ کی اس حمد وثنا اور رسول پر درود وسلام کے بعد میں (یعنی شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ) عرض گذار ہوں کہ شیخ محمد علوی مالکی کی شائع کردہ چند کتابوں میں واقع شدہ متعدد قابل نکیر باتوں سے واقف ہوا۔ ان کتابوں کے سرفہرست موصوف کی لائق مذمت وہ کتاب ہے جس کا نام موصوف نے "الذخائر المحمدیہ" رکھ چھوڑا ہے۔ ان کتابوں میں موصوف نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ایسے اوصاف منسوب کر رکھے ہیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خصوصیات میں سے ہیں۔ مثلاً موصوف نے کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آسمانوں اور زمین کے خزانوں کے مالک ہیں۔ آپ کو سرزمین جنت کا حصہ بخرہ لگانے اور تقسیم کرنے کا حق حاصل ہے، آپ غیب، روح اور ان پانچوں امور کا علم رکھتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص کر رکھا ہے، ساری مخلوقات کی تخلیق آپ کی بدولت اور آپ کی وجہ سے ہوئی، جس رات آپ پیدا ہوئے وہ شب قدر سے افضل ہے، کوئی بھی چیز ایسی نہیں جس کا دار و مدار آپ کی ذات پر نہ ہو، اور موصوف کی اس قسم کی باتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انھوں نے اپنی کتاب "الذخائر المحمدیۃ" میں ان منظوم قصائد کو قبول و تسلیم کرنے کے انداز میں نقل کر رکھا ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ و فریاد اور پناہ طلبی کے مضمون پر مشتمل ہیں، نیز یہ کہ پریشانیوں کے مواقع پر آپ پناہ گاہ ہیں۔ اگر فریادی کی پکار آپ نہ سنیں تو پریشان حال آدمی کہاں جائے؟ اس طرح کی دوسری کئی کتابیں ہیں جن کا جائزہ ہماری زیر نظر اس کتاب میں لیا گیا ہے۔

یہ کتاب فضیلت مآب حضرت الشیخ العلام عبد اللہ بن سلیمان بن منیع کی تالیف ہے جو مغربی ریاست کے محکمۂ تمیز کے ایک قاضی اور انجمن کبار علماء کے رکن ہیں۔ اس کتاب کا نام "حوار مع المالکی فی رد منکراتہ وضلالاتہ" ہے یعنی کہ شیخ محمد علوی مالکی کی گمراہیوں اور قابل نکیر باتوں کے رد میں موصوف علوی کے ساتھ ایک مباحثہ"

اس کتاب کا مقدمہ لکھتے ہوئے مجھے مسرت ہو رہی ہے۔ محمد علوی مالکی کی کتابوں میں واقع شدہ منکرات شنیعہ سے مجھے بہت تکلیف ہوئی، ان کی بعض باتیں کھلم کھلا کفر ہیں موصوف مالکی کی شائع کردہ ضلالتوں، شرکیہ باتوں اور قابل نکیر بدعتوں نے بہت سے اہل علم کو برانگیختہ کیا جن میں انجمن کبار علماء کے ارکان سر فہرست ہیں انجمن کبار علماء کے ارکان نے ۱۱ رذی قعدۃ الحرام ۱۴۰۱ھ میں اپنی شائع کردہ قرارداد ۸۶ میں شیخ مالکی کے طور وطریق پر نکیر کی ہے۔ موصوف مالکی نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ شرک، بدعات، منکرات اور ضلالات کی طرف دعوت دی ہے، موصوف علوی سلف امت کے طریق سے دور ہٹے ہوئے ہیں یعنی کہ موصوف سلامتیٔ عقیدہ، اللہ کی ربوبیت، الوہیت اور اللہ کی ذات وصفات سے متعلق امور و مسائل میں اللہ کی سچی عبودیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار کرنے کے بجائے دوسرے راستہ پر لگ گئے ہیں۔ میری نیت یہ نہیں تھی کہ میں شیخ مالکی کی بداعتقادی اور خبیث روش پر تنقید و نکیر کرنے والے اپنے ان رفقائے کار کا ساتھ دینے پر اکتفاء کروں جو انجمن کبار علماء کے ارکان ہیں بلکہ میں یہ عزم رکھتا تھا کہ موصوف مالکی کے اغلاط و منکرات کی تحقیق اور چھان بین کروں نیز کتاب اللہ اور سنت نبویہ سے مستفاد ہونے والے جن عقائد پر ہم کاربند ہیں ان کے مطابق موصوف کا رد لکھوں لیکن جب میں حضرت الشیخ العلام عبد اللہ بن منیع کی کتاب "حوار مع المالکی فی ردّ منکراته وضلالاته"، پر مطلع ہوا تو میں نے اللہ کا شکر ادا کیا جس نے موصوف کو اس گمراہ بدعتی کی تردید کی توفیق بخشی اور میں مالکی مذکور کی اس کتاب پر رد لکھنے سے باز رہا، کیونکہ شیخ عبد اللہ نے اس میں میرے دل کے اندر آئی ہوئی بہت ساری باتیں لکھ دی ہیں چنانچہ موصوف شیخ عبد اللہ نے محمد علوی مالکی کے عقیدہ کی خرابی اور طریق کار کی خباثت واضح کر دی ہے۔ نیز موصوف نے لوگوں کو بتلا دیا ہے کہ مالکی مذکور حق وصواب سے دور جا پڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شیخ عبد اللہ کی اس اسلامی غیرت پر اور مالکی مذکور کی قابل نکیر باتوں کا رد لکھنے پر نیز اہل ضلالت کے شبہات کے کشف حقیقت پر جزائے خیر دے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب مبین (قرآن مجید) اور اللہ کے رسول امین محمد (علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم) کی سنت سے حاصل شدہ براہین ساطعہ اور دلائل واضحہ کے ذریعہ موصوف علوی کی تردید کی۔

الحمد للہ کہ شیخ عبد اللہ کی یہ کتاب ایک تشفی بخش تصنیف ہے جو طالب حق کے لئے کافی اور وافی ہے۔ کیوں کہ اس کی دلیلیں واضح ہیں، اسلوب اچھا ہے اور اس میں مخالف کے ساتھ انصاف واعتدال سے کام لیا گیا ہے۔ نیز اس کی ساری باتیں کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مصنف موصوف کو اجر جزیل دے اور ان کے علم و ہدایت میں اضافہ کرے نیز ہمیں اور انھیں حق کے اعوان وانصار اور داعیوں میں سے بنائے، بیشک وہ سننے والا اور قریب ہے۔

اسی طرح ہم اللہ سبحانہ' وتعالیٰ سے یہ درخواست بھی کرتے ہیں کہ موصوف محمد علوی مالکی کو راہِ صواب کی ہدایت دے اور موصوف کو راہ راست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر لائے۔

نیز اللہ تبارک و تعالیٰ ہم پر اور علوی موصوف پر احسان و کرم کرکے خالص توبہ کی توفیق سے نوازے۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت کریم اور سخی ہے۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ

فضیلت مآب شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

صدر ادارت البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ

والارشاد (ریاض سعودیہ عربیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ ومعذرت از مصنف

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین ولاعدوان الاعلی الظالمین واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ فی الوھیتہ وربوبیتہ وکمال ذاتہ وصفاتہ و اشھد ان محمد اعبدہٗ ورسولہٗ امام المتقین و سید المرسلین وقائد الغر ۃ المحجلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین وسلم تسلیماً کثیراً **وبعد**

ہر طرح کی تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہے اور اچھا انجام وبدلہ متقیوں کے لئے ہے، اور ظالموں کے علاوہ کسی پر کوئی زیادتی وسختی نہیں، میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کی الوہیت وربوبیت اور ذات وصفات کے کمال میں کوئی شریک نہیں۔ نیز میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، وہ متقیوں کے امام، رسولوں کے سردار، وضو ونماز کے اثر سے روشن پیشانی اور چمکدار ہاتھ پاؤں والے مومنوں کے قائد وسالار ہیں، آپ پر اور آپ کی تمام آل اولاد اور اصحاب پر اللہ کا بہت زیادہ درود وسلام ہو۔

اس حمد وصلوٰۃ کے بعد عرض ہے کہ ہم ایک ایسے آدمی کی طرف عزت وتکریم کے اوصاف منسوب کرنے میں بہت دقت و دشواری اور بھاری مشکل محسوس کر رہے ہیں، جس سے استقامت، سلامت روی، صلاح، بھلائی اور درستی عقیدہ کی امید تھی کیونکہ اس کی نشو ونما ایک ایسے خاندان وماحول میں ہوئی تھی جس کے بہت سارے افراد سے بدعات کے میل وکچیل اور منکرات کے آثار ونشانات دور ہو چکے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز یہ شخص تعلیمی مراحل بلکہ اعلیٰ تعلیم کے منازل طے کر چکا ہے، مگر افسوس کہ زیور شباب سے آراستہ ہونے کے بعد جب یہ شخص اس درجہ کو پہنچ گیا جس کو فکری پختگی کا زمانہ آغاز کہا جا سکتا ہے تو وہ علم وفکر، عقیدہ ونظریہ اور طور وطریقہ کے اعتبار سے بے عقلی، بے وقوفی اور بداعتقادی کی سطح کی طرف اترتا چلا گیا، اور وہ اپنی زبان سے کہی ہوئی باتوں، اپنے قلم سے لکھی ہوئی تحریروں، اپنی مجالس تعلیم میں بیان کردہ نظریات و خیالات اور برے عقائد وگناہ پر مشتمل اپنی شائع کردہ کتابوں کے ذریعہ ایسی چیزوں کی دعوت دینے لگا، جو بت پرستی، شرک، اور جاہلیت تک لیجانے والی ہیں یہ کتابیں اپنی زبان حال سے کہہ رہی ہیں کہ ان کا مصنف بدعات وخرافات اور اللہ کی ربوبیت والوہیت میں شرک کی دعوت دینے والے لوگوں میں سب سے آگے چلنے والے اور پیش پیش رہنے والے افراد میں سے ہے۔

چنانچہ یہ بات موصوف کی کتاب "الذخائر المحمدیہ" کے ان اقتباسات سے ظاہر ہے جس کی نقل عن قریب آرہی ہے۔ ہم اس شخص کو اونچا علمی مقام دینا اور اسے اوصاف فضیلت سے متصف کرنا زیادتی سمجھتے ہیں اس لئے ہم اسے محمد علوی مالکی کے نام سے یاد کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ اس شخص نے جن لوگوں کو دھوکہ وفریب دے رکھا ہے نیز جن کو اس نے گمراہ اور اندھا بنا رکھا ہے وہ لوگ اس کی دست بوسی کرتے ہیں اس کے سامنے جھکتے اور اس کے ملبوسات، اعضاء اور آثار کو بابرکت سمجھ کر تبرک بناتے ہیں، ان فریب خوردہ بہکائے ہوئے لوگوں کے اس طور وطریق کو اس شخص نے اللہ کی طرف دعوت پر یعنی اس خالص صاف ستھری اسلامی دعوت پر ترجیح دے رکھی ہے جو سلامتی عقیدہ، قلب وضمیر اور نیت کی صفائی اور فضیلت والی تینوں صدیوں یعنی صحابہ، تابعین، اتباع تابعین اور اچھی طرح ان کی پیروی کرنے والوں کے طور وطریق سے مستفاد ہے، اس ضال ومضل، گمراہ وگمراہ کن شخص کی شائع کردہ کتابوں کے زہریلے اثرات عقیدۂ سلفیہ پر مسلسل پڑ رہے ہیں ان کتابوں میں سب سے زیادہ مصیبت آفریں، بلاخیز، غم انگیز اور قیامت ڈھانے والی مبغوض وفحش کتاب "الذخائر المحمدیہ" ہے۔ ہم یہ سمجھتے اور توقع رکھتے ہیں کہ موصوف محمد علوی مالکی کی دوسری کتاب "حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف" بدعتوں اور ضلالتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے میدان میں دعوت دینے والی آخری کتاب ثابت ہو گی۔ یہ کتاب ایک نادار، ناقص اور دُم کٹا رسالہ ہے جو بہت سے مغالطوں اور تلبیسات پر مشتمل ہے، اس رسالہ کے ذریعہ لوگوں کی عقلوں میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے جیسا کہ یہ بات کتاب مذکور پر ہمارے ردو نقد سے واضح ہو گی۔

میں ۱۴۰۲ھ میں تین مہینوں جمادی الاولیٰ، جمادی الاخریٰ اور رجب کی رخصت پر تھا۔ ایک ملاقات کے موقع پر حضرت الشیخ عبداللہ بن حمید نے مجھے محمد علوی مالکی کا رسالۂ مذکورہ دیا اور اس پر اپنی ناراضگی، ناپسندیدگی اور غیظ وغضب ظاہر کرنے کے بعد مجھ سے مطالبہ کیا کہ رخصت کے اس موقع سے لطف اندوز ہونے کے زمانہ میں رسالۂ مذکورہ کا رد لکھوں۔

رسالۂ مذکورہ کے مصنف محمد علوی مالکی کی حق دشمنی، بداعتقادی اور دائرہ اسلام سے خروج موصوف کی شائع کردہ ان شرکیہ باتوں اور ضلالات ومنکرات پر مشتمل چیزوں سے ظاہر ہے جو موصوف نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لکھ رکھی ہیں یعنی کہ آپؐ روح وغیب اور ان پانچوں امور کا علم رکھتے ہیں جن کو اللہ نے اپنے لئے مخصوص کر رکھا ہے نیز یہ کہ آپؐ سرزمین جنت کے حصے بخرے کریں گے اور حضرت آدم نیز ان کی اولاد محض آپؐ کے سبب پیدا کی گئی ہے، ان کے علاوہ موصوف نے بہت سی ایسی باتیں لکھی ہیں جو ہمارے علم کی حد تک نہ تو دوسرے داعیان ضلالت سے صادر ہوئی ہیں اور نہ تصوف کے قطب لوگوں سے، یہی وجہ ہے کہ میں نے حضرت الشیخ عبداللہ بن حمید کا حکم منظور کر لیا اور پختہ عزم کر لیا کہ اس نامراد ناقص دم کٹے رسالہ کی تردید لکھوں اور اسکی ہفوات، متضاد باتوں، تلبیسات، جعل سازیوں اور جارحیت کی وضاحت کر دوں اور جو لوگ اس قسم کی باتوں کو مانتے ہیں، انھیں ان کی حقیقت بتلا دوں، لیکن رسالۂ مذکورہ کا رد لکھنے سے پہلے ہم یہ صراحت کر دینی چاہتے ہیں کہ اللہ جانتا ہے کہ اس نقد ونظر سے ہمارا مقصد یہ نہیں ہے کہ موصوف علوی مالکی کی مذمت کریں اور طالبین علم کے سامنے موصوف کو رسوا اور ذلیل کریں ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ موصوف کے جعل ضلال اور کھوٹ پن کا رد کر دیں اور اللہ کی الوہیت وربوبیت میں شرک کے ذرائع پھیلانے اور بدعات کی ترویج کے لئے ضلالت وگمراہی اور شبہات پر مشتمل موصوف کی ان تلبیسات کا پردہ چاک کر دیں جن کی وجہ سے وہ لوگ دھوکہ وفریب کھا رہے ہیں۔ جو موصوف علوی کی حقیقت سے واقف نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ وہ یہ جانتے ہیں کہ مالکی موصوف شہرت وخود نمائی اور وجاہت کے کس قدر طالب ہیں اور موصوف کو اپنے دام فریب میں لائے ہوئے لوگوں کی تذلیل سے اس وقت کس قدر لطف آتا ہے جب یہ لوگ موصوف کے دجل وفریب اور ضلالت آفرینی کے سامنے سرنگوں ہونے، اظہار خاکساری وانکساری کرنے، جھکنے اور ہاتھ چومنے کے لئے موصوف پر ٹوٹے پڑتے ہیں۔

شاید قارئین کرام شخص مذکور کی بابت ہماری مذکورہ بالا باتوں کو زیادتی سمجھ رہے ہوں۔ مگر ہم جانتے ہیں کہ اس سلسلے میں قارئین کرام ہم کو اس وقت معذور قرار دینے لگیں گے جب انھیں معلوم ہوگا کہ ہماری ان باتوں کا محرک وسبب توحید اور کمال توحید کے بارے میں اللہ کے لئے ہماری حمیت وغیرت ہے نیز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی غیرت وحمیت ہماری ان باتوں کا سبب ہے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ شدید خواہش تھی کہ آپؐ کی امت اس بات سے واقف رہے کہ اللہ کے سامنے آپ کا کیا مقام ومرتبہ ہے چنانچہ آپ کا یہ ثابت شدہ فرمان ہے کہ:۔

لا تطروني كما اطرت النصارىٰ ابن مريم انما انا عبد فقولوا عبد الله ورسوله۔

یعنی تم لوگ میری مبالغہ آمیز تعریف وتوصیف اس طرح مت کرو جس طرح نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی مبالغہ آمیز تعریف وتوصیف کی، میں تو صرف ایک بندہ ہوں لہٰذا تم مجھے اللہ کا بندہ ورسول کہا کرو[1]۔

اسی طرح قارئین کرام اس وقت بھی ہم کو معذور قرار دیں گے جب انھیں معلوم ہوگا کہ اس شخص کی شائع کردہ کتاب "الذخائر المحمدیہ" میں وارد شدہ باتیں اس امر کی مقتضی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نفع وضرر پہنچانے، منع کرنے اور دینے، زمین وآسمان کی حکومتوں پر قبضہ رکھنے نیز سرزمین جنت کی تقسیم کا حق رکھنے میں اپنے رب اللہ تعالیٰ کے شریک ہیں اور حضرت آدم نیز اولاد آدم کی تخلیق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہوئی ہے ان کے علاوہ اس قسم کی کئی دوسری باتیں ہیں جنھیں ہم عنقریب نقل

---

[1] رواہ البخاری ومسلم عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے اور موصوف کی کتاب کے حوالے بھی صفحات کے ساتھ دیئے جائیں گے تاکہ ہماری باتوں کی صحت معلوم کی جاسکے اور یہ پتہ چل جائے کہ موصوف کی کتابوں میں قابل نکیر گمراہی بداعتقادی، کم عقلی، بے وقوفی اور خود غرضی و بدبینی کی چیزیں موجود ہیں، ۱۱ر ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ میں انجمن کبار علماء نے قرارداد ۸۶ میں حسب ذیل بیان صادر کیا ہے کہ !۔

"شوال سنہ ۱۴۰۱ھ میں بمقام طائف (سعودیہ عربیہ) انجمن کبار علماء کی منعقد شدہ سولھویں میٹنگ میں انجمن مذکور نے ان امور پر غور کیا، جن کو ادارات البحوث العلمیہ والافتاء والدعوۃ والارشاد کے صدر محترم نے محمد علوی مالکی سے متعلق حاصل شدہ خبروں کی بناء پر پیش کیا یعنی کہ موصوف علوی مالکی بدعات وخرافات کی اشاعت اور ضلالت وبت پرستی کی دعوت وتبلیغ کے سلسلے میں بہت زیادہ سرگرمی رکھتے ہیں، اور ان امور کے حصول کے لئے موصوف کتابیں لکھتے، لوگوں سے رابطہ رکھتے اور سفر کیا کرتے ہیں۔

ادارت البحوث کے صدر محترم موصوف مالکی کی کتاب الذخائر المحمدیہ، الصلوٰت المأثورہ اور ادعیۃ وصلوات پر مطلع ہوئے اسی طرح حضرت صدر محترم نے مصر سے آئے ہوئے اس مکتوب کی سماعت فرمائی جو حسب ذیل مضمون پر مشتمل ہے:۔

اس آخری زمانے میں ایک طریقہ تصوف اپنی شکل وصورت میں نمودار ہوا ہے مگر یہ طریقہ تصوف موجودہ زمانے میں پائے جانے والے ان تمام مذاہب وطرق میں سب سے زیادہ گمراہی والا ہے جن سے ہم واقف ہیں اگرچہ کفر کے تمام مذاہب معنوی طور پر ایک ہیں۔

مذکورہ بالا طریق تصوف کا نام (العصبۃ الھاشمیۃ، السدانۃ العلویۃ، السیاسۃ الحسنیۃ والحسینیۃ)، ہے۔ اس طریق تصوف کی قیادت سرزمین مصر کا ایک شخص کرتا ہے جس کو اس کے متبعین "الامام العربي" کے نام سے پکارتے ہیں:

شخص لوگوں سے الگ تھلگ اپنی ایک خانقاہ میں رہتا ہے، لوگ قطار در قطار اس کے پاس آکر سلام کرتے ہیں اور اس سے باتیں کرتے ہیں، یہ شخص اپنے پاس آئے ہوئے لوگوں کو برکتیں دیتا اور ہر ایک کے متعلق پوشیدہ باتیں بطور کشف بتلاتا ہے، یہ سارے کام شخص مذکور پردے کے پیچھے سے کرتا ہے، لوگ اس کی آواز سنتے ہیں مگر اس کی صورت نہیں دیکھتے، لیکن اس کے مخصوص احباب واصحاب کو اس کے پاس آنے کی اجازت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر ان مخصوص احباب واصحاب کی تعداد بہت کم ہے ، یہ شخص لوگوں کے ساتھ نماز باجماعت اور جمعہ میں نہیں حاضر ہوتا ، یہ شخص اس مسجد میں بھی نماز نہیں پڑھتا جس کو اس نے اپنی خانقاہ کے پاس بنوا رکھا ہے ، اس کے متبعین یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ شخص تمام فرض نمازیں خانۂ کعبہ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھتا ہے ، اسی طرح یہ لوگ یہ اعتقاد بھی رکھتے ہیں کہ شخص مذکور ائمۂ معصومین کی نسل کی یادگار ہے اور اسی کے حکم سے مستقبل قریب میں مہدی موعود نکلیں گے ۔

مصر کے بعض مقامات میں اس شخص نے اپنے طریق تصوف کی شاخیں قائم کر رکھی ہیں ، جہاں اس کے جاسوس چیلے دستر خوانوں پر کھانے پینے اور حقہ سگریٹ اور بیڑی نوشی کے لئے جمع ہوتے ہیں ، شخص مذکور کے یہ چیلے اپنے مریدین کو داڑھی منڈانے اور مسجد میں نماز باجماعت نہ پڑھنے کا حکم دیتے ہیں اور یہ چیز اس بات کی تمہید ہے ، کہ سرے سے نماز ہی کو ساقط وغیر ضروری قرار دے دیا جائے ۔ اس کا خطرہ ہے کہ یہ لوگ جدید باطنی تحریک چلا رہے ہوں کیونکہ ان میں اور باطنیوں کے خصائص میں صورت مشابہت موجود ہے علاوہ ازیں ان کے مریدین کو اس بات سے روک دیا گیا ہے کہ ان کے اسرار و رموز ظاہر کریں ، اسی طرح انھیں منع کر دیا گیا ہے کہ اپنے شیوخ اور پیروں کی جو باتیں دیکھیں ان کی بابت کوئی سوال نہ کریں ، نیز انھوں نے اپنی تحریک کا جو نام رکھ چھوڑا ہے اور انھوں نے جو شعار اختیار کر رکھا ہے یعنی (فاطمہ ، علی ، حسن ، حسین) اس سے بھی یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ باطنی تحریک کی تجدید کرنی چاہتے ہیں ، اس خیال کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ یہ لوگ اس خطہ میں آکر مجاوری کرتے ہیں جہاں اسماعیلی فرقہ یعنی فرقۂ باطنیہ کا قائد و لیڈر آغا خان مدفون ہے اس شخص کی قبر کی زیارت اسماعیلی فرقہ کے متبعین لگاتار کرتے رہتے ہیں جس کا سلسلہ منقطع نہیں ہوتا ، مصر میں آغا خاں کی تدفین اسی لئے ہوئی تھی کہ باطنی تحریک کی تجدید کی جائے ، ہماری نظر میں ان لوگوں کا معاملہ اس وقت زیادہ پرخطر معلوم ہونے لگا جب ہمیں معلوم ہوا کہ یہ لوگ سعودی عرب کے بعض افراد سے رابطہ رکھتے ہیں ان بعض افراد کے ذریعہ جن کے نام ہم ابھی تک نہیں جان سکے ہیں ، سعودیہ میں تحریک مذکور کے بعض متبعین کے لئے کسی کارروائی کا موقع فراہم کیا گیا ہے ان لوگوں کے نام سے ہمارے ناواقف رہنے کا سبب وہ رازداری ہے جس کے ذریعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ لوگ اپنی تحریک کی حفاظت کرتے ہیں، ہم انشاء اللہ تعالیٰ لوگوں کی حقیقت واشگاف کرنے کے لئے کوشاں رہیں گے۔

لیکن ناقابل شک یقین کے ساتھ ہم اس بات سے واقف و آشنا ہیں کہ شیخ محمد علوی مالکی اس تحریک والوں سے براہ راست تعلق رکھتے اور ان کے روپوش شیخ سے ملاقات کرتے رہتے ہیں نیز موصوف علوی اس شیخ سے خلوت میں ملتے جلتے ہیں، پھر اپنے یہاں سے دورہ کرنے والے ایک آدمی کو مختلف مقامات پر بھیجتے ہیں جو ان کے متبعین سے مل کر باتیں کرتا، اس کے سامنے محاضرات پیش کرتا اور تقریریں کرتا ہے گویا وہ اس خیالی پیر کا نائب ہے، پھر یہ دورہ کرنے والا الشیخ ابوالحسن شاذلی کی قبر کی طرف متوجہ ہو کر اپنا سلسلۂ زیارت ختم کر دیتا ہے۔ شیخ ابوالحسن شاذلی مشہور و معروف صوفی بزرگ گذرے ہیں جو اقصائے مصر میں مدفون ہیں اس دورہ کرنے والے کے ساتھ مصر میں رہنے والے قائدین تصوف کے مخصوص افراد ہوتے ہیں جو اس کے راز داں ہوا کرتے ہیں ان لوگوں میں یہ دورہ کرنے والا شخص شیخ محمد علوی کی وہ کتابیں تقسیم کرتا ہے جن میں سے بعض پر ہم مطلع ہو چکے ہیں ان کتابوں میں سے "الذخائر المحمدیہ" کا ایک نسخہ بلکہ اس کا ایک حصہ اس وقت ہمارے پیش نظر ہے جو شاندار طباعت والے بڑی تقطیع کے تین سو چوّن (۳۵۴) صفحات پر مشتمل ہے، یہ کتاب مطبعۂ حسان قاہرہ سے طبع ہوئی ہے جو شخصی طور پر بلا قیمت تقسیم کی جاتی ہے، کسی اشاعتی ادارہ کی طرف سے اس کی تقسیم نہیں ہوتی اس کتاب کو جو پڑھتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ اس کے مؤلف نے اس میں ہر طرح کے عقائد باطلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لکھ رکھے ہیں، اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف کو راہ راست پر لائے، انھوں نے اپنے تحریر کردہ عقائد باطلہ مکر و فریب اور مخفی عیاری کے ساتھ ایسے ڈھنگ سے لکھے ہیں کہ شخصی طور پر ان کی کوئی غلطی نہ پکڑی جا سکے، چنانچہ موصوف ان عقائد کی ترویج و اشاعت اسلامی شریعت اور اسلامی عقائد کو بگاڑنے والی بعض کتابوں کے حوالہ سے نقل کردہ اقتباسات کے ذریعہ کر رہے ہیں، اسلامی شریعت و اسلامی عقائد کو بگاڑنے والی ان کتابوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس درجۂ غلو تک پہنچا دیا ہے جو نہ کتاب اللہ میں مذکور ہے نہ سنت نبویہ میں بلکہ کتاب و سنت میں اس قسم کے زیغ و ضلال اور دجل سے صریح ممانعت وارد ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اس مصری رسالہ میں کتاب مذکور یعنی الذخائر المحمدیہ میں وارد شدہ گمراہی وضلالت والی باتوں کی چند مثالیں پیش کی گئی ہیں اور اس رسالہ کو یہ کہہ کر ختم کیا گیا ہے کہ ہم اس قسم کی غلطیوں اور خطاؤں کی چھان بین اور تحقیق کی طرف توجہ محض مسلمانوں کی خیر خواہی کی غرض سے اس بنا پر دے رہے ہیں کہ ان کے خطرہ سے آگاہ کر دیں نیز عقیدۂ صحیحہ اور سچے ایمان پر ان کی وجہ سے جو خوف وخطر لاحق ہے اس سے مسلمانوں کو ہوشیار وخبردار کر دیں، یہ باتیں ہم آپ کو اس لئے لکھ رہے ہیں کہ آپ اس فتنے کے بالمقابل ایسے کام کریں جو مسلمانوں اور اسلام کے لئے بہتر ہوں۔ اگر ملک مصر اپنی تعداد، ساز وسامان اور باعتبار اصل سنت پر کاربند ہونے کے باوجود دشمنانِ اسلام کا نشانہ وہدف بنا ہوا ہے تو سعودیہ عربیہ اگر زیادہ نہیں تو ایک حد تک ضرور دشمنانِ اسلام کا نشانہ وہدف ہے اگرچہ مسلمانوں کے دلوں میں اس کی اہمیت ہے اور یہ حکومت جناب باری تعالیٰ کی توحید کی حمایت، سنت صحیحہ کی طرف لوگوں کو متوجہ کرنے کی خدمت اور ہر جگہ عقیدۂ صحیحہ کی ترویج کا اہتمام کرتی ہے مگر ہم کم از کم خطرہ کی بعض چیزوں سے ہوشیار کر دینا چاہتے ہیں تاکہ حتی الامکان آپ رفع خطرہ کے سلسلے میں کارروائی کر سکیں۔ آپ کے ساتھ ہمارا گمان ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں آپ برمحل اور حسب موقع کارروائی کریں گے کیونکہ یہ معاملہ بہت اہم اور خطرناک ہے۔ جیسا کہ کتاب کے بعض حصوں سے آپ پر واضح ہو جائے گا۔

محمد علوی مالکی کے متعلق مذکورشدہ اس بات کا صحیح ہونا انجمن کبار علماء پر واضح ہو چکا ہے کہ موصوف بری چیزوں کے بہت بڑے مبلغ اور بدعات وضلالات کی اشاعت کا کام کرتے ہیں نیز ان کی کتابیں خرافات اور شرک وبت پرستی کی طرف دعوت دینے والی باتوں سے بھری ہوتی ہیں، انجمن مذکور کی رائے یہ ہے کہ علوی موصوف کے اصلاح حال کی کوشش کی جائے اور انھیں ان کے اقوال مذکورہ سے توبہ کرائی جائے ان کے ساتھ خیر خواہی کی جائے، اور ان کے سامنے حق بات واضح کی جائے نیز یہ بہتر ہوگا کہ موصوف علوی حضرت الشیخ عبداللہ بن محمد بن حمید (صدر محکمۂ ہائی کورٹ) اور حضرت الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز (صدر ادارات البحوث العلمیہ والافتاء) نیز عزت مآب شیخ سلیمان بن عبید (صدر امور حرمین شریفین) کے پاس آکر ان الحادی عبارتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور صوفیانہ باتوں کے سلسلے میں ملاقات کریں جو ان سے صادر ہوئی ہیں، نیز مصر سے آئے ہوئے مکتوب کو موصوف سنیں اور یہ بتلائیں کہ ان کے پاس اس کا کیا جواب ہے اور موصوف کی کتابوں میں وارد شدہ جو باتیں ہیں ان کے متعلق موصوف اپنا خیال ظاہر فرمائیں چنانچہ یہ مطلوبہ ملاقات ہوئی اور موصوف علوی جمعرات ۷ ار رمضان ۱۴۰۰ھ کو ہائی کورٹ میں حاضر ہوئے۔ پھر اس ملاقات کے متعلق ایک محضر نامہ تیار کیا گیا، جو اس مضمون پر مشتمل تھا کہ کتب مذکورہ کی بابت موصوف علوی نے کیا جوابات دیئے؟ اور ان میں وارد شدہ باتوں کے متعلق مشائخ نے موصوف سے کیا سوالات کئے؟ اس محضر نامہ پر موصوف علوی نے دستخط بھی کئے ہیں اور موصوف کے دستخط کردہ اس محضر نامہ میں مذکور ہے کہ "الذخائر المحمدیہ"، اور "الصلوٰت الماثورۃ"، دونوں موصوف کی تصنیف کردہ ہیں لیکن ادعیۃ وصلوٰت نامی کتاب کو موصوف اپنی تصنیف نہیں مانتے۔ مگر مصر کے جس صوفی کا ذکر مصری مکتوب میں ہے اس کی زیارت وملاقات کے موصوف علوی معترف ہیں اور کہتے ہیں کہ مصر میں ان جیسے سیکڑوں لوگ اس صوفی کی زیارت کیا کرتے ہیں لیکن موصوف علوی کا کہنا ہے کہ میں اس صوفی کے متبعین میں سے نہیں ہوں نیز میں اس صوفی کے طور طریقہ سے بیزار ہوں، میں نے مصر میں محاضرات ومقالات نہیں پیش کئے بلکہ میں نے صوفی مذکور اور اس کے متبعین پر نکیر واعتراض کئے ہیں، نیز موصوف علوی نے مشائخ سے کہا کہ بعض مسائل میں ان کا ایک خاص نقطۂ نظر ہے مگر شرکیہ باتوں کی بابت فرماتے ہیں کہ یہ باتیں انھوں نے دوسروں سے نقل کی ہیں یہ باتیں غلط ہیں مگر ہم اس غلطی پر تنبیہ نہیں کر سکے؟

انجمن کبار علماء نے جب مذکورہ محضر نامہ سنا اور یہ ثابت ہو گیا کہ دونوں کتابیں "الذخائر المحمدیہ"، اور "الصلوٰت الماثورۃ"، موصوف علوی کی تصنیف کردہ ہیں اور یہ معلوم ہو گیا کہ موصوف علوی نے ان کتابوں میں منکر باتیں جمع کر رکھی ہیں تو اس انجمن نے موصوف علوی کے معاملہ پر بحث وتمحیص کی اور موصوف کی قابل مواخذہ باتوں پر ردو قدح کی اور انجمن مذکور کی رائے یہ ہوئی کہ "الذخائر المحمدیہ" میں جمع شدہ ان شرکیہ اور مبتدعانہ باتوں کو ایک جگہ جمع کیا جائے جن کی بابت موصوف علوی کا کہنا ہے کہ یہ غلط ہیں جن پر تنبیہ نہیں ہو سکی نیز موصوف علوی نے ان امور کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلط ہونے کے معاملہ میں محضر نامہ کی عبارت کی موافقت بھی کی ہے۔

انجمن مذکور کی رائے یہ بھی ہے کہ یہ لکھ دیا جائے کہ ان باتوں سے موصوف علوی نے رجوع کر لیا ہے پھر اس تحریر پر موصوف علوی سے دستخط کرایا جائے پھر یہ بات اخبارات میں شائع کرادی جائے اور موصوف علوی کی اپنی آواز میں ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے اسے نشر کیا جائے۔ اگر موصوف علوی یہ بات قبول کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ ذمہ داران حکومت سے یہ مطالبہ کیا جائے۔ کہ مسجد حرام، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور صحافت میں موصوف کی سرگرمیوں پر پابندی لگادی جائے۔ اسی طرح موصوف کو ملک سے باہر سفر کرنے پر بھی بندش لگادی جائے کہ عالم اسلام میں موصوف اپنے اس طریق باطل کی اشاعت نہ کر سکیں جس سے مسلمانوں کی جماعتوں میں فتنہ برپا ہو۔ البحوث العلمیۃ والافتاء کی مستقل کمیٹی نے ان دونوں کتابوں کو پڑھنے کا اہتمام اور انتظام کیا جن کی بابت موصوف علوی معترف ہیں کہ ان کی تصنیف کردہ اور تیار کردہ ہیں۔ اس کمیٹی نے اس کا اہتمام بھی کیا کہ ان دونوں کتابوں کے اندر جو شرکیہ اور مبتدعانہ باتیں ہیں انھیں ایک جگہ جمع کیا جائے اور جو باتیں قابل توجہ ہیں انھیں لکھ کر تیار کیا جائے اور موصوف علوی سے یہ مطالبہ کیا جائے کہ وہ ان باتوں کا اعلان اپنی زبان سے کریں،

حرمین شریفین کے امور کے عزت مآب صدر کے واسطہ سے ادارات البحوث کے صدر محترم کا خط ۲۰۴۳ بتاریخ ۱۲؍ذی قعدہ ۱۴۰۰ھ کو موصوف علوی کے پاس بھیجا گیا مگر موصوف علوی کمیٹی مذکور کے اس فیصلے کی تعمیل سے باز رہے اور انھوں نے اس سلسلے میں اپنی رائے پر مشتمل ایک مکتوب لکھ دیا یہ مکتوب امور حرمین شریفین کے عزت مآب صدر محترم کے خط $\frac{2053}{19}$ مورخہ ۲۶؍ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ کے ساتھ منسلک ہو کر ادارات البحوث کے صدر محترم کے پاس آیا۔ امور حرمین شریفین کے صدر محترم کے خط میں تحریر ہے کہ وہ شیخ محمد علوی مالکی کے پاس دو مرتبہ گئے اور ان کے سامنے حضرت الشیخ عبدالعزیز بن باز صدر ادارات البحوث العلمیہ کا خط اور مشائخ کی تحریر پیش کی مگر شیخ علوی مالکی نے مشائخ کے مطالبہ کو ماننے سے انکار کیا اور حرمین شریفین کے صدر کو مطمئن کرنے کی کوشش کی نیز موصوف علوی نے کمیٹی مذکور کے مطالبہ کا ایک جواب لکھا جس میں یہ صراحت ہے کہ وہ ان باتوں سے توبہ کا اعلان نہیں کر سکتے۔

رجب ۱۴۰۱ھ میں بمقام ریاض انجمن کبار علماء کی منعقدہ سترہویں میٹنگ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجمن مذکور نے اس معاملہ پر غور کیا اور انجمن کے مطالبہ کے خلاف موصوف علوی نے اختیار کردہ موقف پر بحث و نظر کی اور یہ فیصلہ کیا کہ ذمہ داران حکومت کو موصوف علوی کا حال بتلایا جائے نیز وہ تجاویز بھی پیش کی گئیں جو موصوف علوی کے ضرر کو دفع کرنے اور مسلمانوں کو ان سے پہنچنے والی اذیت کی روک تھام کے سلسلے میں طے ہوئی تھیں اور البحوث العلمیہ والافتاء کی مستقل کمیٹی نے ایک بیان تیار کیا جو "الذخائر المحمدیہ" میں پائی جانے والی شرکیہ اور مبتدعانہ باتوں پر مشتمل ہے، یہ باتیں درج ذیل ہیں :۔

۱ ۔ موصوف علوی مالکی نے "الذخائر المحمدیہ" ص۲۵۶ ج۱ میں حسب ذیل معنی و مفہوم پر مشتمل اشعار نقل کئے ہیں :۔

میں نے جب دیکھا کہ زمانہ ساری کائنات سے جنگ کر رہا ہے تو میں نے سید کائنات جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نعل مبارک کو اپنی حفاظت کے لئے قلعہ قرار دیا۔ میں نے انوکھے طریقہ پر مستحکم دیوار پناہ کے ذریعہ دست برد زمانہ سے اپنی حفاظت کرنی چاہی تو مجھے اسی دیوار پناہ اور قلعہ کے سایہ میں امن و امان حاصل ہو گیا۔

۲ ۔ موصوف علوی نے "الذخائر المحمدیہ" ص۱۵۹-۱۵۸ میں مختلف قسم کے شرک اکبر پر مشتمل اشعار نقل کئے، ان اشعار میں اللہ عز وجل سے اعراض و انحراف کا معنی و مفہوم بھی موجود ہے ان اشعار کا ترجمہ اردو میں مندرج ذیل ہے ۔

اللہ الرحمان اپنی سلطنت و حکومت میں جو خاص و عام رحمت یا نیچے اترنے اور اوپر چڑھنے والی رحمت بھیج چکا ہے یا بھیجتا ہے یا بھیجے گا ۔ اس کے اصل سبب اور ذریعہ اللہ رحمٰن کے بندے اور منتخب کردہ رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں، یہ بات ہر وہ شخص جانتا ہے جو عقل رکھتا ہے لہذا ہر اس چیز سے تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پناہ حاصل کرو جس سے تم کو درد و تکلیف ہو کیونکہ آپؐ ایسے شفیع ہیں جن کی سفارش ہمیشہ مقبول ہوتی ہے تم ہر اس چیز سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پناہ حاصل کرو جس کا خوف و خطر تم کو لاحق ہو کیونکہ آپ جائے پناہ اور مقام امن ہیں ۔ امیدوں کے بوجھ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتارا کرو کیونکہ آپ ہی مرجع اور پناہ گاہ ہیں ۔

اگر پریشانیاں اپنے ناخون تمھارے اوپر چبھو دیں یا مشکل معاملات کی پیچیدگی مستحکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوجائے تو تم آپ کو یہ کہہ کر پکارو کہ یارسول اللہ آپ رب العالمین کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم مخلوق ہیں اور جن سے سوال کیا جایا کرتا ہے ان میں آپ سب سے بہتر ہیں، مجھ کو کتنی پریشانیاں لاحق ہوئیں اور آپ نے کتنی ایسی پریشانیوں کو دور کر دیا جو حواس باختہ کر دیتی ہیں، جس اللہ نے آپ کو اتنے اونچے درجے کے ساتھ تمام کائنات میں خاص طور پر نوازا ہے بلندی بھی اس درجے سے پست ہے، اس اللہ کے واسطے ہماری تکلیف کو آپ جلد دور کر دیں اگر آپ ہماری درخواست قبول کرنے میں تاخیر و توقف فرمائیں گے تو میں کس سے سوال کروں گا۔؟

۳۔ موصوف علوی نے "الذخائر المحمدیہ" صـ۲۵ میں ذکر کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت شب قدر سے بھی افضل ہے، حالانکہ یہ واضح طور پر غلط ہے، شب قدر بلا شک وشبہ تمام راتوں سے کہیں افضل ہے۔

۴۔ موصوف علوی نے الذخائر المحمدیہ" صـ۴۳ تا صـ۴۵ ج اول میں ابن حجر ہیثمی کا ایک قصیدہ نقل کیا ہے جس میں علی الاطلاق نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے زندگی کو ثابت مانا گیا ہے کہ وہ طہارت و وضو کرتے اور پنجگانہ نماز پڑھتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ آپ حج بھی کرتے اور روزے بھی رکھتے ہوں، کیونکہ یہ چیز محال نہیں ہے آپ پر لوگوں کے اعمال ہمیشہ پیش کئے جاتے ہیں نیز موصوف نے نقل کیا ہے کہ ابن حجر ہیثمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ مانگا کرتے تھے۔

موصوف علوی نے اس نقل کو بلا تردید و نکیر برقرار رکھا ہے، حالانکہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کی پناہ مانگنا ایک طرح کا شرک اکبر ہے۔

۵۔ الذخائر المحمدیہ صـ۵۲ تا صـ۵۵ میں موصوف علوی نے درج ذیل بات لکھی ہے۔ جو شخص انبیائے کرام اور صالحین کی محبت میں مستغرق رہتا ہے اسے ان انبیاء وصالحین کی قبروں کو چومنا انھیں بوسہ دینا اور ان پر اپنے رخسار رکھنا جائز ہے۔

مذکورہ بالا قسم کی باتیں موصوف علوی نے بعض صحابہ کی طرف منسوب کی ہیں اور ان پر نکیر کئے بغیر انھیں برقرار رکھا ہے حالانکہ اس قسم کی باتیں بدعات اور شرک اکبر کے وسائل میں سے ہیں اور بعض صحابہ کی طرف ان کا انتساب باطل ہے۔

۶۔ موصوف علوی مالکی نے الذخائر المحمدیہ صـ۶۰ میں ذکر کیا کہ رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت حج کو کامل بنانے والے اعمال میں سے ہے ۔ اور قبر نبوی کی زیارت صوفیا ر کے نزدیک فرض ہے نیز قبر نبوی کی طرف ہجرت کر کے جانا ویسا ہی ہے جیسا کہ آپ کی زندگی میں آپ کے پاس ہجرت کی جاتی تھی ، ان باتوں کو لکھ کر موصوف نے انھیں برقرار رکھا ان پر نکیر و تنقید نہیں کی ۔

۷ ۔ موصوف علوی نے ذکر کیا کہ قبر نبوی کی زیارت کرنے والے کو دس عظیم بھلائیاں حاصل ہوتی ہیں ۔ حالانکہ یہ بے علم اللہ پر باندھی ہوئی افترا پردازی اور ان دیکھی چیز کے بابت خیالی قیاس آرائی ہے ۔ یعنی کہ اٹکل پچو والی بات ہے

۸ ۔ موصوف علوی نے زیارت قبر نبوی کے وقت آپ کی پناہ طلب کرنے اور آپ کو سفارشی بنانے کی دعوت دی ہے ، چنانچہ موصوف نے کہا کہ :۔

قبر نبوی کے پاس آدمی کو تجدید توبہ کرنی چاہیئے اور اللہ سے درخواست کرنی چاہیئے کہ وہ اس توبہ کو خالص بنائے اور اس توبہ کو مقبول ہونے کے لئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سفارش کرائے اور بکثرت استغفار کرے ۔ نیز آیت مذکورہ کی تلاوت کرتے ہوئے گڑگڑائے اس کے بعد یہ دعا کرے کہ :۔

وقد ظلمت نفسي ظلما كثيرا وأتيت بجهلي وغفلتي أمرًا كبيرا وقد وفدت عليك زائرًا وبك مستجيرًا ۔

یعنی میں نے اپنے اوپر بہت ظلم کیا ہے اور اپنی جہالت وغفلت کی بنا پر بھاری گناہ کیا ہے ۔ یا رسول اللہ ! میں آپ کی زیارت کے لئے آپ کے پاس آیا ہوں اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں ،

(الذخائر المحمدیہ ص۱۰۱ ج اول)

یہ معلوم ہے کہ وفات نبوی کے بعد ذات نبوی سے سفارش کرانی اور آپ کی پناہ مانگنی شرک اکبر کے اقسام میں سے ہے ۔

۹ ۔ موصوف علوی نے "الذخائر المحمدیہ" ص۱۰۱ ج اول میں بعض اشعار نقل کئے ہیں جن کو قبر نبوی کی زیارت کے وقت دعا کے ساتھ پڑھا جاتا ہے ۔ (ان اشعار کا اردو ترجمہ ملاحظہ ہو)

" یا رسول اللہ آپ میرے مرکز امید اور مقصود و مطلوب ہیں ، آپ کی خدمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حاضر ہونے والا یہ بندہ آپ کا مہمان ہے، آپ کی بارگاہ کے علاوہ اس کا کوئی ٹھکانا نہیں،،

اے مہمان نواز رسول اور زمانے کی مدد کرنے والے، فقیروں کی فریاد سننے والے مقصود ومطلوب کے مرکز۔ ایک اجنبی کمزور مسافر آپ کا مہمان بن کر آیا ہے اور سردار عرب یہ مسافر آپ کی پناہ چاہتا ہے۔

موصوف علوی نے الذخائر المحمدیہ ص۱۰۲ ج اول میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآنی فضائل کے زیر عنوان بعض شعراء کے اشعار نقل کئے ہیں جو حسب ذیل معنی ومفہوم پر مشتمل ہیں :۔

یا رسول اللہ! کیا آپؐ اپنے بلند جاہ وجلال کے باوجود ہمارے ضائع ہونے کو پسند کرتے ہیں حالانکہ ہم آپؐ ہی کے آستانہ وچوکھٹ کی طرف منسوب ہیں ہمارے اوپر آپ ایک نبوی فیضان وعطیہ جاری کر دیجئے جس سے مسلمانوں کی ساری پراگندگی وپریشانی دور ہو جائے۔

مذکورہ بالا پانچوں اشعار شرک اکبر کے مضمون پر مشتمل ہیں (العیاذ باللہ)

۱۰۔ موصوف علوی نے الذخائر المحمدیہ ص۱۴۲ ج اول میں قصیدۂ ہمزیہ کا ایک شعر نقل کیا ہے۔ اس شعر کا اردو ترجمہ ذیل میں ملاحظہ ہو:۔

کاش مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کی ایک مرتبہ زیارت نصیب ہو جائے آپ کے چہرۂ مبارک کی یہ خصوصیت ہے کہ جس کسی نے اسے دیکھا اس کی ساری کلفت وپریشانی دور ہو گئی۔

یہ مکذوب وباطل بات ہے۔ آپ کی زندگی میں آپؐ کو بہت سارے لوگوں نے دیکھا جن کی کافرانہ روش اور کلفت وپریشانی نہیں زائل ہوئی۔

۱۱۔ الذخائر المحمدیہ ص۱۵۷ ج اول میں موصوف علوی نے نعل نبوی کی مدح میں غلو پر مشتمل دو اشعار نقل کئے۔ ان اشعار کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے :۔

اس کائنات کے اوپر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا جوتا بلندی پر موجود ہے اور ساری مخلوق اس جوتے کے سایہ تلے ہے۔ کوہ طور پر حضرت موسیٰ کو جوتا اتارنے کا حکم دیا گیا۔ مگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو عرش پر بھی جوتا اتارنے کو نہیں کہا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲ - موصوف علوی نے الذخائر المحمدیہ ص۱۶۶ ج اول میں شیخ عمر الباقی الخلوتی کا ایک شرکیہ قصیدہ نقل کیا ہے۔ اس قصیدہ کے بعض اشعار کا ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔

اے مخلوق کی پناہ گاہ اور سب سے افضل شخصیت والے نیز ہر قریب و بعید کے مرکز امید اور روشن چہرے والے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، میں نے آپ کی طرف توجہ کر رکھی ہے، لہذا آپ میری طرف اپنا چہرہ قریب لائیے۔

۱۳ - موصوف علوی نے الذخائر المحمدیہ ص۲۸۴ ج اول میں حافظ ابن قیم کی کتاب جلاء الافہام سے ایک عبارت نقل کی اور اس کے ذریعہ لوگوں کو اس توہم میں مبتلا کرنا چاہا کہ اللہ اور جنت تک رسائی کا راستہ اہل بیت نبوی کی پیروی میں محصور و منحصر ہے۔

حالانکہ موصوف علوی نے حافظ ابن قیم کے کلام میں تصرف کیا ہے اور اسے اپنے حقیقی معنیٰ کے مطابق نہیں نقل کیا۔ کیونکہ حافظ ابن قیم نے اپنی کتاب مذکور میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام، اور ان کی آل اولاد میں ہونے والے انبیائے کرامؑ کے بارے میں گفتگو کی ہے اور اس بات کا ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد ہونے والے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو حضرت ابراہیم ہی کی اولاد سے مبعوث فرمایا اور اللہ کی طرف رسائی کے سارے راستے بند کر کے صرف انھیں انبیائے کرام کے راستے کو کھلا رکھا جو حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے ہیں انھیں انبیاء میں سے ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہیں۔

مگر شیخ علوی مالکی نے حافظ ابن قیم کے اصل کلام کی نقل چھوڑ کر اس میں من مانی تصرف کر ڈالا اور ایسی بات لکھ ماری جس سے قارئین کو یہ توہم ہو کہ اس سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت ہیں حالانکہ یہ بات مخفی نہیں کہ یہ نظریہ اثنا عشری روافض کا نظریہ و مذہب ہے ان روافض کا یہ نظریہ ہے کہ اہل بیت نبوی کے علاوہ دوسرے صحابہ اور دوسرے لوگوں سے مروی شدہ احادیث نا قابل حجت اور نا قابلِ عمل ہیں اگرچہ ان احادیث کے راوی حضرت ابو بکر صدیق۔ عمر فاروق اور عثمان غنی وغیرہ جیسے صحابہ کبار رضی اللہ عنہم ہوں حالانکہ یہ بہت بڑا گناہ بھاری فساد اور شنیع قسم کی فریب کاری، دھوکہ بازی و ظلم ہے۔ اس نظریہ کا مطلوب بڑے خطرناک اور خراب مقصد حاصل کرنا ہے اسی طرح کی بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موصوف علوی کی کتاب الصلوٰۃ المأثورہ کے ص۴-۵ میں موجود ہے۔ اس طرح کہ موصوف نے اپنی نقل کردہ جملہ دعاؤں میں یہ دعا بھی لکھ رکھی ہیں کہ:۔

"وانشلنی من اوحال التوحید واغرقنی فی عین بحر الوحدۃ"

اے اللہ مجھے توحید کے کیچڑ سے نکال کر وحدت الوجود کے عین سمندر میں غرق کردے۔

نیز موصوف علوی نے کہا کہ ہر چیز کے وجود کا دارومدار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے۔ مذکورہ بالا تحریری بیان وزراء کی کابینہ کے نائب صدر بلند اقبال شاہزادہ کی خدمت میں ادارات البحوث العلمیہ کے صدر محترم کے مکتوب گرامی ۱۲۸/۲ مورخہ ۲۸ رجب ۱۴۰۱ھ کے ساتھ منسلک کرکے بھیج دیا گیا۔ شوال ۱۴۰۱ھ میں منعقد ہونے والی انجمن کبار علماء کی اٹھارہویں میٹنگ میں اس موضوع پر دوبارہ بحث وتحیص ہوئی کیونکہ انجمن مذکور کو یہ خبر ملی کہ علوی مالکی کا شر وفساد بڑھتا جارہا ہے اور وہ ملک کے اندر وباہر اپنی مسلسل لگاتار بدعات وضلالات کی اشاعت کررہے ہیں، انجمن مذکور کا خیال ہے کہ موصوف علوی کی سرگرمی سے مرتب ہونے والا فساد بہت بھاری ہے کیونکہ اس فساد کا تعلق اصل عقیدۂ توحید سے ہے جس کی طرف دعوت دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تمام اگلے پچھلے رسولوں کو بھیجا تھا۔ نیز توحید کی بنیاد پر لوگوں کی زندگی استوار کرنے کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو مبعوث فرمایا تھا۔ موصوف علوی کے یہ باطل نظریات واعمال فروعی اور اجتہادی امور سے تعلق نہیں رکھتے جن میں اختلاف کی گنجائش ہے۔ موصوف علوی اسلامی ممالک میں دوبارہ بت پرستی قبر پرستی، انبیاء پرستی رائج کرنے اور غیر اللہ سے تعلق قائم کرانے کے لئے کوشاں ہیں۔ موصوف علوی دعوت توحید پر طعن کرتے اور شرک وخرافات نیز قبروں کے ساتھ غلو کی اشاعت کے لئے کام کرتے ہیں۔

موصوف علوی ان باتوں کو اپنی کتاب میں ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنی مجلسوں میں ان کی طرف دعوت دیتے ہیں اور ان باتوں کی تبلیغ کے لئے موصوف ملک سے باہر کا سفر بھی کرتے ہیں۔ انجمن کبار علماء کی قرارداد مذکور میں اس سے زیادہ باتیں بھی ہیں جن کو بنظر اختصار یہاں ترک کیا گیا ہے۔

انجمن کبار علماء کی قرارداد مذکور کی ذکر کردہ مندرجہ بالا قسم کی باتوں کے علاوہ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موصوف علوی مالکی کی کتاب الذخائر المحمدیہ میں اس نوع کے نقول موجود ہیں جن کو ہم ذیل میں درج کر رہے ہیں۔

(۱) الذخائر المحمدیہ ص۹۸ ج اول میں علامہ جردانی وابن الجوزی سے موصوف علوی یہ ناقل ہیں کہ :- اللہ تعالیٰ کی طاعتوں اور قربت حاصل کرنے کی غرض سے ایجاد شدہ اہم ترین بدعتوں نیز بطور عادت کئے جانے والے کاموں میں سے "میلاد شریف،، کا اہتمام اور سید السادات محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے ساتھ اظہار فرحت و مسرت بھی ہے الخ یہ مجربات میں سے ہے کہ جس سال میلاد کیا جاتا ہے اس سال امن وامان حاصل ہوتا ہے اور کامیاب ہونے کی بشارت جلد ہی ملتی ہے۔ الخ۔

نئی ایجاد ہونے والی اہم ترین بدعات میں سے وہ بات بھی ہے جو بطور عادت کی جاتی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے ذکر کے وقت لوگ قیام کرتے ہیں، لہٰذا یہ قیام مستحب ہے کیونکہ اس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہوتی ہے اور آپ کی ولادت پر مسرت ظاہر کی جاتی ہے بلکہ بعض حنفیہ نے ان لوگوں پر کفر کا فتویٰ دیا ہے جو لوگوں کے ساتھ میلاد کا قیام نہ کرے الخ

(۲) علوی مالکی نے الذخائر المحمدیہ ص۹۹ تا ص۱۰۱ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے کے کلمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ :-

یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں آپؐ کو اپنے رب اللہ عزوجل کے یہاں سفارشی بنانے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنے آیا ہوں۔

اس کے بعد موصوف علوی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کلمات سلام کا ایک مجموعہ ذکر کیا ہے جس میں کچھ کلمات منظوم ہیں اور کچھ نثر میں ہیں ایک شعر یہ ہے (اس شعر کا ترجمہ درج ہے)

اے میرے مطلوب و مرکز امید! یا رسول اللہ! آپ کی خدمت میں حاضر ہونے والے آپ کے اس مہمان کے لئے آپ کی بارگاہ کے علاوہ کوئی دوسری جائے پناہ نہیں ہے۔

(۳) موصوف علوی مالکی نے الذخائر المحمدیہ ص۱۰۲ ج اول میں درود صوفی کا ذکر کیا ہے اس سلسلے میں موصوف نے کہا جو آدمی یہ درود ہمیشہ روزانہ پانچ مرتبہ پڑھے گا وہ مرنے سے پہلے حالت بیداری میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ضرور ملاقات کا شرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل کرے گا وہ درود یہ ہے۔

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد عبدک ونبیک ورسولک النبی الامی وعلیٰ آلہٖ وصحبہ وسلم۔

(۴) الذخائر المحمدیہ صفحہ ۱۱۱ ج اول میں موصوف علوی مالکی نے صلوٰۃ الفاتح کی شرح لکھتے ہوئے کہا ہے کہ :۔

تمام رزق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دستِ قدرت میں ہیں۔ حدیث میں ہے کہ مجھے آسمانوں اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں دے دی گئی ہیں یعنی کہ زمین و آسمان کے خزانے کی وہ کنجیاں جن کی بابت اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لہٗ مقالید السمٰوات والارض، یعنی آسمانوں اور زمین کی کنجیوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے مگر اللہ تعالیٰ نے یہ کنجیاں اپنے حبیب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو دے دی ہیں، حدیث میں یہ بھی ہے کہ اللہ معطی وانا قاسم [1] یعنی اللہ دینے والا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔

(۵) الذخائر المحمدیہ ص ۱۱۲ ج اول میں موصوف علوی مالکی نے کہا کہ :۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ وحی کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم وہ ہے جس کی تبلیغ کا حکم آپ کو دیا گیا تھا۔ یعنی قرآن مجید اور مخلوق سے متعلق احکام شرعیہ۔ اس قسم کی وحی کی تبلیغ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا اور آپ نے اس کی تبلیغ کی۔ ایک قسم وحی وہ ہے جسے چھپانے کا حکم آپ کو دیا گیا تھا اور آپ نے اسے چھپایا اس کے ایک حرف کی تبلیغ نہیں فرمائی

---

[1] اس حدیث سے علوی مالکی کی مراد شاید وہ روایت ہے جس کا ذکر حافظ ابن الجوزی نے اپنی کتاب " العلل المتناھیۃ فی الاحادیث الواھیۃ " کے باب اعطائہ مقالید الدنیا میں اپنی بیان کردہ سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ " اوتیت بمقالید الدنیا علیٰ فرس ابلق علیہ قطیفۃ من سندس " یعنی ایک چتکبرے گھوڑے کے اوپر مجھے دنیا کی کنجیاں دی گئیں جس پر ریشمی توشک پڑی ہوئی تھی۔ حافظ ابن الجوزی نے فرمایا کہ حدیث صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کی سند میں واقع شدہ راوی علی بن حسین کو امام ابوحاتم نے ضعیف الحدیث کہا ہے۔

(ملاحظہ ہو العلل المتناہیہ صفحہ ۱۷۴ ج اول)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ قسم وحی وہ اسرار و رموز ہیں جو امت کو جاننے کے لائق نہیں (موصوف علوی نے یہ بات کسی کے حوالہ سے نہیں نقل کی ہے) کوئی شک نہیں کہ اس خانہ ساز قول کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسی باتیں ایجاد کرنے کے لئے زمین ہموار کی گئی ہے جن کی بدولت آپ کو بشری میدان سے نکال کر محیط ربانی میں پہنچایا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ ان باتوں سے بہت زیادہ بلند و بالا ہے جو ظالم لوگ کہا کرتے ہیں۔

(۶) الذخائر المحمدیہ ص۱۱۶ ج اول میں موصوف علوی کا بیان ہے کہ :۔

اس حدیث نبوی " من رآنی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ " یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا۔ اس کے بارے میں علماء نے کہا کہ :۔

یہ حدیث نبوی قطعی طور پر دنیا کے بارے میں ہے خواہ موت ہی کے وقت دیکھے۔ ایسا آدمی بیداری کی حالت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھے گا ضرور الخ

باکمال اوصاف بصیرت والے مومنین کو یہ اعزاز دنیا میں حاصل ہوا کرتا ہے جن کے قلوب و معارف اور شخصیات کی توصیف اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان " کمشکوٰۃ فیھا مصباح الآیۃ " کے ذریعہ کی ہے (یعنی یہ چراغ دان کی طرح ہیں جن میں چراغ روشن ہے) اس قسم کا قلب بیداری میں آدمی کو دیدار نبوی اور دوسری پوشیدہ و غیب کی باتوں کو دیکھنے کا اہل بنا دیتا ہے "

موصوف علوی مالکی کی مذکورہ بالا بات اس بات کی تمہید و پیش خیمہ ہو سکتی ہے کہ عوام کو دجل و فریب والی ایسی گمراہیوں لغو و اباطیل کا پابند بنا دیا جائے، جن کا پابند موصوف علوی مالکی عوام الناس کو بنانا چاہتے ہیں تاکہ جب کوئی آدمی موصوف علوی کے پاس آئے تو وہ اس کے سامنے دعویٰ کر سکیں کہ انھیں وہ صفائی قلب و کمال ایمان حاصل ہے جن کی بنا پر بیداری میں دیدار نبوی سے شرف یاب ہونے کے لائق ہو گئے ہیں اور یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بوقت دیدار فلاں بات فرمائی اور فلاں وصیت و نصیحت کی، نیز فلاں فلاں قسم کی باتوں کا حکم دیا ہے اس طرح کی بہت ساری باتیں کی اور کہی جا سکتی ہیں جن کا تصور مختلف طرق و ذرائع سے ان فریب کار دجالوں سے کیا جا سکتا ہے، کوئی شک نہیں کہ تمام علمائے تفسیر و لغت اور اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ مذکورہ بالا آیت میں نور سے مراد نور الٰہی ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تشبیہ اللہ تعالیٰ کے نور کے لئے بیان کی گئی ہے۔

⑦ الذخائر المحمدیہ ص۱۸۳ ج اول میں اس بات کی صراحت ہے کہ آب زمزم حوض کوثر کے پانی سے افضل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شب معراج میں اپنے حبیب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا دل دھونے کے لئے اسی آب زمزم کو منتخب کیا تھا۔

⑧ الذخائر المحمدیہ ص۲۰۱ میں یہ صراحت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے سلسلے میں وارد شدہ باتوں میں سے کسی ایک کی بابت بھی بحث و تحقیق کسی شخص کے لئے مناسب نہیں اور اس سلسلے میں کسی دلیل کا مطالبہ بھی موزوں نہیں کیونکہ یہ بات بارگاہ رسالت میں بے ادبی ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بطور مدح جو چاہو کہو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

⑨ الذخائر المحمدیہ ص۲۰۲ ج اول میں یہ صراحت ہے کہ :۔
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ وصف خاص ہے کہ آپ انبیائے کرام علیہم السلام میں سب سے پہلے پیدا کئے گئے ہیں۔
حتیٰ کہ اس میں یہ صراحت بھی کی گئی ہے کہ حضرت آدم اور ساری مخلوق کی تخلیق آپ کی وجہ سے ہوئی ہے [1]

---

[1] اس سے موصوف علوی مالکی کی مراد شاید یہ روایت ہے کہ "لولاک لما خلقت الافلاک" (اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے تو میں یعنی اللہ تعالیٰ آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ شیخ محمد ناصر الدین البانی نے اپنی کتاب سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ ص۲۹۹ و ص۳۰۰ ج اول میں کہا کہ یہ روایت موضوع و خانہ ساز ہے جیسا کہ علامہ صاغانی نے اپنی کتاب الاحادیث الموضوعۃ ص۷ میں لکھا ہے اور ملا علی قاری نے اسے موضوع کہنے کے باوجود یہ کہا کہ اس کا معنی صحیح ہے کیونکہ دیلمی نے اسے حضرت ابن عباس سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور بولے کہ اے محمد اگر آپ نہ ہوتے تو میں نہ دنیا پیدا کرتا نہ جہنم پیدا کرتا۔ ابن عساکر کی روایت میں یہ ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کی تخلیق نہ کرتا تو میں یعنی (علامہ ناصر الدین البانی) کہتا ہوں کہ روایت مذکورہ کے معنی کو صحیح قرار دینا صرف اسی وقت مناسب ہو سکتا ہے کہ دیلمی سے نقل کردہ روایت مذکورہ ثابت ہو (باقی اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۰) الذخائر المحمدیہ صلا۲۰۵ ج اول میں یہ تصریح ہے کہ :-
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نبوت و سلطنت دونوں چیزیں یکجا طور پر دی گئیں اور آپ کو ہر چیز کا علم عنایت کیا گیا۔ حتی کہ روح اور ان پانچوں چیزوں کا علم بھی جو آیت کریمہ میں مذکور ہیں کہ ان اللہ عندہٗ علم الساعۃ الآیۃ یعنی کہ ان پانچوں چیزوں کا علم صرف اللہ کے پاس ہے ، قیامت[۱] ، نزول بارش[۲] ، بچہ دانیوں[۳] میں موجود شدہ چیز ، آدمی آئندہ[۴] کیا کرے گا ، اور مرنے[۵] کی جگہ ،

(۱۱) الذخائر المحمدیہ صلا۲۰۶ میں یہ مذکور ہے کہ :-
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسمائے گرامی حکماً اسمائے الہٰی کے تابع ہونے کے سبب توقیفی ہیں یعنی کہ اسمائے نبویہ صرف اللہ کے بتلانے سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

(۱۲) الذخائر المحمدیہ صلا۲۲۲ ج اول میں خصائص نبویہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ۔
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اجنبی خواتین کو دیکھنا ان کے ساتھ خلوت میں رہنا اور انھیں سواری پر پیچھے بٹھانا جائز تھا۔ آپ کے لئے بغیر ولی اور گواہ نیز بغیر مہر مقرر کئے ہوئے نکاح کرنا درست تھا نہ تو آپ کو ابتدائے نکاح میں مہر مقرر کرنا اور دینا ضروری تھا نہ بعد میں۔ حالت احرام میں اور عورت کی رضامندی کے بغیر بھی آپ کو نکاح کرنا جائز تھا اگر آپ کو کسی عورت کی خواہش ہو جائے تو محض اس خواہش کی وجہ سے اس عورت کو پیغام نکاح دینا دوسروں کے لئے حرام تھا اگر کسی شادی شدہ عورت سے آپ کو رغبت ہو جائے تو اسکے شوہر کو طلاق دے دینا واجب تھا تاکہ آپؐ اس کی مطلقہ عورت سے شادی کر سکیں۔

(صفحہ ۲۴ کا بقیہ) حالانکہ اس کے کشف حقیقت سے تعرض کرتے ہوئے میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ اگرچہ اس کی سند سے واقف نہیں ہو سکا مگر اس کو ضعیف قرار دینے میں مجھے تردد نہیں جس کی یہ دلیل کافی ہے کہ اس کی نقل میں دیلمی متفرد ہیں اور ابن عساکر والی روایت کی تخریج حافظ ابن الجوزی نے بھی حضرت سلمان رضؓ سے مرفوعاً کی ہے اور اسے موضوع کہا ہے۔ سیوطی نے اللآلی الموضوعۃ میں کلام ابن الجوزی کو برقرار رکھا ہے۔ امام شوکانی نے اپنی کتاب الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ میں کہا کہ روایت مذکورہ کو امام صاغانی نے موضوع کہا ہے (الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ صلا۳۲۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳) الذخائر المحمدیہ صـ۲۲۳ ج اول میں یہ صراحت ہے کہ :۔
آپ کو سرزمین جنت کی تقسیم اور حصہ وبخرہ کرنے کا حق واختیار حاصل ہے۔

(۱۴) الذخائر المحمدیہ صـ۲۲۶ ج اول میں یہ صراحت ہے کہ :۔
زمین پر کبھی آپ کا سایہ نہیں پڑا۔ آپ کا سایہ نہ دھوپ میں دیکھا گیا نہ چاندنی میں، کیونکہ آپ سراپا نور تھے۔

(۱۵) الذخائر المحمدیہ صـ۲۲۷ ج اول میں مذکور ہے کہ :۔
"آپ اپنی قبر میں زندہ ہیں، اذان واقامت کہہ کر نماز پڑھا کرتے ہیں، یہی حال تمام انبیائے کرام علیہم السلام کا ہے آپ کی احادیث کی تلاوت پر اسی طرح ثواب حاصل ہوتا ہے جس طرح تلاوت قرآن پر۔ آپؐ کی احادیث کو پڑھنے کے لئے غسل کرنا اور خوشبو لگانا مستحب ہے۔

(۱۶) الذخائر المحمدیہ صـ۲۲۸ ج اول میں یہ تصریح ہے کہ :
آپ کی صاحب زادی حضرت فاطمہ رضؓ کے خصائص میں سے ایک بات یہ ہے کہ انھیں حیض نہیں آتا تھا اور انھیں جب بچہ پیدا ہوتا تھا تو موصوفہ ایک گھنٹہ کے بعد نفاس سے پاک ہو جاتی تھیں۔ تاکہ موصوفہ کی کوئی نماز فوت نہ ہونے پائے۔ موصوف علوی مالکی نے یہاں کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات میں مسکراتے تھے تو سارا کمرہ روشن ہو جاتا تھا اور آپ کے لئے قرآن کی بالمعنیٰ تلاوت جائز تھی۔

(۱۷) الذخائر المحمدیہ صـ۲۴۸ ج اول میں مسجد نبوی کے روضہ سے متعلق حدیث کے سلسلے میں یہ تصریح ہے کہ :۔
اس پر قیام اور وقوف کرنے والوں کو فضیلت حاصل ہے۔

(۱۸) الذخائر المحمدیہ صـ۲۴۹ ج اول میں موصوف علوی نے یہ اظہار خیال کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق نے بیعت الرضوان والے درخت کو محض اسلئے کاٹ دیا تھا کہ اس کی تعیین میں لوگوں کو اختلاف تھا تاکہ کہیں بیعت الرضوان والے درخت کے بجائے کسی دوسرے درخت کو بیعت الرضوان والا درخت کہا جانے لگے۔

(۱۹) الذخائر المحمدیہ صـ۲۵۹ ج اول میں یہ تصریح ہے کہ :۔
محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی طاقت ہر جگہ موجود ہے چنانچہ آپؐ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روحانیت مقامات خیر اور مجالس فضل میں موجود رہا کرتی ہے۔

موصوف علوی مالکی کی مندرجہ بالا آیات محفل میلاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہونے کے عقیدہ کو مستحکم بنانے کی تمہید ہے، اس ضلالت کے رد میں ان شاء اللہ تعالیٰ تفصیلی گفتگو آگے آئے گی۔

مذکورہ بالا باتیں الذخائر المحمدیہ کی تحریروں کے ایسے چند نمونے ہیں جن میں موصوف علوی مالکی نے سلیم الاعتقاد تقویٰ اور صلاح والے اہل علم کے اس طریق سے خروج کیا ہے جو اللہ و رسول کے سلسلے میں واجب الایمان ہیں۔ کتاب "الذخائر المحمدیہ" کی جو باتیں ہم نے اوپر نقل کی ہیں انھیں استشہاد کے طور پر نقل کی ہیں۔ ورنہ علوی موصوف اللہ تعالیٰ کی صراط مستقیم سے منحرف اور ضال و مضل، گمراہ و گمراہ گر ہیں، موصوف علوی ایسے طور و طریق پر کاربند ہیں جو اہل زیغ و ضلال کا شیوہ و شعار ہے، مذکورہ بالا باتیں ہم نے حصر کے طور پر نہیں بلکہ صرف نمونہ کے طور پر پیش کی ہیں۔ کیونکہ اگر ہم کتاب مذکور کی منکر باتوں کا احاطہ و حصر کرنا چاہیں تو ہم دیکھیں گے کہ اس سلسلے میں تین سو چوّن (۳۵۴) سے بھی زیادہ صفحات سیاہ ہو گئے۔ یہ سارے صفحات ضلالت کی طرف دعوت، برے عقائد اور احمقانہ منطق نیز ساقط الاعتبار، گئی گذری ہوئی باتوں سے بھر جائیں گے۔

میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے درخواست کرتا ہوں کہ موصوف علوی کو غرور و احساس برتری کے مرض سے شفا دے تاکہ ہمارے ان اسلاف کے دائرہ و طریق میں آجائیں جو اپنے رب کے شایانِ شان اس کی تعظیم و تقدیس اور عبادت کرتے ہیں اور اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس محبت و قدر دانی کے مستحق ہیں ان کے ساتھ وہی محبت و قدر دانی کا معاملہ رکھتے ہیں نیز آپؐ کو ان اوصاف سے متصف مانتے ہیں جن سے آپؐ کا رب راضی ہے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو حکم دیا ہے کہ انھیں اوصاف پر تم اکتفا کرو چنانچہ آپؐ نے فرمایا کہ:۔

میں صرف ایک بندۂ خدا ہوں لہٰذا تم مجھے اللہ کا بندہ اور رسول کہا کرو۔ بیشک ہم شیخ علوی مالکی کی عقل و قوت فکریہ اور قدرت و دسترسی پر یہ اعتماد رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت جتنی اونچی ہو سکتی ہے اس کا موصوف علوی مالکی ادراک کر سکتے ہیں جو شخص لوگوں کی ناراضگی لے کر اللہ کی رضامندی چاہے گا اللہ اس سے راضی ہوگا اور لوگ بھی اس سے خوش رہیں گے لیکن جو شخص لوگوں کو خوش ...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے لئے اللہ سے ناراضگی مول لینا چاہے گا۔ اللہ اس پر خفا ہوگا۔ اور لوگ بھی اس پر خفا ہوں گے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتے ہیں کہ موصوف علوی مالکی کو راہِ راست پر لائے ان کی اصلاح کرے انھیں ضلالت اور شر کے پھیلنے والے کیچڑوں سے دور رکھے، انھیں افراط وتفریط اور مبالغہ سے محفوظ خالص حقوق الٰہی وحقوق رسول کے ادراک کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سیدھا راستہ دکھلانے والا ہے۔ وہی ہمارے لئے کافی اور اچھا کارساز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہید اور اصولی باتیں

اس تنقیدی کتاب کے مقدمہ میں ہم ذکر کر آئے ہیں کہ شیخ محمد علوی مالکی کا رسالہ "حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف" ایک ناقص و نامراد اور دم کٹا کتا بچہ ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ موصوف نے اس کو اپنی اس تحریر کے ساتھ شروع کیا ہے کہ :-

"مولود نبوی کی محفلیں رچانے کی بابت شرعی حکم کے سلسلے میں بڑی باتیں کی گئی ہیں الخ "

اس کا مطلب یہ ہوا کہ موصوف علوی نے رسالہ مذکورہ لکھتے وقت اللہ کی مدد نہیں طلب کی نہ اللہ کی حمد و ثنا کی اور نہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر مقدمہ میں درود و سلام بھیجا۔ حالانکہ شریعت کی سچی پیروی کرنے والے تقوی شعار و نیکو کار اہل علم کی تصنیف کردہ علمی کتابوں کے شروع میں مذکورہ بالا باتیں ہونی چاہئیں اور ہر اہم معاملہ میں شریعت کا مقتضی بھی یہی ہے۔ چنانچہ حدیث نبوی میں ہے کہ جو اہم کام بسم اللہ کے بغیر شروع کیا گیا وہ ناقص و نامکمل اور ناتمام نیز کٹا اور غیر مدلل رہے گا۔ حافظ ابن حجر نے فرمایا کہ علمی کتابوں کے شروع میں بسم اللہ لکھنے پر تصنیف کرنے والے علماء اور اماموں کا علمی طور پر اجماع و اتفاق ہے۔"

شاید اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے موصوف علوی کو ایسا کرنے سے اس لئے باز رکھا کہ رسالہ مذکورہ کے ناقص و نامکمل و غیر مدلل رہ جانے میں موصوف کا یہ طرز عمل زیادہ اثر انداز ہو اور ہمارے سلف صالح، صحابہ، تابعین و اتباع تابعین کے طور وطریق سے انحراف کرنے والے نیز احیاء بدعت کی صدا لگانے والے اس رسالہ کے افتتاحیہ و مقدمہ میں وہ لفظ و کلمہ نہ لکھا جا سکے جو اللہ کی برکت و مدد طلب کئے جانے کے لئے لکھا اور استعمال کیا جاتا ہے۔ نیز اس لئے بھی اس رسالہ کے مصنف علوی کو افتتاحیہ و مقدمہ میں بسم اللہ اور حمد و ثنا نیز درود و سلام لکھنے کی توفیق نہیں ہوئی کہ اس کے اوپر یہ بات صادق آسکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ امر بالمعروف ، نہی عن المنکر اور بندگانِ خدا کے لئے احکام خداوندی کی وضاحت کے میدان اور دائرہ میں اس رسالہ کی کوئی اہمیت نہیں ہے بلکہ یہ رسالہ دین میں ایسی بدعات کی ایجاد کا داعی ہے جس کی اجازت اللہ تعالیٰ نے نہ اپنی کتاب قرآن مجید میں دی ہے ۔ نہ اللہ نے اس کی اجازت اپنے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے دلوائی ہے ۔

شیخ محمد علوی مالکی نے اپنے اس ناقص رسالہ کو اپنی اس بات سے شروع کیا ہے کہ :-

"میلاد نبوی کے لئے محفل آرائی کے متعلق شرعی حکم کی بابت بہت کلام ہو چکا ہے میں اس موضوع پر کچھ لکھنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ میرے اور اہل عقل مسلمانوں کے ذہن کو ایسی باتوں نے مشغول کر رکھا ہے جو اس موضوع اور مسئلہ سے کہیں زیادہ اہمیت والی ہیں الخ

میں کہتا ہوں کہ ہم اس بات کی بہت تمنا رکھتے ہیں کہ کاش محمد علوی مالکی نے اپنے آپ کو اور اپنے قلم کو اپنی ہی بات کے مطابق یک طرفہ پہلو والے اس موضوع پر لکھنے سے بچایا ہوتا اور بندگانِ خدا کو اپنی ان تلبیس کاریوں سے راحت میں رہنے دیا ہوتا جن کا باطل و فاسد ہونا اہل علم اور اہل عقل کو معلوم ہے ۔ کاش موصوف نے اپنا رخ موجودہ زمانہ کی ان مشکلات اور مسائل و موضوعات کی طرف کیا ہوتا جنھوں نے باعتراف علوی اہل عقل مسلمانوں اور خود علوی مالکی کے ذہن کو فی الوقت مشغول کر رکھا ہے ۔

یقیناً آج کل متعدد طریقوں اور مختلف قسم والے سود و بیاج کا رواج ہو گیا ہے اور باطل طریقہ پر لوگوں کا ناحق مال کھا لینے کے لئے حیلہ سازی کے وسائل پھیلے ہوئے ہیں اور لوگوں میں ایسے عقائد و نظریات والے مذاہب اشاعت پذیر ہو گئے ہیں جو گمراہی و ضلالت آفرینی اور اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے میں شیطان سے ملے ہوئے ہیں ۔ بہت سے اسلامی اور غیر اسلامی ممالک میں عیسائیت کی تبلیغ و ترویج کی وہ تحریک سرگرم عمل ہے جس کو اصطلاح میں "التبشیر" کہا جاتا ہے ۔ اسلام ، اسلام کے اصول و قواعد اور مقتضیات کے بارے میں دشمنانِ خدا کی طرف سے پیدا کردہ بہت سارے شکوک و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شبہات سے اس وقت مسلمان دوچار ہیں۔ اگر بالفرض شیخ محمد علوی مالکی علمی قابلیت و صلاحیت پر پی۔ایچ۔ڈی اور ڈاکٹریٹ کی ڈگری پائے ہوئے ہیں تو وہ یقیناً اس بات پر قادر ہیں کہ ان مشکلات کو حل کرنے اور دشمنانِ خدا کے پیدا کردہ شبہات کی تردید نیز عام مسلمانوں کو نفع اور بھلائی و خیر پہنچانے والی کتابوں کی تصنیف کے لئے قلم اٹھائیں۔ اگر انھوں نے ایسا کیا ہوتا تو وہ دیکھتے کہ ہم میں سے ان کے ساتھ وفاداری کرنے والے کتنے بھائی ان کے علم وفضل اور مقام و مرتبہ کی نگہداشت کرتے، لوگ ان کی عزت کرتے اور علمی میدان میں اچھے پیغام کے علمبردار ہونے کی بنا پر علم کی اشاعت اور شرعی مصرف میں علم کو خرچ کرنے کی بنا پر لوگ موصوف کی توقیر وتکریم کرتے، لیکن افسوس کہ معاذ اللہ موصوف علوی راہِ مستقیم سے منحرف ہو گئے اور ایسی باتوں میں مصروف ہو گئے جن کے کھوٹ اور جعل و ضلال کے ازالہ و تردید کی ضرورت بندگانِ خدا کو پیش آگئی یعنی کہ موصوف علوی بدعات، منکرات اور جہالت آفریں جاہلیت کی طرف امت کو واپس لانے کی دعوت دینے لگے۔ نیز امت کو اللہ نے جو عقل و بصیرت دے رکھی ہے موصوف علوی اس کی تذلیل کرنے لگے۔ فلا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا۔

شیخ محمد علوی مالکی نے اپنے دم کٹے رسالہ میں تین مسائل کا ذکر کیا ہے۔ میلاد اور محافل میلاد کے جواز پر اپنی دلیلیں بیان کرنے سے پہلے موصوف علوی مالکی نے اس سلسلے میں اپنے مذہب و موقف کی وضاحت پر توجہ مرکوز کرنا پسند کیا ہے۔ ہم اپنی اس فرصت میں چاہتے ہیں کہ موصوف علوی کی پیش کردہ دلیلوں کی تردید اور ان کے کھوٹ وجعل کی وضاحت نیز حق وصواب سے ان دلیلوں کی دوری وعلیحدگی ظاہر کرنے سے پہلے موصوف کے ان تینوں مسائل میں سے ہر ایک پر موصوف کے ساتھ کھڑے ہو کر بات چیت کریں۔

مالکی موصوف نے پہلا مسئلہ اس طرح بیان کیا ہے کہ :-

"ہم میلاد شریف کی محفلیں رچانے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت سننے کے لئے اجتماع کرنے، آپؐ پر درود وسلام بھیجنے، آپؐ کے بارے میں بیان کردہ مدح ومنقبت کی باتوں کی سماعت اور اس موقع پر کھانا کھلانے نیز امت کے دلوں کو خوش کرنے کے لئے اکٹھا ہونے کو جائز مانتے ہیں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موصوف علوی کی اس بات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ محفل میلاد کی مشروعیت کے قائل نہیں کیونکہ کسی چیز کی مشروعیت کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ چیز واجب ہے یا مستحب ہے اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے کرنے والے کو ثواب ملے گا اور اگر یہ چیز واجب ہے تو اسے چھوڑنے والے کو سزا ہوگی۔ اس کے جائز ہونے کا معنیٰ یہ ہے کہ یہ چیز مباح ہے۔ کرنے پر کوئی ثواب نہیں اور چھوڑنے پر کوئی عذاب نہیں۔ لیکن اگر موصوف علوی کے اس دم کٹے ناقص رسالہ کی چھان بین اور تحقیق کریں اور ان کی کتاب ــــ "الذخائر المحمدیہ"، نیز موصوف کے تحریر کردہ دوسرے رسالوں میں مذکور شدہ باتوں کا جائزہ لیں اور موصوف کو اچھی و خوشگوار لگنے والی وہ جگہیں جہاں محفل میلاد منعقد ہوا کرتی ہے اور وہاں موصوف سفر کرکے جایا کرتے ہیں اگر ان محفلوں اور مقامات میں ہم موصوف کی کارستانیاں دیکھیں تو ہم کو یقیناً یہ پتہ چل جائے گا کہ موصوف میلاد کی مشروعیت کے قائل ہیں اور اسے ثابت مانتے نیز اس کی تائید کرتے ہیں۔ چنانچہ اپنے اس دم کٹے رسالہ کے تینوں مسائل میں سے دوسرے مسئلے کے تحت موصوف علوی غیر مخصوص رات میں محفل میلاد کی مسنونیت کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور الذخائر المحمدیہ میں ولادت نبوی کی رات کو شب قدر سے افضل قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ شب قدر کی بابت قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ وہ ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

الذخائر المحمدیہ صـ۲۵ میں موصوف کی یہ صراحت ہے کہ :۔

"اگر ہم یہ کہیں کہ آپؐ رات میں پیدا ہوئے تھے تو یہ سوال ہوتا ہے کہ جس رات میں آپ پیدا ہوئے وہ افضل ہے یا شب قدر افضل ہے ؟ میرا جواب یہ ہے کہ آپ کی شب ولادت لیلۃ القدر کے بالمقابل تین وجوہ سے افضل ہے۔

(۱) آپ کی شبِ ولادت وہ رات ہے جس میں آپ ظہور پذیر ہوئے مگر شبِ قدر وہ رات ہے جو آپ کو عنایت کر دی گئی ہے الخ

(۲) شبِ قدر کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس میں فرشتوں کا نزول ہوتا ہے مگر ولادت نبوی کی رات ظہور نبوی سے شرف یاب ہے الخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳) شبِ قدر میں امتِ محمدیہ کو فضیلت دی گئی تھی جبکہ ولادتِ نبوی کی رات میں ساری موجودات کو فضیلت حاصل ہوئی۔ الخ"

کبھی کبھار شیخ علوی مالکی کہتے ہیں کہ "حکم میلاد کے لئے لفظ جواز کے ساتھ تعبیر سے میرا مقصود یہ ہے کہ میلاد ممنوع نہیں ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ چیز دائرہ اباحت میں محصور ہے"، لیکن جو چیز ممنوع نہیں ہوتی شریعت میں اس کو کرنے کا حکم ہوا کرتا ہے یہ حکم چاہے بطور وجوب ہو یا بطور استحباب تاکہ اس میں تناقض نہ پیدا ہو[1]

اس کا حاصل یہ نکلا کہ موصوف علوی کا مذہب یہ قرار پایا کہ وہ محفل میلاد کی مشروعیت کے قائل ہیں۔ بہرحال اگر موصوف علوی میلاد کو واجب یا مسنون و مستحب قرار دیئے بغیر صرف مباح و جائز کہتے ہوں تو ان کی بات میں ہماری پیش کردہ توضیح کے مطابق تناقض لازم آتا ہے اور میلاد کے مباح ہونے پر موصوف مالکی سے دلیل کا مطالبہ کیا جائے گا اور ساتھ ہی ساتھ یہ بات بھی ہے کہ محفل میلاد رچانے والے اس کام کو عبادت سمجھتے ہیں

---

[1] ملاحظہ از مترجم :-

ہم مصنف کے اس خیال کو قابل بحث و نظر سمجھتے ہیں کیونکہ جو چیز شریعت میں ممنوع نہ ہو اس کا بطور واجب یا مستحب مامور بہ ہونا لازم نہیں ہے بلکہ ایسی چیز شریعت کی جانب سے بطور واجب و مستحب مامور بہ ہونے کے بجائے صرف مباح و جائز ہو سکتی ہے، جس کے کرنے پر کوئی ثواب نہیں اور نہ کرنے پر کوئی گناہ و مواخذہ نہیں۔ مثلاً جن اشیاء کی خرید و فروخت ممنوع نہیں بلکہ مباح ہے، ان کی خرید و فروخت شریعت میں بطور واجب یا مستحب مامور بہ نہیں ہے بلکہ ان کی خرید و فروخت اختیاری طور پر ایسی مباح و جائز ہے کہ انھیں خریدنے یا فروخت کرنے میں کوئی ثواب نہیں اور اس کے عکس میں کوئی گناہ نہیں۔

اس طرح کی بہت ساری مثالیں موجود ہیں۔ البتہ اس اصول کو اگر امور عبادات سے مخصوص کر دیا جائے تو اس میں گنجائشِ کلام نہیں رہ جاتی۔ مگر مصنف موصوف نے اس کو ایک کلی و مطلق اصول کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس پر مخالفین بھی بآسانی اعتراض کرسکیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مالکی موصوف بھی اسے عبادت سمجھنے والوں کے ساتھ ہیں اور کسی چیز کا عبادت ہونا شریعت کے بتلانے پر موقوف ہے۔ لہٰذا شرعی حکم کے بغیر کوئی عبادت جائز نہیں۔

اگر علوی مالکی موصوف میلاد کی مشروعیت وجوب یا استحباب کے طور پر مانتے ہیں تو ہم ان کے اس موقف پر کتاب اللہ یا سنت نبویہ سے دلیل چاہتے ہیں۔ یہ سنت نبویہ چاہے قولی حدیث ہو یا فعلی یا تقریری۔ یا پھر اس کا ثبوت صحابہ کرام کے عمل سے دیا جائے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے قریب تر تھے یا پھر ان تابعین کا عمل پیش کیا جائے جو صحابۂ کرام کے قول وفعل کے ناقل ہیں۔ اگر مالکی موصوف کو یہ دعویٰ ہو، کہ انھوں نے بذریعہ اجتہاد ایسی دلیلیں مستنبط کی ہیں جو محفل میلاد کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہیں جیسا کہ موصوف نے اپنی مزعومہ وخیالی دلیلوں کا ذکر اس رسالہ میں کر رکھا ہے تو ہم موصوف کی ذکر کردہ ہر دلیل کے بالمقابل ایک یا ایک سے زیادہ موقف رکھتے ہیں جیسا کہ اس کی تفصیل آرہی ہے۔

موصوف مالکی نے دوسرا مسئلہ اس طرح بیان کیا ہے کہ :-

"ہم مخصوص رات میں محفل میلاد کی مشروعیت کے قائل نہیں ہیں بلکہ جو آدمی مخصوص تاریخ میں میلاد کی مشروعیت کا معتقد ہو اس نے دین میں بدعت ایجاد کر رکھی ہے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور آپؐ کے ساتھ اظہار تعلق ہر وقت واجب ہے۔ اور یہ بھی واجب ہے کہ آپؐ کی یاد وتعلق سے قلوب ہر وقت بھرپور رہیں البتہ آپؐ کی ولادت والے مہینے میں اس کی طرف لوگوں کی توجہ اور اجتماع نیز زیادہ احساس کا بہت قوی داعیہ ہوا کرتا ہے اور زمانے ایک دوسرے کے ساتھ باہم مربوط ہیں، لوگوں کو موجودہ زمانہ دیکھ کر ماضی یاد آجایا کرتا ہے اور لوگ حاضر سے غائب کی طرف متوجہ ومنتقل ہوجایا کرتے ہیں۔"

یہ مسئلہ اس بات کا محتاج ہے کہ ہم موصوف علوی مالکی کے ساتھ حسب ذیل باتوں کو سمجھیں اور ان پر غور کریں :-

(۱) مخصوص رات میں محفل میلاد کی مسنونیت کی نفی اور اس کو بدعت قرار دینے سے متعلق موصوف علوی کے اعتقاد کا مطلب یہ ہوا کہ وہ اپنے اور اپنے متبعین پر بدعتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا حکم لگائے ہوئے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ محفل میلاد ہر سال ماہ ربیع الاول کی صرف بارہویں تاریخ کو رچاتے ہیں جو ولادت نبوی کی رات ہے۔ اپنی مندرجہ بالا بات مالکی نے بطور مغالطہ کہی ہے ورنہ وہ علم وادراک رکھتے ہیں کہ محفل میلاد صرف مقررہ رات میں رچائی جاتی ہے یعنی کہ جس رات میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ۔۔۔ یہ مخفی نہیں کہ ولادت نبوی بار بار نہیں ہوئی ہے۔ کہ یہ کہا جائے کہ محفل میلاد کسی مخصوص ومعین رات میں نہیں ہونی چاہیئے۔ آپؐ کی ولادت اہل علم کے درمیان مشہور قول کے مطابق بارہویں ربیع الاول کی رات میں ہوئی ہے لہذا اگر محفل میلاد اس تاریخ کے بجائے کسی دوسری تاریخ میں منعقد کی جائے خواہ وہ متعین ومقرر تاریخ ہو یا غیر مقرر وغیر متعین تاریخ ہو تو وہ محفل آپ کے شب میلاد کی محفل نہیں ہو سکتی۔ موصوف علوی مالکی یہ بات جانتے سمجھتے ہیں اس لئے وہ اور ان کے متبعین ہر سال آپؐ کی شب ولادت یعنی بارہویں ربیع الاول کی رات میں محفل میلاد منعقد کرنے کی پابندی کرتے ہیں لیکن مذکورہ بالا بات موصوف مالکی نے محض تلبیس کاری اور مغالطہ کے لئے کہہ دی ہے اگرچہ اس مغالطہ بازی نے موصوف کو اچھی خاصی زحمت میں ڈال دیا ہے یعنی کہ مخصوص رات میں محفل میلاد منعقد کر کے موصوف نے اپنے اوپر اور اپنے متبعین کے اوپر ایجاد بدعت کا حکم لگالیا ہے۔

(۲) غیر مخصوص رات میں محفل میلاد کو مسنون ماننے پر ہم موصوف علوی مالکی سے دلیل کا مطالبہ کر آئے ہیں یعنی کہ چونکہ عبادت کا عبادت ہونا صرف شریعت کے بتلانے سے معلوم ہوتا ہے اور جو چیز شرعًا مستحب ومسنون ہوتی ہے وہ عبادت ہے، اس لئے جن معتبر مراجع سے شرعی احکام اخذ کئے جاتے ہیں ان سے محفل میلاد کی مسنونیت پر دلائل پیش کئے جائیں۔ بطور استحسان واستصلاح بیان کردہ کوئی دلیل مقبول نہیں ہو سکتی ہم وعدہ کر آئے ہیں کہ موصوف علوی مالکی نے اپنے ناقص دم کٹے رسالہ میں جو خیالی دلیلیں اپنے موقف پر پیش کی ہیں ان کے بطلان، ازیغ وضلال اور کھوٹ وجعل کی وضاحت کے لئے ہم ان پر بحث ونظر کریں گے۔

(۳) موصوف علوی مالکی نے جو یہ کہا کہ "نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہر وقت واجب ہے" تو ہم موصوف سے کہتے ہیں کہ آپ اپنی اس بات میں سچے ہیں اور آپ کا یہ بیان حق پر مشتمل ہے کیونکہ ذکر نبوی ہر حال میں ہر وقت اور ہر جگہ مشروع ہے۔ چنانچہ ہم اپنی نمازوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعاؤں، اذانوں، اقامت اور خطبات کے شروع اور آخر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہیں اور آپ پر بکثرت درود وسلام بھیجتے ہیں۔ ہم صرف معین رات اور مقرر وقت میں آپؐ کا ذکر نہیں کرتے بلکہ ہمیشہ کرتے ہیں۔ ہم آپؐ کے شایانِ شان اور مقام ومرتبہ کے لائق آپؐ کی تعریف وثنا خوانی اور مدح وستائش کرتے ہیں۔ ہم کو اپنی جانوں اموال اور اولاد سے جو محبت ہے وہ اس محبت والفت کے برابر نہیں ہو سکتی۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ ہمارے یہاں حب نبوی تمام محبوب چیزوں کی محبت سے بڑھ کر ہے۔ جہاں تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھنے کا معاملہ ہے تو اس کا مطلب اگر یہ ہے کہ آپؐ کے دیئے ہوئے احکام اور منع کردہ چیزوں میں آپ کی فرمانبرداری کی جائے اور صرف وہی عبادت کی جائے جسے آپؐ نے مشروع قرار دیا ہے تو یہ چیز یقیناً ہر مسلمان پر واجب ولازم ہے۔ اور اگر اس کا مطلب وہ ہے جو علوی مالکی اور ان کی پارٹی کے لوگ کہتے ہیں یعنی کہ آپ نفع وضرر پہنچانے، کسی کو کچھ دینے یا روک دینے اور اس طرح کی دوسری چیزوں کے مالک ہیں۔ نیز نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ فضائل ومناقب جن کو علوی مالکی موصوف اپنی کتابوں الذخائر المحمدیہ وغیرہ میں انشراح صدر کے ساتھ بیان کرتے اور ایسی چیزوں کی تائید کرتے ہیں جو غلو اور مبالغہ آمیز مدح پر مشتمل ہیں۔ نیز آسمانوں اور زمین کے خزانوں کا مالک ہونے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا شریک قرار دیتی ہیں جیسا کہ مغلق صلوٰۃ الفاتح کی شرح لکھتے ہوئے اپنی کتاب الذخائر المحمدیہ ج ۱ ص۱۱۱ میں موصوف علوی مالکی نے تحریر کر رکھا ہے اور اس کا بیان ہم پہلے بھی کر آئے ہیں۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس قسم کا تعلق رکھنے سے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس قسم کا تعلق رکھتا ہے ہم اس کے مشرک ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں، ایسا شخص کلمۂ توحید "لا الٰہ الا اللہ" کے مقتضیٰ کے خلاف ومنافی عقیدہ رکھتا ہے۔ ایسے آدمی کا شرک ابوجہل، ابولہب، ابی بن خلف اور مشرکین کے دوسرے سرداروں کے شرک سے بھی بڑھا ہوا ہے جو اللہ کے ساتھ دوسرے معبودوں کی پرستش کیا کرتے تھے۔ یہ سارے مشرکین یہ نہیں کہتے تھے کہ ان کے دیوی دیوتا اور معبود آسمانوں اور زمین کے خزانوں کا مالک ہونے میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں، انھیں جنت کا حصہ بخرہ لگانے کا اختیار ہے، ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس علم غیب ہے حتیٰ کہ یہ دیوی دیوتا اور معبود روح اور ان پانچ چیزوں کا علم بھی رکھتے ہیں جن کا ذکر "ان اللہ عندہ علم الساعۃ" الآیۃ والی آیت میں ہے، اور یہ کہ ان کے دیوتا اور معبود لوگ سراپا نور ہیں ان کا سایہ نہیں ہوتا نہ سورج کی دھوپ میں، نہ چاندنی میں۔ نیز یہ کہ ساری مخلوقات کی تخلیق انھیں دیوی دیوتاؤں کے لئے ہوئی ہے۔ حالانکہ موصوف علوی مالکی نے اپنی کتاب الذخائر المحمدیہ میں صراحت کی ہے کہ یہ ساری باتیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھیں، اس کی وضاحت موصوف کی کتاب کے صفحات کے حوالہ سے ہم کر آئے ہیں۔

مشرکین مذکورین اللہ کے علاوہ دوسرے معبودوں کی عبادت کرنے میں اپنی طرف سے صفائی دیتے ہوئے یہ کہا کرتے تھے کہ "ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفیٰ" ہم ان معبودوں کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ہم کو اللہ تعالیٰ سے قریب کر دیں گے۔

موصوف علوی مالکی نے تیسرا مسئلہ اس طرح بیان کیا ہے :۔

"محفل میلاد والے اجتماعات اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت کا بہت بڑا ذریعہ اور وسیلہ ہیں، یہ سنہرے مواقع ہوتے ہیں انھیں فوت نہیں ہونے دینا چاہیئے بلکہ داعیان کرام اور مبلغین پر واجب ہے کہ وہ امت کو ذات نبوی، اخلاق نبویہ، آداب نبویہ، سیرت نبویہ، عبادات نبویہ، معاملات نبویہ اور احوال نبویہ کے ذریعہ نصیحت کریں۔ موصوف علوی نے یہاں تک کہا کہ جو شخص محفل میلاد سے یہ فائدہ نہ اٹھائے وہ "میلاد شریف" کی بھلائیوں کو حاصل کرنے سے محروم ہے"

موصوف علوی مالکی کے مذکورہ بالا بیان پر ہمارا تبصرہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت اور ذات نبوی، اخلاق نبویہ، آداب نبویہ، احوال نبویہ، سیرت نبویہ، معاملات نبویہ اور عبادات نبویہ کے ذریعہ لوگوں کو نصیحت سال میں صرف ایک مرتبہ نہیں مشروع ہے۔ اگر موصوف علوی کی اس بات پر اکتفاء کیا جائے تو ولادت نبوی کی رات کے علاوہ سال بھر ذکر نبوی سے اعراض اور ذات نبوی کا ترک لازم آئے گا، اس سے ایسا فساد و بگاڑ اور شور و شغف نیز غلط نتیجہ ظاہر ہو گا جو اللہ و رسول کی ناراضگی کا باعث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگا۔ اگر موصوف مالکی میلاد کی راتوں میں ہونے والے ان گناہوں اور منکرات کا اپنی زبان سے انکار کریں جو لوگوں پر مخفی نہیں تو ہم مالکی موصوف کے سامنے ثابت کردکھائیں گے کہ موصوف اپنی زبان سے جو بات کہہ رہے ہیں اس کی تکذیب ان کے اور انکے متبعین کے عمل سے ہوتی ہے اور موصوف مالکی منکرات و جرائم سے بھرپور ان محافل میلاد میں شریک ہوا کرتے اور اپنی شرکت کے ذریعہ ان کی تائید کرتے ہیں ، اللہ کے نزدیک یہ بات بڑی ناراضگی کا باعث ہے کہ ایسی باتیں کہو جو تم کرو نہیں۔

اگر مالکی موصوف اپنی اس بات میں سچے ہیں کہ "میلاد کی راتوں میں اللہ کی طرف دعوت اور اخلاق نبویہ اختیار کرنے کے واسطے تبلیغ و نصیحت ہوا کرتی ہے"، تو پھر موصوف کی اس بات کے نتائج کہاں ہیں ؟ موصوف علوی مالکی اگر یہ کہتے تو صحیح ہوتا کہ "میلاد کی محفلیں عقل و دانش کی ان صلاحیتوں کو بیکار بنا کر رکھ دیتی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہم کو عنایت کی ہیں اور یہ محفلیں مومن کو تخیلات و توہمات کا شکار بنا دیتی ہیں" پھر اپنی اس بات کی صداقت پر موصوف مالکی اگر بطور دلیل ان شخصیات کو پیش کرتے جن کا اعتبار اور وزن آج کل کے اجتماعی میزان میں محسوس کیا جاتا ہے تو موصوف حق بجانب ہوتے یعنی کہ آج کے ماحول میں جن چیزوں کو ثقافت عامہ، وجاہت، وسعتِ ادراک، عقلی برتری اور فضیلت نیز معاشرتی اہمیت و اعزاز کہا جاتا ہے انکے پیش نظر یہ شخصیات اس قسم کے اجتماعات اور محفلوں میں شریک ہوتی ہیں اور انھیں مالی امداد سے نوازتی ہیں۔

اگر موصوف علوی مالکی یہ کہتے تو صحیح ہوتا کہ ان محافل میلاد میں عورتوں کے ساتھ مردوں کا اختلاط ہوتا ہے، ان میں مختلف قسم کے آلات موسیقی کی دھن پر گانے گائے جاتے ہیں، ان مجلسوں میں طرح طرح کے مشروبات کا دور چلتا ہے جن میں حرام قسم کے مشروب بھی ہوا کرتے ہیں۔ ان اجتماعات میں انواع و اقسام کے کھانے پیش کئے جاتے ہیں جن میں نیک و بد سبھی لوگ شریک ہوتے ہیں اور لہو و لعب نیز ہوا پرستی کے معاملہ میں یہ راتیں شبہائے سرخ کی مانند ہو جاتی ہیں۔

اگر موصوف علوی ہماری ذکر کردہ مذکورہ بالا باتوں میں سے بعض کی بابت کہتے کہ ہماری محافل میلاد ان سے خالی ہوتی ہیں اور باقی تمام باتیں ان محافل میلاد میں پائی جاتی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ہم کہتے کہ یہ ممکن ہے کیونکہ ہمارے ملک کی مخصوص فضا اور ماحول میں ہو سکتا ہے کہ مذکورہ باتوں میں سے بعض باتیں نہ ہوا کرتی ہوں۔

اگر موصوف علوی مالکی یہ کہتے تو صحیح ہوتا کہ میلاد کی یہ مجلسیں مسلمانوں میں باہم تفریق متعدد پارٹیوں اور گروہوں میں ان کی تقسیم نیز عقائد وطور وطریق میں انتشار کا باعث و سبب ہیں۔ ان مجلسوں میں اہل بدعت کے خیال خام کے مطابق مبارک شخصیات حاضر ہوتی ہیں اور مختلف کاموں کو کرنے کا حکم دیتی ہیں، متعدد باتوں سے روکتی ہیں، کسی چیز کو مشروع قرار دیتی اور کسی کو ممنوع بتلاتی ہیں اور اللہ کے بندوں میں سے کسی پر شقی ہونے کا فتویٰ دیتی ہیں، کسی کو سعادت والا کہتی ہیں اس کا برا اور خراب اثر کچھ مسلمانوں کی عقلوں کو بگاڑ رہا ہے نیز اس کی وجہ سے مسلمانوں کے جذبات و احساسات ایسی خرافات، لغویات اور بیہودہ باتوں کی طرف مڑنے لگے ہیں جو عقول سلیمہ کو بھڑکا اور بگاڑ رہی ہیں۔ اور مسلم علماء و محققین کا اصلاح پسند و نیکوکار طبقہ ان لغویات و خرافات پر ملامت کر رہا ہے۔

محافل میلاد کے خراب اثر سے کئی فرقوں میں امت اسلامیہ کی تفریق کی وجہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سچا ثابت ہو رہا ہے کہ یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی جن میں سے ایک کے علاوہ سب فرقے جہنم میں جائیں گے۔ یعنی وہ گروہ جہنم میں نہیں جائے گا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے طور وطریق پر کاربند ہوگا۔ کثرت کے ساتھ قدریہ، جہمیہ، معتزلہ، شیعہ اور صوفیاء کے مختلف فرقے پائے جا رہے ہیں وہ اسی طرح کی پارٹی بندی کے نمونے اور ضلالت آفرینی کے نتیجے ہیں جن کی دعوت موصوف مالکی اور ان کی پارٹی کے لوگ دے رہے ہیں۔ یہ وہ طریق کار ہے جس کے سبب عقل ونقل کے سرچشمے بیکار اور معطل ہو جاتے ہیں نیز اس کی وجہ سے ایجاد بدعت اور اندھی پیروی والے قواعد پر عمل ہونے لگتا ہے۔

اگر موصوف مالکی مندرجہ بالا قسم کی باتیں کہتے تو ہم عرض کرتے کہ آپ سچ کہتے ہیں روئے زمین پر اس کے ثبوت میں ایک سے زیادہ شواہد موجود ہیں۔

فلاحول ولا قوۃ الا باللہ

جس حال میں جو چیز بھی فرض کیجئے مگر کسی چیز کی مشروعیت کی بات میں غور و تامل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ضرورت ہوتی ہے اس کی ظاہری دلیل چاہے استحسان ہو یا استصلاح ۔ اگر وہ چیز امور دنیا سے تعلق رکھتی ہے اور اس کے مفاسد پر اس کے مصالح کا پلڑا بھاری ہے ۔ تو اس کی مشروعیت مانی جاسکتی ہے اور اسے قبول کرنا متعین ہے ۔ لیکن اس چیز کا تعلق اگر آخرت اور عبادت کے معاملات سے ہے تو اس کی مشروعیت شریعت کے بتلانے پر موقوف ہے ۔ اگر اس کی مشروعیت کی دلیل ہم کو کتاب اللہ یا سنت نبوی یا ان تین صدیوں کے لوگوں یعنی صحابہ و تابعین اور اتباع تابعین کے عمل سے مل جائے جن کے فضل و خیر کی شہادت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہے تو ہم اسے قبول کریں گے اور اس پر عمل کریں گے ۔ نیز اس کی مشروعیت کا اعتقاد رکھیں گے کہ یہ چیز واجب ہے یا مستحب ہے لیکن جس چیز کی مشروعیت کا دعویٰ کیا جاتا ہو مگر کتاب اللہ، سنت نبویہ اور جن لوگوں کے قول و فعل کو حجت بنانا صحیح ہے ان کے قول و فعل سے اس چیز کی مشروعیت کی نفی ہوتی ہو تو وہ چیز اگرچہ بظاہر اچھی ہو مگر وہ قابل ترک ہے نیز اس کے بدعت ہونے کا حکم لگایا جائے گا اور اس کے کرنے والے پر ایجاد بدعت اور بدعتی ہونے کا فتویٰ دیا جائے گا ۔

اگر یہ چیز فی الواقع اچھی اور حق ہوتی تو اس کی طرف وہ لوگ ہم سے سبقت کر چکے ہوتے جو ہم سے زیادہ خیر کے حریص تھے نیز وہ ہمارے بالمقابل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سچی محبت رکھتے تھے، ہم سے زیادہ خیر کے حریص اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنے والے اس امت کے سلف صالح یعنی صحابہ، تابعین اور اتباع تابعین تھے ۔ محفل میلاد کے جواز پر مالکی موصوف کے ستدلالی مزعومات پر بحث و نظر سے پہلے ہم بطور تمہید بتلا دینا چاہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتے ہیں اور ہم آپؐ کے ساتھ کیسی محبت و تعظیم و توقیر واجب ہے نیز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے متعلق کن باتوں کا ماننا ہم پر ضروری ہے ۔ یعنی آپؐ کی وہ باتیں جن کی طرف آپؐ نے ہم کو توجہ دلائی ہے اور وہ باتیں جن سے تجاوز کرنے سے آپؐ نے ہم کو ڈرایا ہے تاکہ ہم ان اہل کتاب کے زمرہ میں نہ شامل ہو جائیں جنھوں نے اپنے انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے ساتھ غلو سے کام لیا، یہاں تک کہ انھیں معبود قرار دے لیا جن کی پرستش اللہ کی عبادت کے ساتھ ساتھ ہوا کرتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ اس بات سے بہت بلند و بالا ہے جو ظالم لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بارے میں کہتے ہیں۔

قرآن مجید میں ایسے مضامین موجود ہیں جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے وصف پر دلالت کرتے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:۔

قل ما کنت بدعا من الرسل وما ادری ما یفعل بی ولا بکم ان اتبع الا ما یوحی الی وما انا الا نذیر مبین "
(سورۃ الاحقاف : ۹)

آپ کہہ دیجئے کہ میں رسولوں میں سے کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں۔ میں یہ نہیں جانتا کہ آئندہ میرے اور تمھارے ساتھ کیا ہوگا۔ میں اپنی طرف صرف وحی کردہ باتوں کی پیروی کرتا ہوں۔ میں نہیں ہوں مگر ایک کھلا ہوا ڈرانے والا۔

یا یھا النبی انا ارسلناک شاھدا و مبشرا و نذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا ÷ (سورۃ الاحزاب ۴۵، ۴۶)

اے نبی! ہم نے آپ کو شاہد، بشارت دینے والا، ڈرانے والا، اللہ کے حکم کے مطابق اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔

سبحان الذی اسری بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ۔
(سورۃ الاسراء : ۱)

وہ اللہ پاک ہے جو اپنے بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو راتوں رات مسجد حرام (خانۂ کعبہ) سے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) تک لے گیا۔

یا یھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ'
(المائدہ : ۶۷)

اے رسول! آپ اس چیز کی تبلیغ کیجئے جو آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے اتاری گئی ہے اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو اللہ کی رسالت کی تبلیغ آپ نے نہیں کی۔

انما انت منذر و لکل قوم ھاد ÷ (سورۃ الرعد)

آپ صرف ڈرانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے اللہ کی طرف سے ایک راہبر ہے۔

قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم الہ واحد ÷
(سورۃ الکہف : ۱۱۰)

آپ کہہ دیجئے کہ میں تمھارے ہی جیسا ایک بشر ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ اور تمھارا معبود صرف ایک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکان للنّاس عجبا ان اوحینا الیٰ رجل منھم ان انذر الناس وبشّر الذین اٰمنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم ۝ (سورۃ یونس : ۲)

کیا لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوتا ہے کہ ہم نے ان میں سے ایک آدمی کی طرف وحی بھیجی کہ تم لوگوں کو ڈراؤ اور جو لوگ ایمان لائے ہیں انھیں اس بات کی بشارت دو کہ انھیں ان کے رب کے پاس سچا مقام ملے گا۔

قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول انی ملک، ان اتبع الا ما یوحیٰ الیّ ۝ (سورۃ الانعام : ۵۰)

آپؐ کہہ دیجئے کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے۔

قل لا املک لنفسی نفعًا و لا ضرًّا الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسّنی السوء، ان انا الا نذیرٌ وبشیرٌ لقوم یومنون۔ (سورۃ الاعراف : ۱۸۸)

آپؐ کہہ دیجئے کہ میں اپنے لئے نفع و ضرر کی ملکیت نہیں رکھتا مگر صرف اس قدر جتنا اللہ چاہے اگر میں غیب جانتا تو بہت سے بھلائیاں اکٹھا کر لیتا اور مجھے کوئی برائی نہیں لاحق ہوتی میں ایسے لوگوں کو صرف ایک بشارت دینے والا اور ڈرانے والا ہوں جو ایمان رکھتے ہیں۔

قل انی لا املک لکم نفعًا و لا رشدًا (سورۃ الجن : ۲۱)

آپؐ کہہ دیجئے کہ میں تم کو نہ نفع پہنچانے کی قدرت رکھتا ہوں نہ ہدایت دینے کی۔

انک میّت وانّھم میّتون، وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل ۝ (آل عمران : ۱۴۴)

بیشک آپؐ مرنے والے ہیں اور یہ لوگ بھی مرنے والے ہیں۔ نہیں ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مگر ایک رسول۔ ان کے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں۔

وما ارسلنا قبلک من المرسلین الا انّھم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق۔ (سورۃ الفرقان : ۲۰)

ہم نے آپؐ کے پہلے مرسلین کو نہیں بھیجا۔ مگر یقینًا وہ کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلا کرتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يا أيها الذين آمنوا أطيعوا الله وأطيعوا الرسول وأولي الأمر منكم ۚ (سورة النساء : ٥٩)

اے ایمان والو ! تم اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے ذمہ دارانِ حکومت کی بھی اطاعت کرو۔

وما أرسلنا من رسول إلا ليطاع بإذن الله ۔ (سورة النساء : ٦٤)

ہم نے جو رسول بھی بھیجے اس لئے بھیجے کہ اللہ کے حکم سے ان کی اطاعت کی جائے۔

من يطع الرسول فقد أطاع الله ۔ (سورة النساء : ٨٠)

جس شخص نے رسول کی اطاعت کی اس نے درحقیقت اللہ کی اطاعت کی۔

لقد جاءكم رسول من أنفسكم عزيز عليه ما عنتم حريص عليكم بالمؤمنين رءوف رحيم ۝

(سورة التوبة : ١٢٨)

تمھارے پاس تمھیں میں سے ایک رسول آئے ہیں ایسی چیز ان پر گراں گذرتی ہے جس سے تم کو تکلیف ہوتی ہے وہ رسول تمھاری بھلائی کے حریص اور مومنوں کے ساتھ مہربان و رحم والے ہیں۔

وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا ۚ

(سورة الحشر : ٧)

رسول تم لوگوں کو جو دیں اسے قبول کرو اور جس سے روکیں اس سے باز رہو۔

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

وقالوا لن نؤمن لك حتى تفجر لنا من الأرض ينبوعا أو تكون لك جنة من نخيل وعنب فتفجر الأنهار خلالها تفجيرا أو تسقط السماء كما زعمت علينا كسفا أو تأتي بالله والملائكة قبيلا أو يكون لك بيت من زخرف أو ترقى في السماء ولن نؤمن لرقيك حتى تنزل علينا كتابا نقرءه قل سبحان ربي هل كنت إلا

مشرکین کہتے ہیں کہ ہم آپ پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے حتی کہ آپ ہمارے لئے زمین سے چشمہ جاری کر دیں یا آپ کے پاس کھجور و انگور کا ایسا باغ ہو جائے جس کے بیچوں بیچ نہریں جاری ہوں یا آپ آسمان سے کوئی ٹکڑا گرا دیں یا بالکل سامنے سے فرشتوں کو لائیں، یا آپ کے پاس کوئی آراستہ گھر ہو یا آسمان پر آپ چڑھ جائیں مگر صرف آسمان پر چڑھنے کے سبب ہم آپ پر ایمان نہ لائیں گے جبتک کہ وہاں سے آپ ہمارے اوپر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشراً رسولاً ؟ کتاب نہ گرائیں جس کو ہم پڑھیں۔ آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب پاک ہے میں تو صرف ایک رسول بنا کر بھیجا ہوا بشر ہوں۔

(سورۃ الاسراء: ۹۰-۹۳)

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

مذکورہ بالا آیات کریمہ اور ان کے علاوہ دوسری دسویں نہیں بلکہ سیکڑوں آیات واضح طور پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صفات اور آپ کی رسالت کی کیفیات بیان کرتی ہیں۔ اور بتلاتی ہیں کہ اپنے رب کے ساتھ آپ کو کیا نسبت تھی۔ چنانچہ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ رب العالمین کی طرف سے بھیجے ہوئے رسول تھے۔ آپ پر صرف تبلیغ کی ذمہ داری تھی اور لوگوں کے نگہبان و ذمہ دار نہ تھے آپ غیب نہیں جانتے تھے، آپ اپنے لئے کسی نفع و ضرر کی قدرت نہیں رکھتے مگر جس قدر اللہ چاہتا آپ کو نفع و ضرر پہنچا سکتا، آپ کھانا کھاتے تھے، بازاروں میں چلتے پھرتے تھے، آپ کوئی انوکھے رسول نہ تھے، آپ یہ نہیں جانتے تھے کہ آپ کے ساتھ آئندہ کیا ہوگا اور ہمارے ساتھ کیا ہوگا، آپ ہماری طرح ایک بشر تھے، آپ کو اللہ نے ہماری طرف شاہد، بشارت دینے والا، ڈرانے والا، اللہ کی طرف داعی اور روشن چراغ بنا کر بھیجا تھا، آپؐ ہم انسانوں ہی میں سے ایک فرد تھے، ہماری تکلیف واذیت سے آپ کو گرانی ہوتی تھی، آپ ہماری بھلائی کے حریص تھے، آپؐ مومنوں کے ساتھ مہربان و رحم کرنے والے تھے، آپ اللہ کے بندے اور رسول تھے، آپ کو وہ تمام باتیں لاحق ہوتی تھیں جو عام انسانی طبائع کو لاحق ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ میں تم انسانوں کی طرح ایک بشر ہوں (سورۂ فصلت: ۶)

مگر اتنی بات ضرور ہے کہ آپ ایسی باتوں سے معصوم تھے جن کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ رب العالمین کے حقوق کی معرفت رکھنے میں آپ کا کوئی ہمسر اور برابری کرنے والا نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو "مقام محمود" حاصل ہے۔ آپ کو وہ حوض کوثر حاصل ہے جہاں لوگ پانی پینے جائیں گے۔ آپ کو متعدد اعزازی خصائص حاصل ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تخصیص بخشی ہے۔ مگر آپ کو حاصل شدہ یہ باعظمت خصائص آپ کو الوہیت و ربوبیت اور خدائی کے خصائص کے درجہ تک نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچاتے، یعنی کہ آپ کو کوئی چیز دینے، روکنے، کسی کو نفع و ضرر پہنچانے، تسلط کامل، موت و حیات، روزی وغیرہ دینے کی قدرت، تخلیق کی طاقت، دنیا کی تدبیر کار و ملکیت، جلال و تقدس میں کمال اور مختلف قسم احوال و انواع اور درجات کی عبادت میں تفرد کا مقام حاصل نہیں ہے۔

آپؐ کو اپنے رب کے سامنے اپنا مرتبہ و مقام معلوم تھا۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ "جو آپ چاہیں اور اللہ چاہے وہ ہوتا ہے اور ہوگا"۔ آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم نے مجھ کو اللہ کا شریک بنا رکھا ہے؟ بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ جو بات صرف اللہ تعالیٰ تنہا چاہتا ہے وہی ہوتی ہے۔

(رواہ النسائی وصححہ وابن ماجہ وابن مردویہ وغیرھما)

صحیح بخاری میں حضرت انس رضؓ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جنگ احد میں زخمی ہو گئے تھے اور آپ کے سامنے والے چار دانت توڑ دیئے گئے تھے اس موقع پر آپؐ نے فرمایا تھا کہ وہ قوم کیسے بامراد و کامیاب ہو سکتی ہے جس نے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دانت توڑ ڈالے ہوں؟ آپؐ کی اس بات پر یہ آیت نازل ہوئی کہ "لیس لک من الامر شیئ" (سورہ آل عمران : ۱۲۸) یعنی آپ کو کسی چیز کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "وانذر عشیرتک الاقربین" (سورۃ الشعراء : ۲۱۴) یعنی آپ اپنے زیادہ قرابت والے اہل خاندان کو ڈرائیں۔ تو آپؐ کھڑے ہوئے اور آپؐ نے فرمایا کہ "اے قریشی حضرات! تم اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو۔ (یعنی اپنی نجات کی فکر کرو) میں اللہ تعالیٰ کے بالمقابل کچھ بھی تمہارے کام نہیں آسکوں گا۔ اے صفیہ! (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی) میں اللہ کے بالمقابل آپ کے کام کچھ نہیں آسکوں گا۔

اے فاطمہ بنت محمد! (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی) مجھ سے میرا مال جس قدر چاہو مانگ سکتی ہو مگر اللہ کے بالمقابل میں تمہارے کام کچھ نہیں آسکوں گا۔

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت مسیب بن حزن سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کو موت آنے لگی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت ابوطالب کے پاس سردارانِ کفار عبداللہ بن ابی امیہ اور ابوجہل موجود تھے اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب سے کہا چچا جان ! آپ کلمۂ "لا الٰہ الا اللہ" کہہ دیجئے۔ میں اللہ کے یہاں اسے آپ کی نجات کے لئے ثبوت کے طور پر پیش کروں گا۔ اس موقع پر عبداللہ بن ابی امیہ اور ابوجہل نے ابوطالب سے کہا کہ کیا آپ اپنے باپ عبدالمطلب کے دین سے منحرف ہو جائیں گے؟ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کے سامنے یہی بات پھر دہرائی تو عبداللہ بن ابی امیہ اور ابوجہل نے بھی اپنی بات دہرائی بالآخر ابوطالب نے کہا کہ میں اپنے باپ عبدالمطلب کے مذہب پر ہوں۔ موصوف نے لا الٰہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سے فرمایا کہ جب تک مجھے اللہ کی طرف سے روک نہ دیا جائے گا میں آپ کے لئے اللہ تعالےٰ سے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا۔ اس موقع پر یہ آیت اللہ عزوجل نے نازل فرمائی کہ :-

ما کان للنبی والذین اٰمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربیٰ "	نبی کے لئے اور ایمان والوں کیلئے یہ جائز نہیں کہ مشرکین کے حق میں دعائے مغفرت کریں خواہ یہ مشرکین اپنے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں ؛
(سورۃ التوبہ : ۱۱۳)	

اور اللہ تعالیٰ نے ابوطالب کے بارے میں یہ آیت نازل کی کہ :-

انک لا تھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء ؛	بیشک آپ جس کو چاہیں اس کو ہدایت نہیں دے سکتے مگر اللہ جسے چاہے اسے ہدایت دے سکتا ہے۔
(سورۃ القصص : ۵۶)	

سنن ابی داؤد میں جید سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں بنو عامر کے وفد کے ہمراہ خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے کہا کہ " انت سیدنا " (آپ ہمارے سردار ہیں) آپ نے فرمایا کہ سید یعنی سردار تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہے۔ ہم نے عرض کیا کہ فضل وبخشش کے اعتبار سے آپؐ ہم میں سب سے زیادہ افضل اور عظمت والے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم اس طرح کی باتیں یا اس قسم کی بعض باتیں کہہ سکتے ہو۔ یہ خیال رہے کہ شیطان تم کو ہرگز ہرگز جری اور جسارت کنندہ نہ بنانے پائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن نسائی میں جید سند کے ساتھ حضرت انس رضہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے کہا کہ اے رسول اللہ! آپؐ ہم میں سب سے بہتر ہیں اور سب سے بہتر آدمی کے بیٹے ہیں۔ نیز آپ ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ لوگو! شیطان تم کو ہرگز گمراہ نہ کرے، میں محمد ہوں، میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں، میں یہ نہیں چاہتا کہ تم لوگ مجھے اس مقام سے بلند درجہ دو جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عنایت کیا ہے۔

طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبادہ بن صامت رضہ سے روایت کی کہ زمانہ نبوی میں ایک منافق مومنوں کو اذیت پہنچایا کرتا تھا۔ کسی مسلمان نے کہا کہ ہم چل کر اس منافق کے خلاف دربار نبوی میں استغاثہ دائر کریں۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے استغاثہ و فریاد نہیں کرنی چاہیئے صرف اللہ عزوجل سے استغاثہ و فریاد کی جانی چاہیئے۔

صحیحین میں حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ میری مبالغہ آمیز مدح و تعریف اس طرح نہ کرو جس طرح نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم کی مدح سرائی میں مبالغہ آرائی کی۔ میں صرف ایک بندہ ہوں اس لئے تم مجھے صرف اللہ کا بندہ و رسول کہا کرو۔

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے کو غلو سے بچاؤ کیونکہ تم سے پہلے والے لوگوں کو غلو ہی نے تباہ کیا ہے۔

(احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

حضرت ابن مسعود رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ مکرر سہ کرر یہ بات دہرائی کہ غلو اور مبالغہ آرائی کرنے والے تباہ ہوئے۔

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو مسعود انصاری سے مروی ہے کہ خدمت نبوی میں ایک شخص آیا اور وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے لگا۔ مگر خوف و رعب کی وجہ سے اس کی رگیں لرز رہی تھیں۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ تم اطمینان رکھو۔ میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں۔ میں ایک ایسی عورت کا لڑکا ہوں جو خشک شدہ گوشت کھایا کرتی تھی۔

مذکورہ بالا تمام صحیح و صریح احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مقام توحید کی حفاظت کے حریص تھے اور اس بات کے بھی حریص تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آپ کی امت آپ کو اسی درجہ ومقام پر رکھے جس پر آپؐ اللہ تعالیٰ نے رکھا تھا۔ دریں صورت نہ غلو ومبالغہ کی گنجائش ہے نہ حد سے زیادہ مدح وثنا خوانی کی۔ آپؐ نے صاف فرمایا کہ تم فلاں فلاں طرح کی باتیں یا بعض باتیں کہا کرو، شیطان تم کو یاوہ گوئی پر جری نہ بنا دے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا کہ آپؐ ہم سے زیادہ ہماری بھلائی کے حریص تھے اور ہم سے زیادہ مومنوں پر مہربان اور رحم والے تھے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قدر ومنزلت سے متعلق جو باتیں ہمارے قلوب میں ہیں وہ کتاب اللہ اور سنت نبویہ سے ماخوذ ومستفاد ہیں۔ اس سلسلے میں کتاب وسنت کی کچھ باتیں درج ذیل ہیں :-

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ
(سورۃ النساء : ۸۰)

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے یقیناً اللہ کی اطاعت کی۔

وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا،،
(سورۃ الحشر : ۷)

رسول تم کو جو چیزیں دیں انھیں قبول کرو۔ اور جن سے روکیں، ان سے باز رہو۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ :-
(سورۂ آل عمران : ۳۱)

آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا۔

قل ان کان آباءکم وابناءکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتیٰ یاتی اللہ بامرہ،،

(سورۃ التوبہ : ۲۴)

آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمھارے باپ دادا، بیٹے، بھائی، بیویاں، اھل خاندان، وہ مال جو تم نے کما رکھے ہیں، وہ تجارت جس کے مندا ہونے سے تم خائف رہا کرتے ہو، وہ مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو، یعنی یہ ساری چیزیں اگر تمھارے نزدیک اللہ ورسول اور راہ خدا میں جہاد سے زیادہ پسندیدہ ہیں تو تم اس بات کے منتظر رہو کہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم (مراد عذاب) لائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیحین میں حضرت انس رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میں اس کی اپنی اولاد، والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔

صحیحین ہی میں حضرت انس رضہ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص میں تین باتیں ہوں گی وہ ان تین باتوں کی بدولت ایمان کی حلاوت دمٹھاس پائے گا۔ پہلی بات یہ کہ تمام دوسری چیزوں کے بالمقابل اس کے نزدیک اللہ و رسول زیادہ محبوب ہوں، دوسری یہ کہ آدمی صرف اللہ کے لئے کسی سے محبت رکھے۔ تیسری بات یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدمی کو کفر سے نکال دیا تو اس کے بعد وہ کفر کی طرف واپس جانے کو اسی قدر ناپسند کرے جس قدر اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ آگ میں ڈالا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی آدمی صاحبِ ایمان نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہش میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہو جائے۔ امام نووی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے اس کو ہم نے کتاب الحجۃ میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے میں بہت زیادہ ثواب ہے اور آپؐ پر درود وسلام بھیجنا اس حکم الٰہی کی باعزت تعمیل ہے کہ :-

ان اللّٰہ وملائکتہ یصلون علے النبی یایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (سورۃ الاحزاب : ۵۶)	بیشک اللہ اور فرشتے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی آپؐ پر درود اور اچھی طرح سے سلام بھیجا کرو۔

نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت شدہ حدیث مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ وہ آدمی بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر ہوا مگر اس نے مجھ پر درود نہیں بھیجا۔

آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحم فرمائے گا۔

حدیث جبرئیل میں مذکور ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اس آدمی کی ناک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاک آلود ہو جس کے پاس آپؐ کا ذکر ہوا مگر اس نے آپؐ پر درود نہیں پڑھا۔ یہ بات کہہ کر حضرت جبرئیل نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپؐ اس بات پر آمین کہیئے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ اس پر میں نے آمین کہی۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا نماز کے ارکان میں سے ایک رکن ہے جس نے عمداً درود ترک کر دیا اس کی نماز باطل ہو گی اور جس نے سہواً اسے چھوڑ دیا اس کی نماز بھی صحیح نہیں ہو گی یہاں تک کہ اسے پڑھے لہ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا خطبۂ جمعہ کے ارکان میں سے ہے۔ اذان کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے وسیلہ وفضیلت اور مقام محمود ملنے کے واسطے دعا کرنی مسنون اور پسندیدہ چیز ہے اس عمل کی بہت فضیلت ہے۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا پیغام بہت اچھی طرح سے پہنچا دیا اور ادا کر دیا ہے اور آپؐ اپنی امت کو ایسے واضح و روشن راستہ وطریقہ اور مذہب پر چھوڑ گئے ہیں جس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے آپ کے لائے ہوئے روشن طریق و مذہب سے صرف وہی شخص اعراض وانحراف کرے گا جو برباد ہوگا آپؐ نے امانتِ الٰہی امت کو پوری طرح ادا کر دی ہے اور آپؐ نے امت کی خیر خواہی کی، آپؐ نے راہِ خدا میں بھرپور جہاد کیا جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے۔ میری جان، میرے ماں باپ آپؐ پر قربان اور نچھاور ہوں۔

لہ حاشیہ از مترجم :۔

حنفی مذہب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نماز میں درود پڑھنا ارکانِ نماز میں سے نہیں بلکہ حنفی مذہب میں یہ واجب بھی نہیں صرف سنت و مستحب ہے۔ پڑھ لے تو بہتر ورنہ کوئی حرج نہیں، اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں ہوتا۔

ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت حنفی المذہب ہے اور حب نبوی کے بلند بانگ دعاوی رکھتی ہے۔ میلاد، قیام، قبر میں حیات النبی، نبی کے حاضر و ناظر اور عالم الغیب ہونے کی معتقد ہے۔ مگر اس کے فقہی مذہب میں جس کی وہ مقلد ہے نماز میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا ضروری نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پوری تاکید کے ساتھ فرمایا ہے۔ مومن کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی اپنی جان، مال، اہل وعیال اور تمام لوگوں کے بالمقابل اس کے نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زیادہ محبوب نہ ہو جائیں۔ آخر اس محبت کا کیا معنیٰ و مطلب ہے؟ کوئی شک نہیں کہ ہم آپؐ کی ذات سے محبت کرتے ہیں اور بڑی تمنا رکھتے ہیں کہ کاش آپ کی صحبت سے ہم بہرہ ور ہوئے ہوتے، آپ کے آثار کی تلاش و تحقیق کے سلسلے میں ہم صحابہ کے ساتھ کوشش کرتے، آپ کی احادیث کی سماعت آپ کی مجلسوں میں شرکت اور آپ سے ملنے جلنے کی فضیلت میں کاش ہم بھی آپ کے صحابہ کے ساتھ شریک رہتے۔ مگر ہائے دوری اور ہائے افسوس کہ ہمارے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان صدیوں کا فاصلہ حائل ہے۔ اب ہمارے لئے صرف یہ صورت باقی رہ گئی ہے کہ آپ سے محبت رکھنے کا جو حکم شریعت میں دیا گیا ہے اسے زبانی طور پر قبول کریں اور ہماری اس بات کی صداقت کی دلیل یہ ہوگی کہ قول و عمل تعلیم و تعلم اور ترجیح و ایثار میں ہم سنت نبویہ کے پابند ہوں۔ سنتِ نبویہ کو ہم تمام معاملات میں ترجیح دیں۔ اس پر عمل کرنے کا لوگوں کو حکم دیں، اس سے اعراض و انحراف کرنے سے لوگوں کو منع کریں، آپؐ کے اخلاق و آداب اور شمائل کی پیروی کریں، آپؐ کی سنت کی طرف سے دفاع کریں، جو چیزیں سنت نہیں بلکہ بدعت اور نو ایجاد ہیں ان سب کی تردید کریں چاہے وہ نو ایجاد بدعات بظاہر کتنی اچھی اور قابل قبول ہوں۔ ہم کو چاہئے کہ بدعات اور محدثات کی تردید میں شرح صدر اور کشادہ دلی نیز زبان کی روانی کے ساتھ سرگرم رہیں کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس بات کے حریص تھے اور اپنی امت کو اس بات کا حکم دیتے تھے کہ سنت کی متابعت کی جائے اور بدعت کو ترک کیا جائے۔

صحیح حدیث میں حضرت عائشہ رضہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ہمارے اس دین کے سلسلے میں کوئی ایسی بات ایجاد کی جو اس دین میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس کا ہم نے حکم نہیں دیا وہ مردود ہے۔

سنن ابی داؤد و ترمذی میں حضرت عرباض بن ساریہ رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک مرتبہ ایسی نصیحت کی جس سے ہمارے دل ڈر گئے اور آنکھیں اشکبار ہو گئیں ۔ اس پر ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! معلوم ہوتا ہے کہ یہ الوداعی وعظ ہے لہذا آپؐ ہم کو کچھ وصیت کر دیجئے ۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں تم کو اللہ عزوجل کے تقویٰ کی اور سمع وطاعت کی وصیت کرتا ہوں تم پر اگر کوئی غلام بھی حاکم بن جائے تو تم اس کی اطاعت کرنا ۔ تم میں سے جو لوگ زندہ رہیں گے وہ عن قریب بہت سے اختلافات دیکھیں گے ، دریں صورت تم میری سنت اور میرے بعد میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا ، اس سنت کو تم مضبوطی سے تھامنا ، اور نئی ایجاد کردہ مبتدعانہ باتوں سے پرہیز کرنا کیونکہ ہر نو ایجاد بدعت گمراہی وضلالت ہے۔

دین میں ایجاد بدعت کا لازمی مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اوپر تبلیغ دین میں تقصیر، امت کی خیر خواہی میں کوتاہی اور امانتِ خداوندی کی ادائیگی میں قاصر رہنے کا الزام واتہام لگایا جا رہا ہے کہ آپؐ نے اپنی امت کو وہ مستحسن باتیں نہیں بتلائیں جو آج کل بتلائی جانے لگی ہیں ۔ دور نبوی پر صدیاں گذر جانے کے بعد جب روافض ، قرامطہ ، صوفیاء اور دجال وفریب کار لوگ نمودار ہوئے تو انھوں نے دین میں ایجاد بدعات کر کے کہا کہ فلاں بات حسن ہے ، فلاں بات مقبول ہے ، فلاں بات کا مقصد محبتِ الہٰی ہے ، فلاں بات حب نبوی پر مبنی ہے ۔ الغرض اس طرح کی بہت ساری باتیں ہیں جن کو پرستارانِ بدعت میں سے بعض نے بعض کو فریب دیتے ہوئے مزین وآراستہ کر کے پیش کر رکھا ہے ۔ اس کے باوجود یہ لوگ بہتان تراشی وکذب بیانی ودروغ گوئی کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھتے ہیں حالانکہ یہ لوگ اپنے طرز عمل سے آپؐ کے اوپر ایسی باتوں کی تہمت رکھتے ہیں جن سے آپؐ بری ہیں ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر اچھی چیز امت کو بتلا دی ہے اور ہر بری چیز سے آپؐ نے امت کو خبردار کر دیا ہے ۔ دریں صورت یہ بدعات اگر فی الحقیقت اچھی چیز ہوتیں تو اپنی امت کے لئے آپؐ نے ان کو ضرور مشروع کیا ہوتا اور ان کی طرف وہ لوگ ہم سے پہلے سبقت کر چکے ہوتے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی ومتابعت کی حرص ہم سے زیادہ رکھتے تھے اور وہ اللہ سے زیادہ ڈرا کرتے تھے ، ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلوب ہم سے زیادہ صالح تھے، ان کے باطن ہم سے زیادہ پاکیزہ اور صاف ستھرے تھے ان کے ایمان میں ہم سے کہیں زیادہ گہرائی تھی، ان کی محبت میں کہیں زیادہ خلوص تھا۔ یہ حضرات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام اور تابعین و اتباع تابعین رضی اللہ عنہم ہیں۔

بدعات و منکرات کی تردید میں ہماری سرگرمی، جوش و خروش اللہ تعالیٰ کو رب ماننے، اسلام کو دین ماننے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو رسول و نبی ماننے کے اصول کے تابع ہے اور یہ چیز لازمی طور پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہماری سچی محبت کا نتیجہ و ثمرہ ہے۔ آپؐ کے ساتھ ہماری محبت ایسی ہے جو تبلیغِ رسالت، ادائے امانت اور خیر خواہیٔ امت کے معاملہ میں آپ کو قصوروار ہونے سے بری قرار دیتی ہے یہ محبت ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم اس مسلک و مذہب پر مضبوطی کے ساتھ کاربند رہیں جس پر خود آپؐ اور آپؐ کے نیکوکار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کاربند تھے۔ یہ محبت ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس درجہ و مرتبہ میں رکھیں جو درجہ و مرتبہ اللہ نے آپؐ کو دے رکھا تھا۔ یہ محبت ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہم اللہ کی عبادت اس طریق پر کریں جو آپ نے ہمارے لئے مشروع کیا ہے۔ آپ کا مشروع کردہ طریق یہ ہے کہ ہم صرف ایک اللہ کی عبادت و تعظیم کریں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و رہنمائی سے ہم کو جو باتیں حاصل ہوئی ہیں ان کی تعمیل و موافقت کرتے ہوئے ہم اللہ سے کامل تعلق رکھیں۔ یہ محبت ہم سے اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قولی، عملی اور تقریری سنت پر مضبوطی کے ساتھ عمل پیرا ہوں اور ان تمام باتوں کو چھوڑ دیں جو سنت نہیں ہیں۔ یعنی کہ دین میں ایجاد کردہ بدعات جن کو کرنے کا حکم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نہیں دیا گیا ہے۔ یہ محبت اس بات کی مقتضی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو بہترین نمونۂ عمل بنایا جائے اور اپنے اقوال و اعمال، اخلاق و آداب اور اپنے رب کے ساتھ طریقِ عمل اختیار کرنے میں ہم آپ کو امام و پیشوا اور راہبر بنائیں۔

یہ محبت ہم سے اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ بدعات اور دین میں نئی ایجاد شدہ باتوں کو ہم آپ کی رسالت کے لئے باعثِ قدح سمجھیں۔ نیز یہ محبت تقاضا کرتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ہم یہ سمجھیں کہ امت کو بھلائی کی باتیں بتلانے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قصور وار قرار دینے کے لئے بدعات و محدثات ایجاد کی جاتی ہیں حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ رسالت اور امت کو اچھی باتیں بتلانے میں کوئی قصور آپ سے نہیں سرزد ہوا ہے۔

اس محبت سے سرشار ہونے کے سبب ہم ایسے لوگوں کو مجروح قرار دینے میں پرواہ نہیں کرتے جو ہمارے رسول و نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت میں قدح و تنقیص اور جرح کے ساتھ تعرض کرتے ہیں اور لوگوں کے سامنے بات کرتے ہوئے کچھ چیزوں کے بارے میں یہ دعویٰ کیا کرتے ہیں کہ یہ اچھی یا بہتر اور قابل قبول ہیں۔

ہم کو کتنی فرحت و مسرت ہوئی تھی اور ہمارے سینوں میں کتنا انشراح ہوا تھا جب ہم سے یہ کہا گیا تھا کہ محمد علوی مالکی کو اونچی ڈگری و سند مل گئی۔ ہماری اس امید میں تازگی اور نئی زندگی آ گئی کہ موصوف علوی کی یہ ڈگری و سند ایک چراغ ثابت ہو گی۔ جس سے موصوف اللہ کی طرف دعوت کی راہ میں روشنی حاصل کریں گے۔ اگر جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف موصوف علوی کا نسبی انتساب صحیح فرض کر لیا جائے تو موصوف کی دعوت حق سے موصوف کے جد امجد یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں گے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف موصوف کا انتساب اگر بالفرض صحیح ہے تو موصوف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ قریب ہیں اور سنت نبویہ کی طرف سے دفاع کا حق بھی ان پر سب سے زیادہ عائد ہوتا ہے۔ اسی طرح امت کے لئے آپ کی خیر خواہی وادائے امانت اور تبلیغ رسالت میں جو باتیں باعث قدح سمجھی جاتی ہوں ان کی تردید کی ذمہ داری بھی موصوف پر سب سے زیادہ آتی ہے۔

موصوف علوی مالکی اپنے اسباق میں جو باتیں کہتے اور کتابوں میں لکھتے ہیں ان میں سے اگر کسی چیز کا موصوف دعویٰ رکھتے ہیں تو ان کا دعویٰ باطل ہے۔ موصوف علوی نے بالیقین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے ساتھ ایک معبود قرار دے رکھا ہے جو اللہ کی ربوبیت والوہیت اور خدائی میں شریک ہے۔

موصوف علوی ایسی بدعات و محدثات (دین میں ایجاد کردہ نئی باتیں) کی مشروعیت ثابت کرتے ہیں جن کا کوئی وجود عہد نبوی، زمانۂ صحابہ اور دور تابعین میں نہیں تھا حالانکہ ان کا دعویٰ ہے کہ ان بدعتوں اور نو ایجاد شدہ باتوں میں خیر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھلائی ہے۔ نیز ان چیزوں میں فضیلت پائی جاتی ہے اور ان کے کرنے میں اجر وثواب ہے۔ اپنے اس طرز عمل کے سبب موصوف علوی دو معاملات میں سے کسی ایک میں ضرور گھرے ہوئے ہیں اور دونوں کے دونوں شر ہیں۔ ان دونوں میں جو چیز سب سے زیادہ شیریں اور میٹھی ہے وہ بھی کڑوی ہے۔ ان دونوں معاملات میں سے ایک یہ ہے کہ علوی موصوف جو کچھ کہتے ہیں اس کی صداقت کا اعتقاد بھی رکھتے ہوں۔ دریں صورت موصوف لازمی طور پر کمال رسالت میں قدح کرنے والے قرار پاتے ہیں اور اس بات کے دعوے دار ثابت ہوتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے رسالت کی ادائیگی میں تقصیر سرزد ہوئی ہے کیونکہ آپ نے اپنی امت کے سامنے ان اجر وثواب خیر کثیر اور فضائل کی وضاحت نہیں کی جو ان بدعات اور محدثات میں موصوف کے حسب خیال موجود ہیں۔

دوسرا معاملہ یہ ہے کہ موصوف مالکی جو کچھ کہتے ہیں اس میں اپنے کو جھوٹا سمجھتے ہیں لیکن وجاہت وشہرت اور نام ونمود کی محبت نیز ولایت و درایت کے دعویٰ کی بنا پر عوام کو گمراہ کرنے کے لئے اور مختلف قسم کی خرافات کے ذریعہ تلبیس کاری کی غرض سے ایک ایسے ولی کے بھیس میں لوگوں کے سامنے نکلتے ہیں جو کائنات کے اسرار سربستہ اور خصائص سے واقف ومطلع ہے تاکہ عوام اس کی قیمت موصوف علوی کے سامنے پیش کریں۔ یعنی موصوف کے ہاتھ چومیں، تعظیم وتکریم کے لئے موصوف کے سامنے مختلف طریقہ سے جھکیں، ان کے کپڑوں اور آثار میں برکت تلاش کریں جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں اور خود ان سے نیز دوسروں سے سنتے ہیں۔ اس برے اور خراب مقصد اور گناہ والے نظریہ کے سبب موصوف کی تباہی ہی تباہی ہے۔ اللہ تعالےٰ موصوف کو بدلہ دینے کے لئے کافی ہے۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محفل میلاد النبی کے جواز پر مالکی کی ذکر کردہ دلیلوں کی تردید

موصوف کی پہلی دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید

موصوف مالکی نے ان دلیلوں میں سے پہلی دلیل کا ذکر اس طرح کیا ہے کہ :۔

میلاد شریف کی محفل رچا کر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرحت ومسرت کا اظہار کیا جاتا ہے اور ایسا کرنے سے کافر کو بھی نفع حاصل ہوا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں مروی ہے کہ ہر دوشنبہ کو ابولہب کے عذاب میں تخفیف اور کمی کر دی جاتی ہے کیونکہ جب اسے ولادت نبوی کی بشارت اس کی لونڈی ثوبیہ نے سنائی تھی تو اس نے اسے خوشی میں آزاد کر دیا تھا۔ اس سلسلے میں حافظ شمس الدین محمد بن ناصر دمشقی نے چند اشعار کہے ہیں۔ ان اشعار کا ترجمہ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

وہ یہ کافر جس کی مذمت میں سورۂ تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی اور وہ جہنم میں ہمیشہ رہے گا مگر احمد مجتبیٰ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اظہار خوشی کے سبب دوشنبہ کے روز جب ہمیشہ اس کے عذاب میں تخفیف اور کمی کر دی جاتی ہے تو جو بندہ عمر بھر آپ سے خوش رہے اور موحد ہو کر مرے اس کا کیا حال ہوگا (یعنی کہ وہ بدرجۂ اولیٰ اللہ کی رحمت کا حقدار ہوگا)

مندرجہ بالا دلیل پیش کرنے والے شخص کے سامنے ہم توقف وتامل والی حسب ذیل باتیں عرض کرتے ہیں :۔

(۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت بعثت ونبوت، ہجرت، جہاد، تبلیغ امت کے ساتھ آپ کی رحمت ومہربانی، امت کی بھلائی کی حرص اور امت کے تکلیف سے آپ کی اذیت وغیرہ جیسے احوال نبویہ کے ذکر سے فرحت ومسرت اور لطف اندوزی ہر جگہ، ہر وقت اور ہر حال میں ہونی چاہئے۔ یہ بات صرف سال میں ایک بار (بارہویں ربیع الاول کی رات) مخصوص طور پر نہیں ہونی چاہئے۔ پھر یہ فرحت و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسرت ایسے اجتماع میں نہیں ہونی چاہیئے جس میں منکرات اور باطل عقائد نیز کھانے پینے میں فضول خرچی جمع ہوں، اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی مبالغہ آمیز توصیف و مدح سرائی ہو جو آپ کو الوہیت و ربوبیت کے مقام تک پہنچا دے۔ اگر ہم مناظرانہ انداز میں یہ فرض کرلیں کہ میلاد والی یہ رات منکرات سے محفوظ رہتی ہے تو ہر سال صرف ایک رات ذکر نبوی سے لازم آتا ہے کہ باقی سال بھر غفلت و اعراض اور ترک ذکر نبوی سے کام لیا گیا کہ ہم سال بھر شمائل نبویہ کا ذکر و چرچا نہ کریں، صرف ایک رات ایسا کریں۔

ابولہب سے تخفیف عذاب سے متعلق حدیث کی بابت یہ توقف و تامل ہے کہ:۔

اہل علم نے اس حدیث کی تشریح و توضیح کی ہے، نیز یہ حدیث جن احکام و فوائد پر دلالت کرتی ہے ان سے جن مسائل کا استنباط کرنا ممکن ہے ان کا استنباط کیا ہے لیکن علماء میں سے کسی نے کبھی اس حدیث سے میلاد نبوی کی مشروعیت پر استدلال نہیں کیا اور کوئی شک نہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت اس امت کے لئے خیر و برکت کھلنے کا اولین سبب ہے اور آپؐ کی ولادت کی رات چند امور رونما ہوئے جو شر کے عناصر اور باطل کی حکومتوں کے لئے خطرات سے ڈرانے والے اور انھیں دھمکی دینے والے تھے پھر بھی یہ باتیں آپ کی ولادت کی رات کو اسلامی شعار نہیں قرار دیتیں، آپؐ اپنی ولادت کے بعد ترسٹھ سال زندہ رہے ۱؎ مگر آپؐ سے (اور نہ آپ کے کسی صحابی سے نہ

۱؎ شیخ ابوبکر جزائری کی کتاب "الانصاف فیما قیل فی المولد من الغلو والاجحاف" میں ثویبہ کو ابولہب کے آزاد کرنے کے واقعہ سے میلاد کے جواز پر استدلال کی تردید اس طرح کی گئی ہے کہ:۔

میلاد کو جائز قرار دینے والوں کا ایک شبہ وہ ہے جو تاریخ میں مروی شدہ اس اثر سے پیدا کیا گیا ہے کہ ناکام ابولہب کو خواب میں دیکھا گیا تو پوچھنے پر اس نے تبلایا کہ اسے جہنم میں سزا مل رہی ہے مگر ہر دوشنبہ کو عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے اور اسے ہاتھ کے انگوٹھے اور انگشت شہادت کے درمیان والے گڑھے کی مقدار بھر پانی پینے کو مل جایا کرتا ہے، یہ بات اس وجہ سے ہوتی ہے کہ جب اسے اس کی باندی ثویبہ نے ولادت نبوی کی بشارت دی تھی۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تابعین اور اتباع تابعین یعنی تینوں اچھی صدیوں میں سے کسی صدی کے افراد سے یہ منقول نہیں کہ انھوں نے اس رات کو عید میلاد النبی منائی اور اس رات سے خوش ہو کر محافل میلاد رچائی، اگر اس طرح کی کوئی بات منقول ہوتی تو ہم بخدا سب سے پہلے اس کی

(صفحہ ۵۷ کا بقیہ) تو اس نے ثویبہ کو آزاد کر دیا تھا اور اسے حکم دیا تھا کہ آپ کو دودھ پلائے، اس شبہ کا رد و ابطال درج ذیل باتوں کے ذریعہ ہوتا ہے :-

۱ - اہل اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عوام الناس کے خواب سے کوئی شرعی حکم نہیں ثابت ہو سکتا خواہ خواب دیکھنے والا ایمان اور علم و تقویٰ کے اعتبار سے کتنا ہی بلند کیوں نہ ہو۔ مگر اللہ کے نبی کا خواب البتہ وحی کی حیثیت رکھتا ہے اور وہ حق ہے۔

۲ - اس خواب کو دیکھنے والے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس بن عبد المطلب ہیں، جن سے اس واقعۂ خواب کے راوی بالواسطہ روایت کرتے ہیں مگر انھوں نے واسطہ کا ذکر نہیں کیا لہذا یہ روایت مرسل ہے اور مرسل حجت نہیں، اس سے عبادت وعقیدہ نہیں ثابت ہو سکتا، ساتھ ہی ساتھ اس بات کا احتمال موجود ہے کہ حضرت عباس نے یہ خواب مسلمان ہونے سے پہلے دیکھا ہو اور کافر کا خواب بالاجماع ناقابل حجت ہے۔

(الانصاف فیما قیل فی المولد من الغلو والاجحاف صفحہ ۳۰-۳۱)

وضاحت از مترجم :-

صحیح بخاری میں واقع شدہ جس روایت سے مالکی نے استدلال کر رکھا ہے وہ درحقیقت مرفوع یعنی حدیث نبوی نہیں بلکہ عروہ بن زبیر تابعی کا بیان کردہ ایک قول ہے جس کو انھوں نے ایک مرفوع حدیث کی وضاحت کے لئے ذکر کیا ہے اور عروہ کی بیان کردہ روایت منقطع السند ہونے کے سبب ساقط الاعتبار ہے۔ عوام کو اس بات سے دھوکہ نہ کھانا چاہیئے کہ یہ بات صحیح بخاری میں مذکور ہے۔ کیونکہ صحیح بخاری میں مذکور شدہ احادیث مرفوعہ ہی ہمارے لئے حجت ہو سکتی ہیں غیر احادیث مرفوعہ اگر نصوص کتاب وسنت کے خلاف ہوں تو حجت نہیں۔ (انتہی از مترجم)

۳ - سلف وخلف میں سے اکثر اہل علم کا یہ مسلک ہے کہ کافر کو اپنے عمل صالح کا بدلہ نہیں ملتا جب کہ وہ بحالت کفر مرا ہو اور یہی مسلک حق بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ :-

وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ ھباءً منثورا (باقی صفحہ ۵۹ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیروی واقتدار کرتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس چیز پر اکتفا کرنے کے حریص تھے جو

(صفحہ ۵۸ کا بقیہ) یعنی ہم نے کفار کے تمام اعمال کو بکھرے ہوئے منتشر ذرات کے مانند بنا دیا۔ نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:۔ اولئک الذین کفروا بایات ربھم ولقائه فحبطت اعمالھم فلا نقیم لھم یوم القیامة وزنا۔ جن لوگوں نے اپنی رب کی آیتوں اور اس کی ملاقات کا انکار و کفر کیا ہے ان کے اعمال اکارت ہوگئے۔ چنانچہ بروز قیامت ہم ان کے لئے کوئی بھی وزن نہیں قائم کریں گے۔ عبد اللہ بن جدعان ہر حج کے موقع پر سو اونٹ قربان کرتے، سو جوڑے غریبوں کو کپڑے پہناتے اور انھوں نے اپنے گھر بیعت فضول کی دعوت دی تھی مگر ان کی بابت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حضرت عائشہ رض نے پوچھا کہ ان کا یہ عمل انھیں کچھ نفع پہنچائے گا، آپ نے فرمایا کہ نہیں کیونکہ انھوں نے کسی دن بھی یہ نہیں کہا کہ اے اللہ قیامت کے روز میری خطائیں معاف کر دینا (یعنی کہ موصوف آخرت پر ایمان نہیں رکھتے تھے اور حالتِ کفر میں مرے۔

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ خواب والے اس واقعہ سے موقف مذکور پر استدلال صحیح نہیں اور یہ واقعہ نہ شاہد و دلیل بن سکتا ہے نہ اس میں شبہ دلیل ہی ہے۔

۴ - اپنے بھتیجے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر ابو لہب کو جو فرحت ہوئی تھی وہ طبعی و فطری خوشی تھی بطور عبادت گذاری اس کو یہ مسرت نہیں ہوئی تھی کیونکہ ہر آدمی اپنے بچہ یا بھتیجا یا کسی عزیز کی ولادت پر خوش ہوا کرتا ہے اور جو مسرت و فرحت خالص اللہ کے لئے نہ ہو اس کے کرنے والے کو کوئی ثواب واجر نہیں ملتا۔ یہ صورت حال روایت مذکورہ سے جواز میلاد پر استدلال کو کمزور قرار دیتی ہے اور باطل بھی نیز اپنے نبی کے ساتھ مومن کی فرحت قائم بالذات چیز ہے وہ مومن سے کبھی جدا نہیں ہوتی بلکہ ہمیشہ موجود ہوا کرتی ہے لہٰذا ہم صرف سال بہ سال ایک مرتبہ سالانہ کیوں کر مسرت کی یادگار منائیں۔ مطلب یہ کہ روایت مذکورہ سے استدلال نیز توجیہ مذکور باطل چیز ہے اور ساقط الاعتبار شبہ ہے جس کا کوئی وزن نہیں، اس سے بھلا کوئی شرعی حکم کیوں کر ثابت ہو سکتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نسیان یا عاجزی کے سبب اسے نہیں چھوڑا ہے بلکہ اپنے مومن بندوں پر رحمت و مہربانی کی بنا پر اس نے اس طرح کے احکام نہیں بنائے۔ اللہ ہی کے لئے ہر قسم کی حمد و منت ہے۔

(الانصاف فیما قیل فی المولد من الغلو والاجحاف ص۴۰ وص۴۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث میں مشروع قرار دی ہے ۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو اکابر صحابہ اور علمائے صحابہ اور فقہائے صحابہ میں سے تھے لوگوں کو تاکید کے ساتھ یہ بات سناتے تھے کہ اتبعوا ولا تبتدعوا فقد کفیتم ۔ تم پیروی کرو نئی بات مت پیدا کرو کیونکہ تمھارے لئے نجات کی کافی باتیں شریعت میں بتلائی جا چکی ہیں ۔

(۲) حافظ دمشقی شمس الدین محمد بن ناصر کے اشعار مذکورہ کے متعلق یہ توقف وتامل ہے کہ :۔

ہم حافظ موصوف کے لئے رحمت ومغفرت کی دعا کرتے ہیں اور ان کے اس قول صادق کی ہم تائید وتصدیق کرتے ہیں کہ جو بندہ عمر بھر احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خوش رہا اور بحالتِ توحید پرستی مرا اس کا کیا پوچھنا ۔ یعنی کہ موصوف حافظ دمشقی زندگی بھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی مسرت کے ثواب کی امید اپنے رب سے رکھتے ہیں نہ کہ موصوف ہر سال تین سو چون (۳۵۴) دنوں کے بعد صرف ایک رات (میلادِ نبوی کی رات) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسرت وفرحت کے ثواب کی امید کرتے ہیں ۔ نیز موصوف امید ثواب کو توحید کی حالت میں مرنے کے ساتھ مربوط مانتے ہیں ۔ ایسی توحید جو اللہ کے شایانِ شان ہو اور عبادت وتعظیم اور سچے ربط وتعلق کے معاملات میں اللہ تعالیٰ جن امور کا مستحق ہے ان امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے موصوف حافظ دمشقی اللہ تعالیٰ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرحت ومسرت کا ثواب پانے کی امید رکھتے ہیں ۔ یہ نہیں کہ موصوف نفع وضرر اور منع وعطا میں اللہ کے ساتھ غیراللہ کو بھی شریک مانتے ہیں اور نہ خالق مطلق اللہ تعالیٰ و تقدس کے ساتھ آسمانوں اور زمین کے خزانوں کے مالک ہونے میں کسی کو شریک ٹھہراتے ہیں اور نہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت آدم اور اولاد آدم کی تخلیق محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہوئی ۔ یہ عقیدہ آیت قرآنی " وما خلقت الجنّ والانس الا لیعبدون "، کے خلاف ہے یعنی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے انسانوں اور جنوں کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ میری عبادت کریں جیسا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے متعلق وہ نعتیہ کلام اور فضائل ومناقب جیخ جیخ کر پکارتے ہیں جو میلاد کی محفلوں میں پڑھے جاتے ہیں ۔ اور حاضرین مجلس ان مناقب وفضائل پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان لا کر مدمست ہو جاتے ہیں۔ مالکی علوی موصوف نے اپنی کتاب "الذخائر المحمدیہ" میں اس طرح کی بعض باتیں تائید وتحسین کے طور پر نقل کر رکھی ہیں اور موصوف نے ان کی طرف لوگوں کو دعوت بھی دی ہے نیز غلو، مبالغہ آرائی اور بدعت پرستی پر مشتمل ان ساری باتوں پر اعتقاد رکھنے کی دعوت بھی موصوف نے لوگوں کو دے رکھی ہے۔

دوسری دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید

موصوف علوی مالکی نے دوسری دلیل کا ذکر اس طرح کیا ہے کہ :-

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیدائش کے دن کی تعظیم کرتے تھے اور اپنے اوپر اس دن اللہ تعالیٰ کی بھاری نعمت کی وجہ سے اللہ کا شکریہ ادا کرتے تھے۔ نیز آپؐ اس بات کا بھی شکریہ ادا کرتے تھے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس دن آپؐ کو وجود بخش کر آپؐ کو ساری کائنات پر فضیلت دی اور آپؐ کی بدولت پورا عالم وجود سعادت سے بہرہ ور ہوا۔ اس دن کی تعظیم کی تعبیر آپؐ روزہ کے ذریعہ کرتے تھے جیسا کہ حضرت ابو قتادہ سے مروی شدہ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دوشنبہ کے دن کے روزہ کی بابت دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسی دن میں پیدا ہوا تھا اور اسی دن میرے اوپر وحی نازل کی گئی۔ یہ حدیث امام مسلم نے صحیح مسلم کتاب الصیام میں روایت کی ہے۔ یہی بات محفل میلاد میں بھی پائی جاتی ہے۔ صرف اس کی صورت مختلف ہے لیکن معنوی طور پر یہ بات اس میں بھی موجود ہے اس دن کی تعظیم چاہے روزہ رکھ کر کی جائے یا کھانا کھلا کر یا ذکر الٰہی و درود وسلام کے لئے اکٹھا ہو کر یا شمائل نبویہ اور سیرت نبویہ کے سماع کی خاطر اجتماع کر کے یعنی کہ حدیث مذکور سے محفل میلاد کے جواز کا ثبوت ملتا ہے۔

مذکورہ بالا دلیل پیش کرنے والے صاحب کے ساتھ ہم کو توقف وتامل کی چند باتیں کہنی ہیں جو درج ذیل ہیں:-

(۱) موصوف علوی مالکی کا یہ کہنا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزہ رکھ کر اپنے یوم ولادت کی تعظیم کرتے تھے اور آپ کا یہ روزہ دوشنبہ کو ہوا کرتا تھا لیکن اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توضیح یہ ہے کہ اس دن روزہ رکھنے کا سبب اگرچہ آپ کی ولادت اور آپ پر نزول وحی ہے مگر یہ اس دن کی تعظیم کے لئے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے شکریہ کے لئے ہے کہ اس نے آپ کو ولادت نبوت ورسالت کی نعمت سے اس دن نوازا۔ یہ روزہ عاشورہ محرم (ماہ محرم کی دسویں تاریخ) کے روزہ کے زیادہ مشابہ ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی اور فرعون کو تباہ کیا اس کے باوجود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو محفل میلاد منعقد کرنے کی دعوت نہیں دی۔

اور آپ نے لوگوں کے لئے دوشنبہ کا روزہ اس لئے مشروع نہیں کیا کہ اسی دن آپؐ پیدا ہوئے بلکہ آپ نے بطور استحباب اس دن روزہ رکھنے کو مشروع قرار دیا کیونکہ اسی دن بندوں کے اعمال رب العالمین کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ لہذا آپؐ نے یہ بات اچھی سمجھی کہ بندے کا عمل رب کے سامنے اس حال میں پیش کیا جائے کہ وہ روزہ دار ہو۔ اسی طرح آپ نے اپنی امت میں سے کسی کے لئے یہ اجازت نہیں دی کہ مدح سرائی میں آپؐ کے اس درجہ سے اوپر آپؐ کا مرتبہ بیان کیا جائے جو مرتبہ اللہ نے آپؐ کو دیا ہے۔ آپ کی شب ولادت میں کسی بھی صحابی نے محفل میلاد نہیں منعقد کی حالانکہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ایسی چیزوں کے اتباع کے سب سے زیادہ حریص وخواہشمند تھے جن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے تھے، نیز صحابہ کرام آپؐ کے ساتھ سب سے زیادہ سچی محبت رکھنے والے تھے۔

اس کے باوجود موصوف علوی مالکی اور ان کے پیرو اگر ہر ہفتہ دوشنبہ کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی اور اتباع نبوی کے سبب روزہ رکھنے پر اکتفاء کرتے تو ہماری طرف سے موصوف کی تائید کی جاتی اور ہم ان لوگوں پر نکیر کرتے جو موصوف پر تنقید کرتے لیکن رائی کو پہاڑ بنانا اور سنت سے بدعت نکال لینا نیز دین میں نئی چیزیں اور بدعات ایجاد کرنے لئے ایسی باتوں کو دلیل قرار دے لینا جو دلیل بنانے کے لائق نہ ہوں ٹھیک اور درست نہیں ہے۔[۱]

---

[۱] شیخ ابوبکر جزائری کی کتاب "الانصاف فیما قیل فی المولد من الغلو والاجحاف" میں دوشنبہ کے دن روزۂ نبوی سے میلاد کی مشروعیت (باقی ص ۶۳ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صـ۶۲ کا حاشیہ :۔

پر استدلال کی تردید کی گئی ہے۔ چنانچہ موصوف شیخ جزائری نے کہا :۔

مذکورہ شبہ اگرچہ سابقہ شبہات کے بالمقابل کہیں زیادہ کمزور ہے مگر وہ کئی وجوہ سے مردود و باطل ہے۔

(۱) اگر میلاد منعقد کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ولادت نبوی کی نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا جائے تو عقلی و نقلی امور کا قطعی فیصلہ یہ ہے کہ اسی طرح کا شکر ادا کیا جانا چاہیئے جس طرح کا شکریہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ادا کیا تھا۔ یعنی کہ روزہ رکھا جائے جیسا کہ آپ نے روزہ رکھا تھا۔ اور اس سلسلے میں جب ہم سے پوچھا جائے تو ہم کہیں کہ اسی دن ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے۔ لہذا ہم اللہ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے اس دن روزہ رکھتے۔ مگر میلاد کرنے والے اس دن روزہ نہیں رکھتے۔ کیونکہ روزہ رکھنے سے نفس کو کھانے پینے کی لذت سے محروم رہنا پڑتا ہے حالانکہ یہ لوگ یہی چاہتے ہیں کہ کھانے پینے کی لذت سے لطف اندوز ہوں۔ دریں صورت دوشنبہ کے روز روزہ رکھنے کی مشروعیت والی غرض اور میلاد کرنے والوں کی غرض میں تعارض پایا گیا۔ میلاد کرنے والوں نے ایک پسندیدہ چیز کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ چیز پر ترجیح دے رکھی ہے۔ یہ بات بصیرت اور عقل والوں کی نظر میں لغزش ہے۔

(۲) اگر یہ ثابت ہو کہ ولادت نبوی بارہویں ربیع الاول کو ہوئی تو تاریخ مذکور میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہیں رکھا تھا بلکہ آپؐ نے دوشنبہ کو روزہ رکھا جو ہر مہینہ میں چار مرتبہ آیا کرتا ہے بلکہ کبھی کبھار اس سے زیادہ آتا ہے۔ دریں صورت ہر ہفتہ میں دوشنبہ کو روزہ رکھنے کے بجائے صرف بارہویں ربیع الاول کو کسی عمل کی تخصیص کر لینی شارع کی غلطی پکڑنے اور اس کی تلافی و تصحیح کے ہم معنی ہے حالانکہ یہ چیز بہت ہی زیادہ قبیح ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے پناہ میں رکھے۔

(۳) یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ولادت اور تمام لوگوں کی طرف بشیر و نذیر بنا کر بھیجے جانے کے شکریہ میں دوشنبہ کا روزہ رکھا تو کیا آپ نے میلاد کرنے والوں کی طرح بھیڑ بھاڑ والی مجلس بھی منعقد کی تھی، اور مدح سرائی، نغمہ خوانی اور کھانے پینے کی محفل رچائی تھی، اس کا صرف (باقی اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(صـ ۶۳ کا حاشیہ)

یہی جواب ہوسکتا ہے کہ نہیں آپؐ نے یہ سب نہیں کیا تھا، آپ نے صرف روزہ رکھنے پر اکتفا کیا تھا۔ دریں صورت کیا امت کو وہ چیز کافی نہیں جس پر آپؐ نے اکتفاء کیا؟ اور کیا امت کے لئے وہی بات وسیع نہیں جو آپؐ کے لئے تھی۔ کیا کوئی صاحب عقل اس سوال کا جواب نفی میں دینے کی قدرت رکھتا ہے؟ جب معاملہ یہ ہے تو شارع کی غلطیوں کی تلافی کرنی اور اس کی مشروع کردہ چیزوں میں اضافہ کرنے کا اقدام کیا معنی رکھتا ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتھوا۔ (رسول جو چیزیں تم کو دیں انھیں لو اور جن سے روکیں ان سے باز آجاؤ) نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہٗ واتقوا اللہ إن اللہ سمیع علیم۔ اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول سے آگے مت بڑھو، اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ سننے والا جانتے والا ہے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ۔ ایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ (تم لوگ دین میں نئی ایجاد کردہ چیزوں سے بچو کیونکہ دین میں ہر ایجاد شدہ چیز بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

اللہ تعالیٰ نے کچھ حدود مقرر کردی ہے۔ ان سے تجاوز مت کرو۔ اس نے تمھارے اوپر کچھ فرائض عائد کردیئے ہیں، انھیں ضائع مت کرو، اس نے کچھ چیزیں حرام قرار دی ہیں انھیں مت توڑو۔ کچھ چیزیں اس نے بھولے بغیر چھوڑ دی ہیں یہ محض تم پر رحمت کی وجہ سے کیا ہے۔ تم انھیں قبول کرو اور ان کی کرید اور چھان بین میں مت پڑو۔
(اخرجہ ابن جریر والحاکم وصححہ عن ابی ثعلبہ۔ الانصاف فیما قیل فی المولد صـ ۴۴-۴۵)

۲۔ مالکی موصوف کے اس قول پر ہم کو توقف وتامل ہے کہ ہر موجود چیز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود مسعود سے سعادت کے ساتھ بہرہ ور ہوگئی۔

ہم اس بات کی کتنی تمنا کرتے ہیں کہ کاش ہر موجود چیز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود مسعود سے سعادت کے ساتھ بہرہ ور ہوجاتی تو انسانی معاشرہ، داعیان جہنم، مشرک، کافر، ملحد اور اسلام نیز مسلمانوں کے ساتھ مکر وفریب (بقیہ صـ ۶۵ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(صـ ۶۴ کا بقیہ)

کرنے والوں سے محفوظ رہتا۔ لیکن شیخ البدعۃ مالکی موصوف کو قافیہ بندی پسند آگئی اس لئے موصوف نے مذکورہ بالا مقفیٰ جملہ لکھ مارا حالانکہ موصوف اس جملہ کا معنیٰ نہیں جانتے مگر وہ اپنی بابت یہ گمان رکھتے ہیں کہ بہت بڑے عالم اور ماہر و سمجھدار محقق و دکتور (پی۔ ایچ۔ ڈی کئے ہوئے) ہیں۔

(۳) مالکی موصوف کے اس قول پر بھی ہمیں توقف و تامل ہے کہ دوشنبہ کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا روزہ رکھنا محفل میلاد رچانے کے ہم معنی ہے مگر اس کی صورت بدلی ہوئی ہے ورنہ معنوی طور پر دونوں میں یکسانیت ہے۔

مالکی موصوف کا مقصد اپنے مذکورہ بالا بیان سے یہ ہے کہ اپنی ولادت کے دن روزہ رکھ کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو محفل میلاد منعقد کرنے کی فرمائش کرتے تھے۔ آپؐ کی امت کے سرفہرست آپؐ کے صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ عنہم ورحمہم اللہ ہیں۔ لیکن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مقاصد کو سمجھنے سے یہ سارے لوگ نعوذ باللہ دور ہونے کے سبب نیز عبادت وجہالت کی وجہ سے ایسی جگہ تھے کہ اصل بات کو یہ حضرات جان نہ سکے۔ یہاں تک کہ روافض، قرامطہ، فاطمی، باطنیہ اور اس طرح کے بدعت پرست لوگ پیدا ہوئے۔ مثلاً موصوف مالکی اور ان جیسے افراد تو انھوں نے اپنی نگاہ کی تیزی۔ بصیرت کی قوت نفوذ اور قوت ایمانی اور شدت حب نبوی کے ذریعہ دوشنبہ کے دن روزۂ نبوی کا یہ مطلب سمجھ لیا کہ محفل میلاد رچانی چاہیئے۔ چنانچہ یہ لوگ محفل میلاد منعقد کرنے کی دعوت دینے لگے:۔ یہاں ایک عربی شعر ہے جس کا اردو ترجمہ ذیل میں پیش کیا جارہا ہے:۔

اس نے اتنی ہزل سرائی اور لغو طرازی کی کہ اس کی لغو طرازی اور ہزل سرائی سے دونوں کے اسرار ظاہر ہوگئے، اور تمام مفلس بھی اس کی تذلیل کرنے لگے۔

حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں نہیں اندھی ہوتیں بلکہ سینوں میں جو دل ہیں وہ اگر اندھے ہوجاتے ہیں تو آدمی اس طرح کی باتیں کرنے لگتا ہے۔

محترم محمد مالکی صاحب! کیا ہمارے لئے یہ کہنا جائز ہے کہ پنجگانہ نمازوں کی مشروعیت کا مطلب یہ ہے کہ ہمہ وقت نماز مشروع ہے، اور ہمارے لئے یہ جائز ہے کہ (باقی صـ ۶۶ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(صفحہ ۶۵ کا حاشیہ)

پنجگانہ فرض نمازوں پر ایک یا دو وقت کی نمازوں کا اضافہ کردیں؟ کیا ہمارے لئے یہ کہنا جائز ہے کہ روزۂ رمضان کی مشروعیت کا یہ مطلب ہے کہ ہر حال میں روزہ مشروع ہے؟ کیا ہمارے لئے جائز ہے کہ رمضان کے علاوہ کسی دوسرے مہینے میں بھی ہم روزہ رہنے کو واجب قرار دیدیں؟ کیا ہمارے لئے یہ کہنا جائز ہے کہ مخصوص زمانہ میں حج کی مشروعیت کا مطلب یہ ہے کہ حج مطلقاً مشروع ہے؟ کیا ہمارے لئے جائز ہے کہ ہم یہ کہیں کہ عمرہ کی طرح حج کا وقت بھی پورے سال تک وسیع ہے کیونکہ اس میں امت کے لئے تخفیف اور وسعت ہے؟

اگر ہم مذکورہ بالا قسم کی باتیں کہیں تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ صرف صورتیں مختلف ہیں کیونکہ ہم صرف نماز یا روزہ یا حج میں ذراسی توسیع کردیتے ہیں ورنہ ہر چیز فی نفسہ اپنی جگہ پر ایک ہے۔ دریں صورت مالکی موصوف پر لازم ہے کہ مذکورہ بالا باتیں جائز قرار دیں جیسا کہ موصوف نے یہ کہہ رکھا ہے کہ ولادت نبوی کے دن کا روزہ ہر سال محفل میلاد منعقد کرنے کے جواز پر دلالت کرتا ہے، اس وقت ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام حضرت ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، علی مرتضیٰ اور بقیہ عشرۂ مبشرہ، حسن وحسین اور ان دونوں کی والدہ فاطمہ اور امہات المومنین یعنی ازواج مطہرات وغیرھم رضی اللہ عنہم سے یہ کہیں گے کہ آپ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرح پوری قدر ومنزلت نہیں کی جس طرح مالکی اور ان جیسے لوگوں نے کی۔ آپ لوگ ولادت نبوی کی سالانہ یادگار والی محفلیں نہیں منعقد کرتے جیسا کہ مالکی کے زعم باطل، فہم سقیم اور عقل ناقص میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ دوشنبہ کے دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے روزہ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ بارہویں ربیع الاول کو ہر سال میلاد کی محفلیں منعقد ہونی چاہئیں۔ سچ ہے کہ ہوا پرستی آدمی کو اندھا بہرا بنا دیتی ہے۔

ہم اس بات کی تائید کرتے اور اسے بار بار کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یادگار، آپ کی ولادت، بعثت، نبوت، ہجرت، جہاد اور آپ کی زندگی سے متعلق جملہ باتوں سے فرحت ومسرت ہماری زندگی کے تمام اوقات میں ہونی ضروری ہے۔ ہم کو آپ کی سنت کے مذاکرہ، آپ کی سیرت کے مطالعہ، اور آپ کے شمائل واحوال (باقی صفحہ ۶۷ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالکی کی تیسری دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید

مالکی موصوف نے تیسری دلیل اپنے مندرجہ ذیل قول میں بیان کی ہے کہ :-

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرحت ومسرت بنانا حکم قرآنی :-
قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذالک فلیفرحوا (سورۂ یونس : ۵۸) کا مطلوب ہے۔ یعنی کہ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کے فضل ورحمت سے لوگوں کو خوش ہونا چاہیئے۔ اس قرآنی فرمان میں اللہ تعالیٰ نے ہم کو رحمت پر خوش ہونے کا حکم دیا ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم عظیم ترین رحمت ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ :-
وما ارسلناک الا رحمۃً للعالمین (سورۃ الانبیاء : ۱۰۷) ہم نے آپؐ کو سارے جہانوں کے لئے صرف رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ کوئی شک نہیں کہ امت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرحت ومسرت کا مطالبہ کیا گیا ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں، لیکن مبتدعانہ وصف وطریق پر آیت مذکورہ سے فرحت ومسرت کے جواز پر استدلال وہ شخص کر سکتا جو نصوص میں من مانی تصرف وتحریف کرتا ہو اور انھیں اپنی خواہش وپسند کے تابع بناتا ہو :-

کبار مفسرین مثلاً امام ابن جریر، ابن کثیر بغوی، قرطبی اور ابن العربی وغیرہم نے اس آیت کریمہ کی تفسیر بیان کی ہے، مگر ان میں سے کسی کی تفسیر میں یہ مذکور نہیں کہ اس آیت

(صـ ٦٦ کا بقیہ)
سے متعلق باتوں کو پڑھنے سننے کے لئے سال میں صرف ایک بار نہیں بلکہ جب بھی فرصت ملے ہمیشہ اکٹھا ہونا چاہیئے۔ لیکن ہم اس بات کے روادار نہیں کہ اسے سالانہ عید اور میلے کی شکل دیں اور وہ بھی اس کی مشروعیت کے عقیدہ کے ساتھ نیز ہم مالکی اور ان جیسے لوگوں کے اس طرز عمل کو جہالت قرار دیتے ہیں کہ اس کام کے لئے یہ لوگ ایک دوسرے کو پکارتے اور بلاتے ہیں۔ اور عملی وقولی طور پر اس کام کی تحسین کرتے ہیں :-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رحمت سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس آیت میں مذکور رشدہ فضل ورحمت (جن میں خوش ہونے کا حکم دیا گیا ہے) سے مراد وہ چیز ہے جس کا ذکر اس آیت سے پہلے والی آیت کریمہ میں موجود ہے یعنی کہ :-

یا ایھا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم وشفاء لما فی الصدور وھدی ورحمۃ للمومنین (سورہ یونس : ۵۸)

اے لوگو! تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے نصیحت اور سینوں کی بیماریوں کے لئے شفا بخش چیز، نیز مومنوں کے لئے ہدایت ورحمت آگئی ہے یعنی کہ قرآن مجید۔ یعنی کہ رحمت وفضل سے مراد قرآن مجید ہے جس پر لوگوں کو خوش ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔ مالکی کے مغالطہ اور نصوص کی من مانی تاویل وتحریف کی تردید کے لئے برسبیل تنزل ہم آیت مذکورہ کی تفسیر سے متعلق اہل علم کی کچھ باتیں نقل کر رہے ہیں تاکہ قارئین کرام ملاحظہ فرمائیں کہ موصوف مالکی نے اپنے لئے بحث ونظر میں کتنی زیادتی، مبالغہ آرائی، حد سے تجاوز اور ریچک وانحراف کو جائز قرار دے لیا ہے؟ اور ایسا کرکے موصوف نے بعض روافض کی مشابہت اختیار کرلی ہے چنانچہ ان روافض نے کہا کہ قرآنی آیت :-

یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی (سورۃ الفجر ۲۷-۳۰) سے مراد حضرت حسن بن علی ہے (آیت مذکورہ کا ترجمہ یہ ہے کہ اے مطمئن نفس تم اپنے رب کے پاس خوش وخرم واپس جاؤ اور میرے نیک بندوں میں داخل وشامل ہو جاؤ نیز جنت میں چلی جاؤ۔

حافظ ابن کثیر نے تفسیر میں کہا کہ :-

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم کے اوپر قرآن عظیم نازل کرکے اپنی مخلوق کے اوپر جو احسان کیا ہے اسے جتلاتے ہوئے وہ فرماتا ہے کہ :-

یا ایھا الناس قد جاءتکم موعظۃ من ربکم "یعنی اے لوگو! فحش باتوں سے روکنے والی نصیحت وموعظت والی چیز تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس آئی ہوئی ہے۔

شفاء لما فی الصدور (سینوں کے اندر شکوک وشبہات کے جو امراض ہیں ان کے لئے شفا رہے یعنی اس کے ذریعہ نجاست وگندگی کا ازالہ ہو جاتا ہے "وھدی ورحمۃ"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی اس سے اللہ کی رحمت و ہدایت حاصل ہوتی ہے اور یہ بات صرف مؤمنین نیز اس کی تصدیق کرنے والوں اور اس پر یقین رکھنے والوں کے لئے خاص ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنين ولا يزيد الظالمين الا خسارا ۱" (سورۃ الاسراء : ۸۲)

ہم قرآن میں ایسی چیز نازل کرتے ہیں جو مؤمنوں کے لئے شفاء اور رحمت ہے مگر ظالموں کو صرف خسارہ میں اضافہ کرتی ہے۔ نیز یہ بھی ارشاد الہٰی ہے کہ :۔

قل هو للذين آمنوا هدى وشفاء (سورۂ فصلت : ۴۴)

آپ کہدیجئے کہ یہ قرآن ان لوگوں کے لئے ہدایت و شفاء ہے جو ایمان لائے۔

ارشاد ربانی ہے کہ :۔

قل بفضل الله وبرحمته فبذالك فليفرحوا (سورۂ یونس : ۵۸)

آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کے فضل و رحمت پر لوگ خوش ہوں۔ یعنی اس چیز کے ساتھ خوش ہوں جو اللہ کی طرف سے بطور ہدایت اور دین حق آیا ہے۔ چنانچہ اس سے لوگوں کو اس لئے خوش ہونا چاہیئے کہ جن چیزوں سے لوگ خوش ہوتے ہیں ان میں یہ چیز سب سے زیادہ خوش ہونے کے لائق ہے [۱]

امام ابن جریر نے کہا کہ :۔

" اللہ تعالیٰ کے قول " قل بفضل الله وبرحمته فبذالك فليفرحوا هو خير مما يجمعون "، کی تفسیر میں یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ اے محمدؐ! آپ ان لوگوں سے کہدیجئے جو آپ کی تکذیب کرتے اور جو آپؐ کے رب کی طرف سے نازل شدہ چیزوں یعنی قرآن کی تکذیب کرتے ہیں کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے جس چیز کے ساتھ تم پر فضل کیا ہے یعنی اسلام کے ساتھ اس کو اللہ نے تمہارے سامنے واضح طور پر بیان کر دیا ہے۔ نیز اس کی طرف اس نے تم کو دعوت دے رکھی ہے اور اللہ نے جو رحمت کی ہے یعنی اسے تمھاری طرف نازل کیا ہے مراد اپنی کتاب

---

[۱] تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۴۲۱ ، سورۂ یونس۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید، چنانچہ اس نے تم کو اس کی تعلیم دی جس کا علم تم نہیں رکھتے تھے اس کے ذریعہ تم کو دین کے نشانات دکھلائے اور یہ قرآن مجید ہے اس سے لوگوں کو خوش ہونا چاہیئے یہ قرآن اس دنیاوی ساز و سامان اور خزانے سے کہیں بہتر ہے جسے لوگ جمع کرتے ہیں ۔[1]

امام قرطبی نے اپنی تفسیر میں کہا کہ :-

"اللہ کے فرمان" قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذالک فلیفرحوا "سے متعلق حضرت ابو سعید خدری وابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس میں فضل اللہ سے مراد قرآن اور رحمت اللہ سے مراد اسلام ہے، ان دونوں حضرات سے یہ بھی مروی ہے کہ فضل اللہ سے مراد قرآن ہے اور رحمۃ اللہ سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے تم کو اہل قرآن میں سے بنا دیا ہے ۔ حضرت حسن، ضحاک، مجاہد و قتادہ سے مروی ہے کہ فضل اللہ سے مراد ایمان اور رحمۃ اللہ سے مراد قرآن ہے یعنی قول اول کے برعکس ۔[2]

جب ہم یہ مانتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرحت و مسرت مطلوب امت ہے تو اس فرحت و مسرت کا معنی یہ نہیں ہے کہ ہم آپؐ کے دین اور حکم و شرع میں ایسی چیز ایجاد کرنے کے مجاز ہیں جو آپؐ کے دین و حکم و شرع میں سے نہیں ہے ایسا کرنے سے تبلیغ رسالت، ادائے امانت اور خیر خواہئ امت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر کوتاہی و تقصیر کا الزام و اتہام عائد ہوتا ہے ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرحت و مسرت کا یہ مطلب نہیں کہ ہم لوگوں کو دین میں بدعت سازی کی دعوت دیں اور مذہب میں لوگوں کے لئے ایسی باتیں مشروع قرار دیں جن کی اجازت اللہ تعالیٰ نے نہیں دی ہے اور ہم لوگوں سے یہ کہیں کہ ولادت نبوی کی رات کی یادگار منا کر تم لوگ لیلۃ القدر سے بھی افضل رات کی یاد زندہ کر دیتے ہو جیسا کہ مالکی کی کتابیں چیخ پکار کر کہہ رہی ہیں اور بدعت و ضلالت کے وہ ائمہ بھی اسی طرح کی باتیں کہتے ہیں جن سے مالکی موصوف اپنی کتابوں میں ضلالت والی چیزیں نقل کرتے ہیں ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرحت و مسرت کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ کی سنت

---

[1] تفسیر ابن جریر سورۂ یونس آیت ۵۸

[2] احکام القرآن للقرطبی سورۂ یونس آیت ۵۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر مضبوطی سے عمل کیا جائے اور آپ کی سنت کی پابندی کی جائے ، دین میں نئی ایجاد شدہ چیزوں اور بدعتوں سے دور رہا جائے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف اس طریق پر کی جائے جس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مشروع کیا ہے ، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ :-

علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ و کل بدعۃ ضلالۃ ،،

یعنی تم پر میری سنت کی پیروی اور میرے بعد میرے خلفاء راشدین کی سنت کی پیروی لازم ہے ، تم سنت کو مضبوطی کے ساتھ تھامو اور اس پر کاربند رہو اور اپنے آپ کو دین میں نئی باتوں سے بچاؤ کیونکہ دین میں نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے "

اس فرمان نبوی کی تعمیل و پیروی کرتے ہوئے اور اسے ثابت کر دکھانے کی غرض سے ہم کو سنت نبویہ کی پیروی کرنی چاہیئے اور بدعات سے بچنا چاہیئے - نیز اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف اسی طریق پر کرنی چاہیئے جس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مشروع قرار دیا ہے -

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرحت و مسرت کا مطلب یہی ہے اور یہی حب نبوی ہے اور یہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر ہے اور یہی مطلب ہے بندہ سے ایمان کی اس نفی کا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی جان و مال ، اولاد ، والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں -

ہماری مذکورہ بالا معروضات سے اہل علم ، اہل انصاف اور اہل عدل کے سامنے یہ بات واضح ہو گئی کہ مالکی موصوف کی پیش کردہ دلیل ٹھیک نہیں یہ ایک طرح کا تکلف ہے اور اس سے لازم آتا ہے کہ جن معانی و مطالب پر نصوص دلالت کرتے ہیں ان سے ہٹ کر دوسرے معانی و مطالب مالکی صاحب بیان کر رہے ہیں -

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالکی کی چوتھی دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید

مالکی نے چوتھی دلیل کا ذکر اپنے مندرجہ ذیل قول میں کیا ہے :۔

"نبی صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ہوئے بڑے بڑے دینی حوادث کے ساتھ زمانے کے ربط وتعلق کا لحاظ رکھتے تھے جب وہ زمانہ آتا جس میں وہ حوادث عظیمہ وقوع پذیر ہوئے تھے تو آپؐ کو وہ حوادث یاد آجاتے اور ان کی وجہ سے اس دن کی آپؐ تعظیم کرتے کیونکہ وہ دن ان حوادث کا ظرف ومحل وقوع ہوتا تھا ۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بذاتِ خود یہ اصول وقاعدہ بنایا ہے جیسا کہ حدیث میں تصریح ہے کہ آپؐ جب مدینہ منورہ پہنچے اور آپؐ نے یہود کو روزۂ عاشوراء رکھتے ہوئے دیکھا تو آپؐ نے اس کے متعلق دریافت کیا ۔ اس وقت آپؐ سے کہا گیا کہ یہود اس دن اس لئے روزہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن ان کے نبی کو نجات دی تھی اور ان کے دشمن کو ہلاک کیا تھا لہذا یہ لوگ اس نعمت کے شکریہ میں یہ روزہ رکھتے تھے ۔ اس پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم تم یہودیوں کے بالمقابل موسیٰ علیہ السلام سے قریب تر ہیں اس لئے آپ نے اس دن کا روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا ۔

میں سمجھتا ہوں کہ مالکی موصوف بذاتِ خود اگر اپنے دل سے نفس پرستی کا غلبہ ختم کر دیں تو انھیں معلوم ہو جائے کہ ان کا یہ استدلال ساقط الاعتبار ہے نیز اس بات سے موصوف کا چہرہ شرم کے سبب سرخ ہو جائے کہ وہ محفل میلاد کی مشروعیت کے دعویٰ پر مذکورہ بالا قسم کی دلیل کیوں پیش کر رہے ہیں ؟ کوئی شک نہیں کہ ساری امت اسلامیہ عاشوراء اور اس کے ایک دن قبل یا بعد روزہ کی مشروعیت کا علم رکھتی ہے کہ حکم نبوی کی تعمیل میں اور حق کی حمایت میں نیز باطل کو تباہ کر دینے کے شکریہ میں اللہ تعالیٰ کے لئے اس دن روزہ رکھنا مستحب ہے ۔ لیکن جن علماء کے علم کا اعتبار کیا جاتا ہے اور جن کی علمی دستگاہ وفضیلت، تقویٰ ونکوکاری کا اعتراف کیا جاتا ہے ان میں سے کسی نے بھی روزۂ عاشوراء کو محفل میلاد کی اصل نہیں قرار دیا اور نہ کسی نے نئی نئی دینی تقریبات اور عیدیں ایجاد کرنے کے لئے اس روزہ کو بطورِ قاعدہ واصول استعمال کیا تاکہ حوادثِ دینیہ کا ربط د

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلق زمانوں کے ساتھ مربوط رکھا جا سکے جیسا کہ علوی مالکی کہتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ متعدد عیدیں ہونے لگیں گی اور بہت سے دینی میلے اور تقریبات ایجاد کرلی جائیں گی، اور میلاد، معراج، اسراء، ہجرت، غزوات اور دوسری بہت چیزوں سے متعلق دن و رات مسلمان یادگاری محفلیں سجاتے اور رچاتے رہیں گے، مالکی اور ان کے متبعین نیز ان کی پارٹی والے اور بدعت سازی میں موصوف کے مشائخ و امام لوگ اسی طرح کا کام کر رہے ہیں۔ بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسی فصاحت و بلاغت رکھتے تھے، آپؐ جامع کلمات بولنے پر ایسے قادر تھے، آپ تبلیغ رسالت کے اتنے حریص تھے اور ہر اچھی بات اپنی امت کو بتلانے کے اتنے خواہاں اور شائق تھے کہ کوئی ایسا قاعدہ و ضابطہ بتلانے سے آپؐ عاجز و قاصر نہیں رہ سکتے تھے جو اس بات پر دلالت کرے کہ آپؐ کی امت کو زمانے کے ساتھ بڑے بڑے حوادث کے ربط و تعلق کا لحاظ و خیال رکھنا چاہیئے تاکہ آپ کی امت ان دینی حوادث کو یاد رکھے اور ان کی تعظیم کرے، آپ اس قاعدہ و ضابطہ سے مطابقت رکھنے والی ایسی جزئی باتیں بتلانے سے بھی عاجز و قاصر نہیں رہ سکتے تھے جن میں ایسی عملی و قولی وضاحت اور صراحت ہوتی جو بحث و نظر اور تامل کی گنجائش کو ختم کرنے والی مانی جاتی مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کی کوئی بات اپنی امت کے لئے مشروع نہیں کی اور یہ بات آپؐ نے تبلیغ رسالت، ادائے امانت اور خیر خواہی امت کی تکمیل کے لئے کی۔ اسی بنا پر آپؐ نے اپنی امت کو روزۂ عاشورار کا حکم دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام کو جو نجات اس دن دی تھی اس کا شکریہ ادا کیا جائے اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ اس دن کو عیدوں میں سے کوئی عید اور میلہ بنا لیا جائے اور نہ اس کا مقصد یہ ہے کہ اس کو محفل میلاد رچانے کے جواز کی دلیل قرار دے لیا جائے اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مشروع کردہ قوانین کے مطابق اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا جائے اور آپؐ کا ارشاد ہے کہ :-

"ومن احدث فی امرنا ھذا مالیس منه فھو رد"

جس نے ہمارے اس دین میں ایسی نئی بات ایجاد کی جو اس دین میں نہیں تھی تو وہ مردود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالکی کی پانچویں دلیل پر بحث و نظر اور اسکی تردید

مالکی موصوف نے پانچویں دلیل اپنے درج ذیل بیان کے ذریعہ پیش کی ہے :۔

"محفل میلاد کا وجود دور نبوی میں نہیں تھا لہذا وہ "بدعت" ہے۔ مگر یہ "بدعت" "بدعت حسنہ" ہے کیونکہ یہ ادلۂ شرعیہ اور قواعد کلیہ کے تحت آتی ہے اس لئے اپنی مجموعی ہیئت و صورت کے اعتبار سے تو یہ بدعت ہے مگر اس کی ہر بات الگ الگ طور پر بدعت نہیں ہے کیونکہ میلاد میں کی جانے والی ہر بات زمانۂ نبوی میں پائی جاتی تھی جیسا کہ عنقریب ہم بطریق تطبیق ان شاء اللہ یہ بات جان لیں گے"

مالکی موصوف کی مذکورہ بالا دلیل کے بالمقابل ہمارے لئے توقف و تامل کی چند باتیں ہیں :۔

۱۔ موصوف جو اس بات کے معترف ہیں کہ محفل میلاد بدعت ہے کیونکہ اس کا وجود عہد نبوی میں نہیں تھا تو کوئی شک نہیں کہ محفل میلاد بدعت ہے اور اس کا وجود زمانۂ نبوی میں نہیں تھا اور ہمارے اس زمانہ کے برعکس عہد نبوی ایسے لوگوں سے بھرا ہوا تھا جو حب نبوی کے سب سے زیادہ حریص تھے۔ نیز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرحت و مسرت کے اظہار کے بھی وہ سب سے زیادہ خواہشمند تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی، جاں نثاری و کارگذاری میں بھی وہ سب سے زیادہ مخلص تھے، وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سب کے بالمقابل کہیں زیادہ ربط و تعلق اور قرب و رشتہ رکھنے والے اور آپ کی پیروی و اقتداء اور متابعت کرنے والے تھے۔ دریں صورت کیا مالکی یہ کہہ سکتے ہیں کہ باطنی قرامطہ، فاطمی شیعہ، روافض و صوفیا وغیرہ اہل بدعت اور وہ اہل بدعت جو مالکی کے امام و قائد اور سلف ہیں وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بالمقابل آپؐ سے زیادہ محبت، خیر خواہی، فرحت و مسرت اور تعلق و ربط رکھتے ہیں؟ یا کہ مالکی یہ کہہ سکتے ہیں کہ قرامطہ، فاطمی، روافض اور ان کے اسلاف صوفیاء وغیرہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حق صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بالمقابل زیادہ جانتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے؟ نیز یہ لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقصد کو صحابہٴ کرام کے بالمقابل زیادہ سمجھتے تھے؟ یا شریعت الٰہی کے اسرار کی معرفت و ادراک اور سوجھ بوجھ ان لوگوں میں صحابہ کرام رضہ کے بالمقابل زیادہ تھی؟ ہاں! محفل میلاد کا وجود نہ عہد نبوی میں تھا نہ عہد صحابہ و تابعین میں اور نہ فقہ و حدیث نیز مقاصد تشریع کے اکابر اماموں کے زمانے میں۔ مثلاً امام ابوحنیفہ، مالک، شافعی، احمد، اوزاعی، ثوری، بخاری، مسلم، ترمذی نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ وغیرہم۔

پھر کیا ہم ایسی بات قبول کرلیں جس کو روئے زمین پر چلنے والے بدترین لوگوں قرامطہ اور فاطمی روافض وغیرہم نے ایجاد کر رکھا ہے؟ اور تاریخ اسلامی شاہد ہے کہ ان قرامطہ اور فاطمی لوگوں نے چہرۂ اسلام کو گندہ و آلودہ کر دیا۔ کیا ہم ان لوگوں کی ایجاد کردہ بات قبول کرکے اس طور و طریق کو چھوڑ دیں جس پر فضیلت والی تینوں صدیوں کے لوگ صحابہ کرام، تابعین اور اتباع تابعین نیز جلیل القدر علماء کرام رضی اللہ عنہم تھے؟ علم و تقویٰ، نکوکاری، صلاح، استقامت، سلامتیٴ اعتقاد، دقت نظر میں ان کا مقام بہت ہی زیادہ اونچا ہے ان لوگوں کی پیروی و اتباع میں بھی یہ سب سے زیادہ بلند ہیں۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ اپنے لئے اسوہ بنائیں اور اپنے مسلک و طریق کار کا انھیں امام و پیشوا قرار دیں، یعنی کہ وہ ذات گرامی جن کی پیروی و اقتداء کا حکم ہمیں دیا گیا ہے اور اپنے طور و طریق کے لئے جن کو امام و پیشوا بنانے کی فرمائش ہم کو کی گئی ہے وہ ہمارے رسول و حبیب و نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا :- اے ہمارے رب ہم کو ہدایت دینے کے بعد ہمارے قلوب کو ٹیڑھا مت کر۔

۲— ہم کو مالکی موصوف کے اس قول پر توقف ہے کہ محفل میلاد بدعت تو ہے مگر یہ بدعت، بدعت حسنہ ہے۔

ہم مالکی سے اس بات کی کتنی تمنا کرتے ہیں کہ کاش موصوف اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور موصوف حامیانِ اسلام کا ساتھ دیتے نیز مسلمانوں پر بدعت کے دروازے کھولنے نیز برائیوں کی سرحدیں کھولنے میں دوسروں کے ساتھ اشتراک نہ کرتے۔ بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جامع کلمات عنایت کئے گئے تھے۔ آپؐ کو اتنی فصاحت و بلاغت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور واضح کلام کی قدرت دی گئی تھی کہ اگر بدعت کی اقسام ہوتیں تو آپؐ ان کی قسمیں بیان کر سکتے تھے اور آپ یہ بتلا سکتے تھے کہ بدعات کی اقسام میں سے کون سی قسمیں جائز اور کون سی ناجائز ہیں مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے علی العموم بدعات کے بارے میں مطلقاً فرمایا کہ :-

"مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ" و فی روایۃ "مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ" یعنی جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی چیز نکالی جو اس میں سے نہیں وہ مردود ہے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم موجود نہ ہو تو وہ مردود ہے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ :-

"وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار"

یعنی تم دین میں نئی ایجاد کردہ باتوں سے بچو کیونکہ دین میں ایجاد شدہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت جہنم میں لے جانے والی ہے"

دریں صورت کل محدثۃ، کل بدعۃ وکل ضلالۃ کے الفاظ کے ساتھ تعبیر نبوی کا کیا مطلب ہوا؟ کیا اس سے عموم بدعت کے بجائے تقسیم بدعت مراد ہو سکتی ہے؟

اگرچہ بعض اہل علم تقسیم بدعت کے قائل ہیں مگر محققین اہل علم اس طرح کے نظریے پر ملامت کرتے ہیں جس نے بدعات و محدثات کے دروازوں کو چاروں پٹ کھول دیا ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رح نے ایک تفصیلی بحث کے بعد فرمایا کہ :-

"اس تفصیل سے تمھارے سامنے یہ بات واضح ہو گئی کہ دین میں بدعت دراصل مذموم چیز ہے جیسا کہ کتاب وسنت دلالت کرتی ہیں، مذموم ہونے میں قولی اور فعلی دونوں قسم کی بدعات برابر ہیں۔ میں نے اس موضوع کے علاوہ دوسرے مقالات پر لکھا ہے کہ اس فرمان نبوی "کل بدعۃ ضلالۃ" (ہر بدعت ضلالت وگمراہی ہے) کے عموم کی محافظت متعین ولازم ہے اور اس کے عموم پر عمل واجب ہے، جو لوگ بدعت کی حسن وقبیح قسمیں بتلاتے اور اس تقسیم کا رکو اس بات کا ذریعہ بناتے ہیں کہ کسی چیز کے بدعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کو اس کے ممنوع ہونے کی دلیل نہ بنایا جائے وہ غلط کار ہیں۔ فقہا، متکلمین متصوفین اور متعبدین کی ایک جماعت کے لوگ اسی طرح کرتے ہیں کہ جب انھیں بدعت والی عبادتوں اور مبتدعانہ دینداری کی باتوں سے منع کیا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ بدعت مکروہ نہیں ہے۔ مکروہ بدعت صرف وہ ہے جس سے ممانعت کی گئی ہے لیکن حدیث نبوی لوٹ کر اس طرف آتی ہے کہ ان سے کہا جائے کہ ہر وہ چیز جو نص نبوی کے خلاف ہو اور ہر وہ چیز جسے نص نبوی نے حرام و ممنوع قرار دیا ہو وہ ضلالت ہے، حدیث کا یہ مضمون بہت واضح ہے محتاج بیان نہیں بلکہ دین کی جو بات بھی مشروع نہیں وہ ضلالت ہے جس چیز کو برائے نام بدعت کہا گیا مگر اس کا اچھا ہونا ادلۂ شرعیہ سے ثابت ہے تو ایسی صورت میں دو باتوں میں سے ایک لازم ہے۔ یا تو یہ کہا جائے کہ وہ دین میں ایجاد شدہ بدعت ہے ہی نہیں اگرچہ لغوی اعتبار سے برائے نام اسے بدعت کہہ دیا گیا ہے جیسا کہ حضرت عمر بن خطاب رضؓ نے تراویح کی بابت کہہ دیا تھا کہ یہ "بدعت" ہے۔ یا پھر یہ کہا جائے کہ اس عموم سے صورت مذکورہ خاص ہے کیونکہ اس کے معارض راجح بات موجود ہے اور باقی بات اپنے عموم پر قائم رہے گی جیسا کہ کتاب وسنت کے عام عمومی امور میں ہوتا ہے۔ میں نے یہ بات اپنی کتاب "اقتضاء الصراط المستقیم" نیز قاعدۃ السنۃ والبدعۃ وغیرہ میں ثابت و واضح کر دی ہے[1]

ایک دوسرے مقام پر شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحؒ نے فرمایا کہ:۔

"یہ بات معلوم ہے کہ جس چیز کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسنون و مستحب نہیں قرار دیا اور نہ ان حضرات نے اسے مسنون و مستحب کہا جن کی اقتدا مسلمان اپنے دینی معاملات میں کرتے ہیں تو وہ چیز منکر بدعتوں میں سے ہے اور اس قسم کی بات کو کوئی آدمی "بدعت حسنہ" نہیں کہہ سکتا[2]

ایک دوسری جگہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحؒ نے فرمایا کہ:۔

"کسی کے لئے یہ کہنا جائز نہیں کہ اس قسم کی باتیں "بدعات حسنہ" میں سے ہیں

---

[1] ملاحظہ ہو مجموع فتاوی ابن تیمیہ رحؒ ص ۳۷۰ ر ۳۷۱ ج ۱۰

[2] مجموع فتاوی ابن تیمیہ ص ۱۵۲ ج ۲۷ ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثلاً بعض لوگوں نے عید میں جو اذان ایجاد کرلی ہے ۔ یہ چیز مروان بن حکم نے ایجاد کی تھی جس پر صحابہ وتابعین کرام رضی اللہ عنہم نے نکیر وتنقید کی تھی حالانکہ اذان ذکر الٰہی ہے مگر عید میں خلاف سنت ہونے کے سبب بدعت ہے ۔ اسی طرح کچھ لوگوں نے جب ایک غیر شرعی اجتماع ایجاد کرلیا یعنی ماہ رجب کے شروع میں ایک متعین نفلی خود ساختہ نماز کے لئے جمع ہونے لگے یا ماہِ رجب کے پہلے جمعہ کی شب میں اجتماع کرنے لگے یا پندرہویں شعبان کی رات میں اکٹھا ہوکر شب بیداری کرنے لگے تو اس پر علمائے مسلمین نے نکیر وتنقید کی ۔ اگر پنجگانہ نمازوں کے کے علاوہ کچھ لوگ چھٹی نماز ایجاد کرکے اس کے لئے اکٹھا ہونے لگیں تو مسلمان اس پر تنقید کریں گے اور لوگوں کو ایسا کرنے سے باز رکھنے کی کوشش کریں گے ۔

لیکن قیام رمضان (تراویح باجماعت) کا معاملہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی امت کے لئے مسنون قرار دیا ہے آپ نے بذاتِ خود چند راتیں لوگوں کو جماعت کے ساتھ تراویح پڑھائی ۔ عہد نبوی میں لوگ عام طور پر باجماعت نیز انفرادی طور پر تراویح پڑھا کرتے تھے لیکن صرف ایک ہی جماعت پر لوگ مداوت نہیں کرتے تھے تاکہ ان پر نماز مذکور فرض نہ کردی جائے مگر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہوگئے تو شریعت سے نسخ وتبدیلی ختم ہو گئی اور آپؐ کی وفات کے وقت جس حال میں شریعت تھی بعد وفات اس پر برقرار رہی چنانچہ حضرت عمر بن خطابؓ جب خلیفہ ہوئے تو انھوں نے لوگوں کو ایک امام کے ساتھ باجماعت تراویح پڑھنے کا حکم دیا وہ امام حضرت ابی بن کعب رضؓ تھے ۔ حضرت عمرؓ خلفائے راشدین میں سے ہیں جن کی بابت ارشاد نبوی ہے کہ " علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین من بعدی عضوا علیها بالنواجذ " تم پر میری سنت اور میرے بعد میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے ۔ تم اس سنت کو مضبوطی سے تھام لو "

جو کام حضرت عمرؓ نے تراویح سے متعلق کیا تھا وہ عین سنت تھا مگر انھوں نے اس کی بابت کہا کہ " نعمت البدعة هذه " (یہ اچھی بدعت ہے) کیونکہ لغت کے اعتبار سے یہ چیز بدعت تھی اس لئے کہ اس طرح کی پابندی جماعت کے ساتھ حیات نبوی میں یہ کام لوگوں نے نہیں کیا تھا ، حالانکہ فی الحقیقت معنوی طور پر یہ چیز شریعت میں سے ہے ، اور سنت ہے ، اسی طرح جزیرۂ عرب یعنی حجاز ، یمن ، یمامہ اور سرزمین عرب کے وہ سارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاقے جہاں فارس و روم کی حکومت نہیں تھی وہاں سے یہود و نصاریٰ کے اخراج کا معاملہ بھی ہے۔ نیز کوفہ و بصرہ وغیرہ جیسے شہروں کی آبادکاری اور ایک مصحف میں قرآن کی جمع و ترتیب، دفتر و رجسٹر، جمعہ کی اذان اول، بروز عید شہر سے باہر عید پڑھنے والوں کی امامت بطور نیابت وغیرہ کے مسائل بھی ہیں۔ یہ ساری باتیں خلفائے راشدین نے اللہ و رسول کے حکم کے مطابق کیں، لہٰذا یہ سنت ہیں اگرچہ لغوی اعتبار سے ان کو بدعت سے موسوم کیا جاتا ہے [1]

"صلوٰۃ الرغائب" پر اپنے کلام کے دوران امام ابن تیمیہ رحمہ نے کہا کہ :-

"صلوٰۃ الرغائب" بے اصل چیز ہے بلکہ یہ ایجاد شدہ بدعت ہے۔ لہٰذا یہ مستحب نہیں ہے۔ نہ تو اسے باجماعت پڑھنا درست ہے نہ انفرادی طور پر تنہا تنہا۔ (موصوف حافظ ابن تیمیہ رحمہ نے یہاں تک کہا کہ) اگر کچھ لوگ کسی کسی رات میں بعض نفلی نمازیں پڑھنے کے لئے جمع ہوں مگر اسے عادت نہ بنالیں جو سنت راتبہ کے مشابہ ہو تو وہ مکروہ نہیں۔ لیکن اسے عادت بنا لینا جو گردش اوقات کے ساتھ (یعنی پابندئ وقت کے ساتھ) گردش کرتی رہے مکروہ ہے کیونکہ اس سے شریعت میں تبدیلی لازم آتی ہے اور غیر مشروع چیز مشروع کے مشابہ قرار پا جاتی ہے اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو فرض نمازوں میں کسی اور نماز کو ایجاد کر لینا بھی جائز ہوتا۔ مثلاً چاشت کے وقت یا ظہر و عصر کے درمیان یا ماہ شعبان میں تراویح یا عیدین میں اذان، یا بیت المقدس کا حج، حالانکہ یہ اللہ کے دین میں تبدیلی و تغیر ہے۔ یہی معاملہ میلاد النبی اور اس جیسی چیز کا بھی ہے (امام ابن تیمیہ رحمہ نے یہاں تک کہا کہ) جس نے اللہ کے بتلائے بغیر کسی چیز کو دین و عبادت اور قربت قرار دیا وہ گمراہ بدعتی ہے۔ اپنے اس فرمان میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی بات مراد لی ہے کہ " کل بدعۃ ضلالۃ" (ہر بدعت گمراہی و ضلالت ہے) چنانچہ بدعت شریعت کی ضد ہے اور شریعت وہ ہے جس کا حکم اللہ و رسول نے واجب یا مستحب قرار دیتے ہوئے دیا ہے اگرچہ وہ چیز عہد نبوی میں نہ بھی کی گئی ہو مثلاً ایک امام کی اقتداء میں نماز تراویح، قرآن مجید کی جمع و ترتیب اور مرتدین و خوارج کا قتل وغیرہ۔ جس چیز کو اللہ و رسول نے مشروع نہیں کیا وہ بدعت

---

[1] مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۲۳۳ تا ص ۲۳۵ ج ۲۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضلالت ہے۔ مثلاً کسی عبادت کے لئے کسی زمان ومکان کی تخصیص اور اس کے لئے اجتماع جبکہ اللہ ورسول نے یہ تخصیص نہ کی ہو جیسا کہ شارع نے پنجگانہ نمازوں کے لئے اوقات نیز جمعہ اور عیدین کے لئے ایام کی تخصیص کر دی ہے [1]

"امام ابن تیمیہ رح نے ایک دوسری جگہ کہا کہ :-

"بیشک اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی دو باتوں پر عیب جینی کی ہے، ایک یہ کہ انھوں نے اللہ کے ساتھ ایسی چیز کو شریک کر لیا جس کے لئے اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری۔

دوسری یہ کہ انھوں نے ایسی چیزوں کو حرام قرار دے لیا جنھیں اللہ نے حرام نہیں کیا۔ جیسا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلم سے مروی شدہ عیاض والی حدیث میں بیان کیا ہے اور آپ نے یہ آیت تلاوت کی کہ" :-

سَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا لَوْ شَاءَ اللّٰہُ مَا اَشْرَکْنَا وَلَا اٰبَاءُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَیْءٍ " (سورۃ الانعام : آیت ۱۴۸)

یعنی جن لوگوں نے شرک کیا وہ عنقریب کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے نہ ہمارے آباء واجداد شرک کرتے اور نہ ہم کسی چیز کو حرام قرار دیتے، چنانچہ مشرکین نے شرک اور اللہ کی غیر حرام قرار دی ہوئی چیزوں کو حرام کرنے کا کام اکٹھا کر لیا۔ شرک کے اندر ہر وہ عبادت داخل ہے جس کی اجازت اللہ تعالیٰ نے نہیں دی ہے۔ مشرکین یہ خیالِ خام رکھتے ہیں کہ جو عبادت کرتے ہیں وہ یا تو واجب ہیں یا مستحب ہیں۔ پھر ان مشرکین میں ایسے بھی ہیں جو غیر اللہ کی عبادت اس وجہ سے کرتے ہیں کہ اس کے ذریعہ وہ اللہ کا تقرب حاصل کر سکیں گے، مشرکین میں سے کچھ لوگوں نے نیا دین ایجاد کر کے اس کے مطابق اللہ کی عبادت شروع کر دی جیسا کہ نصاریٰ نے مختلف قسم کی عبادتیں ایجاد کر لی ہیں۔

باشندگانِ زمین میں ضلالت کی جڑ و بنیاد کی نشو ونما انھیں دونوں چیزوں سے ہوتی ہے یا تو ایسا دین ایجاد کر لیا گیا جسے اللہ نے مشروع نہیں کیا تھا۔ یا ان چیزوں کو حرام قرار دے لیا گیا جنھیں اللہ نے حرام نہیں کیا تھا۔ اسی بنا پر امام احمد وغیرہ جیسے اماموں

---

[1] مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۱۳۲ و ص ۱۳۳ ج ۲۳ -

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس چیز کو اپنے مذاہب کی اصل و بنیاد قرار دیا ہے کہ اعمال، عبادات اور عادات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ عبادات میں اصل یہ ہے کہ اللہ کی مشروع کردہ چیز کے علاوہ کسی عبادت کو مشروع نہ مانا جائے اور عادات میں اصل یہ ہے کہ صرف انھیں عادات کو ممنوع قرار دیا جائے جنھیں اللہ نے ممنوع کہا ہو۔ یہ ایجاد شدہ نئے میلے، عیدیں اور تہوار صرف اس لئے ممنوع ہیں کہ ان میں دین کی ایسی باتیں اختراع کر لی گئی ہیں، جن کے ذریعہ تقرب و ثواب حاصل کیا جاتا ہے [۱]

امام شاطبی نے کہا کہ :۔

"تیسرا باب اس بارے میں ہے کہ بدعات و محدثات کی مذمت عام ہے اس میں کسی بدعت و محدثہ کی کوئی تخصیص نہیں۔ اس باب کے تحت اہل بدعت کے وہ سارے شبہات درج ہیں جن سے یہ لوگ استدلال کرتے ہیں۔

لہٰذا لوگو! اللہ تم پر رحم فرمائے یہ جان لو کہ جو دلیلیں بیان ہو چکی ہیں ان میں بدعات کی عمومی مذمت کئی طریقہ سے پائی جاتی ہے :۔

۱ ــ یہ دلیلیں اپنی کثرت کے باوجود عام ہیں اور مطلقاً وارد ہوئی ہیں، کوئی شک نہیں کہ ان دلیلوں میں کسی قسم کا استثنا نہیں واقع ہوا ہے اور کوئی ایسی بات نہیں وارد ہوئی جس کا یہ مقتضی ہو کہ کچھ بدعتیں ہدایت ہیں اور نہ یہ بات آئی ہے کہ فلاں فلاں طرح کی ہر بدعت تو ضلالت ہے مگر فلاں فلاں طرح کی باتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اگر کوئی نئی ایجاد شدہ بدعت ایسی ہوتی جس میں شرعی نظر استحسان کی مقتضی ہوتی یا یہ کہ اس بدعت کا تعلق مشروع چیزوں سے ہوتا تو کسی آیت یا حدیث میں اس کا ذکر ضرور ہوتا لیکن اس طرح کا کوئی ذکر نہیں ملتا لہٰذا یہ صورتِ حال اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ ساری دلیلیں اپنی ظاہری حقیقت پر ہیں۔ اس کلیہ کے مقتضی سے کوئی ایک چیز بھی مختلف و متغائر نہیں۔"

۲ ــ علمی اصول میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ کوئی قاعدہ کلیہ یا شرعی دلیل کلی جب بہت سے مقامات پر مکرر سہ کرر مذکور ہو اور اس کے اصولی یا فروعی معانی پر شواہد

---

[۱] مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۱۹۵، ۱۹۶ ج ۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی موجود ہوں اور بار بار بیان کئے جانے کے باوجود اس میں تخصیص اور قید و استثنار کی کوئی بات شامل نہ ہو تو یہ صورتِ حال اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس کا حکم اپنے عام لفظی مقتضیٰ پر برقرار رہے گا۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ :۔

الا تزر وازرة وزر اخری وان لیس للانسان الا ماسعیٰ

(سورۃ النجم: ۳۸، ۳۹)

یعنی کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور انسان کو صرف وہی ملے گا جو اس نے کوشش کی ہوگی ،

اور اس طرح کی دوسری مثالیں بھی ہیں ، اس سے استدلال کی تفصیل وہیں ملے گی۔ ہم جس معاملہ کی فکر میں ہیں وہ اسی قبیل سے ہے کیونکہ بہت سی احادیث میں مختلف اوقات میں ، مکرر ، سہ کرر ، بار بار مختلف احوال کے مطابق اس مضمون کا فرمانِ نبوی وارد ہوا ہے کہ :۔

اِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ ،،

یعنی کہ ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر دین میں ایجاد شدہ نئی چیز بدعت ہے

نیز اسی طرح کی دوسری بہت سی عبارتیں ہیں جو دلالت کرتی ہیں کہ ساری بدعات مذموم ہیں مگر کسی آیت و حدیث میں کوئی تخصیص و تقیید اور استثنار نہیں آیا ہے اور نہ کوئی ایسی دلیل ہے کہ اس کلیہ کے ظاہری معنی کے خلاف کچھ اور سمجھا جا سکے لہٰذا یہ چیز واضح طور پر دلالت کرتی ہے کہ یہ احادیث و نصوص اپنے عموم و اطلاق پر مطلقاً قائم ہیں۔

۳ — سلف صالحین ، صحابہ و تابعین اور ان سے متصل زمانے والے حضرات اتباع تابعین بدعت کی مذمت و برائی اور بدعت سے فرار نیز بدعت کے ساتھ کسی قسم کا تعلق و ربط رکھنے والوں سے دوری اختیار کرنے پر علی الاطلاق و علی العموم متفق ہیں۔ اس سلسلے میں ان کی طرف سے کسی قسم کا توقف و تامل نہیں ہوا۔ از روئے تحقیق یہ ثابت شدہ اجماعی بات ہے لہٰذا یہ بات اس چیز کی دلیل ہے کہ ہر بدعت باطل ہے کوئی بھی بدعت حق نہیں ہے۔

۴ — بدعت کا مفہوم بذاتِ خود اس کا فیصلہ کر دیتا ہے کہ ہر بدعت علی العموم مذموم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کیونکہ بدعت شارع کی مخالفت میں ایجاد کی جاتی ہے اور شریعت کو نظر انداز کر کے اختراع کی جاتی ہے اور جس چیز کا یہ حال ہو اس کا حسن و قبیح میں منقسم ہونا محال ہے اور یہ ممکن نہیں کہ اس طرح کی چیزوں میں سے بعض قابلِ مدح اور بعض قابل مذمت ہو نہ عقلی طور پر یہ بات صحیح ہو سکتی ہے نہ نقلی طور پر کہ شارع کے خلاف ایجاد شدہ چیز اچھی سمجھی جا سکے۔ اس بات کی تفصیل دوسرے باب کے شروع میں گزر چکی ہے۔ نیز اگر فرض کر لیا جائے کہ بعض بدعتوں کا مستحسن ہونا منقول ہے اور بعض بدعات کو مذموم ہونے سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے تو یہ فرضی بات اس لائق نہیں کہ اس کے وقوع کا تصور کیا جا سکے کیونکہ بدعت ایک طریق کار ہے جو طریقۂ مشروعہ کے مشابہ و مماثل ہوا کرتا ہے حالانکہ وہ حقیقت میں مشروع نہیں ہوتا اور شارع کا کسی چیز کو مستحسن سمجھنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس نے اس چیز کو مشروع قرار دیا ہے کیونکہ اگر شارع کہے کہ فلاں ایجاد شدہ بدعت حسنہ ہے تو وہ چیز بدعت نہیں رہ جائے گی بلکہ مشروع بن جائے گی جیسا کہ اس کی طرف استحسان کی بحث میں لوگوں نے اشارہ کیا ہے انشاء اللہ اس کا ذکر آگے آئے گا۔

جب بدعت کا مذموم ہونا ثابت ہو گیا تو مرتکب بدعت کا قابل مذمت ہونا بھی ثابت ہو گیا کیونکہ بدعت صرف تصور کے اعتبار سے مذموم نہیں ہے بلکہ جو شخص بدعت کے ساتھ متصف ہو گا وہ بھی فی الحقیقت مذموم ہو گا۔ اور مذمت گناہ کا خاصہ ہے اس لئے بدعتی قابلِ مذمت گنہگار ہے۔ اور یہ بات علی الاطلاق وعلی العموم ہے اس پر چار چیزیں دلالت کرتی ہیں الخ[۱]"

تعریف بدعت کی تشریح کے دوران ایک دوسرے مقام پر امام شاطبی رح نے فرمایا کہ:۔

"بدعت کی تعریف میں جو یہ بات کہی گئی ہے کہ "وہ شرعی چیز کے مشابہ ہوتی ہے" تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بظاہر طریقۂ شرعیہ کے مشابہ ہوتی ہے ورنہ حقیقت میں ایسی نہیں ہوتی ہے بلکہ وہ متعدد وجوہ سے شریعت کے معارض و خلاف ہوتی ہے

---

[۱] کتاب الاعتصام للشاطبی ج ۱ صـ۱۸۰ تا صـ۱۸۲ ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یہاں امام شاطبی رحہ نے متعدد وجوہ کا ایک مجموعہ بیان کیا ہے پھر آگے چل کر فرمایا ہے کہ) جن وجوہ سے بدعت شریعت کے معارض و مخالف ہوتی ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ بدعت میں متعین شدہ کیفیات اور ہیئیات نیز شکل و صورت کا التزام کیا جاتا ہے مثلاً ایک آواز پر اجتماعی شکل میں ذکر کیا جاتا ہے، اور ولادت نبوی کے دن کو تہوار و عید کا دن بنا لیا جاتا ہے نیز اس طرح کی دوسری باتیں بھی کی جاتی ہیں[1]

امام ابن حاجب نے عرباض بن ساریہ والی حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرمایا کہ :-

"حضرت عرباض بن ساریہ سے مروی شدہ حدیث میں منقول شدہ فرمان نبوی۔

"وایاکم ومحدثات الامور فان کل بدعة ضلالة (اے مسلمانو! تم دین میں ایجاد شدہ بدعات سے بچو کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے) میں امت کو ایجاد شدہ مبتدعانہ باتوں کے اتباع سے ڈرایا گیا ہے اور آپؐ نے اس فرمان سے اس کی پوری تاکید کردی ہے کہ کل بدعة ضلالة (ہر بدعت گمراہی ہے) اور بدعت سے مراد دین میں ایجاد کردہ ہر وہ چیز ہے جس پر دلالت کرنے والی کوئی اصل شریعت میں نہ ہو جس چیز پر دلالت کرنے والی کوئی اصل شریعت کے اندر موجود ہو وہ شرعی اعتبار سے بدعت نہیں ہے اگرچہ لغوی اعتبار سے اسے بدعت کہا جا سکتا ہے۔ صحیح مسلم میں حضرت جابر رضہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے تھے کہ " بدترین امور دین میں ایجاد شدہ نئی بدعات ہیں اور ہر بدعت ضلالت ہے"۔ امام ترمذی و ابن ماجہ نے کثیر بن عبداللہ مزنی سے مروی شدہ ایک حدیث نقل کی ہے جس میں کچھ ضعف ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کوئی ایسی بدعتِ ضلالت ایجاد کی جو اللہ و رسول کو پسند نہیں تو اسکے اوپر ان تمام لوگوں کے گناہ لادے جائیں گے جو اس بدعت پر عمل کریں گے اور ان عمل کرنے والوں کے بوجھ و گناہ میں کوئی کمی بھی نہیں کی جائے گی (امام ابن حاجب نے یہاں تک کہا کہ) "کل بدعة ضلالة" (ہر بدعت گمراہی ہے) کا جملہ جامع کلمات میں سے ہے اس کلیہ سے کوئی چیز خارج نہیں یہ دین کے اصول میں سے ایک عظیم اصول ہے اور یہ حدیث نبوی اس فرمانِ نبوی کے مشابہ ہے کہ " من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ

---

[1] کتاب الاعتصام ج ۱ ص ۳۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فھو ساد (جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے وہ مردود ہے) لہٰذا جس نے دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی اور اسے دین کی طرف منسوب کر دیا جب کہ دین میں اس کی کوئی اصل نہیں جس کی طرف وہ لوٹ رہی ہو تو وہ ضلالت ہے اور ایسی چیز سے دین بیزار و بری ہے۔ اس میں ظاہری و باطنی عقائد و اعمال اور اقوال سب برابر ہیں۔ کلامِ سلف میں بعض بدعات کو مستحسن کہنے کی جو بات پائی جاتی ہے وہ محض لغوی بدعات سے متعلق ہے، شرعی بدعات سے اس کا تعلق نہیں۔ اسی قسم کی بات حضرت عمر بن خطابؓ کا وہ فرمان بھی ہے جس کو انھوں نے اس وقت کہا تھا جس وقت موصوف نے لوگوں کو مسجد میں ایک امام کے پیچھے تراویح پڑھنے کے لئے جمع کر دیا تھا اور جب نکل کر انھوں نے لوگوں کو تراویح کی باجماعت نماز پڑھتے دیکھا تھا تو فرمایا تھا کہ "نعمة البدعة ھذہٖ" "یہ بہترین بدعت ہے۔ حضرت عمرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ موصوف نے فرمایا تھا کہ ان کانت ھذہ بدعة فنعمت البدعة اگر یہ بدعت ہے تو بہتر بدعت ہے۔ نیز مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعبؓ نے حضرت عمر بن خطابؓ سے عرض کیا تھا کہ جو کام آپ نے کیا ہے یہ پہلے یعنی عہدِ نبوی اور عہدِ صدیقی میں نہیں ہوتا تھا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے جواب دیا تھا کہ "لیکن یہ چیز اچھی ہے"۔

ان کا مطلب یہ ہے کہ یہ کام اس طریقہ پر اس کے پہلے نہیں ہوا کرتا تھا لیکن شریعت میں اس کی ایک اصل موجود ہے۔ چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم قیام رمضان (تراویح) پر ابھارتے اور اس کی ترغیب دیتے تھے اور آپؐ کے زمانہ میں لوگ مسجد کے اندر جماعت کے ساتھ، متفرق طور پر تنہا تنہا رات میں نوافل پڑھا کرتے تھے۔" آپؐ نے بذاتِ خود رمضان میں ایک سے زیادہ راتوں میں لوگوں کے ساتھ باجماعت تراویح پڑھی ہے پھر آپؐ اس سے اس بنا پر رک گئے کہ آپؐ کو یہ خوف و خطر محسوس ہوا کہ لوگوں کے اوپر کہیں یہ نماز فرض نہ کر دی جائے تو لوگ اسے انجام دینے سے عاجز رہیں۔ لیکن آپؐ کی وفات کے بعد اس خطرہ سے امن ہو گیا ہے۔

مروی ہے کہ آپؐ رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں اپنے صحابہ کے ساتھ تراویح پڑھا کرتے تھے۔ نیز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خلفاء راشدین کی سنت پر چلنے کا حکم دیا ہے اور نماز تراویح آپؐ کے خلفاء راشدین کی سنت بن چکی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ لوگ تراویح کے لئے حضرت عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کے زمانے میں جمع ہوتے تھے ، اس طرح کی باتوں میں سے جمعہ کی اذان اول بھی ہے جس کو حضرت عثمان رضؓ نے لوگوں کی ضرورت کے سبب بڑھا دیا تھا اور حضرت علی رض نے اپنے دور خلافت میں اسے برقرار رکھا تھا اور اس پر مسلمانوں کا عمل بھی جاری و ساری رہا ۔ (امام ابن رجب نے یہاں تک کہا کہ) حافظ ابو نعیم نے اپنی سند کے ساتھ ابراہیم بن جنید سے روایت کی کہ میں نے امام شافعی رح کو فرماتے سنا کہ بدعت دو طرح کی ہوتی ہے :۔

بدعت محمودہ اور بدعت مذمومہ ۔

جو بدعت موافق سنت ہے وہ محمودہ ہے اور جو مخالف سنت ہو وہ مذمومہ ہے موصوف نے اپنی اس بات پر حضرت عمر فاروق رض کے قول مذکور سے استدلال کیا ہے کہ " نعمت البدعة هذه " (تراویح باجماعت والی یہ نماز اچھی بدعت ہے) امام شافعی کے قول مذکور کی مراد وہی ہے جو ہم نے پہلے بیان کیا کہ بدعت مذمومہ دراصل وہ ہے جس کی کوئی اصل شریعت میں نہ ہو جس کی طرف وہ لوٹ رہی ہو اور شریعت کے قول مطلق میں اسے بدعت کہا گیا ہے مگر " بدعت محمودہ وہ ہے جو موافق شریعت ہو یعنی کہ سنت و شریعت میں اس کی کوئی اصل ہو جس کی طرف وہ لوٹتی ہو لیکن یہ بدعت صرف لغوی اعتبار سے بدعت کہی جائے گی شرعی اعتبار سے نہیں کیوں کہ وہ موافق سنت ہے الخ [۱]

حافظ ابن حجر عسقلانی رح نے اپنی کتاب فتح الباری شرح صحیح البخاری کتاب الاعتصام میں " ان احسن الحديث كتاب الله " (بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے) والی حدیث نبوی کی شرح کے دوران کہا کہ :۔ دال کے فتحہ کے ساتھ لفظ " محدثات " محدثہ کی جمع ہے اس سے مراد دین میں ایجاد شدہ ایسی نئی چیز ہے جس کی کوئی اصل شریعت میں نہ ہو شریعت کے عرف میں اس کو " بدعت " کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ۔ جس چیز پر دلالت کرنے والی کوئی شرعی اصل موجود ہو وہ بدعت نہیں ہے ۔ عرف شریعت والی بدعت مذموم ہے ۔ لغوی بدعت کا معاملہ اس کے برعکس ہے ۔ لغوی اعتبار سے ہر اس چیز

---

[۱] جامع العلوم والحکم ص ۲۲۳ تا ۲۲۵ ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بدعت کہا جاتا ہے جو بلا کسی مثال و نظیر کے ایجاد کی گئی ہو چاہے وہ چیز اچھی ہو یا بری ہو، اسی طرح کی بات "محدثہ" کے معاملہ میں بھی ہے۔ وہ امر محدث جس کے بارے میں حضرت عائشہ رضہ سے مروی شدہ حدیث میں یہ فرمانِ نبوی وارد ہے کہ:-

من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منه فھو رد (جس نے ہمارے اس دینی معاملہ میں کوئی نئی چیز ایسی ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے) اس کی شرح و تفصیل گذر چکی ہے۔ اور کتاب الاعتصام میں اس کا بیان ابھی جلد ہی آچکا ہے۔ حضرت جابر رضہ سے مروی شدہ مشار الیہ حدیث میں کل بدعة ضلالة (ہر بدعت ضلالت ہے) کا لفظ واقع اور وارد ہے۔

اور حضرت عرباض بن ساریہ رضہ سے مروی شدہ حدیث میں "وایاکم ومحدثات الامور فان کل بدعة ضلالة" (تم اپنے کو دین میں ایجاد شدہ نئی باتوں سے بچاؤ کیونکہ ہر بدعت گمراہی و ضلالت ہے) کا لفظ واقع ہوا ہے۔ اس حدیث یعنی حدیث عرباض کے شروع میں یہ ہے کہ "وعظنا رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم موعظة بلیغة" (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک بار بلیغ نصیحت و موعظت کی) پھر پوری حدیث مذکور ہے، اس حدیث کی تخریج و روایت احمد، ابوداؤد، ترمذی نے کی اور اسے امام ابن ماجہ و ابن حبان و حاکم نے صحیح قرار دیا اور یہ حدیث حضرت عائشہ والی مشارٌ الیہ حدیث کے ہم معنی ہے۔ یہ حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جامع کلمات میں سے ہے۔ امام شافعی رح نے فرمایا کہ بدعت دو طرح کی ہوتی ہے۔ محمودہ اور مذمومہ ۔ جو بدعت موافق سنت ہو وہ محمودہ ہے اور جو خلاف سنت ہو وہ مذمومہ ہے۔

حافظ ابن حجر رح نے یہاں تک کہا کہ :-

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ثابت ہے کہ انھوں نے کہا کہ اے لوگو! تم دینِ فطرت پر آچکے ہو لیکن عنقریب تم نئی باتیں خود ایجاد کرو گے اور تمھارے واسطے دوسروں کی ایجاد کردہ نئی باتیں بھی اختراع کی جائیں گی لہٰذا جب تم کوئی ایجاد شدہ بدعت دیکھو تو پہلے لوگوں مراد صحابۂ کرام کے طور طریقہ کو اختیار کرو۔

حافظ ابن حجر رح نے یہاں تک کہا کہ :-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام احمد بن حنبل نے جید سند کے ساتھ حضرت غضیف بن حارث سے روایت کی کہ موصوف غضیف نے کہا کہ خلیفہ عبد الملک بن مروان نے میرے پاس یہ پیغام بھیجا کہ ہم نے لوگوں کو جمعہ کے دن منبر پر رفع الیدین کے لئے متفق کر لیا ہے اور بعد نماز فجر وعصر وعظ وارشاد پر مشتمل قصہ گوئی کے لئے بھی لوگوں کو ہموار کر لیا ہے تو حضرت غضیف نے کہا کہ میرے نزدیک یہ دونوں چیزیں تمہاری سب سے زیادہ مثالی بدعات ہیں ۔میں تمہاری ان دونوں چیزوں میں سے کوئی ایک چیز بھی نہیں کر سکتا کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قوم کوئی بدعت ایجاد کرتی ہے تو اسی جیسی کوئی سنت اس کے یہاں سے ضرور اٹھ جاتی ہے لہذا سنت پر کاربند ہونا ایجاد بدعت سے کہیں بہتر ہے ۔جب ایسے معاملہ میں صحابیٔ رسول کا یہ جواب تھا جس کی کوئی نہ کوئی اصل سنت میں موجود ہے تو تم ایسی بدعات کے بارے میں کیا گمان وخیال رکھتے ہو جس کی کوئی اصل سنت میں موجود نہیں ۔

دریں صورت ان بدعات کا کیا حال ہوگا جو خلاف سنت باتوں پر مشتمل ہوں ؟

حافظ ابن حجر رحمہ نے یہاں تک کہا کہ :-

حضرت عرباض والی حدیث میں منقول شدہ یہ فرمان نبوی کہ :-

فان کل بدعة ضلالة (ہر بدعت ضلالت ہے) اور یہ فرمان نبوی ﷺ آپؐ کے اس ارشاد کے بعد صادر ہوا ہے کہ وایاکم ومحدثات الامور (اپنے کو تم دین میں ایجاد شدہ نئی بدعات سے بچاؤ) یہ حدیث نبوی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مُحْدَث چیز کا نام بدعت ہے اور آپؐ کا فرمان "کل بدعة ضلالة" (ہر بدعت ضلالت ہے)

شریعت کا ایک قاعدۂ کلیہ ہے ۔یہ قاعدۂ کلیہ اپنے مفہوم ومنطوق دونوں اعتبار سے ہے ۔منطوق کے اعتبار سے اس طرح کہ گویا اس حدیث میں یہ کہا گیا ہے کہ فلاں چیز پر بدعت ہونے کا حکم لگایا گیا ہے (یعنی دین میں ایجاد کردہ ہر نئی چیز پر) اور ہر بدعت ضلالت وگمراہی ہے لہذا کوئی بھی بدعت شریعت کی چیز نہیں ہو سکتی کیونکہ پوری کی پوری شریعت ہدایت ہے وہ ضلالت وگمراہی نہیں ہے ۔اس لئے جب یہ ثابت ہوا کہ حکم مذکور یعنی کہ دین میں ایجاد شدہ ہر نئی چیز بدعت ہے تو اس سے دونوں مقدمات صحیح ثابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اور دونوں مطلوب نکل آیا یعنی کہ دین میں ایجاد شدہ ہر چیز بدعت ہے۔ اور وہ ضلالت و گمراہی ہے۔

فرمان نبوی میں " کل بدعة ضلالة " سے مراد دین میں ایجاد شدہ ہر وہ چیز ہے جس پر کوئی دلیل شرعی موجود نہ ہو نہ بطریق خاص اور نہ بطریق عام [1]

شیخ ابن النحاس نے اپنی کتاب " تنبیہ الغافلین عن اعمال الجاہلین " میں کہا کہ :-

" امام محقق ابو محمد عزالدین بن عبدالسلام رح نے فرمایا کہ بدعت کی تین قسمیں ہیں:-

۱ — بدعت کی ایک قسم مباح ہوتی ہے۔ مثلاً کھانے پینے، پہننے اوڑھنے اور شادی بیاہ میں توسع سے کام لینا۔ اس میں کوئی خرابی و برائی نہیں۔

۲ — بدعت کی دوسری قسم حسن ہوتی ہے اور وہ ایسی نئی چیز ہے جو قواعد شرع کے موافق ہو اور قواعد شرع کی کسی چیز کے خلاف نہ ہو۔ مثلاً چھاونیوں، قلعوں، سرایوں اور مسافر و مہمان سرایوں، نیز مدارس کی تعمیر وغیرہ جیسی نیک باتیں جن کی نظیر زمانۂ اولین (صحابۂ کرام کے زمانہ اور عہد نبوی) میں نہیں ملتی۔ لیکن یہ چیز شانِ شریعت کے موافق ہے یعنی کہ یہ نیکی و تقویٰ اور کار معروف میں معاونت ہے۔

اسی طرح عربی زبان کے ساتھ اشتغال ایک نئی چیز ہے مگر قرآن مجید کے معانی کی معرفت اور قرآن پر تدبر و تفکر اسی زبان کی بدولت ہو سکتا ہے لہذا اس نئی چیز کا اختیار کرنا اس شرعی حکم کے موافق ہے جس میں ہم کو آیات قرآنیہ پر تدبر اور معانی قرآنی کو سمجھنے کو کہا گیا ہے۔ اسی طرح احادیث نبویہ کی تدوین، انھیں مختلف قسموں میں تقسیم کرنا۔ مثلاً حسن، صحیح، موضوع و ضعیف یہ ایک اچھی بدعت ہے کیونکہ اس سے کلام نبوی میں غیر کلام نبوی کو داخل ہونے سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے نیز کلام نبوی سے کسی جزء کو خارج ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔ یہی حال فقہ کے اصول و قواعد کی ضابطہ بندی کا ہے۔

یہ ساری باتیں بدعتِ حسنہ ہیں، یہ شریعت کے اصول کے موافق ہیں اور کسی

---

[1] فتح الباری ص ۲۵۳ ر ۲۴۵ ج ۱۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصول شرع کے خلاف نہیں۔

۳ — بدعت کی تیسری قسم وہ ہے جو شریعت کے خلاف ہو اور جو چیز شریعت کی مخالفت کو مستلزم ہو اس کی مثالوں میں سے "صلوٰۃ الرغائب" ایک مثال ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اوپر مکذوب طور پر وضع کر لی گئی ہے۔

شیخ عز بن عبدالسلام کے علاوہ ایک صاحب نے کہا کہ :-

بدعت کی پانچ قسمیں ہیں۔ ایک قسم کی بدعت واجب ہے۔ مثلاً علم کا لکھنا، قرآن مجید کے حروف پر حرکات وسکنات اور نقطوں کو لگانا۔

دوسری قسم کی بدعت مستحب ہے۔ مثلاً پلوں، مدرسوں اور اس قسم کی چیزوں کو بنانا۔

بدعت کی تیسری قسم مباح ہے مثلاً چھلنی اور اشنان نیز اس جیسی چیزوں کا استعمال۔

بدعت کی چوتھی قسم مکروہ ہے مثلاً خوان پر کھانا اور اس جیسی دوسری چیزیں۔

بدعت کی پانچویں قسم حرام ہے۔ یہ قسم شمار سے باہر ہے۔

تم جان لو کہ میں اس باب میں پانچویں قسم والی بدعات کا ایک مجموعہ ذکر کروں گا جو واقعی حرام اور مذموم بدعات ہیں ؎۱

اس کے بعد شیخ ابن النحاس نے تقریباً پچاس صفحات پر مشتمل بہت سی بدعات کے ذکر کے بعد کہا کہ :-

"انھیں مذموم وحرام بدعات میں سے ماہ ربیع الاول میں لوگوں کی ایجاد کردہ محفل میلاد النبی بھی ہے۔ شیخ ابن الحاجب نے کہا کہ لوگوں کی ایجاد کردہ جملہ بدعات میں سے میلاد بھی ہے جس کی بابت یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ عبادات میں سے ہے۔ میلاد بہت سی حرام بدعات پر مشتمل ہوتی ہے۔ پھر موصوف نے ان حرام چیزوں میں سے آلاتِ طرب کے ساتھ گانے بجانے اور بے داڑھی مونچھ والے نوخیز و نوجوان لڑکوں کی حاضری اور عورتوں کی دید و شنید اور ان سے پیدا شدہ مفاسد کا ذکر

؎۱ تنبیہ الغافلین ص ۳۲۰ و ۳۲۱"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے اس کے بعد موصوف نے کہا کہ اگر محفل میلاد قوال سے خالی ہو اس میں صرف کھانے کا انتظام ہو اور نیت میلاد کی ہو اور لوگوں کو اس میں حاضر ہونے کی دعوت دی جائے نیز مذکورہ بالا دوسری خرابیوں سے یہ محفل محفوظ ہو تو بھی یہ محفل میلاد فی نفسہٖ بدعت ہے کیونکہ یہ چیز دین میں ایک اضافہ ہے۔ اس پر گذرے ہوئے اسلاف کا عمل نہیں تھا حالانکہ اتباع سلف زیادہ بہتر ہے بلکہ اتباع سلف اس بات کے بالمقابل کہیں زیادہ ضروری اور واجب ہے کہ محفل میلاد کی نیت کے ذریعہ طریقۂ سلف کی مزید مخالفت کی جائے۔

میں کہتا ہوں کہ کاش محفل میلاد باہمی مناظرہ، مفاخرت، ریاکاری اور تکلفات سے محفوظ ہوا کرتی۔ کچھ بھی ہو اگر حالات کے قرائن سے یہ معلوم ہو جائے کہ میلاد کی محفل آرائی کا باعث وہ چیزیں ہیں جن کا ذکر ہم نے اوپر کیا تو اس میں پیش کیا گیا کھانا مکروہ ہے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مقابلہ بازی کرنے والوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔

محفل میلاد سجانے اور منعقد کرنے کا باعث کبھی کبھی یہ ہوا کرتا ہے کہ ان بڑے لوگوں سے جان پہچان حاصل کی جائے جنھیں اس محفل میں حاضر ہونے کی دعوت دی جائے یعنی قاضی و جج صاحبان اور امراء و مشائخ وغیرہم۔ بعض مشائخ اپنی ضرورت سے زیادہ ساز و سامان بچا لینے اور اپنے لئے مالی وسعت کی غرض سے محفل میلاد رچاتے ہیں یعنی کہ لوگ محفل میلاد کے لئے بطور مالی مدد یا بطور ہدیہ و تحفہ جو ساز و سامان لے کر آئیں گے ان میں سے اچھا خاصا حصہ ان کے واسطے بچ جائے گا جو آئندہ کام آئے گا اور اس سے معاشی فراغت و فراخی حاصل ہو گی۔ اس قسم کے ہدیے، تحفے یا مالی امداد میلاد کرانے والے شیخ کے متبعین اور اس سے محبت کرنے والے مریدین پیش کرتے ہیں۔ بعض لوگ شر و فساد والے ہوتے ہیں اور ایسے ہوتے ہیں جن کی زبان درازی سے بچا اور غصہ و غضب سے ڈرا جاتا ہے۔

دریں صورت وہ شخص محفل میلاد اس غرض سے منعقد کرتا ہے کہ کمزور دل والے اور اس سے خوف کھانے والے لوگ اس کے پاس اپنی قدرت و طاقت بھر چیزیں اور ساز و سامان لائیں اور اس شریر و بدزبان آدمی کی مذمت و زبان درازی کے ڈر سے

06438

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ اس کے پاس اپنی طاقت کے مطابق میلاد کے سلسلے میں ساز وسامان لے کر آتے ہیں تاکہ اس کی اذیت رسانی سے محفوظ رہ سکیں یا اس قسم کی کوئی اور بات ہوا کرتی ہے۔

مذکورہ بالا اسباب کے علاوہ دوسرے بے شمار اسباب بھی محفل میلاد رچانے کے سلسلے میں ہو سکتے ہیں کیونکہ مقاصد فاسدہ بہت سے ہیں اور مختلف ومتنوع بھی۔ میلاد کرنے والے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ تعظیم نبوی کرتے اور ولادت نبوی پر اظہار مسرت وفرحت کرتے ہیں۔ نیز فقراء ومساکین پر صدقہ وخیرات کرتے ہیں مگر ان کے باطن کا حال اس کے برخلاف ہے حالانکہ یہ ایک طرح کا نفاق ہے، اگر کوئی کام بذات خود نیکی وثواب اور عبادت والا ہو مگر وہ بری اور باطل نیت ومقصد کے سبب حق سے دوری کا باعث بن جاتا ہے اس کا کرنے والا اور اسے دیکھنے والا اور اس پر نکیر کرنے سے خاموش رہنے والا گنہ گار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حق بات کہتا ہے اور وہ راہ صواب دکھلاتا ہے [1]

علم وفہم اور ادراک میں وسعت رکھنے والے اہل علم کی بات جانے دیجیے جن اہل علم کا اعتبار کیا جاتا ہے اور جن کے علم وفضل، تقویٰ وصلاح، نکوکاری وسلامت روی اور صحیح الاعتقادی کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ ان کے ذکر کردہ جن اقتباسات کا ہم نے ذکر کیا ہے ان پر غور وتامل کرنے سے ہمارے سامنے صاف طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ دین میں ایجاد کردہ ہر نئی چیز کو بدعت قرار دینے کا حکم عام ہے اگرچہ بظاہر یہ بدعات اچھی اور قابل قبول بھی ہوں۔ اس تفصیل سے مذموم ومحمود یا اچھی بری بدعات کی تقسیم سے پیدا شدہ شبہ بھی دور ہو کر چھٹ جاتا ہے اور یہ واضح ہو جاتا ہے کہ " بدعت مقبولہ" سے ہمارے بعض سلف صالح کی مراد لغوی مفہوم والی بدعت ہے ورنہ شرعی معنی والی بدعت قابل ترک اور مردود ہے۔ نیز ضلالت وگمراہی اور جہنم میں لے جانے والی ہے جیسا کہ صادق ومصدوق جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ بدعت سے متعلق نیز بدعت سے باز رکھنے اور خبردار کرنے سے متعلق اور اسے مذموم ومحمود نیز اچھی بری قسموں میں تقسیم کو احمقانہ قرار دینے سے متعلق اہل علم کی باتیں اگر ہم زیادہ نقل کرنی چاہیں تو ہم کئی دفتر ورجسٹر بھر سکتے ہیں۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ اس سلسلے میں ہم نے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ، ابن رجبؒ،

---

[1] تنبیہ الغافلین عن اعمال الجاہلین ص ۳۸۱، ۳۸۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاطبی، ابن حجر، اور ابن النحاس وغیرہم کے جو اقوال نقل کئے ہیں وہ طالبین حق اور اہلِ انصاف کے لئے کافی ہیں۔

جی ہاں! ان اہلِ علم کے اقوالِ مذکورہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ بدعت بہرحال بدعت ہے۔ خواہ ظاہر میں اس کے اندر کتنا ہی حسن نظر آئے اور بدعت سے باز رکھنے اور خبردار کرنے کے سلسلے میں وارد شدہ نصوص شرعیہ عام ہیں جو تمام بدعات کو شامل ہیں نیز حسن اور مذموم جیسی تقسیم بدعت محض لغوی اعتبار سے ہے۔ ورنہ اہل علم کے نزدیک "بدعت حسنہ"، درحقیقت بدعت ہے ہی نہیں۔ یہ تو دین وشریعت کے اندر داخل ہے نیز اس کا تعلق حکم نبوی سے ہے۔ لوگوں نے اس کا نام جو بدعت رکھ دیا ہے اس سے ان کا مقصود صرف یہ ہے کہ لغوی اعتبار سے یہ چیز بدعت ہے مثلاً باجماعت نماز تراویح پڑھنے کو حضرت عمر بن خطابؓ نے نعمت البدعۃ ھذہٖ (یہ اچھی بدعت ہے) کہہ دیا تھا ان علمائے کرام نے لغوی بدعات کے چند نمونوں کا ذکر بھی مذکورہ بالا اقتباسات میں کر رکھا ہے جن کی اصل شریعت اسلامیہ میں موجود ہے مثلاً علوم کی تدوین وترتیب، قرآن مجید کی جمع وتحریر، چھاونیوں، قلعوں اور مدرسوں وغیرہ کی تاسیس وتعمیر وغیرہ۔

ان اہل علم حضرات نے یہ ذکر نہیں کیا کہ محافلِ میلاد اور اختراعی نمازیں۔ مثلاً صلوٰۃ الرغائب، صلوٰۃ الفاتح لما اغلق، نیز اس طرح کی دوسری اختراعی چیزیں جو دین میں ایجاد کر لی گئی ہیں وہ بھی بدعات حسنہ میں سے ہیں بلکہ ان حضرات نے اس کی صراحت کردی ہے کہ یہ باتیں قابل نکیر ولائق مذمت خراب اور بری بدعتوں میں سے ہیں جیسا کہ تصریح کے ساتھ اس سلسلے میں نقلیں گذر چکی ہیں۔

اسی طرح ان اہل علم حضرات نے یہ صراحت بھی کردی ہے کہ جس معاملہ کے ساتھ نصوص شرعیہ موجود اور قائم نہ ہوں وہ اختراعی اور ضلالت وگمراہی کی چیز ہے، اس کے کرنوالے جہنم رسید ہوں گے اگرچہ وہ چیز بظاہر اچھی ہی ہو۔ اگرچہ اس چیز کے خراب پس منظر اور برے ردعمل نہ ہوں پھر بھی ان کے مردود ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ دین میں بدعت سازی کی نیت سے اسے ایجاد کیا گیا ہے۔ پھر جب بدعت کے ساتھ ساتھ متعدد منکر کام انجام پائیں مثلاً عورتوں کے ساتھ مردوں کا اختلاط، مختلف قسم کے گانے بجانے اور موسیقی کے آلات کا استعمال، ان مجلسوں میں آنے والوں کے لئے پھیلے ہوئے دسترخوانوں میں فضول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرچی واسراف اور محافل میلاد کی بار بار تجدید کرتے رہنا جیسا کہ شیخ ابن النحاس نے اپنی کتاب "تنبیہ الغافلین" میں اس کا ذکر کیا ہے اور اسے امام ابن الحاج کی کتاب المدخل سے نقل کر کے لکھا ہے تو بدعت کی قباحت وخرابی کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے میلاد کی محفلوں میں غلو ومبالغہ آرائی اور افراط سے بھرے مناقب وفضائل نبویہ بیان ہوتے ہیں، یہاں تک کہ ان محفلوں کے ممدوح یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدائی اور الوہیت وربوبیت کے درجہ تک اونچا کر دیا جاتا ہے۔ میلادوں میں بہرحال یہ سب ہوتا ہے اگرچہ مالکی علوی موصوف اس کی نفی کرتے ہیں۔

مالکی کے ساتھ بر سبیل تنزل اگر ہم مان لیں کہ ان کی محافلِ میلاد مرد وزن کے اختلاط اور کھانے پینے کے منکرات نیز غلط کاریوں سے خالی ہوتی ہیں تو موصوف مالکی بہرحال یہ مانتے ہیں کہ مجلس میلاد میں جس وقت ولادت نبوی کا ذکر ہوتا ہے اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس مجلس میلاد میں حاضر ہوتے ہیں۔ موصوف مالکی اپنے اس عقیدہ ونظریہ کی حمایت کرتے اور اس کی طرف سے دفاع کرتے ہیں۔ اور مالکی موصوف مجلس میلاد میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی موہوم حاضری کی بنا پر قیام کو جائز قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ برا اور خراب عقیدہ عوام الناس پر دجل وتلبیس اور فریب کاری کے دروازے چاروں پٹ سے بھی کہیں زیادہ وسعت کے ساتھ کھول دیتا ہے۔ نیز لالچی لوگوں کو عوام الناس کے عقائد بگاڑنے کے لئے وسیع میدان فراہم کر دیتا ہے۔ اور انھیں بیہودہ لغویات و خرافات کی تصدیق نیز توہم والی ان ارواح کے اوپر ایمان لانے میں زیادہ تیز رفتار بنا دیتا ہے جن کی بابت ان محفلوں اور اجتماعات کو منعقد کرنے والے فریب کار دجّال لوگ یہ دعویٰ رکھتے ہیں کہ یہ ارواح ان کے مجمع واجتماع اور اجلاس میں حاضر ہوتی ہیں، اور وہاں آتی جاتی ہیں۔ نیز یہ ارواح حکم چلاتی، روکتی، خوش ہوتی اور غصہ وغضبناک ہوا کرتی ہیں۔ گناہوں سے لبریز ان مجلسوں کے قائدین اسی طرح کی باتیں بیان کرتے اور انھیں ثابت کرتے ہیں۔

دریں صورت مالکی علوی یہ کیسے کہتے ہیں کہ میلاد کی بنیاد مشروع چیز پر ہے لہذا یہ مشروع ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ مالکی کا اصل معاملہ وہ ہے جو انجمن کبار علماء کی مجلس نے اپنی اجماعی قرارداد میں طے کر دیا ہے کہ :-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالکی موصوف ممالک اسلامیہ میں دوبارہ بت پرستی، قبر پرستی، انبیاء پرستی کو واپس لانے اور غیر اللہ کے ساتھ ربط و تعلق قائم کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

موصوف مالکی دعوتِ توحید پر طعن تشنیع کرتے ہیں۔ شرک، خرافات اور قبروں کے ساتھ غلو کی اشاعت کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ اور ان باتوں کو موصوف اپنی کتابوں میں ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نیز اپنی مجلسوں میں ان باتوں کی طرف موصوف دعوت دیتے ہیں۔ اس دعوت کے لئے موصوف ملک سے باہر کا سفر بھی کرتے ہیں الخ "

۳ - ہم کو مالکی کے اس قول پر توقف و تامل ہے کہ " یہ چیز اپنے مجموعی اعتبار سے بدعت ہے۔ اپنی علیٰحدہ علیٰحدہ ہر بات کے اعتبار سے بدعت نہیں ہے کیونکہ اس کی ہر بات علیٰحدہ علیٰحدہ طور پر عہدِ نبوی میں پائی جاتی تھی "

ہم نہیں جانتے کہ مالکی کے اس دعویٰ کا کیا مطلب ہے کہ محافلِ میلاد میں انجام پانے والی ہر بات علیٰحدہ علیٰحدہ طریقہ پر عہدِ نبوی میں پائی جاتی تھی ؟

یہاں یہ سوال ہوتا ہے کہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تنِ تنہا اکیلے یا اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ اپنے میلاد کی محفل منعقد کی تھی ؟ یا یہ کہ حضرت علی بن ابی طالب اور ان کی بیوی فاطمۃ الزہراء بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے صاحبزادے حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہم نے آپؐ کے میلاد کی مجلس قائم کی تھی ؟ یا کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب کی آل اولاد نے یا حضرت ابو بکر صدیق رضؓ، عمر بن خطاب رضؓ وغیرہم نے محفلِ میلاد سجائی تھی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ و برگزیدہ اصحاب تھے ؟ کیا اس بدعت کی الگ الگ باتوں سے مالکی موصوف کی مراد یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ولادت کے دن بروز دوشنبہ روزہ رکھتے تھے ؟

اگر مالکی موصوف کا مطلب یہی ہے تو اس سے مجلسِ میلاد کی مشروعیت پر استدلال کے دعویٰ سے متعلق بحث و نظر گذر چکی ہے اور اسے دہرانے اور مکرر ذکر کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

مالکی موصوف نے وعدہ کیا تھا کہ اپنے اس رسالہ میں وہ میلاد منانے والے اشخاص کا ذکر کریں گے ہمیں دیکھنا ہے کہ موصوف نے اپنا یہ وعدہ پورا کیا ہے یا نہیں ؟ پھر ہم موصوف کے ذکر کردہ ہر اس جزئی معاملہ پر غور کریں گے جس سے موصوف مالکی محفل میلاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے جواز پر استدلال کرتے ہیں تاکہ ان کی ساری دلیلیں دوسرے کوڑے کرکٹ اور تنکوں کے ساتھ بہہ جائیں پھر موصوف کی پیش کردہ دلیلیں اڑنے والے ذرات کی طرح ہو جائیں جنھیں ہوائیں اڑانے جایا کرتی ہیں۔

مالکی کی چھٹی دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید

مالکی موصوف نے چھٹی دلیل یہ کہہ کر پیش کی ہے کہ :۔

میلاد شریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اوپر درود وسلام بھیجنے پر ابھارتا اور آمادہ کرتا ہے۔ اور یہ دونوں چیزیں یعنی آپ پر درود وسلام اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی بنا پر مطلوب ہیں کہ :۔

ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یاایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود " دعائے رحمت " بھیجتے ہیں۔ اے اہل ایمان تم بھی آپ کے اوپر درود اور اچھی طرح سلام بھیجو "

جو چیز شرعی مطلوب پر ابھارے وہ شرعی طور پر مطلوب ہوا کرتی ہے۔ آپؐ پر درود خوانی کے اتنے فوائد نبویہ اور امدادات محمدیہ ہیں جن کے آثار اور انوار کے مظاہر گنانے سے عاجز ہو کر قلم محراب بیان میں سرنگوں وسجدہ ریز ہے۔

مالکی کی مذکورہ بالا دلیل کے خلاف ہم کو حسب ذیل توقف وتامل ہے :۔

۱۔ موصوف مالکی کے اس بیان پر ہم کو توقف ہے کہ :۔

" میلاد شریف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اوپر درود وسلام پر ابھارتا ہے۔ جو مطلوب ہیں۔ "

اس سلسلے میں ہم کو یہ کہنا ہے کہ مالکی صاحب ! آپ کتنے ظالم ضرر رساں اور سنت نبویہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دور ہیں ! اگرچہ آپ لوگ حبِ نبوی اور سیرت نبویہ سے لطف اندوز و بہرہ ور اور خوش ہوتے کا راگ الاپتے ہیں لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کی بنا پر نہیں بلکہ ترویج بدعت اور عوام الناس کے یہاں حصول وجاہت وعظمت کے لئے۔

مالکی صاحب! کیا آپ اپنے نفس سے اس بات پر راضی ہیں کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر آپ کا درود وسلام سال کے تین سو پچپن دنوں میں سے صرف ایک رات کو ہوا کرے؟ کیا یہ جفا وظلم نہیں ہے؟ کیا مقام نبوی کی یاد آوری سے یہ غفلت واعراض نہیں ہے؟ کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اوپر درود وسلام کا داعیہ وجذبہ صرف تین سو چون راتوں کے بعد سال میں صرف ایک رات میں پیدا ہوا کرے؟

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اوپر درود وسلام روزانہ تمام فرض اور سنوت نمازوں میں پڑھنا چاہیئے اور جب کبھی آپؐ کا ذکر آئے تو آپ پر درود وسلام پڑھنا چاہیئے۔ آپ کے ذکر کے مواقع کتنے زیادہ ہیں؟

جب کبھی بندہ اللہ کا تقرب حاصل کرنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ آپ پر درود وسلام بھیجنے کے ذریعہ اللہ کا تقرب حاصل کرے۔ دریں صورت بندہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آپ پر درود وسلام بھیجنے کی کس قدر زیادہ حاجت ہے؟ ہر حال میں ہم کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوپر درود وسلام بھیجنے کا حکم دے رکھا ہے جیسا کہ اس آیت کریمہ کے مطلق حکم کا اقتضاء ہے کہ :۔

یاایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیمًا۔	یعنی اے ایمان والو! آپؐ پر اچھی طرح درود وسلام بھیجو۔"

ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :۔

البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علیّ۔	وہ آدمی بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو مگر اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ :۔

من صلے علیّ واحدۃ صلے اللہ علیہ بھا عشرًا"	جس نے مجھ پر ایک درود بھیجا اسکے بدلے اللہ تعالیٰ اسکے اوپر دس رحمتیں نازل کرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ اس کا ذکر بھی فرماتے ہیں کہ جس کے پاس آپؐ کا تذکرہ ہوا مگر اس نے آپؐ پر درود نہیں پڑھا اس کی ناک خاک آلود ہو۔ ہماری طرف سے آپؐ پر ہر وقت اور موقع ومناسبت سے درود وسلام بھیجا جانا چاہیئے، نماز میں، اذان کے بعد اور ان کے علاوہ دوسرے مواقع پر، جمعہ کے دن اور رات میں نیز خطبۂ جمعہ میں اور ہر دعا کے شروع میں آپؐ پر درود وسلام بھیجنے کی زیادہ تاکید کی گئی ہے لیکن آپ پر درود وسلام بھیجنے کیلئے محفل میلاد کی ایجاد واختراع جو تین سو چون راتوں کے بعد منعقد ہوا کرے، محبت نبوی وتعظیم نبوی سے میل نہیں کھاتی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ورسول پر درود وسلام بھیجتے رہنے کا جو حکم دیا ہے اس کی تعمیل ومتابعت سے بھی میلادی درود وسلام کو موافقت ومطابقت نہیں ہے۔

۲ ۔ ہم کو مالکی موصوف کے اس قول پر توقف ہے کہ :۔

"شرعی مطلوب پر ابھارنے اور برانگیختہ کرنے والی چیز شرعاً مطلوب ہوتی ہے"

اس سلسلے میں میں یہ کہتا ہوں کہ محافل میلاد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اوپر درود وسلام بھیجنے پر اتنا نہیں ابھارتی ہیں جتنا کہ وہ آپؐ کو ایذا پہونچاتی ہیں کیونکہ ان محافل میلاد میں آپؐ کی شخصیت کے ساتھ غلو، آپ کی مدح میں مبالغہ آرائی اور مناقب وفضائل نبویہ میں ایسی غالیانہ نعت خوانی ہوتی ہے جو آپؐ کا مقام آپؐ کے رب کے مقام تک بلند کر دیتی ہے یعنی کہ نفع وضرر رسانی اور منع وبخشش پر کامل قدرت اور تسلط رکھنے کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپؐ کو ان مناقب نبویہ میں شریک قرار دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کی کہی ہوئی اس طرح کی باتوں سے بہت زیادہ بلند وبالا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بارگاہِ توحید کی حمایت وحفاظت، غلو اور مبالغہ آمیز تعریف سے امت کو ڈرانے اور سمجھانے کے حریص وشائق تھے آپؐ نے فرمایا کہ :۔

لا تطرونی کما اطرت النصارىٰ ابن مریم انما انا عبد فقولوا عبد اللہ ورسولہ۔	تم لوگ میری مبالغہ آمیز تعریف مت کرو جس طرح نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم کی کی۔ میں ایک بندہ ہوں لہٰذا تم مجھے صرف اللہ کا بندہ ورسول کہا

کیا وہ میلاد خالص اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور شرعاً مطلوب ہے جو یہ عقیدہ رکھنے پر آمادہ کرتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آسمانوں اور زمین کے خزانے حاصل ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو جنت کے حصہ سجدہ و تعظیم کا حق ملا ہوا ہے۔آپؐ ہی کے کرم و سخاوت سے دنیا اور دنیا جیسی تمام چیزوں کا وجود ہے ؟ لوح و قلم کا علم آپؐ کے علوم کے اجزاء میں سے ہے آپؐ کی قبر خانہ کعبہ سے کہیں افضل ہے ؟ آپؐ کی شب ولادت لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے ؟ حضرت آدم اور ساری مخلوقات کی تخلیق آپؐ کی بدولت ہوئی ہے ؟ آپ سراپا نور ہیں نہ دھوپ میں آپ کا سایا پڑتا تھا نہ چاندنی میں ؟ آپؐ اپنی قبر میں زندہ ہیں۔ اور پنجگانہ نمازیں پڑھتے، اذان دیتے، روزے رکھتے اور حج کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

اس طرح کی بہت سی باتیں مالکی اپنی کتاب میں کہتے ہیں۔جس میلاد کی طرف مالکی دعوت دے رہے ہیں اور جو مذکورہ بالاقسم کے عقائد رکھنے پر ابھارتا اور آمادہ کرتا ہے کیا وہی اللہ تعالیٰ کا خالص حق ہے اور شرعاً مطلوب ہے ؟

مالکی صاحب! میں آپ کو اور اپنے آپ کو خوفِ خدا کی وصیت کرتا ہوں۔تم اس بات کو جانے رکھو کہ عن قریب رب العالمین کے سامنے کھڑے ہو گے اور وہ تم سے جلد ہی حساب لے گا۔تم پر اللہ تعالیٰ کا یہ قول نافذ ہو گا کہ:۔

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء:۔
(سورۃ النساء : ۴۸)

بیشک اللہ تعالیٰ اس کو نہیں معاف کرے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ جس کو چاہے معاف کرسکتا ہے۔

انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ وماواہ النار:
(سورۃ المائدہ : ۷۲)

بیشک جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا اس پر اللہ نے جنت حرام کردیا ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔

مالکی صاحب! تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے رب کا شریک کار ٹھہرالیا ہے تم نے آپؐ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان معاملات میں شریک بنالیا ہے جو اللہ کے خالص حقوق ہیں۔کوئی شک نہیں کہ آسمانوں اور زمین کے خزانوں کی ملکیت صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے وہی نفع پہونچانے والا اور وہی ضرر رساں ہے۔رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے ہیں کہ:۔

میرے مال میں سے جتنا چاہو مانگ لو مگر اللہ کے بالمقابل میں تمھارے لئے کچھ کرنے کی قدرت و ملکیت نہیں رکھتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کی ہدایت کے حریص تھے مگر آپؐ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ :۔

إنك لا تهدي من احببت ولكن الله يهدي من يشاء	آپ جسے چاہیں اسے ہدایت نہیں دے سکتے ۔ لیکن اللہ جسے چاہے اسے
(سورۃ القصص : ۵۶)	ہدایت دے گا ۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کے چچا ابوطالب کے لئے شقاوت و بدنصیبی مقدر ہو چکی تھی ۔

۳ ۔ موصوف مالکی کے اس بیان پر ہم کو توقف ہے کہ :۔

"آپؐ پر درود کے کتنے زیادہ فوائد نبویہ اور امدادات محمدیہ ہیں ؟"

جہاں تک آپؐ پر درود کے فوائد کا تعلق ہے وہ بے شک بہت ہیں اور اس سلسلے میں اتنی بات کافی ہے کہ آپ پر درود بھیجنا اللہ کے حکم کی بجا آوری ہے ۔کیونکہ اللہ نے حکم دیا ہے کہ اس کی اور اس کے اچھے فرشتوں کی اقتدار میں آپ پر درود بھیجا جائے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

ان الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما ؛	بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں ۔ اے اہل ایمان! تم آپؐ پر درود بھیجو ۔ اور اچھی طرح
(سورۃ الاحزاب : ۵۶)	سے سلام بھی بھیجو ۔

لیکن ہم یہ نہیں سمجھ پاتے کہ " امدادات محمدیہ " سے مالکی موصوف کی کیا مراد ہے؟ شائد یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں موصوف مالکی کے اس عقیدہ کا نتیجہ ہے کہ آپؐ کو آسمان اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں حاصل ہیں ۔ اور آپؐ کو جنت کی تقسیم اور حصّہ و بخرہ کرنے کا حق دیا گیا ہے اور آپؐ ہی کے کرم سے دنیا اور اس جیسی چیزوں کا وجود ہے اور آپ کے علوم میں سے لوح و قلم کا علم بھی ہے ۔ نیز ساری مخلوقات آپ کی وجہ سے پیدا ہوئی ہیں ۔ اس کے علاوہ دوسری بہت سی باتیں جو غلو اور مبالغہ آمیز مدح اور بکواس و لغو طرازی پر مشتمل ہیں ۔ تو کیا مالکی صاحب ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے سے مراد مدد محمدی لیتے ہیں اور انھیں مدد الہٰی کے بجائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدد محمدی کی خواہش ہے؟ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے، اگر مالکی اور ان جیسے لوگوں کا یہ بدترین قسم کا نظریہ نہ ہوتا اور جس کی ظاہر ترین مثال اوپر موجود ہے تو ہم اس کا تصور نہیں کر سکتے تھے کہ یہ لوگ اللہ کے ساتھ اس طرح کا مشرکانہ نظریہ رکھتے ہوں گے۔ فلا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم؛

"امدادات محمدیہ" کے لفظ سے مالکی موصوف کی تعبیر مذکور سے ہم کو عام صوفیاء اور سلسلہ ہائے تصوف کے حالات یاد آنے لگتے ہیں کہ جب ان میں کوئی شخص کسی تنگی و دشواری اور مشکل و مصیبت میں پھنستا ہے تو وہ جلدی جلدی تیز رفتاری کے ساتھ یا محمد! مدد یا رفاعی! مدد یا بدوی! مدد جیسے نعروں کی تکرار اور رٹ لگانے میں مصروف ہو جاتا ہے۔ ہم مارے غم کے کٹ کر رہ جاتے ہیں جب محمد علوی مالکی کی یہ حالت دیکھتے ہیں۔ یہ وہ نوجوان آدمی ہے جو سرکاری مدارس میں شرعی علوم کے مختلف مراحل سے سیراب ہوتا رہا حتیٰ کہ آسودہ ہوگیا اور عقائد سلف سے واقف ہوا۔ اس کے متعلق بعض اخوان اور بھائیوں نے ذکر کیا کہ عقائد سلف کے معاملہ میں اس کے اندر جوش و سرگرمی موجود ہے اور ان عقائد سے وہ متاثر اور اثر پذیر ہے نیز یہ شخص علمی زمانہ اور معیار عقل کی بلندی کے دور میں زندگی گذار رہا ہے اس کے باوجود جب موصوف انحطاط کے اس درجہ تک پہونچ گئے جو خرافاتی لوگوں کا طور و طریق ہے اور جس معیار عقل پر صوفیا ر کے سلسلہ والے لوگ پہونچ جاتے ہیں جن کی عقلوں میں ایسی باتیں سما جاتی ہیں جن کی تصدیق اہل عقل نہیں کر سکتے تو ہم محمد مالکی موصوف کی اس حالت پر غم سے کٹ کر رہ جاتے ہیں کہ موصوف کی یہ حالت ہوگئی ہے کہ وہ سلسلہ تصوف کے ایک فرد و بدعات و خرافات اور شرکیات کی ترویج و اشاعت کرنے والے لوگوں کے ایک آدمی بن کر رہ گئے جو دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں جب یہ عوام الناس کی عقیدت سے دھوکا کھا جاتے ہیں تو آخرت کو دنیا پر نچھاور کر دیتے ہیں تاکہ عقیدت رکھنے والے یہ عوام ان کے پجاری بن کر ان کے ہاتھ چومیں اور ان کے سامنے تعظیم و توقیر کے واجبی نذرانے پیش کریں ان کے سامنے جھکیں اور ان سے برکات و فیوض طلب کریں۔

موصوف مالکی ان لوگوں میں سے ایک بن گئے ہیں جو لوگوں کو اپنی پرستش کی دعوت دیتے ہیں۔ عنقریب موصوف مالکی رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے اور اگر اللہ تعالیٰ نے انھیں مرنے سے پہلے جلد ہی توفیق توبہ کے ذریعہ اپنے احسان سے نہ نوازا تو ان لوگوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شامل ہوں گے جن پر اللہ کا غضب ہوا کہ ان کے پاس علم تو تھا مگر انھوں نے علم کے مطابق عمل نہیں کیا۔

۴ – ہم کو موصوف مالکی کے اس قول پر توقف ہے کہ :۔

" انوار محمدیہ کے مظاہر و آثار کو گنانے سے عاجز ہو کر قلم محراب بیان میں سجدہ ریز ہے "

موصوف مالکی کی مندرجہ بالا بات بھی غلو، مبالغہ آرائی، حد سے تجاوز و افراط پر مشتمل مدح سرائی والی عبارتوں کی ایک قسم ہے۔ یہ کون سے انوار ہیں جن کو گنانے سے عاجز ہو کر قلم سجدہ ریز ہے؟ قلم تو رب العالمین کے کلمات، اس کی نعمتوں اور اس کی عبادت کی قسموں کی تعداد گنانے سے عاجز ہو کر سجدہ ریز ہے۔ رب العالمین زندہ، قیوم، مانع، معطی، نافع، ضرر رساں، ہر چیز پر قادر، روز جزا کا مالک، زبردست، غالب، متکبر نگہبان، اور رحمٰن و رحیم ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے بہت سے فوائد اور اس میں کافی ثواب ہے۔ مگر اس کی مقدار اس رب العالمین کے علم غیب میں معلوم ہے جو ہر چھوٹی بڑی چیز کو گن کر رکھے ہوئے ہے، درود کی فضیلت کے لئے ہمارے واسطے اتنی بات کافی ہے کہ وہ اللہ رب اللعالمین کے حکم کی تعمیل ہے۔

○

مالکی کی ساتویں دلیل پر بحث و نظر اور اسکی تردید

موصوف مالکی نے ساتویں دلیل کا ذکر بایں طور کیا ہے کہ :۔

میلاد شریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ، معجزات اور سیرت کے تذکرہ نیز آپؐ کی تعریف پر مشتمل ہوتا ہے۔ کیا ہم کو ان باتوں کی معرفت اور آپ کے اعمال کی پیروی و اقتدار کا حکم نہیں دیا گیا ہے اور کیا ہم کو اس کا حکم نہیں دیا گیا ہے کہ آپؐ کے معجزات اور آپؐ کی لائی ہوئی آیات پر ایمان لائیں؟ میلاد کی کتابیں اس معنی ومفہوم کو پوری طرح ادا کرتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موصوف مالکی کی پیش کردہ مذکورہ بالا دلیل پر یہ توقف ہے کہ :۔

کوئی شک نہیں کہ ولادت سے لے کر وفات تک سیرت نبویہ پر نظر رکھنی محبوب، مطلوب اور متعین چیز ہے اس کی معرفت سے ہم آپؐ کی اقتدا و پیروی کر سکتے ہیں۔ آپ کی پوری زندگی روشن تصاویر ہیں آپ کی زندگی میں ایمان ثابت، صبر، رب العالمین کے لئے انکساری و عاجزی، راہ خدا میں جہاد، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر قولاً اور عملاً شکریہ کی ادائیگی وغیرہ جیسی چیزیں موجود ہیں حتیٰ کہ کثرت عبادت سے آپؐ کے دونوں پاؤں پھٹ گئے تھے۔ ان کے علاوہ آپؐ کی زندگی کے دوسرے روشن پہلو بھی ہیں۔ لیکن ان ساری باتوں پر نظر، ان کا مطالعہ، ان پر تامل و تدبر اور آپ کی زندگی سے عبرت و موعظت کی صورتوں کا استخراج سال کے تین سو چون دن گذرنے کے بعد صرف ایک نہیں بلکہ ہر وقت ہونا چاہیئے۔ ان سب باتوں کا درس مسجدوں، عام اور خاص مجلسوں، مدارس کے ابتدائی مراحل سے لے کر انتہائی مراحل تک ہونا چاہیئے۔

یہ حق ہے کہ ہم کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی معرفت کا حکم دیا گیا ہے اور ہم سے آپؐ کی اقتدار کا اور آپؐ کے اعمال کی پیروی کا اور آپؐ کی لائی ہوئی ساری باتوں پر ایمان کا مطالبہ کیا گیا ہے لیکن یہ ساری باتیں میلاد کی کتابوں میں نہیں ہیں۔ یہ باتیں حدیث کی کتابوں، کتب حدیث کی شروح اور کتب سیر و تواریخ میں ہیں، چنانچہ علمائے اسلام نے ان باتوں کی طرف ایسی توجہ دی ہے کہ جب ہم ان کتابوں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پڑھتے ہیں تو محسوس کرنے لگتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ اور آپ کے صحابہ کرام کے ساتھ جی رہے ہیں، اللہ کے ادیان کے ایمان اور اللہ کے لئے ان کی خالص عبادت اور اللہ کی راہ میں ان کے جہاد جیسے معاملات میں گویا ہم ان کے ساتھ ہیں۔ لیکن میلادی کتابوں کا یہ معاملہ ہے کہ مالکی موصوف خود جانتے ہیں کہ یہ کتابیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ایسے مناقب و فضائل پر مشتمل ہیں جو مقام رسولؐ کو درجۂ الٰہی تک پہونچا دیتے ہیں اور ان کتابوں کی ترویج و اشاعت اور ان کی شرح و تفصیل میں مالکی موصوف کا بہت زیادہ ہاتھ ہے۔

ہم اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اور صفات عالیہ کے ذریعہ اللہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ موصوف کو راہ یاب کر کے صحیح راستہ پر واپس لے آئے۔ چنانچہ یہ یقینی بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ان میلاد کرنے والے بعض لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے کو شریک کر رکھا ہے، یعنی حکومت، سلطنت، قدرت، علم، نفع، ضرر، منع، عطار، وغیرہ ایسی چیزوں میں اللہ کا شریک قرار دے لیا ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کا خالص حق ہے، ان میں سے کوئی بات اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے موزوں نہیں، نہ کسی مقرب فرشتے کیلئے نہ کسی مرسل نبی کے لئے،

مالکی موصوف میلاد کی ان کتابوں کی بابت جھوٹ موٹ بطور بہتان تراشی وافترا پردازی کھلے ہوئے گناہ کا مرتکب ہو کر یہ دعویٰ کرتے پھر رہے ہیں کہ یہ کتابیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی پیروی کرنے کے لئے آپؐ کی معرفت کا حق ادا کر رہی ہیں۔

سبحانك اللهم هذا بهتان عظيم ؏

◎

مالکی کی آٹھویں دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید

مالکی موصوف نے آٹھویں دلیل کا ذکر اس طرح کیا ہے کہ :-

مجلس میلاد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا بدلہ چکانے کے لئے منعقد کی جاتی ہے کہ ہم پر آپ کے جو حقوق واجب ہیں ان میں سے بعض حقوق آپؐ کے اوصاف کاملہ اور اخلاق فاضلہ بیان کرنے سے ادا ہو جاتے ہیں۔ شعراء آپ کی خدمت میں مدحیہ اور نعتیہ قصائد لے کر حاضر ہوتے تھے اور آپ ان کے اس عمل سے خوش ہوتے تھے۔ ان کے اس کام پر انھیں پاکیزہ وعمدہ چیزوں اور انعامات سے آپؐ نوازتے تھے۔ دریں صورت جب آپؐ ان لوگوں سے خوش ہوتے تھے جو آپ کی مدح کرتے تھے، تو آپؐ ان سے کیونکر نہ خوش ہوں گے جو آپؐ کے شمائل نبویہ جمع کریں گے۔ اس کارِ خیر میں آپؐ کا تقرب آپؐ کی محبت ورضامندی کے حصول کی بنا پر حاصل ہو گا۔،،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالکی موصوف کی مذکورہ بالا دلیل کے سلسلے میں ہم کو حسب ذیل توقف و تامل کی باتیں کہنی ہیں:۔

۱۔ موصوف کی اس بات پر ہم کو توقف ہے کہ:۔

ہمارے اوپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے جو حقوق واجب ہیں ان میں سے بعض کو ادا کر کے آپؐ کے احسانات کا بدلہ میلاد کے ذریعہ چکانے کی کوشش کی جاتی ہے

ہم یہ کہتے ہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ لوگوں سے آپ یہ کہیں کہ وہ ان سے رسالت خداوندی کی ادائیگی و تبلیغ پر کوئی اجرت و بدلہ نہیں مانگتے کیونکہ آپؐ کا اجر اللہ پر ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:۔

وما ارسلناك الا مبشرا ونذيرا قل ما اسئلكم عليه من اجر الا من شاء ان يتخذ الى ربه سبيلا۔ (سورة الفرقان: ۵۷)	ہم نے نہیں بھیجا ہے آپؐ کو مگر بشارت دینے والا اور نذیر بنا کر، آپ کہہ دیجئے میں تبلیغ دین پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا مگر جس کا جی چاہے اپنے رب کا راستہ اختیار کرے۔
قل ما سالتكم من اجر فهو لكم ان اجري الا على الله وهو على كل شئ شهيد۔ (سورۂ سبا: ۴۷)	آپ کہہ دیجئے کہ میں نے اگر تم سے کوئی اجر مانگا ہو تو وہ تم ہی کو مبارک ہو۔ میرا اجر تو صرف اللہ پر ہے اور وہ ہر چیز کا نگہبان ہے۔
وما تسألهم عليه من اجر ان هو الا ذكر للعالمين۔ (سورۂ یوسف: ۱۰۴)	آپ ان لوگوں سے اس تبلیغ پر کوئی اجر نہیں مانگتے۔ یہ قرآن تو صرف جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔

اس معنی و مفہوم کی بہت سی آیات ہیں اور اس معاملہ میں یہ آیات صریح اور واضح بھی ہیں۔ آپؐ رب العالمین کی طرف سے بھیجے ہوئے رسول تھے آپؐ کو اللہ نے رسالت دے کر بھیجا تھا۔ اور اللہ نے آپؐ کو تبلیغ و رسالت کا حکم دیا اور اس پر آپؐ کو اجر عظیم دینے کا وعدہ کیا تھا اور آپ کو اس نے یہ حکم دیا تھا کہ امت کو یہ بات پہونچا دیں کہ وہ لوگوں سے نہ بدلہ چاہتے ہیں نہ شکریہ کے خواہاں ہیں۔ دوسرے رسولوں کی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و زندگی اور طریق تبلیغ کا تذکرہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کیا ہے جس کو یہ لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی اپنی امتوں کی طرف اللہ کی پیغام رسانی کے لئے اختیار کرتے تھے یہ انبیائے کرام علیہم السلام اپنی قوم وامت کے سرداروں کے سامنے صراحت کے ساتھ پکار پکار کر کہتے کہ وہ لوگوں سے کوئی بدلہ وصلہ اور شکریہ نہیں چاہتے اور اللہ کا پیغام پہونچانے کا کوئی معاوضہ بھی انھیں درکار نہیں۔ ان کا اجر ومعاوضہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے یہاں ہے ایک رسول ونبی کی بات نقل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ :-

یا قوم لا اسئلکم علیہ اجرًا ان اجری الا علی الذی فطرنی افلا تعقلون :-	اے میری قوم ! میں تم سے تبلیغ ورسالت پر کوئی اجر نہیں چاہتا۔ میرا اجر صرف اس اللہ پر ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ کیا تم سمجھتے نہیں ہو۔

(سورۂ ہود : ۵۱)

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ :-

وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل :-	محمد صلے اللہ علیہ وسلم صرف ایک رسول ہیں ان کے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں۔

(سورۂ آل عمران : ۱۴۴)

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

کوئی شک نہیں کہ ہمارے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ہم امتی لوگوں پر بڑی فضیلت حاصل ہے اور ہم آپؐ کے ساتھ اپنی جانوں اور تمام اہل وعیال سے کہیں زیادہ محبت رکھتے ہیں۔ مگر ایسی چیزوں میں ہم آپؐ سے محبت نہیں کرتے جو آپ کو پسند نہیں تھیں، نہ ایسی چیزوں میں ہم آپ سے محبت کرتے ہیں جن سے آپ کو غصہ آتا تھا اور نہ ایسی چیزوں میں محبت کرتے ہیں جو تخلیق، تدبیر اور عبادات کے معاملات میں آپؐ کے رب کی وحدانیت کو ختم کر دیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپؐ کا مقام الوہیت و ربوبیت اور خدائی کے درجہ تک پہونچا دیا جائے۔ یہ چیز اللہ کے ساتھ شرک خالص ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تیرہ سال رہ کر اللہ کے ساتھ شرک کے خلاف لڑتے رہے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی الوہیت، ربوبیت اور اللہ کے اسماء وصفات میں توحید اختیار کرنے کی طرف دعوت دیتے رہے۔

حقیقت یہ ہے کہ محفل میلاد منعقد کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا بدلہ چکانے کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ فی نفسہٖ منکر وگناہ کا کام ہے کیونکہ بدعت ہے۔ رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے کرنے کا حکم نہیں دیا ہے۔ لہٰذا آپؐ اس سے ناراض وخفا ہوں گے اور اس پر نکیر فرمائیں گے۔ اور اگر اس بدعت کے ساتھ ان منکرات، خرافات اور شرکیہ باتوں کو شامل کر لیا جائے جو اس بدعت کا اہتمام وانصرام کرنے والوں اور اس پر محافظت کرنے والوں کے نزدیک لازم وضروری ہوا کرتی ہیں۔ جن کی تفصیل ہماری طرف سے گزر چکی ہے۔ تو یہ منکر چیز بدعی معاملہ سے آگے نکل کر جاہلی میلہ وتہوار میں بدل جائے گی۔ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہوتے تو آپؐ ایسا کام کرنے والوں کے خلاف جنگ آزمائی کیلئے تلوار کھینچ لیتے چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض صحابہ کی اس بات پر نکیر فرمائی تھی کہ ماشاء اللہ وشئت، یعنی کہ صحابی نے یہ کہہ دیا تھا کہ وہ ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے اور آپؐ چاہتے ہیں اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔"

اجعلتنی للہ ندا قل ماشاء اللہ وحدہ۔ — کیا تم نے مجھے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرالیا ہے؟ تم صرف یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ اکیلے جو چاہے وہ ہوتا ہے۔

(رواہ النسائی عن ابن عباس رضؓ)

آپؐ کی محبت کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی سنت کی پیروی کی جائے۔ آپؐ کو اسوۂ زندگی بنایا جائے، آپؐ کی سیرت وحیات سے اور آپؐ کے بعد آپؐ کے صحابہ کی سیرت وحیات سے عبرت وموعظت کی باتیں حاصل کی جائیں۔ ارشاد الٰہی ہے:-

وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا۔ (سورۃ الحشر: ۷) — رسول تم کو جو چیز دیں انھیں لو اور جن سے روکیں ان سے باز رہو۔

ارشاد نبوی ہے کہ:-

لا یومن احدکم حتی یکون ھواہ متبعا لما جئت بہ۔ (صحیحین) — تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی چاہت وخواہش میری لائی ہوئی شریعت کے تابع نہ ہو جائے۔

مذکورہ بالا نصوص کے علاوہ بھی بہت سے صریح نصوص محبت نبوی کے سلسلے میں موجود ہیں لیکن کسی میں آپؐ کی شخصیت کے ساتھ غلو اور مدح وتعریف میں حد سے تجاوز ومبالغہ آرائی کی اجازت نہیں دی گئی ہے اور نہ آپؐ کی طرف کوئی ایسی بات منسوب کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو جائز کہا گیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے خصائص وافعال میں سے ہو۔

ہم سنت نبویہ کی سچی پیروی کی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے اور آپ کی قدر و منزلت کرتے ہیں، مگر آپ پر ہم بایں طور اس طرح کا کوئی احسان نہیں رکھتے کہ ہم آپ کے احسانات کا بدلہ چکا رہے ہیں۔ کیونکہ آپ کا اجر اللہ تعالیٰ پر ہے۔ اللہ تعالیٰ تبلیغ ورسالت، ادائے امانت اور خیر خواہی امت پر آپ کو بہترین اور کامل ومکمل ترین بدلہ دے گا۔ وہ اس کا ذمہ دار ہے اور اس پر قادر بھی ہے۔

۲ — ہم کو مالکی کے اس قول پر توقف ہے کہ:-

شعراء خدمت نبوی میں مدحیہ قصائد لے کر حاضر ہوتے تھے جن سے آپ خوش ہوتے تھے الخ

یہ بات صحیح ہے کہ حضرت حسان بن ثابت صحابی شاعر تھے، وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت ایک مجاہد اور دفاع کنندہ کی طرح کرتے تھے۔ موصوف کے حق میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ شہادت دی ہے کہ ان کی زبان مشرکین کے اوپر گردنوں پر تلواروں کے چلنے سے زیادہ اثرانداز ہوا کرتی تھی۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح شعرائے صحابہ میں سے حضرت کعب بن زہیر اور عبداللہ بن رواحہ وغیرہم نے کی ہے اس سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے تھے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ثواب سے نوازے جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح ایسے مناقب ومدائح کے ساتھ کرتے ہیں جو مقام نبوت ورسالت کے شایان شان ہے اور جن مناقب ومدائح کے آپ مستحق ہیں کیونکہ تبلیغ رسالت کے سلسلے میں آپؐ نے اپنے رب اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل میں بڑے کارنامے انجام دئیے ہیں اور ان باتوں پر صبر کیا ہے جن سے آپ اس سلسلے میں دوچار ہوتے تھے یعنی کہ آپؐ کو پریشانی، زحمت، لوگوں کے تمسخر، ہنسی مذاق، اذیت رسانی اور بیوقوف بنانے کا شکار ہونا پڑتا تھا۔ آپؐ نے تبلیغ دین کا کام مسلسل جاری رکھا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے دین اسلام کو مکمل اور اپنی نعمتوں کو پورا کر دیا۔ نیز لوگ اللہ کے دین میں فوج در فوج، گروہ در گروہ داخل ہونے لگے۔

مالکی موصوف کی ذکر کردہ زیر نظر دلیل کو دیکھ کر شاعر کا یہ شعر ہمیں یاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آرہا ہے سے

الم تر ان السیف ینقص قدرہ

اذا قیل ان السیف امضی من العصا

کیا تم کو یہ معلوم نہیں کہ اگر یہ کہا جائے کہ تلوار لاٹھی سے زیادہ تیز اثر رکھتی ہے تو اس سے تلوار کی قدر گھٹ جاتی ہے ؟

ہم کو مالکی اور ان کی ذہنیت پر تعجب ہے کہ موصوف صحابہ کرام کے مدائح نبویہ کو اپنے ہم مزاج میلاد خواں لوگوں مثلاً بوصیری و بکری وغیرہ جیسے افراد کے مدائح و مناقب پر قیاس کرتے ہیں جو (یعنی بوصیری و بکری اور مالکی جیسے لوگ) محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے خصائص ربوبیت والوہیت اور اوصاف خداوندی میں شریک قرار دیتے ہیں مثلاً یہ کہ آسمانوں وزمین کے خزانوں کے مالک ہونے میں، نفع و ضرر رسانی پر قدرت وملکیت رکھنے میں اور علم وادراک میں آپ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کے شریک ہیں۔ مثلاً مالکی کا ایک ہم مزاج شاعر کہتا ہے کہ :-

(یہاں شاعر مذکور کے تین اشعار منقول ہیں جن کا اردو ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے)

اے ساری مخلوقات میں سب سے زیادہ باعزت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) مصیبتِ عامہ کے نزول کے وقت میں آپؐ کے علاوہ کس کی پناہ حاصل کروں گا ؟ اگر آخرت میں آپؐ نے کرم گستری کر کے میرا ہاتھ نہ تھاما تو پھر میرا کیا ہوگا ؟ وائے میرے پاؤں کی لغزش و ٹھوکر! کوئی شک نہیں کہ پوری دنیا اور اس جیسی چیزوں کا وجود آپؐ کے فیضِ کرم کا کرشمہ اور لوح و قلم کا علم آپ کے علوم میں سے ہے ۔"

دوسرے شاعر کا کہنا ہے کہ :-

مہربانی کرنے والے اللہ تعالیٰ نے اللہ کی سلطنت و مملکت میں اترنے چڑھنے والی جتنی بھی رحمتیں زمانہ ماضی میں بھیجی ہیں یا جن کو وہ آئندہ بھیجنے والا ہے، یہ رحمتیں چاہے خاص ہوں یا عام ہوں ان ساری رحمتوں کے لئے اللہ کے مابین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بطور وسیلہ ہیں ۔

ہر وہ شخص جو عقل رکھتا ہے اس بات کو جانتا ہے کہ اگر مصائب و مشکلات اپنے ناخون چبھو دیں اور پیچیدگیاں مستحکم ہو جائیں تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہہ کر پکارو کہ :-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے وہ ذات گرامی! جو اپنے رب کے نزدیک ساری مخلوقات سے زیادہ باعزت ہے اور جن سے سوال کیا جاتا ہے ان میں جو سب سے بہتر ہے۔ مجھے اس وقت اضطراب لاحق ہے۔ آپ نے کتنی مرتبہ ایسے اضطراب دور کئے ہیں جو آدمی کو حواس باختہ کر ڈالتے ہیں۔ آپ میری تکلیف و پریشانی دور کرنے میں جلدی کیجئے اگر آپ نے اس میں توقف و تاخیر سے کام لیا تو پھر کس سے سوال کیا جائے؟

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نعل مبارک کے بارے میں ایک دوسرے شاعر کا قول ہے کہ:۔

جب میں نے دیکھا کہ زمانہ ساری مخلوقات کے خلاف جنگ چھیڑے ہوئے ہے تو میں نے سید کائنات محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جوتے کو اپنے لئے قلعہ بنا لیا اور بے نظیر انداز میں میں نے مستحکم دیوار پناہ کی حیثیت رکھنے والے جوتے سے اپنے کو محفوظ کر لیا اور اس کے سایہ کے نیچے مجھے امن وامان مل گیا،،

تم اپنے رب کی قسم کھا کر بتلاؤ کہ اے مالکی!

کیا تم کو شرم نہیں کہ تم نے اس قسم کی مدحیہ باتوں کو حضرت حسان بن ثابت، عبداللہ بن رواحہ اور کعب بن زہیر وغیرہ جیسے صحابہ کے قصائد کے مشابہ قرار دے رکھا ہے جو فی الواقع اللہ تعالیٰ کی الوہیت و ربوبیت اور اللہ کی خدائی میں شرک، بھرپور جاہلیت اور اندھی بت پرستی کی طرف چیخ پکار کر دعوت دینے والی ہیں؟ ان صحابۂ کرام رض کے قصائد سے ان مدحیہ اشعار کو کیا نسبت جو ایمان میں سچے اور مدح و ثنا خوانی میں اعتدال پسند اور دشمنان حق پر شدت رکھنے والے تھے؟

اے علوی مالکی!

اگر تمھارے میلاد والے مدحیہ قصائد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر پیش کئے جاتے تو آپؐ ان کے کہنے والے کے منہ میں دھول مٹی ڈالنے پر اکتفا نہ کرتے بلکہ ان سے اسی طرح جنگ و قتال کرتے جس طرح آپؐ نے اللہ کے ساتھ شرک اور کفر کرنے والوں کے قائدین ابوجہل و ابولہب وغیرہ سے کیا تھا۔

سبحان اللہ! مالکی صاحب!

بھلا آپ کے نزدیک ظلمات، تاریکیاں اور روشنی، توحید خالص اور کفر واضح کیسے برابر ہو گئے؟ آپ تو وہ آدمی ہیں جسے علمی رفعت کا دعویٰ ہے۔ سچ ہے کہ ہوا پرستی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی کو اندھا بہرا کر دیتی ہے۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا ۔ (آمین)

○

مالکی کی نویں دلیل پر بحث و نظر اور اسکی تردید

مالکی موصوف نے نویں دلیل اس طرح ذکر کی ہے کہ :۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے شمائل، معجزات اور درجات و مراتب کی معرفت آپ کے اوپر کامل ایمان لانے اور آپ کے ساتھ زیادہ محبت رکھنے کی مستدعی و موجب ہوتی ہے۔ کیونکہ انسان فطری طور پر اچھی چیز سے محبت کرتا ہے وہ اچھائی چاہے جسمانی ساخت کی ہو یا اخلاقی، علم و عمل اور حالت و اعتقادی ہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے شمائل و اخلاق سے افضل و اکمل اور زیادہ جمیل کوئی چیز نہیں، شرعی طور پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ زیادہ محبت رکھنا اور آپ پر کمال ایمان رکھنا مطلوب ہے لہٰذا جو چیز ان دونوں کی موجب و مستدعی ہو وہ بھی شرعًا مطلوب ہوئی"

ہم موصوف مالکی کے تکرار بیان سے اکتا گئے۔ مالکی موصوف کے استدلالی مزعومات اور خیال آرائیوں میں سے تین، تین، چار، چار کو صرف ایک دلیل کے تحت لے آنا ممکن ہے مگر موصوف بات کو مکرر سہ کرر بیان کر کے دلیلوں کی گنتی بڑھانے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ لیکن چونکہ ہم نے مالکی موصوف کے مزاعم کی تردید کی ذمہ داری سنبھال لی ہے اس لئے ہم بھی ان کی دلیل شماری کے دعویٰ کے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں اور موصوف کی ہر اس دلیل پر ہم توقف کر رہے ہیں جس سے وہ بزعم خویش استدلال کر رہے ہیں اگرچہ اس میں تکرار و اعادہ موجود ہے۔

کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے شمائل کی معرفت نیز آپ کے حالات سوانح کی معرفت یعنی جہاد، صبر، امانت، امت کے ساتھ رحمت و مہربانی اور اس کی خواہی کی حرص وغیرہ کے معاملات میں آپ کے جملہ حالات کی معرفت آپ کی سنت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ قوی تعلق اور زیادہ محبت کی مستدعی اور موجب ہے لیکن ان باتوں کی معرفت ہر وقت مطلوب ہے یہ نہیں کہ ان باتوں کا حصول معرفت سال کے تین سو جون راتوں کے بعد صرف ایک رات میں مطلوب ہے۔ پھر ان باتوں کی معرفت کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کی حقیقی معرفت ہونی چاہیئے اور اس بات کی معرفت ہونی چاہیئے کہ آپ رب العالمین کے رسول ہیں۔ آپؐ ربوبیت کے خصائص میں سے کسی چیز کے مالک نہیں نہ خصائص الوہیت کی کسی چیز کے آپؐ مستحق ہیں۔ یعنی مالکی اور ان لوگوں کے صریح قول کے برخلاف۔ چنانچہ آپ کے پاس آسمانوں وزمین کے خزانوں میں سے کسی چیز کا اختیار نہیں۔ آپ کو جنت کے حصہ بخرہ اور تقسیم کا حق نہیں، دنیا اور اس جیسی چیزوں کا وجود آپ کے فیض کرم کا مرہون منت نہیں، آپ کو لوح وقلم کا علم حاصل نہیں اور مصائب و مشکلات کے وقت آپ پناہ گاہ وچارہ ساز نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ :-

انك لا تهدى من احببت ولكن الله يهدى من يشاء۔ (سورۃ القصص : ۵۶)
بیشک آپ انھیں ہدایت نہیں دے سکتے جنھیں چاہیں، لیکن اللہ جسے چاہے ہدایت دے سکتا ہے۔

ليس لك من الامر من شيئ ،، (سورۃ آل عمران ۔ ۱۲۸)
آپ کو معاملہ میں (یعنی اللہ کے معاملہ میں) کوئی اختیار نہیں۔

ان تستغفر لهم سبعين مرة لن يغفر الله لهم۔ (سورۃ التوبۃ : ۸۰)
اگر آپ منافقوں کے لئے ستر مرتبہ بھی استغفار کریں۔ تو اللہ انھیں ہرگز ہرگز نہیں بخشے گا۔

حدیث صحیح میں حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جب قرآنی آیت وانذر عشيرتك الاقربين (آپ اپنے قریب ترین اہلِ خاندان کو ڈرائیں) نازل ہوئی تو آپ نے اے معشر قریش، یا اس جیسے لفظ کے ساتھ قریش کو خطاب کرکے فرمایا کہ تم اپنی جانوں کو خرید کر عذاب الٰہی سے بچالو، میں تمھارے کسی کام نہیں آسکوں گا۔

اے میرے چچا عباس بن عبد المطلب! میں آپ کے کسی کام نہیں آسکوں گا۔ اے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری پھوپھی صفیہ! میں آپ کے کسی کام نہیں آسکتا۔ اے میری بیٹی فاطمہ! تم میرے مال میں سے جو چاہو مانگ لو۔ میں اللہ کے بالمقابل تمھارے کچھ کام نہیں آسکتا۔

کوئی شک نہیں کہ آپ کی محبت شرعاً مطلوب ہے اور آپ پر ایمان لانا شرعاً واجب ومتعین ہے کیونکہ ہمارے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر ایمان لانا ارکان اسلام کے رکن اول کا جز ہے۔ بندہ کا اسلام وایمان پورا نہیں ہوسکتا جب تک وہ آپؐ کے رسول ہونے کی شہادت نہ دے لیکن محافل میلاد سے ارکان اسلام اور محبت نبوی نہیں ثابت ہوسکتی۔ بلکہ محافل میلاد بدعت ہیں، جو اہل بدعت محافل میلاد اور منکرات شرکیات نیز وہمی اعتقادات پر مشتمل ان مبتدعانہ محفلوں کی مشروعیت کے قائل ہیں ان کی یہ ساری باتیں محبت نبوی کے معارض ہیں کیونکہ حب نبوی اور آپ پر کمال ایمان ان لوگوں کے اندر ثابت وبرقرار مانا جاسکتا ہے جن کی خواہش آپ کی لائی ہوئی شریعت کے تابع ہو مگر اپنی عام شکل وصورت کے اعتبار سے یہ محافل میلاد نیز جن جزئی گناہ والی باتوں پر یہ مشتمل ہوتی ہیں وہ سب کی سب سنت نبوی، حکم نبوی اور طریق نبوی کے یکسر خلاف ہیں۔

دریں صورت مالکی موصوف نے اپنے لئے اس گناہ والے کھلے ہوئے واضح مغالطہ کو کیونکر جائز قرار دے رکھا ہے؟ یہ تو صرف ہوا پرستی ہے جو آدمی کو اندھا بہرا بنا دیتی ہے اسی نے مالکی کو بھی اندھا بہرا بنا دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا کہ:۔

فانها لا تعمى الابصار ولكن تعمى القلوب التى فى الصدور

(سورۃ الحج : ۴۶)

حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں نہیں اندھی ہوتیں لیکن سینوں کے اندر جو دل ہیں وہ اندھے ہو جایا کرتے ہیں۔

افرأيت من اتخذ الهه هواه واضله الله على علم وختم على سمعه وقلبه وجعل على بصره غشاوة فمن يهديه من بعد الله۔

(سورۃ الجاثیہ : ۲۳)

کیا تم نے ایسے شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشات نفس کو اپنا معبود بنا لیا اور اللہ نے اسے علم کے باوجود گمراہ کردیا اور اس کے کان و دل پر مہر لگا دی اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا۔ پھر ایسے شخص کو اللہ کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالکی کی دسویں دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید

مالکی موصوف نے دسویں دلیل اس طرح بیان کی ہے کہ :۔

" نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم مشروع ہے اور آپ کی ولادت کے دن اظہار مسرت، کھانے کی دعوتیں، ذکر کیلئے اجتماع اور فقراء کے ساتھ تکریم کے برتاؤ کے ذریعہ فرحت وخوشی منانا مظاہر تعظیم سے ہے۔ نیز یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے اس شکریہ میں اور اظہار مسرت میں ہوتی ہیں کہ اس نے ہم کو اپنے دین مستقیم کی ہدایت دی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہم میں مبعوث فرما کر ہمارے اوپر احسان کیا۔"

مالکی کی یہ بات مکرر مرتبہ گزر چکی ہے اور اس پر بحث ونظر بھی ہو چکی ہے۔ اگر ہم آپؐ کی ولادت پر خوشی منائیں تو رسالت ونبوت کے ساتھ آپؐ کی بعثت فرحت ومسرت منائی جانے کی زیادہ مستحق ہے اور بہر صورت آپؐ کی ولادت، بعثت، ہجرت، صبر، جہاد، قتال، تعلیم، تبلیغ رسالت، خیر خواہی امت کے میدان میں آپ کے روشن کارناموں اور امت کو آپ کا ایسے واضح وروشن مذہب وطریق پر چھوڑ کر جانا جس کی رات دن کی طرح صاف وشفاف ہے۔ آپؐ کی یہ ساری باتیں ایسی ہیں کہ ان سب پر ہم خوشی مناتے ان کو سن کر سرمست ہوتے ہیں نیز سچے ایمان، قوت ثبات اور صبر جمیل سے ہمارے دل کھل جاتے ہیں، آپؐ کے ان کارناموں اور روشن حالات سے ہم عبرت ونصیحت کی باتیں حاصل کرتے ہیں لیکن یہ ساری چیزیں سال کی صرف ایک رات میں نہیں بلکہ ہر وقت اور ہر جگہ یعنی مساجد میں، عام وخاص مجلسوں میں، اور یونیورسٹیوں کے تمام شعبوں، درجات ومراحل میں، نیز دوسرے تمام مقامات میں ہونی چاہئے۔ اس کا موقع ومحل صرف دعوتوں کے خوان اور آلات لہو ولعب وسامان موسیقی نیز وہمی عقائد والی مجلس، افراط، غلو، مبالغہ آرائی ولغو طرازی پر مشتمل قصائد وکلام والی محفلیں ہی نہیں ہیں۔ نہ اس کا موقع ومحل وہ اجتماعات ہیں جن میں غیر اللہ کی طرف خصائص الوہیت واوصاف ربوبیت منسوب کئے جاتے ہیں۔ ایسی باتوں سے تو اللہ ورسول خفا ہوتے ہیں۔ مسرت وفرحت آپ کے صرف ان شمائل اور روشن حالات زندگی سے ہونی چاہیئے جن کا ذکر اہل علم، اہل عقل، اہل تقویٰ واہل صلاح علمائے حدیث وشارحین حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اہل تفسیر و سیر نے کیا ہے۔ ہم کو اس میں شک نہیں کہ مالکی موصوف ہمارے اس زمانہ میں نشوو نما اور تربیت پانے کی وجہ سے اس بات کی صداقت و حقیقت کا ادراک رکھتے ہیں جو ہم کہہ رہے ہیں۔ مگر موصوف مالکی اس صورتِ حال کو باقی رکھنا چاہتے ہیں کہ جن لوگوں کو انھوں نے گمراہ کر رکھا ہے اور جنھیں موصوف نے دھوکا دے رکھا ہے وہ ان کے ہاتھ چومتے چاٹتے رہیں اور ان سے موصوف مالکی احترام و تعظیم اور تکریم کے جو نذرانے پیش کرانا چاہتے ہیں وہ لوگ ان کی خدمت میں وہ نذرانے جھک جھک کر اور برکات و فیوض کی طلب کے لئے پیش کرتے رہیں۔ فلا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

○

مالکی کی گیارہویں دلیل پر بحث و نظر اور اسکی تردید

موصوف مالکی نے گیارہویں دلیل اپنے مندرجہ ذیل قول سے پیش کی ہے :-

"جمعہ کے دن کی فضیلت کے سلسلے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی چند خصوصیات گناتے ہوئے جو یہ کہا کہ اسی دن حضرت آدم پیدا ہوئے تھے تو آپؐ کے اس فرمان سے اس زمانہ و دن کا فضل و شرف ثابت ہوتا ہے جس دن کسی نبی کا پیدا ہونا ثابت ہو۔ دریں صورت اس دن کی فضیلت، کا کیا پوچھنا جس دن افضل النبیین و اشرف المرسلین جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ؟

یہ تعظیم بعینہٖ اسی دن کے لئے خاص نہیں ہے بلکہ اس دن کے لئے تو خیر یہ تعظیم خصوصی ہوگی ہی مگر اس نوع کے جتنے ایام ہوں گے یعنی جس دن بھی کوئی نبی پیدا ہوئے ہوں گے ان تمام ایام کو عمومی عظمت حاصل ہو گی یہ ایام جب بھی آئیں گے ان کی عظمت ان میں ہو گی۔ جیسا کہ جمعہ کے دن کا حال ہے۔ ان ایام کی یہ تعظیم نعمت خداوندی کے شکریہ، خصوصیت نبویہ کے اظہار اور تاریخ انسانیت، پیشانی زمانہ پر ہمیشہ رہنے والی کتابوں کے اندر اہم اصلاحی پارٹ ادا کرنے والے غیر معمولی تاریخی حوادث کو زندہ رکھنے کے لئے کی جاتی ہے۔ اس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس جگہ کوئی نبی پیدا ہوا ہو اس کی تعظیم کا مسئلہ اس بات سے مستنبط کیا جاتا ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو "بیت اللحم" میں دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا پھر حضرت جبرئیل نے آپ سے پوچھا کہ آپ کو یہ معلوم ہے کہ آپؐ نے یہ نماز کہاں یا کس جگہ پڑھی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ حضرت جبرئیل نے کہا کہ آپ نے بیت اللحم میں نماز پڑھی ہے جہاں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام پیدا ہوئے تھے"

مذکورہ بالا دلیل پیش کرنے والے کے ساتھ ہم کو توقف کی مندرجہ ذیل چند باتیں کہنی ہیں۔

۱ - جمعہ کی فضیلت سے متعلق جو بات پیش کی گئی ہے۔ پھر اصول قیاس کے مطابق اس سے دوسرے ایام کی فضیلت پر جو استدلال کیا گیا ہے ہم کو اس پر یہ توقف ہے کہ:۔

ہماری طرف سے بار بار یہ کہا جا چکا ہے کہ ہم اتباع سنت پر مامور ہیں، بدعت سازی کا حکم ہم کو نہیں دیا گیا ہے لہٰذا جس چیز کی مشروعیت پر کتاب وسنت کے نصوص شرعیہ موجود ہوں، اسے ہم قبول کریں گے اور اس کو ہم اپنے سر آنکھوں پر جگہ دیں گے اور مقتضائے نصوص کے مطابق ہم اسے واجب یا مستحب طور پر مشروع چیز مانیں گے۔ جمعہ کے دن کی فضیلت کے سلسلے میں بہت سے ثابت شدہ صریح نصوص شرعیہ آئے ہوئے ہیں اور اس دن کو مسلمانوں کی عیدوں میں سے ایک عید شمار کیا گیا ہے اور اس دن کو کچھ ایسی خصوصیات حاصل ہیں، جو دوسرے ایام کو نہیں میسر ہیں، لہٰذا ہم نصوص شرعیہ کے ساتھ ہیں۔ جہاں وہ ٹھہریں گی، وہاں ہم بھی ٹھہریں گے اور جہاں جہاں وہ جائیں گی ان کے ساتھ ہم بھی چلیں گے۔ ارشاد الٰہی ہے کہ:۔

وما آتاکم الرسول فخذوہ	رسول تم کو جو چیز دیں اسے لو اور
وما نھاکم عنہ فانتھوا۔	جن سے روکیں ان سے رک جاؤ۔

(سورۃ الحشر: ۷)

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

ہم اپنے لئے کسی ایسے متعین دن کو افضل قرار دینا مباح نہیں سمجھتے جسے افضل قرار دینے کے لئے نص نہیں موجود ہے کیونکہ اگر اس دن کا افضل قرار دینا اچھا کام ہوتا تو اس کی افضلیت ہمارے لئے مشروع قرار دے دی گئی ہوتی جیسا کہ ہمارے لئے جمعہ کے دن کی فضیلت مشروع کر دی گئی اور فرمان الٰہی ہے کہ وما کان ربک نسیاً (سورۃ مریم: ۶۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"آپ کا رب بھولنے والا نہیں ہے"۔ اگر اس طرح کے شرعی نصوص موجود ہوتے جو میلاد نبوی کے یادگار والے دن کی فضیلت کی تصریح کرتے تو اللہ تعالیٰ کی توفیق وہدایت کے مطابق ہم انھیں ماننے اور منانے میں سب لوگوں سے زیادہ جلدی کرتے اور ہم ایسا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تعمیل میں کرتے کہ :-

وما اٰتاکم الرسول فخذوہ — رسول تم کو جو چیزیں دیں انھیں قبول کرو۔

نیز :-

یاایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول (سورۃ النساء : ۵۹) — اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

نیز :-

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ (سورۃ اٰل عمران : ۳۱) — آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا۔

نیز میلاد نبوی منانے کے سلسلے میں وارد شدہ نصوص کو ماننے میں ہم اسلئے جلدی کرتے کہ اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین برحق ہونے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے رسول ونبی ہونے پر جو ہم ایمان رکھتے ہیں اسے ثابت کر دکھائیں۔

لیکن جہاں تک جمعہ کے دن کا معاملہ ہے تو وہ ایک فضیلت والا دن ہے۔ اور وہ مسلمانوں کی عیدوں میں سے ایک عید ہے اس دن نماز جمعہ کی ایک خاص وضع ہوتی ہے نماز جمعہ ہفتہ کے دوسرے ایام کی نماز ظہر سے مختلف ہوا کرتی ہے، اس میں تمام مسلمان جمع ہوتے اور وعظ ونصیحت کی ایسی باتیں نیز ترغیب وترہیب وعدو وعید کی ایسی چیزیں سنتے ہیں جو ممکن ہے کہ ہفتہ کے باقی دنوں کے رہن سہن کے لئے روحانی ساز وسامان بن جائیں۔ لیکن اس دن کی فضیلت ہم کو یہ حق نہیں دیتی کہ اس پر قیاس کرکے ہم کہنے لگیں کہ دوسرے ایام کو بھی اسی طرح کی فضیلت حاصل ہے۔ جب تک اس ذات گرامی کی طرف سے ہمارے پاس کوئی قولی یا عملی دلیل نہ ہو جسے رب العالمین کی طرف سے تبلیغ کا حق حاصل ہے۔ تب تک ہمارے نزدیک اس معاملہ میں ولادت نبوی ہجرت نبوی، معراج نبوی اور ان کے علاوہ دوسرے تاریخی واقعات سب برابر ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ان امور میں شرعی حکم اس طرح ہے، جیسا کہ سید المرسلین و حبیب رب العالمین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

من احدث فی امرنا ھذا ما — جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی بات
لیس منہ فھو رد " — ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے وہ مردود ہے

۲ - توقف کی دوسری بات ہم کو مالکی کے اس قول پر ہے کہ :-
یہ تعظیم خاص اسی دن کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ اس دن کے لئے یہ تعظیم خصوصی ہے اور اس جیسے دنوں کے لئے عمومی ہے۔

موصوف کا مذکورہ بالا قول اس بات کا مقتضی ہے کہ ہم عبادات میں بھی قیاس آرائی سے کام لیں۔ حالانکہ علمائے اصول اور فقہائے امت میں سے جو اہل علم قیاس کے قائل ہیں ان کا یہ موقف و مذہب مخفی نہیں ہے کہ وہ لوگ عبادات میں قیاس آرائی کو ممنوع قرار دیتے ہیں کیونکہ قیاس کی بنیاد علت کے اندر مقیس اور مقیس علیہ (جس پر قیاس کیا جائے) کے مابین اتحاد پر ہوتی ہے۔ مگر عبادتوں کی بنیاد شریعت کی تعلیم اور تعبد پر ہے۔ قانون سازی و تشریع کی علت چاہے ظاہر ہو یا خفی ہو۔ چنانچہ ہمارے لئے جائز نہیں کہ پنجگانہ نمازوں کی مشروعیت کی بنیاد پر ہم قیاس کر کے کہیں کہ فجر و ظہر کے درمیان ایک چھٹی نماز مشروع اور فرض ہے۔ یا یہ کہ روزۂ رمضان پر قیاس کر کے ہم کو یہ کہنا جائز نہیں، کہ ماہ رمضان کے پہلے یا بعد والے مہینوں میں بھی روزہ فرض ہے یا یہ کہ پنجگانہ نمازوں میں سے کسی نماز، کی رکعات میں ہم بطور قیاس ایک یا اس سے زیادہ رکعتوں کا اضافہ نہیں کر سکتے چاہے وہ مغرب کی نماز ہو یا فجر کی۔ اس طرح کی قیاس آرائی کے لئے ہماری دلیل صحیح نہیں ہو سکتی کہ نمازوں، روزوں، اور اس طرح کی عبادتوں کی مشروعیت میں ایک خصوصیت ہے اور اس کے انواع میں عموم ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے جب جمعہ کے دن کو دوسرے ایام پر فضیلت دی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسی احادیث بیان کیں جو اس کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس بات پر بھی قادر تھا کہ جمعہ کے علاوہ میلاد نبوی، بعثت نبوی، یا ہجرت نبوی، وغیرہ جیسے ایام کی فضیلت بیان کر دیتا اور اپنے بندوں کو اپنے اقوال یا اپنے رسول امین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے وہ نصوص صریحہ عنایت کر دیتا جو ان کی فضیلت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں ہوتے جیسا کہ لیلۃ القدر اور جمعہ کے دن کا حال ہے مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ہم نے کسی کو نہیں پایا جس نے میلاد نبوی کی یادگار منانے کے لئے وہ دلیلیں اختیار کی ہوں جو مالکی اور ان کی پارٹی والے لوگ اس سلسلہ میں اپنے اسلاف قرامطہ، فاطمیہ، روافض اور متصوفہ سے سیکھ کر اختیار کئے ہوئے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وما کان ربک نسیا (سورۂ مریم: ۶۴) آپ کا رب بھولنے والا نہیں ہے۔ نیز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تبلیغ رسالت، ادائے امانت اور ان امور میں امت کی خیر خواہی کرنے میں قاصر نہیں تھے جن سے امت کا بھلا ہو اور اللہ کا قرب حاصل ہو، مالکی اور ان کی پارٹی والے لوگ نیز قرامطہ، فاطمیہ اور روافض میں سے موصوف کے اسلاف صحابہ و تابعین و اتباع تابعین رضی اللہ عنہم سے زیادہ نہ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والے ہیں نہ اتباع شریعت میں ان سے زیادہ مخلص ہیں اور نہ ان سے زیادہ پاک باطن اور زیادہ تقویٰ و نیکی والے ہی ہیں۔ صحابہ و تابعین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ و پسندیدہ امتی تھے۔ مالکی اور ان کی پارٹی کے لوگ نیز قرامطہ اور فاطمیہ میں سے موصوف کے جو اسلاف اور امام حضرات ہیں وہ صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم سے زیادہ اسرار شریعت کا علم و ادراک بھی نہیں رکھتے، مالکی اور ان کے ہم مزاج لوگوں کی یہ ساری کارستانی ابواب شر اور خیر کی بندشوں کا فتنہ ہے۔ یہ لوگ ایسی باتوں پر کاربند ہیں جن سے بدعات و منکرات کی ترویج و اشاعت ہو رہی ہے لیکن یہ سب جھاگ ہے جو خس و خاشاک کی طرح بہہ جائے گا۔ اور یہ سب باطل ہے جو مٹ کر تباہ ہو جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ انکار کرتا ہے مگر یہ کہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا اگرچہ کافر لوگ ناپسند کریں:۔

کوئی شک نہیں کہ بعض زمانے بعض دوسرے زمانوں کی بہ نسبت افضل ہیں۔ اسی طرح بعض مقامات بعض دوسرے مقامات سے افضل ہیں۔ لیکن زمان و مکان کی فضیلت رائے و قیاس اور استحسان سے نہیں ثابت ہوا کرتی اور نہ ایسے آدمی کی بات سے ثابت ہو سکتی ہے جس کو رسالت الٰہی کی تبلیغ کی خصوصیت نہیں حاصل ہے بلکہ زمان و مکان کی فضیلت رب العالمین سے اور اس ذات گرامی سے حاصل کی جا سکتی ہے جس کو رب العالمین کی طرف سے تبلیغ رسالت کرنی ہے، جب ہم کو کتاب اللہ اور سنت نبویہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی ایسا بیان مل جائے گا جو دوسرے زمان ومکان کے بالمقابل کسی زمان ومکان کی فضیلت کا فیصلہ کرتا ہو تو ہم اس نص اور بیان کو قبول کریں گے اور اس پر اکتفا بھی کریں گے۔ اس کے مدلول ومضمون کو ہم ان باتوں کے لئے وسیع نہیں مانیں گے جن کا متحمل وہ نص اور بیان نہ ہو۔

ہم مالکی موصوف کی طرح یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس چیز کیلئے ایک خصوصی حکم ہے اور اس کے نوع کے لئے اس کا حکم عام ہے۔ ہم اس طرح کی بات کہہ کر اس غلطی ولغویت میں نہیں پڑنا چاہتے جس میں مالکی موصوف جا پڑے ہیں اور نہ ہم اللہ ورسول کے اوپر مالکی کی طرح جھوٹ بہتان اور عدوان والی بات کہنی چاہتے ہیں۔

ہم اپنے لئے اور موصوف مالکی کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ سے ہدایت مانگتے ہیں اور اللہ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے وہ مدد ومعاونت کرنے والا ہے۔

مالکی کی بارہویں دلیل پر بحث ونظر اور اسکی تردید

مالکی موصوف نے بارہویں دلیل اپنے مندرجہ ذیل قول میں بیان کی ہے کہ:۔

"میلاد کو تمام ممالک میں مسلمان اور علماء مستحسن قرار دیتے ہیں اور ہر خطہ وعلاقہ میں اس پر عمل جاری ہے اور یہ چیز شرعاً اس قاعدہ کی وجہ سے مطلوب ہے جو حضرت ابن مسعود کی اس موقوف حدیث سے ماخوذ ہے کہ:۔

ما رآہ المسلمون حسناً فھو عند اللہ حسن وما رآہ المسلمون قبیحاً فھو عند اللہ قبیحٌ۔	جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک اچھی ہے اور جسے مسلمان قبیح سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک قبیح ہے۔

ہم مالکی سے کہتے ہیں کہ میلاد کو مستحسن سمجھنے والے مسلمان اور علماء کون سے ہیں؟ کیا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضہ ہیں؟ قطعاً نہیں۔ کیا وہ تابعین کرام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ؟ قطعاً نہیں :۔ کیا وہ اتباع تابعین ہیں ؟ ہرگز نہیں ۔ کیا فضیلت رکھنے والے تینوں صدیوں کے علماء اور مسلمانوں میں سے کبھی کوئی شخص میلاد کرتا تھا ؟ ہرگز نہیں پھر وہ کون سے علمائے اسلام اور مسلمان ہیں جو میلاد کو مستحسن کہتے ہیں ؟ کیا وہ امام بخاری، مسلم، نسائی، احمد، ابن ماجہ، ترمذی، ابو داؤد، بیہقی اور طبرانی وغیرہ جیسے علمائے حدیث اور شارحین حدیث ہیں جو حدیث کے ماہر اور امام تھے اور وہ سنت نبویہ کی معرفت رکھتے تھے انھوں نے حدیث کی خدمت کے لئے نیز حدیث میں بصیرت حاصل کرنے کے لئے اور غیر حدیثوں کو ذخیرہ احادیث میں داخل ہونے سے رد کرنے کے لئے اپنی جانوں کو وقف کر رکھا تھا کیا یہ حضرات میلاد کے قائل تھے ؟ ہرگز نہیں۔ اور کبھی نہیں۔

کیا وہ امام ابوحنیفہ، مالک، شافعی، احمد، ابن حزم، اوزاعی، ثوری وغیرہ جیسے فقہائے امت و علمائے امت ہیں جو میلاد کو جائز مانتے تھے ؟ قطعاً نہیں تو پھر کیا وہ قرامطہ، فاطمیہ، باطنیہ اور روافض کے مختلف فرقوں اور گروہوں کے قائدین ہیں جو جواز میلاد کے قائل تھے ؟ جی ہاں ! یہی لوگ قائلین میلاد ہیں۔ کیا میلاد کے قائل سلسلۂ صوفیاء کے لوگ یعنی تیجانی، سنوسی، رفاعی، شاذلی، نقشبندی وغیرہ جیسے حضرات ہیں ؟ جی ہاں ! یہی لوگ قائلین میلاد ہیں۔ کیا قائلین میلاد وہ عوام ہیں جن کو مالکی اور ان کی پارٹی والوں نے نیز بدعات و محدثات کی طرف دعوت دینے والے ان کے اسلاف نے دھوکہ و فریب دے رکھا ہے ؟ جی ہاں قائلین میلاد یہی لوگ ہیں۔ جب یہ معاملہ ہے اور کوئی شک نہیں کہ یہ سارے لوگ میلاد کے جواز کے قائل ہیں، اور مالکی معترف ہیں کہ میلاد اس اعتبار سے بدعت ہے کہ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں اس کا وجود نہیں تھا لیکن موصوف مالکی خود تضاد بیانی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مسلمان اور علماء میلاد کو مستحسن سمجھتے رہے ہیں حالانکہ معاملہ یہ ہے کہ فضیلت والی تینوں صدیوں کے سرخیل اور منتخب حضرات اور امت اسلامیہ کے بلند ترین اشخاص علماء، زہاد، عباد، صحابہ، تابعین اور اتباع تابعین وغیرہم کے زمانہ میں میلاد کا وجود نہیں تھا اور نہ ان لوگوں نے اسے دیکھا تھا۔ اگر ہم اس کو جہل مرکب نہ کہیں تو بہر حال یہ مغالطہ کی بات ہے۔ پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی شدہ اثر میں حسن و قبیح کا معتبر ہونا جو مذکور ہے اس میں کن مسلمانوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حسن و قبیح کا اعتبار کیا گیا ہے؟ کیا وہ باطنی قرامطہ، فاطمیہ، اور سلسلۂ تصوف والے وہ لوگ ہیں جن کی عقلوں میں شیطان نے آستانہ بنا رکھا ہے؟ پھر شیطان نے ان کی عقلوں کو اس حد تک بگاڑ دیا ہے کہ ان کے نزدیک وہ چیز اچھی بن کر رہ گئی جس کو شیطان نے اچھا سمجھ رکھا ہے اور ان کے نزدیک وہ چیز قبیح بن گئی ہے جس کو شیطان قبیح سمجھتا ہے؟

کیا مالکی اور ان کی پارٹی والے نیز ان کے اعوان و اسلاف اور شیوخ و ائمہ ہمارے سامنے صحابہ، تابعین، اتباع تابعین، صلحائے امت میں سے فقہاء و محدثین، زہاد و عباد اور سلف صالح کا کوئی قول و فعل میلاد اور محفل میلاد کے جواز و استحسان کے ثبوت میں پیش کر سکتے ہیں؟ کوئی شک نہیں کہ لوگ ہمارے اس چیلنج و تحدی کے جواب سے عاجز رہیں گے اسی وجہ سے ہم صرف اس چیلنج پر اکتفاء کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم اس کے نتیجہ پر پورا بھروسہ رکھتے ہیں، اسی وجہ سے ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی شدہ اثر مذکور کے پایۂ ثبوت اور اس کے معنی و مراد پر مالکی کے ساتھ بحث و نظر کرنے سے اعراض کرتے ہیں نیز اس سلسلے میں بھی ہم بحث کرنا نہیں چاہتے کہ اہل علم نے حضرت ابن مسعود سے مروی شدہ اس اثر پر خصوصیت سے کیا باتیں ذکر کی ہیں۔

ہم مالکی کی اس دلیل کے رد کے سلسلے میں اپنی گفتگو امام شاطبی کی ذکر کردہ بات پر ختم کر رہے ہیں۔ امام شاطبی نے اپنی کتاب الاعتصام جلد دوم میں ایک باب منعقد کیا ہے اس باب میں امام شاطبی نے بدعت اور استحسان و مصالح مرسلہ کے درمیان فرق کا ذکر کیا ہے استحسان و مصالح مرسلہ کو اہل علم کا ایک گروہ مانتا تھا لیکن ان دونوں چیزوں کو اہل بدعت نے بدعت سازی کی مشروعیت کی دلیل بنا لیا ہے، ہم اس جگہ امام شاطبی کی اتنی باتیں نقل کر رہے ہیں جن کی یہاں گنجائش ہے اور زیادہ معلومات کے لئے شائقین کو موصوف کی کتاب مذکور کا مطالعہ کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ موصوف شاطبی نے کتاب مذکور کے آٹھویں باب میں کہا جو بدعات اور مصالح مرسلہ و استحسان کے درمیان فرق کے سلسلے میں منعقد کیا گیا ہے:۔

"اس باب میں اس موضوع پر کلام کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ اس بات پر غور کیا جائے کہ کون سی باتیں بدعت ہیں اور کون سی نہیں ہیں؟ کیونکہ بہت سے لوگ اکثر مصالح مرسلہ کو بدعت شمار کرتے ہیں اور انھیں صحابہ و تابعین کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اپنی اختراعی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادات کے لئے انھیں حجت قرار دیتے ہیں۔ کچھ لوگ بدعات کی اتنی ہی اقسام بتلاتے ہیں جتنی اقسام احکام شرعیہ کی ہیں۔ چنانچہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ بعض بدعات واجب و مستحب ہیں۔ بدعات واجبہ میں سے یہ لوگ قرآن مجید کا قید تحریر میں لانا شمار کرتے ہیں اور اس طرح کی دوسری باتوں کو بھی ان کی مثال میں پیش کرتے ہیں۔ اور مستحب بدعتوں میں ایک قاری کے پیچھے تراویح پڑھنے کو گناتے ہیں۔

مصالح مرسلہ کا مطلب یہ ہے کہ کسی ایسی مناسب چیز کا اعتبار کر کے مسئلہ مستنبط کیا جائے جس پر کوئی معین اصول یعنی شرعی قاعدہ وضابطہ شاہد نہیں۔ یہ کوئی ایسی قیاسی چیز بھی نہیں کہ اگر اسے عقل وقیاس کے سامنے پیش کیا جائے تو وہ اس کو قبول کر لے بالکل اسی طرح کی چیز مستحسن سمجھی جانے والی بدعتوں میں موجود ہوا کرتی ہے۔ اس کا تعلق اسکے واضعین کے حسب خیال دین میں مصلحت والے ایسے امور سے ہوتا ہے جو خصوصی طور پر شریعت میں موجود ہوا کرتے ہیں۔ لہذا اگر یہ بات ثابت ہو تو مصالح کا اعتبار کرنا درست ہو گا اور جب یہ درست ہو گا تو بدعات مستحسنہ کا اعتبار بھی درست ہو گا کیونکہ یہ دونوں ایک ہی وادی میں جاری وساری ہیں۔ اگر بدعات کا اعتبار درست نہیں تو مصالح مرسلہ کا اعتبار بھی ٹھیک نہیں۔

امام شاطبی نے یہاں تک کہا کہ، جب یہ چیز اہل بدعت کے پاؤں پھسلنے کی جگہ ہے کہ اس پہلو سے وہ اپنی بدعات کے حق ہونے پر استدلال کرتے ہیں تو اس بات پر غور کرنا متعین وضروری ہو گیا کہ ان اہل بدعت کے غلطی میں واقع ہونے کا کیا سبب ہے؟ تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ مصالح مرسلہ بدعات میں سے نہیں ہیں۔ اللہ کے فضل سے مصالح مرسلہ کا کوئی بھی تعلق قریب یا دور سے بدعات کے ساتھ نہیں ہے اور اللہ ہی اچھی باتوں کی توفیق دینے والا ہے لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ :-

وہ معنی مناسب جس کے ساتھ حکم شرعی مربوط ہوا کرتا ہے۔ تین قسموں سے خالی نہیں ہو سکتا :-

۱ — اس معنی مناسب کے مقبول ہونے پر شریعت کی شہادت موجود ہو۔ دریں صورت اس کے صحیح ہونے میں کوئی اشکال نہیں اور اس سے کام چلانے میں کوئی اختلاف نہیں۔ ورنہ شریعت کی مخالفت لازم آئے گی۔ مثلاً جانوں اور اعضاء وغیرہ کی حفاظت کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصاص کی مشروعیت کے اندر ایسا معنی مناسب موجود ہے جس کے قابل قبول ہونے پر شرعی شہادت موجود ہے لہذا اس کے صحیح ہونے میں کوئی اشکال نہیں۔

۲ - اس معنی مناسب کے مردود ہونے پر شریعت شہادت دیتی ہو۔ دریں صورت اسے قبول کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ کیونکہ یہ مناسبت حکم شرعی کی مقتضی نہیں۔ یہ صرف عقلی تحسین والوں کا مذہب ہے بلکہ جب معنی ظاہر ہو اور ہم سمجھ جائیں کہ شریعت نے اقتضائے احکام میں اس کا اعتبار کیا ہے تو ہم اسے قبول کریں گے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک مصلحت سے مراد وہ چیز ہے جس کی رعایت خلق خداوندی کو فائدہ پہونچانے یا نقصان سے بچانے کے لئے اس طرح کی گئی ہو کہ اس کا ادراک کسی حال میں عقل ذاتی طور پر نہ کرسکتی ہو۔ اگر شریعت اس معنی کے معتبر ہونے کی شہادت نہ دے بلکہ اسے رد کردے تو وہ معنی تمام مسلمانوں کے اتفاق سے مردود ہے۔ اس کی ایک مثال وہ ہے جس کو امام غزالی نے بعض اکابر علماء سے نقل کیا ہے کہ وہ کسی بادشاہ کے یہاں گئے بادشاہ نے ان سے پوچھا کہ ماہ رمضان کے دن میں جماع کا کیا کفارہ ہے؟ عالم موصوف نے کہا کہ تم کو دو مہینہ متواتر روزے رکھنا لازم ہے جب عالم موصوف بادشاہ کے یہاں سے نکلے، تو بعض فقہا نے موصوف سے کہا کہ غلام آزاد کرنے پر قدرت رکھنے والے کو آپ نے غلام آزاد کرنے کا فتویٰ دینے کے بجائے دو مہینے متواتر روزے کا فتویٰ کیوں دیا؟ روزہ تو تنگ دست لوگوں کا کفارہ ہے یہ بادشاہ لاتعداد غلاموں کا مالک ہے۔ عالم موصوف نے جواب دیا کہ اگر میں اس بادشاہ سے یہ کہتا کہ تم پر ایک غلام آزاد کرنے کا کفارہ لازم ہے تو غلام کو بلا کر آزاد کردیتا اس طرح وہ بار بار روزہ توڑ کر غلام آزاد کرتا رہتا کیونکہ غلام آزاد کرنے سے اس کی غلط روی نہیں رک سکتی۔ مگر دو مہینوں کے مسلسل روزے اسے اس غلط روی سے باز رکھ سکیں گے۔"

چنانچہ یہ معنی مناسب ہے کیونکہ کفارہ سے شریعت کا مقصود زجر و توبیخ اور غلطیوں کی بندش ہے اور بادشاہ کو دو مہینے متواتر روزے ہی غلط روی سے باز رکھ سکتے ہیں لیکن عالم موصوف کا فتویٰ مذکورہ باطل ہے کیونکہ بذریعہ وطی توڑے ہوئے روزۂ رمضان کے کفارہ میں وارد شدہ مختلف باتوں کو کچھ علماء اختیاری مانتے ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک کفارہ ادا کرنے سے مقصود حاصل ہو جائے گا اور کچھ حضرات ترتیب کے قائل ہیں کہ روزہ کے ذریعہ کفارہ پر آزادئ غلام مقدم ہے بشرطیکہ قدرت ہو لہذا بذریعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ کفارہ کو مقدم قرار دینے کا اختیار مفتی کو نہیں ہے اور اس بات کا قائل کوئی بھی نہیں ہے۔

امام شاطبی نے یہاں تک کہا کہ :-

۳- جس معنی مناسب سے متعلق شواہد خاصہ خاموش و ساکت ہوں۔ نہ اس کے معتبر ہونے کی شہادت دیتے ہوں نہ اسے لغو قرار دیتے ہوں اس کی دو قسمیں ہیں :-

(۱) اس معنی کے موافق کوئی نص نہ ہو جیسے قتل کے مانع میراث ہونے کی تعلیل مقصود ضد کے ساتھ۔ اگر بالفرض اس کے موافق کوئی نص نہیں ہے تو اس علت کی کوئی مثال و نظیر تصرفات شرع میں نص سے نہیں ملتی اور نہ اس علت کے مناسب معنی کوئی مثال ملتی ہے جو اس علت کی قابل اعتبار جنس ہو، لہذا اسے علت قرار دینا صحیح نہیں اور نہ اس پر حکم شرعی کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔ یہ بات متفق علیہ ہے اس قسم کی بات صرف اس کے قائل کی قانون سازی ہے لہذا اسے قبول نہیں کیا جا سکتا یعنی کہ اس بات کا تعلق شریعت اسلامیہ سے کچھ نہیں یہ آدمی کی اپنی ایجاد ہے۔

(۲) جو معنی مناسب تصرفات شارع کے موافق ہو وہ اس طرح کہ اس معنی مناسب کی کوئی ایسی جنس پائی جاتی ہو جس کو شارع نے بلا کسی متعین دلیل کے فی الجملہ معتبر مانا ہو۔ یہ "استدلال" مرسل ہے جو مصالح مرسلہ کے نام سے موسوم ہے۔ یہاں موصوف شاطبی نے اس کی توضیح کے لئے دس مثالوں کا ذکر کیا ہے۔ پھر موصوف نے کہا کہ :-

یہ دسوں مثالیں تمھارے سامنے مصالح مرسلہ کی عملی صورت واضح کر دیتی ہیں اور تمھارے سامنے چند باتوں کا معتبر ہونا بھی یہ ظاہر کر دیتی ہیں :-

(۱) مقاصد شریعت کی موافقت اس طرح ہو کہ شرعی اصول اور شرعی دلیل کی نفی نہ ہوتی ہو۔

(۲) اس میں پائی جانے والی بات عام طور سے صرف عقلی طریقہ پر سمجھ میں آ جائے اور عقل میں آنے والی مناسبتوں کے اس طرح امور موافق ہو کہ اگر اسے عقل کے سامنے پیش کیا جائے تو عقل اسے قبول کر لے لہٰذا عبادت والے امور میں نیز وہ امور شرعیہ جو عبادت کے قائم مقام ہیں ان میں مصالح مرسلہ کا کوئی اثر و دخل نہیں ہو سکتا کیونکہ عبادت سے متعلق عام امور معنوی طور پر عقلی چیز نہیں ہیں مثلاً وضو، روزہ، نماز، کہ ایک مخصوص وقت میں تو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیزیں ضروری ہیں مگر دوسرے اوقات میں نہیں۔ لہذا توفیق یافتہ صاحب نظر کو غور کرنا چاہیے کہ تفصیلی مناسبات سے خالص منافات رکھنے والے قانون کو تم نے کیونکر وضع کر لیا ہے؟ کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ مختلف النوع ہونے کے باوجود طہارت کی ہر قسم کسی ایسی تعبدی چیز کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے کہ بادی الرائے میں بظاہر وہ چیز دوسری قسم کی طہارتوں سے بہت زیادہ مختلف ہوتی ہے؟ چنانچہ خارج ہونے والے پیشاب و پاخانے نجس ہیں۔ ان کے نکلنے سے نہ صرف پیشاب و پاخانہ خارج ہونے کے مقامات کو پاک کرنا ضروری ہوتا ہے بلکہ اعضائے وضو کو پاک کرنا بھی واجب ہوتا ہے مگر باقی پورے جسم کا پاک کرنا واجب نہیں ہوتا لیکن اگر منی یا خونِ حیض نکلے تو پورے جسم کا غسل لازم ہوتا ہے۔ صرف نکلنے کے مقام کو دھونا ہی ضروری نہیں ہوتا اور نہ صرف اعضائے وضو کا دھولینا کافی ہوتا ہے پھر مٹی جس میں آلودگی کا وصف پایا جاتا ہے وہ طہارت و نظافت فراہم کرنے میں پانی کی قائم مقامی اور نیابت کرتی ہے۔

اس جگہ موصوف امام شاطبیؒ نے انواع عبادت مثلاً نماز، روزہ، حج وغیرہ کی مثالیں پیش کی ہیں اور اس بات کو واضح کیا ہے کہ عبادات کا معاملہ تعبدی ہے جس کا تفصیلی معنی و مطلب سمجھ میں نہیں آتا اور نہ یہ عقلی چیز ہے۔ پھر موصوف نے تیسری بات کی مثال اپنے مندرجہ ذیل بیان میں پیش کی ہے:-

۳ ۔ مصالح مرسلہ کا حاصل یہ ہے کہ امر ضروری کی حفاظت کی جائے اور دین میں لازم ہونے والے حرج کو رفع کیا جائے اور ایسی ضروری چیز کی حفاظت سے مصالح مرسلہ کا تعلق ہے جس کے بغیر کوئی واجب شرعی انجام پذیر نہ ہو سکے، لہذا مصالحِ مرسلہ کا تعلق وسائل سے ہے کیونکہ مقاصد اور مقاصد کا رفع حرج کی طرف لوٹانا تخفیف کے باب سے تعلق رکھتا ہے۔ تشدید و سختی کے باب سے نہیں۔

موصوف امام شاطبی رح نے یہاں تک کہا کہ جب مصالح مرسلہ کی یہ شرطیں ثابت ہو گئیں تو معلوم ہو گیا کہ بدعات مصالح مرسلہ کی ضد کی حیثیت رکھتی ہیں کیونکہ مصالح مرسلہ کا موضوع وہ چیزیں ہیں جو حسب تفصیل معقول المعنی ہیں اور تعبدی چیزیں درحقیقت معقول المعنی نہیں ہیں۔

امام شاطبی رح نے یہاں تک کہا کہ مصالح مرسلہ یا تو باب وسائل میں سے ضروری چیز کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفاظت سے تعلق رکھتی ہیں یا پھر تخفیف سے تعلق رکھتی ہیں لہذا مصالح مرسلہ کی بنیاد پر بدعات کی ایجاد ناممکن ہے اور نہ تو ان کی وجہ سے مستحب چیزوں میں اضافہ کرنا ممکن ہے کیونکہ بدعات کا تعلق باب وسائل سے ہے اس لئے کہ ان کی پابندی کرنی ہے نیز اسلئے بھی کہ وہ تکلیف شرعی میں ایک اضافہ ہے اور یہ چیز تخفیف کی ضد ہے۔

ان ساری تفاصیل کا حاصل یہ ہے کہ بدعت ساز شخص کا کوئی تعلق مصالح مرسلہ سے نہیں ہے۔ مگر تمام علماء کے متفق علیہ فیصلہ کے مطابق بدعت ساز شخص کا مصالح مرسلہ کی صرف اس قسم سے تعلق ہے جو لغو و کالعدم ہے۔ مصالح مرسلہ کی اس قسم کے ساتھ اسطرح کا تعلق مبتدع شخص کی لغویت کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ اچھائی کی توفیق دینے والا ہے۔

مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ شارع کا مقصد یہ ہے کہ عبادات میں سے کسی معاملہ کو بندوں کی رائے و قیاس کے حوالہ نہ کیا جائے لہذا سوائے اس کے کوئی راستہ نہیں کہ شارع کی قائم کردہ حدبندی کی پابندی کی جائے اور شارع کی تحدید پر کوئی زیادتی بدعت ہوگی جیسا کہ شارع کی تحدید میں کسی قسم کی کمی بدعت ہے۔

مذکورہ بالا بحث کے بعد امام شاطبی رح نے ایک "فصل" کا عنوان منعقد کر کے کہا کہ :۔

اہل بدعت استحسان سے بھی تعلق رکھتے ہیں یعنی وہ لوگ استحسان کو بھی اپنی بدعت سازی کے لئے سہارا و وسیلہ بناتے ہیں۔ لیکن استحسان کسی مستحسن (استحسان کرنے والے) کے بغیر نہیں پایا جا سکتا۔ یہ مستحسن عقل ہو یا شرع ہو، شریعت ہر چیز کو مستحسن یا قبیح قرار دے کر فارغ ہو چکی ہے۔ کیونکہ شرعی دلیلوں کا یہی مقتضی ہے۔ لہذا ان کا استحسان نام رکھنا بے فائدہ ہے اور نہ اس کے لئے کتاب وسنت اور اجماع نیز ان سے حاصل شدہ قیاس و استدلال سے زائد کوئی دوسرا نام تجویز اور وضع کرنے کی ضرورت ہے۔ دریں صورت صرف عقل کو استحسان کنندہ قرار دیا جا سکتا ہے اگر عقل دلیل کی بنیاد پر کسی چیز کو مستحسن قرار دیتی ہے تو اس کا نام استحسان رکھنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق دلیلوں سے ہے۔ کسی دوسری چیز سے نہیں۔ اور اگر عقل بلا کسی دلیل کے کسی چیز کو مستحسن قرار دیتی ہے تو یہی چیز وہ بدعت ہے جسے "مستحسن" سمجھ لیا گیا ہے۔ اس چیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تائید ان اہل علم کی بات سے ہوتی ہے جو استحسان کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ "مجتہد کا اپنے فعل کو اچھا قرار دینا اور اپنی رائے و قیاس کی بنا پر اس کی طرف مائل ہونا۔ استحسان کہلاتا ہے،، ان اہل علم نے کہا کہ "استحسان کرنے والوں کے نزدیک استحسان ان چیزوں کی جنس میں سے ہے جن کو عادات کے طور پر اچھا سمجھا جاتا ہے اور جن کی طرف طبائع کا میلان ہوا کرتا ہے لہذا ان کے مقتضی کے مطابق ان پر حکم لگانا جائز ہے۔ بشرطیکہ شریعت میں ایسی بات نہ پائی جائے جو اس کلام کے منافی ہو۔

پھر امام شاطبی رح نے بیان کیا کہ تعبدی چیزوں میں سے کچھ ایسی بھی ہیں جن پر کوئی دلیل نہیں۔ انھیں کا نام بدعت ہے لہذا ان کا حسن و قبیح کی دو قسموں میں منقسم ہونا لازمی و ضروری ہے کیونکہ ہر استحسان درست اور حق نہیں ہوسکتا۔ امام شاطبیؒ نے یہاں تک کہا کہ قائلین استحسان نے دلیلیں پیش کی ہیں :۔

(۱) اللہ تعالی کا یہ قول کہ :۔

و اتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم۔ (سورۃ الزمر : ۵۵)	اتباع کرو تم اس میں سے احسن ترین چیز کی جو تمھاری طرف تمھارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔
فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه،، (سورۃ الزمر :۔ ۱۹۵)	میرے ان بندوں کو بشارت سنا دیجیے جو بات سنتے اور احسن ترین بات کی پیروی کرتے ہیں۔،،

قائلین استحسان کا کہنا ہے کہ ان آیات میں حسن سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کو ان کی عقلیں مستحسن سمجھتی ہیں۔

(۲) ارشاد نبوی ہے کہ :۔

ما رآه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن،،	جس چیز کو مسلمان اچھی سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔

قائلین استحسان کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ اپنی عقلوں اور قیاس سے جن چیزوں کو اچھا سمجھتے ہیں وہ اللہ کے نزدیک اچھی ہیں کیونکہ اگر وہ چیزیں دلیل شرعی کی بنا پر اچھی ہوتیں تو وہ مسلمانوں کی سمجھ والی اچھی چیزیں نہ قرار پاتیں بلکہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرعی طور پر اچھی رہتیں اس لئے کہ تمھارے خیال کے مطابق شرعی حکم لگانے میں عقلوں کو کوئی دخل نہیں ہے۔ لہذا اس حدیث کا مطلب اگر یہ لیا ئے کہ دلیلِ شرعی سے ثابت شدہ اچھی چیزیں اچھی ہیں۔ تو حدیث مذکور کا کوئی فائدہ و معنی نہیں رہے گا لہذا یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں جس چیز کو حسن کہا گیا ہے وہ ایسی چیز ہو سکتی ہے جس کو مسلمان اپنی عقلوں سے اچھی سمجھیں۔

۳۔ حمام میں داخل ہونے کی اجرت کی مقدار اور اس میں ٹھہرنے کی مدت کی مقدار نیز اس میں استعمال کئے جانے والے پانی کی مقدار کو مقرر و متعین کئے بغیر حمام میں داخل ہونے کو امت نے مستحسن قرار دیا ہے اور اس کا سبب اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ ایسا کرنا یعنی دخول حمام کی اجرت کی مقدار، اس میں ٹھہرنے اور اس کے استعمال کردہ پانی کی مقدار کو مقرر کرنے کو عام عادت میں قبیح سمجھا جاتا ہے۔ لہذا اسے طے کرنے کو چھوڑ دینا لوگوں نے مستحسن قرار دے لیا ہے حالانکہ ہم قطعی طور پر جانتے ہیں کہ مجہول مزدوری اور مجہول مدت والی مزدوری یا مجہول المقدار خریدی ہوئی چیز ممنوع ہے۔ مگر حمام میں ان امور کے باوجود داخلہ کو مستحسن قرار دیا گیا ہے جبکہ یہ بات ثابت شدہ دلیل کے خلاف بھی ہے اس لئے اس صورت میں استحسان بدرجۂ اولی جائز ہوگا جبکہ وہ خلافِ دلیل نہ ہو۔

تم دیکھ رہے ہو کہ یہ بات بھی لغزشِ قدم کی جگہ ہے جو شخص ایجاد بدعت کرنی چاہے وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ اگر میں نے فلاں فلاں باتوں میں استحسان سے کام لیا ہے تو میرے علاوہ دوسرے علماء نے بھی استحسان کیا ہے۔ جب یہ معاملہ ہے تو ضروری ہے کہ اس فصل کے ساتھ زیادہ توجہ دی جائے تاکہ کوئی جاہل یا عالم ہونے کا دعوی دار اس سے دھوکہ نہ کھا جائے۔

مذکورہ بالا بیان کے بعد امام شاطبی رح استحسان کی تعریف اور اس کی مختلف تعریفوں پر بحث و نظر میں لگ گئے نیز موصوف استحسان کے معتبر ہونے اور اس کی شرطوں کے بارے میں علماء کے اقوال کی بحث و تمحیص میں مصروف ہو گئے۔ پھر اس کے بعد موصوف امام شاطبی رح نے فرمایا کہ :۔

جب یہ بات ثابت اور طے ہو گئی تو ہم کو سب سے پہلے اس دلیل پر بحث و نظر کی طرف رجوع کرنا چاہیئے جس کو لوگ استحسان کے دلیل ہونے پر بطور حجت پیش کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ استحسان کی یہ تعریف کی گئی ہے کہ مجتہد اگر اپنے کسی فعل کو اچھا سمجھے اور اپنی رائے و قیاس سے اس کی طرف مائل ہو تو اس کے اس طرز عمل کو استحسان کہتے ہیں "۔

گویا کہ یہ لوگ اس نوع کی چیز یعنی استحسان کو احکامِ شرعیہ کی جملہ دلیلوں میں شمار کرتے ہیں۔ اور کوئی شک نہیں کہ عقل اس بات کو جائز قرار دیتی ہے کہ شریعت میں ایسی بات وارد ہوئی ہو بلکہ عقل اس کو بھی جائز قرار دیتی ہے کہ عوام الناس کے اوہام میں آنے والی باتیں بھی از روئے شریعت درست ہوں اور یہ باتیں اللہ کے احکام ہوں جن کے مقتضی پر عمل لازم ہو لیکن محض عقلی طور پر اس کے جائز ہونے سے حقیقت میں اس کا وقوع نہیں لازم آتا اور اس کی پابندی کا علم نہ تو شریعت کی کسی قطعی دلیل سے ہو سکتا ہے نہ ظنی دلیل سے اور نہ بدیہی و ظاہری طور پر اس کی معرفت ہو سکتی ہے نہ نظری و کسبی طریقہ پر ـــ لہذا اسے اللہ کا حکم قرار دینا جائز نہیں کیونکہ عقلی طور پر صرف اسے ابتداءً جائز قرار دیا گیا ہے ورنہ حقیقی طور پر اس کا وقوع نہیں ہوا ہے۔

نیز ہم جانتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے غیر منصوص واقعات کے معاملہ میں اپنی سمجھ کے مطابق ثابت شدہ امور سے استنباط کرنے اور ان کی طرف رجوع کرنے میں اپنی نظر و توجہ مرکوز و محصور رکھی اور ان صحابہ میں سے کسی نے یہ نہیں کہا کہ میں نے اس معاملہ میں یہ فتویٰ اس لئے دیا ہے کہ میری طبیعت کا میلان یہی ہے اور یہ چیز میری چاہت و اشتیاق کے موافق ہے۔ اگر کوئی یہ کہتا تو اس پر سخت تنقید و نکیر ہوتی اور اس سے کہا جاتا کہ بھلا تمھارے لئے یہ کہاں سے جائز ہو گیا کہ اللہ کے بندوں کے اوپر محض طبیعت کے میلان اور قلب کے رجحان کے مطابق احکام صادر کرو ؟ یہ تو قطعی طور پر باطل طریقہ ہے۔

بلکہ صحابۂ کرام باہم مناظرہ کرتے اور ایک دوسرے کے ماخذ پر اعتراض کرتے۔ نیز یہ لوگ شریعت کے ضوابط کو محصور مانتے تھے اگر حکم شرعی کا تعلق صرف استحسان سے ہوتا تو صحابہ کرام کے باہم مناظرہ کا کوئی معنی و فائدہ نہیں کیونکہ کھانے پینے اور لباس وغیرہ میں لوگوں کے اغراض و رجحانات مختلف ہوتے ہیں اور ان معاملات میں کسی سے کسی کو مناظرہ کی ضرورت نہیں پڑتی۔ کوئی کسی سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ پانی تمھارے نزدیک دوسرے پانی کے بالمقابل زیادہ لذیذ کیوں ہے ؟ حالانکہ شریعت کا معاملہ ایسا نہیں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ ازیں عملی بدعات کے اکثر خوگرد احباب کسی سے مناظرہ پسند نہیں کرتے اور نہ کسی عالم وغیر عالم سے اپنی مطلوبہ باتوں کے سلسلے میں آغاز گفتگو کرتے ہیں کیونکہ انھیں رسوائی کا خوف ہوتا ہے کہ کہیں انھیں کوئی شرعی دلیل اپنے موقف پر نہ مل سکے۔ اگر وہ کسی عالم کو پاتے ہیں یا کسی عالم سے ان کی ملاقات ہوتی ہے تو وہ اس کے ساتھ تصنع اور بناوٹ سے کام لیتے ہیں اور اگر وہ کسی عامی جاہل کو پاتے ہیں تو اس کے اوپر شریعت طاہرہ کے اوپر ایسے اشکالات پیش کرتے ہیں کہ وہ لرز جاتا ہے، نیز یہ لوگ عوام کو تخلیط و تلبیس میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ جب دیکھتے ہیں کہ ان عوام پر حیرت والتباس طاری ہے تو ان کے اوپر بتدریج یکے بعد دیگرے تھوڑی تھوڑی اپنی ایجاد کردہ بدعات پیش کرتے ہیں اور یہ لوگ اہل علم کی مذمت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ اہل دنیا ہیں اور دنیا میں یہ لوگ منہمک ہیں۔ اپنے کو یہ لوگ اللہ والے اور خاصان خدا قرار دیتے ہیں، یہ لوگ بسا اوقات ان عوام کے اوپر غالی صوفیاء کا کلام بطور شواہد و دلائل پیش کرتے ہیں۔ امام شاطبیؒ نے یہاں تک کہا کہ قائلین استحسان کی پیش کردہ پہلی دلیل کا کوئی تعلق مسئلہ استحسان سے نہیں ہے کیونکہ اتباع احسن کا مطلب ہے اتباع دلائل شرعیہ خاص طور پر اتباع قرآن مجید۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا۔ (سورة الزمر: ۲۳)

اللہ تعالیٰ نے کتاب متشابہ کی صورت میں "احسن الحدیث" نازل فرمائی ہے۔

امام مسلم کی تخریج کردہ حدیث صحیح میں آتا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ:۔

اما بعد:۔ فان احسن الحدیث کتاب اللہ۔

بیشک "احسن الحدیث" اللہ کی کتاب (قرآن) ہے۔

دریں صورت دلیل مذکور پیش کرنے والوں کو ضرورت ہے کہ وہ مدلل طور پر بیان کریں کہ طبیعت کے میلانات اور نفوس کے رجحانات اللہ کی جانب سے ہماری طرف نازل شدہ چیزیں اور احکام ہیں اور یہ ثابت کرنا تو خیر بڑی دور کی بات ہے کہ یہ طبعی میلانات اور نفسانی رجحانات احسن الحدیث ہیں:۔

اور اللہ کے قول "والذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ (جو لوگ بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سن کر احسن ترین قول کا اتباع کرتے ہیں) کے سلسلہ میں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ۔
"میلان نفوس" کو قول کہا جا سکتا ہے یا نہیں پھر اس پر غور کرنا ہو گا کہ "میلان نفوس" احسن الحدیث ہے یا نہیں؟

قائلین استحسان کی یہ ساری باتیں فاسد ہیں پھر ہم ان لوگوں کے اس استحسان کے خلاف و معارض یہ کہتے ہیں کہ ہماری عقلیں تمھارے استحسان کو باطل قرار دینے کی طرف میلان رکھتی ہیں۔ نیز ہماری عقلوں کا یہ میلان ہے کہ استحسان حجت نہیں ہے۔ حجت صرف وہ شرعی دلیلیں ہیں جو شریعت سے ماخوذ ہیں۔

نیز قائلین استحسان کو عوام الناس اور غیر اہل نظر لوگوں کا استحسان بھی ماننا لازم ہو گا۔ کیونکہ ان قائلین استحسان نے یہ مفروضہ قائم کر رکھا ہے کہ شرعی حکم خالی خولی میلان نفس اور رجحان طبیعت کے تابع ہے حالانکہ یہ محال بات ہے کیونکہ یہ معلوم ہے کہ میلانِ نفس اور رجحانِ طبیعت شریعت کی ضد ہیں ان کا ادلۂ شریعت میں سے ہونا تو بڑی دور کی بات ہے۔

قائلین استحسان کی پیش کردہ دوسری دلیل میں کئی وجوہ سے کوئی حجت نہیں ہے:۔

۱ ـ اس دلیل کا ظاہر مضمون اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جس چیز کو تمام مسلمان اچھی سمجھیں وہ چیز اچھی ہے اور امتِ مسلمہ کسی باطل چیز پر متفق نہیں ہو سکتی لہذا کسی چیز کی اچھائی پر مسلمانوں کا متفق ہو جانا اس بات کی دلیل ہے کہ شرعاً وہ چیز اچھی ہے کیونکہ اجماعِ شرعی دلیل کو شامل ہے۔ لہذا حدیث مذکور تمھارے موافق نہیں بلکہ تمھارے خلاف حجت ہے۔

۲ ـ قائلین استحسان کی پیش کردہ یہ دلیل ایک خبر واحد ہے جو ایک قطعی مسئلہ کے سلسلے میں بطور حجت پیش کی گئی ہے لیکن قطعی مسئلہ میں خبر واحد مسموع نہیں۔

۳ ـ اگر اس حدیث سے مراد تمام مسلمان نہیں بلکہ بعض مسلمان ہیں تو اس سے عوام الناس کے استحسان کا حجت ہونا لازم آتا ہے۔ حالانکہ یہ بات بالاجماع باطل ہے۔

امام شاطبی رحمہ اللہ موصوف نے یہاں تک کہا کہ الحاصل مبتدعین کا اس قسم کی باتوں کا سہارا لینا یقیناً بے کار و غیر مفید چیز ہے الخ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالکی کی تیرہویں دلیل پر بحث ونظر اور اسکی تردید

مالکی موصوف نے تیرہویں دلیل کا تذکرہ اپنے اس بیان میں کیا ہے کہ :-
"میلاد ذکر، صدقہ، اور ذات نبوی کی تعظیم ومدح سرائی پر مشتمل اجتماع ہوا کرتا ہے لہذا وہ سنت ہے اور یہ ساری باتیں شرعاً مطلوب ہیں اور قابلِ مدح بھی۔ اس سلسلے میں احادیث صحیحہ آئی ہوئی ہیں اور ان کاموں پر ترغیب بھی دلائی گئی ہے"
ہم مالکی موصوف کی مذکورہ بالا دلیل کے بالمقابل مندرجہ ذیل توقف وتامل رکھتے ہیں :-

ا - ہم کو مالکی کی ذکر کردہ اس بات پر توقف ہے کہ میلاد اجتماعِ ذکر وصدقہ وغیرہ ہے کیونکہ ہم مالکی سے یہ کہتے ہیں کہ محافل میلاد اگرچہ موصوف کی مزعومہ باتوں پر مشتمل ہوتی ہیں مگر یہ اجتماعات منکرات اور گناہوں سے مخلوط ہوتے ہیں، ان اجتماعات میں عورتوں مردوں کے درمیان اختلاط ہوتا ہے اور ان میں مختلف قسم کے باجے بجائے جاتے ہیں۔ اگرچہ مالکی نے اپنے اس رسالہ میں اس بات کی نفی کی ہے کہ ان کی محافل میلاد اس قسم کی باتوں پر مشتمل نہیں ہوتیں مگر بطور اعتراف واقرار موصوف نے ہمارے سامنے یہ مان لیا ہے کہ ان کی محافل میلاد عقلوں کو اوہام وتخیلاتِ باطلہ اور عقائد سخیفہ کی تربیت دینے پر مشتمل ہوتی ہیں۔ وہ اس طرح کہ موصوف مالکی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان کی مجالسِ میلاد میں جو لوگ حاضر ہوتے ہیں وہ خدمت نبویہ میں حاضر ہوتے ہیں اس لئے ذاتِ نبوی کے لئے قیام کرنا ضروری ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ اجتماع عقلوں کا مذاق اڑانے والی باتوں اور عقائدِ سخیفہ قبول کرنے پر مشتمل ہوتا ہے۔
مزید برآں یہ کہ اس اجتماع پر عورتوں مردوں کے اختلاط گانے بجانے اور کھانے پینے میں فضول خرچی کے گناہ اور عطیات کی طلب کے جرائم چھائے رہتے ہیں۔ ان ساری باتوں کو مالکی اور ملک کے اندر وباہر موصوف مالکی کی پارٹی والے لوگ جانتے ہیں۔ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شرمناک وضع اور بری کیفیت و حالت والا اجتماع شرعًا مطلوب ہو سکتا ہے
اللہ تعالیٰ پاک ہے یہ سراسر بہتان عظیم ہے۔

اگر مالکی کے حسب خیال میلاد والے اجتماع ذکر، صدقہ اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و مدح سرائی پرمشتمل ہوتے ہیں تو کوئی شک نہیں کہ موصوف مالکی کا یہ مزعومہ ذکر دراصل کتب میلاد اور دلائل الخیرات وغیرہ جیسی کتابوں کی تلاوت و خواندگی ہے جو شرک و بدعت والی باتوں اور ذات نبوی کی بابت غلو پرمشتمل ہوتی ہیں نیز آپ کو مقام نبوت سے اونچا کر کے ربوبیت و الوہیت کے درجہ تک پہنچا دیتی ہیں اور صدقہ سے مالکی کی مراد یہ ہے کہ محافل میلاد میں شریک ہونے والے اچھے برے، غنی فقیر لوگوں کے لئے کھانے پینے کے دستر خوان لگائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ اہل علم نے اور میلاد کے اوصاف و خصائص سے واقف لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ میلاد میں صدقہ وخیرات سے مراد یہ ہے کہ محافل میلاد میں حاضر ہونے والے لوگ ان محفلوں کے لئے وہ عطیات اور چندے پیش کرتے ہیں جو فریب خوردگی و ضلالت آفرینی وجھوٹی ترغیب و اشتعال انگیزی سے متاثر ہو کر اور جذبات میں آکر نچھاور کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس قسم کے اموال جمع کرنے کے لئے مخصوص شدہ آدمی کے پاس محفل میلاد کی ضرورت سے زیادہ عطیات اور چندے اکٹھا ہو جاتے ہیں جن کو مالکی اور انکی پارٹی والے سربراہانِ میلاد اور قائدین میلاد ہتھیا لیا کرتے ہیں اور یہ دعویٰ کہ "میلاد میں تعظیم نبوی اور مدح نبوی ہوتی ہے" میلاد خواں لوگوں کا بیت القصید اور ٹیپ کا بند ہے اگر اسے قمیص عثمان نہ کہا جائے تو بہرحال یہ ایک جھوٹا پروپیگنڈہ ہے۔ ان محافل میلاد میں بوصیری کے قصیدۂ بردہ وغیرہ جیسے وہ مناقب جو بہ ترنم سے گائے جاتے ہیں جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام کو ربوبیت و الوہیت کے درجہ تک پہنچا دیتے ہیں۔ مثلاً مندرجہ ذیل اشعار ؎

یہاں اشعار مذکورہ کا اردو ترجمہ لکھا جا رہا ہے:۔

"اے ساری مخلوقات میں سب سے زیادہ باعزت محمد صلے اللہ علیہ وسلم! آپؐ کے علاوہ میرا کون ٹھکانہ ہے میں جس کی پناہ عام مصیبت والے حادثہ کے وقت ڈھونڈھوں؟ اگر آخرت میں آپؐ نے ازراہِ کرم میری دستگیری نہیں کی تو پھر میری لغزش قدم پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسوس ہے۔ پوری دنیا اور اس جیسی چیز کا وجود آپؐ کے فیض کرم سے ہے اور لوح وقلم کا علم آپؐ کے علوم کے اجزاء میں سے ہے"

بکری نے کہا ہے کہ :-

"ہر وہ چیز جس کی تم امید رکھتے ہو اس کے بارے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا سہارا لو کیونکہ آپؐ ہی پناہ گاہ اور ٹھکانہ ہیں۔ اگر مشکلات تم پر اپنے ناخون چبھو دیں اور پیچیدہ باتیں سخت ہو جائیں تو تم آپؐ ہی کو پکار کر کہو کہ اے اپنے رب کے نزدیک سب سے زیادہ باعزت مخلوق اور ان میں سب سے بہتر جن سے سوال کیا جاتا ہے مجھے پریشانی لاحق ہے اور بسا اوقات آپ نے بعض ایسی پریشانیاں دور کر دی ہیں جو بہت پیچیدہ ہوتی ہیں۔ میری پریشانی آپؐ جلد دور فرمائیے اگر آپؐ نے اسمیں توقف وتاخیر کی تو پھر میں کس سے سوال کروں ؟"

غلو، مبالغہ افراط اور حکم نبوی کی مخالفت پر مشتمل اس طرح کے بہت سارے مناقب نبویہ محافل میلاد میں بیان ہوا کرتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے نبی ؐ کو اس بات کی شدید رغبت وحرص تھی کہ آپؐ کی امت آپؐ کے رب کے یہاں آپؐ کے مرتبہ ومقام سے واقف رہے اور آپؐ کی مبالغہ آمیز مدح سرائی نہ کرے نہ ایسے مقام تک آپ کو بلند کرے جس کو آپ پسند نہیں کرتے۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا کہ "تم لوگ میری مدح میں اس طرح مبالغہ آرائی مت کرو جس طرح نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم کی مبالغہ آمیز مدح کی۔ میں صرف ایک بندہ ہوں لہٰذا تم مجھے اللہ کا بندہ ورسول کہا کرو۔

دریں صورت سوال یہ ہے کہ کیا حکم نبوی کی مخالفت نیز ایسی باتوں کا ارتکاب جن سے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو غصہ آئے اور آپؐ کے ساتھ ایسا غلو جسے آپ ناپسند کرتے ہوں سنت اور شرعاً مطلوب ہے ؟ یا کہ یہ عین ممنوع وحرام چیز ہے اور یہ چیز صراط مستقیم سے اعراض وانحراف کا جوہری سامان ہے ؟

۲ - دوسرا توقف ہم کو مالکی کے اس قول پر ہے کہ :-

"ان باتوں کے اثبات میں نیز ان کی ترغیب میں احادیث صحیحہ وارد ہیں"

ہم مالکی سے کہتے ہیں کہ اگر مذکورہ بالا قول سے آپ کی مراد یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کا ذکر، نعمت الٰہی کا تذکرہ وچرچا، امر بالمعروف، منکر سے ممانعت، مستحقین صدقہ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدقہ دینا ، شرعاً ثابت ہے اور ان چیزوں کی ترغیب میں احادیث صحیحہ وارد ہیں نیز ہم کو یہ ہدایت وترغیب دی گئی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صرف ایسی مدح وتعظیم کریں جو آپؐ آپؐ کے اس مقام ومرتبہ سے باہر نہ لائے جس پر آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے فائز کیا ہے تو کوئی شک نہیں کہ ان باتوں کا شریعت میں حکم دیا گیا ہے اور یہ چیزیں شرعاً مطلوب ہیں لیکن یہ بات سال کی صرف ایک رات کے لئے خاص نہیں ہے ۔ یہ ساری باتیں اور ان کے علاوہ وہ دوسری باتیں جن کا حکم اللہ کی کتاب اور سنت نبویہ میں موجود ہے ان کا شرعاً ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے اور یہ مطالبہ ہر وقت ، ہر جگہ اور ہر فرد سے ہے اور اس کی مشروعیت پر احادیث صحیحہ موجود ہیں اور ان کی ترغیب بھی احادیث صحیحہ میں ہے ۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم مالکی کی یہ دلیل صحیح مانتے ہیں کیونکہ ان کے ساتھ اس سلسلہ میں پہلے توقف میں بیان کر چکے ہیں کہ مالکی کی یہ دلیل مقام استدلال سے بعید ہے اور جس قسم کے ذکر وصدقہ اور مناقب نبویہ محافل میلاد میں پائے جاتے ہیں وہ شرعاً مطلوب نہیں ہیں کیونکہ ان میں منکرات اور شرکیات نیز عقلوں کے ساتھ کھیل تماشوں کی آمیزش ہوا کرتی ہے جو شرعاً ممنوع ہیں ، ان سے اللہ اور اللہ کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو غصہ آتا ہے نیز یہ چیزیں کلمۂ توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے منافی ہیں اور خیالی باتوں ، خرافات ، نیز وہمی باتوں کو قبول کرنے کے لئے عقلوں کی تربیت کرتی ہیں ۔ تو کیا مالکی کی عقل میں اختلاط ہو گیا ہے کہ موصوف پر متضاد باتیں گڈمڈ ہو کر رہ گئی ہیں یا کہ موصوف کو ہوا پرستی نے اندھا بہرا کر دیا ہے ؟

اللہ تعالیٰ امام شاطبی رحمہ پر رحم فرمائے انھوں نے بالکل سچ کہا کہ اہل بدعت مناظرہ نہیں کر سکتے اور نہ دلیل کے ذریعہ مقابلہ کر سکتے ہیں کیونکہ یہ لوگ کسی شرعی دلیل کے بغیر محض اپنی عقلوں کے ذریعہ شریعت سازی کرتے ہیں ۔ مالکی بھی انھیں اہل بدعت کی جنس میں سے ہیں جن کو امام شاطبیؒ نے اپنے اس قول میں وصف مذکور سے نوازا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالکی کی چودھویں دلیل پر بحث و نظر اور اسکی تردید

مالکی موصوف نے چودھویں دلیل کا تذکرہ اپنے مندرجہ ذیل بیان میں کیا ہے :-

"اللہ تعالیٰ نے کہا کہ :-

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ ۔

(سورۂ ہود : ۱۲۰)

ہم رسولوں کی خبروں میں سے جو چیزیں آپ پر بیان کرتے ہیں ان کے ذریعہ آپ کا دل مضبوط کرتے ہیں ۔

اس فرمانِ الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کے اوپر رسولوں کی خبریں بیان کرنے میں یہ حکمت تھی کہ آپؐ کے قلب شریف کو تقویت پہنچائی جائے ۔ کوئی شک نہیں کہ آج ہم کو آپؐ کی خبروں کے ذریعہ اپنے قلوب کو تقویت پہنچانے کی ضرورت آپؐ کے قلب کو تقویت پہنچانے کے بالمقابل کہیں زیادہ ہے ۔"

یہ سچ ہے کہ تین سو چون راتوں کے بعد صرف ایک رات میں نہیں بلکہ ہم ہمیشہ اور ہمہ وقت اپنے دلوں اور عزائم کو تقویت پہنچانے والی اور ایمان میں اضافہ کرنے والی باتوں کے محتاج ہیں اور یہ بات اللہ تعالیٰ نیز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کے اتباع اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مشروع کردہ طرق عبادت وطاعت کے التزام سے نیز آپؐ نے جو صبر و ایمان وجہاد اور امت کے ساتھ پوری مہربانی وشفقت سے کام لیا اور امت کی ہدایت کی جو حرص واشتیاق آپ رکھتے تھے اور ان کے علاوہ آپؐ کی زندگی کے جو روشن پہلو ہیں ان سب کے مطالعہ، تحقیق، ان پر تامل وتدبر اور ان کی متابعت سے ہمارے قلوب کو تقویت حاصل ہوگی اور ہمارے ایمان وعزائم کو سروسامان ملے گا مگر یہ ساری باتیں ہر وقت، ہر حال اور ہر مناسب موقع پر ہونی چاہئیں ،

ہماری مسجدوں میں، ہمارے مدرسوں میں، ہماری مجلسوں میں، اور ہماری ساری باتوں میں، کوئی شک نہیں کہ ہم کو ایسی چیزوں کی سخت اور زیادہ ضرورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جن سے ہمارے عزائم میں قوت آئے اور قلوب کو استحکام حاصل ہو۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جب ہم سال میں صرف ایک رات اخبار نبویہ سنیں گے اور ہم ہر سال میں صرف ایک رات سیرت نبویہ بیان کریں گے تو ہمارے قلوب زیادہ کمزور ہو جائیں گے اور ہمارے عزائم بہت ضعیف ہو جائیں گے۔ پھر جب سال کی صرف ایک رات میں اخبار نبویہ و سیرت نبویہ کو سننے سنانے کی بات ہو گی اور اس میں سیرت نبویہ کے نام پر کھیل تماشہ ہو گا عقلوں کو بے وقوف بنایا جائے گا اور منکرات پر سکوت اختیار کیا جائے گا، منکرات میں شرکت پر خاموشی اختیار کی جائے گی جیسا کہ مالکی اور ان کی پارٹی والے لوگ جانتے ہیں تو کیا ہو گا ؟ کیا اس سے بڑی جفا بھی ہو سکتی ہے ؟ کیا اس سے زیادہ کوئی دوسری محرومی ہو سکتی ہے ؟ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس سے بڑی بے تعلقی اور قطع تعلق والی بات ہو سکتی ہے ؟ اللہ تعالیٰ نے تو یقیناً یہ حکم دیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کے بندوں کا ربط و تعلق قوی، مضبوط اور دائمی ہو، چنانچہ اس نے اپنے بندوں پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کیں اور نمازوں میں ایسے اذکار و اقوال رکھے جن سے اس کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کا تذکرہ بلند ہو جیسا کہ تشہد اول (التحیات والی دعا) میں ہے کہ اس میں آپؐ پر سلام بھیجا جاتا ہے آپؐ کی رسالت کی شہادت دی جاتی ہے اور دوسرے تشہد میں اس سے بھی زیادہ چیز ہوتی ہے یعنی آپ اور آپ کے آل پر درود اور ان کے لئے دعائے برکت کی جاتی ہے۔

مالکی موصوف بکواس کرتے ہوئے یہ گمان رکھتے ہیں کہ وہ اپنے دم کٹے اس رسالہ اور اپنی دوسری کتابوں میں اپنی ہذیان سرائی اور بیہودہ گوئی کے ذریعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ حق ادا کر رہے ہیں جس کے آپؐ مستحق ہیں مگر یہ بیچارے جاہل یہ نہیں جان پاتے کہ محفل میلاد کی دعوت دے کر موصوف مالکی لوگوں کو سیرت نبویہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے روشن گوشوں اور پہلوؤں سے نیز جہاد نبوی سے حاصل ہونے والی عبرت و موعظت کی باتوں سے لوگوں کو دور کرتے جا رہے ہیں۔

موصوف مالکی کو سال میں تین سو چون دن کے بعد صرف ایک رات میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی باتیں یاد آتی ہیں اور لطف یہ کہ پورے سال لوگ امور دنیا، سازو سامان دنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آرائش دنیا میں مشغول رہتے ہیں۔ اگر بالفرض میلاد کی رات میں کوئی حق اور سچی بات یہ لوگ سن بھی پاتے ہیں تو سال بھر اسے بھولے رہتے ہیں۔ محفل میلاد میں تو بہت ہی کم اور شاذ ونادر کوئی سچی اور صحیح بات سن پاتے ہیں۔

مالکی کی پندرہویں دلیل پر بحث ونظر اور اسکی تردید

مالکی موصوف نے پندرہویں دلیل کا تذکرہ اپنے مندرجہ ذیل قول میں کیا ہے :-

ہر وہ چیز جس کو سلف نے نہ کیا ہو اور جس کا وجود صدر اول یعنی صحابہ تابعین کے زمانہ میں نہ رہا وہ قابل نکیر اور بری و خراب بدعت نہیں ہے جس کا کرنا حرام ہے اور جس پر نکیر و تنقید واجب ہے بلکہ ضروری ہے کہ ایجاد شدہ چیز کو ادلۂ شریعت پر پیش کیا جائے جو ایجاد شدہ چیز شرعی مصلحت پر مشتمل ہو وہ مکروہ ہے جو مباح و مستحب باتوں پر مشتمل ہو وہ مباح و مستحب ہے۔ وسائل کو مقاصد میں دخل ہے۔ پھر یہ بات بھی ہے کہ علماء نے بدعت کی پانچ قسمیں تبلائی ہیں۔

(۱) واجب مثلاً اہل زیغ وضلال کی تردید اور علم نحو وغیرہ کا پڑھنا۔

(۲) بدعت کی دوسری قسم مستحب ہے مثلاً چھاونیوں، قلعوں اور مدرسوں کی تعمیر نیز میناروں پر اذان اور احسان کا ایسا کام جو صدر اول یعنی زمانہ صحابہ و تابعین میں نہیں دیکھا گیا۔

(۳) بدعت کی تیسری قسم مکروہ ہے جیسے مسجدوں کی آرائش اور قرآن مجید پر نقش و نگار کے کام۔

(۴) بدعت کی چوتھی قسم مباح ہے جیسے چھلنی کا استعمال، کھانے پینے میں فراخی اختیار کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۵) بدعت کی پانچویں قسم حرام ہے۔ یہ وہ بدعات ہیں جن کو خلافِ سنت ایجاد کر لیا گیا ہو اور اس کو عام دلائل شرعیہ شامل نہ ہوں اور وہ کسی شرعی مصلحت پر مشتمل نہ ہو "

ہم کہتے ہیں کہ واقعہ یہ ہے کہ علماء کرام نے اس مسئلہ کو یوں ہی نہیں چھوڑ دیا ہے بلکہ اس پر بخوبی بحث و تحقیق کی ہے جس سے یہ بات ظاہر ہو چکی ہے کہ کن باتوں کو بدعت مانا جائے اور کن کو نہ مانا جائے۔

مالکی موصوف کی دلیلوں پر بحث اور اس کی تردید کے شروع میں تمہیدی فصل میں ہم اہل علم اور محققین مثلاً شیخ الاسلام ابن تیمیہ، شاطبی، العز بن عبدالسلام اور ابن رجب وغیرہم کے بیانات نقل کر آئے ہیں جن کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

ان علمائے کرام نے دین میں بدعت اور نئی باتیں ایجاد کرنے سے متعلق کلام کیا ہے اور بدعت کو حسن و قبیح میں تقسیم کرنے والوں کی بھرپور تردید کی ہے اور انھوں نے اس کا ذکر کیا ہے کہ بدعات کی تردید اور ان سے خبردار کرنے سے متعلق نصوص نبویہ عام اور ہر قسم کی بدعات کو شامل ہیں۔ اس عموم و شمول سے کچھ اجزاء اور چیزوں کا حسن و مشروع ہونا ناممکن ہے کیونکہ اس سے روحِ شریعت کے اندر خلل و خرابی و غلط بات پیدا ہو گی۔ یعنی کہ دین پر ناقص ہونے کی تہمت عائد ہو گی، رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر ادائے رسالت میں کوتاہی کا الزام لگ جائے گا اور ایمان میں زلزلہ و لرزہ آجائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہ ہے کہ:۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ (المائدۃ: ۳)	میں نے آج تمھارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمھارے لئے دین اسلام سے راضی ہو گیا۔

کوئی شک نہیں کہ ایجاد شدہ باتوں کو دلائل شرعیہ پر پیش کرنا چاہئے۔ ان میں سے جو باتیں ظاہری مصلحت پر مشتمل ہوں اور عام شرعی دلائل ان کی تائید کرتے ہوں اور ان کے مقتضی ہوں۔ مثلاً اہل بدعت واہل زیغ و ضلال کی تردید، قرآن مجید کو محفوظ رکھنے والی چیزوں پر نظر، مثلاً اس کی تدوین و ترتیب اور نشر و اشاعت نیز قرآن ما لغت، اور حدیث کے علوم کی تصنیف و تالیف وغیرہ جن کی تائید شریعت کے قواعد عامہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔ یہ چیزیں بدعت سازی کی قسم سے نہیں ہیں۔ اور نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ سلف صالح کے یہاں ان کی نظیر نہیں ملتی اور نہ یہ چیزیں ان کے بعد ایجاد ہوئی ہیں کہ ان ایجاد شدہ امور کا اعتبار ان کے نتائج کے لحاظ سے کیا جائے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان باتوں کے نتائج ہمارے سلف صالح کے یہاں حاصل تھے۔ اللہ کی کتاب قرآن مجید ان کے سینے میں محفوظ تھی اور وہ سلیقہ مند اہل لغت تھے انھیں علوم لغت کی حاجت نہیں تھی لیکن ان کی اولاد کی زبان جب عجمیوں کے اختلاط کے سبب بدل گئی تو خلیفۂ راشد حضرت علی بن ابی طالب رضہ نے عربی زبان کی حفاظت کے لئے علم نحو ایجاد کرنے کا مشورہ دیا پھر کتاب اللہ کی حفاظت اور تعلیم و تعلم کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے علوم قرآن و لغت کی بھرمار ہوگئی اور ہمارے سلف صالح نے اہل زیغ و ضلال پر بالفعل نقد و نظر کیا ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضہ نے حروری خارجیوں کی تردید کی اور حضرت علی بن ابی طالب رضہ نے غالی شیعوں کی تردید کی اور اس کی اصل و بنیاد یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ضلالت و برائی کے مبلغین سے خبردار و آگاہ کیا ہے۔ مثلاً خوارج وغیرہ۔ اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر میں ان گمراہ لوگوں کو پاؤں گا تو ان سے قتال کروں گا اور ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ غریبوں اور مسکینوں پر وقف کرنے کی نظیر و مثال ہمارے سلف صالح کے یہاں نہیں ملتی۔ کیا مالکی کو صفہ اور اہل صفہ کی کوئی خبر نہیں؟ صفہ درحقیقت فقرائے صحابہ کے لئے مہمان سرائے تھا۔ اور صفہ ہی فقراء کے لئے مکانات وقف کئے جانے کے جواز اور مشروعیت کی اصل دلیل ہے اور ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ مدارس نئی ایجاد ہونے والی چیزیں ہیں۔

کیا مالکی کو دار الارقم کی خبر نہیں ہے جو اسلام کا سب سے پہلا مدرسہ ہے؟ چنانچہ دار الارقم مدارس اسلامیہ قائم کئے جانے کے مشروع ہونے کی اصل دلیل ہے جن میں مسلم بچے دینی و دنیاوی علوم حاصل کریں۔ اور میناروں پر اذان دینے کے معاملہ کا حال یہ ہے کہ یہ بات مخفی نہیں کہ اذان نماز کا وقت ہو جانے کی اطلاع کے لئے مشروع کی گئی ہے اور اسلام کی پہلی صدی میں مؤذن لوگ مسجدوں اور گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر اذان دیا کرتے تھے تاکہ زیادہ سے زیادہ دور تک آواز پہنچ سکے۔ جب وقت نماز ہونے کی خبر زیادہ سے زیادہ وسیع انداز میں پہونچانا شرعاً مطلوب ہے تو اس مطلوب شرعی کو حاصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے لئے اختیار کیا جانے والا ذریعہ بھی مطلوب شرعی ہوا (بشرطیکہ اس کو اختیار کرنے میں کوئی مانع شرعی نہ ہو) اور اس کو باعتبار اصل دین میں ایجاد شدہ چیز نہیں شمار کیا جائے گا۔ مگر مسجدوں اور قرآن مجید کے نسخوں پر نقش ونگار اور ان کی آرائش وزیبائش کے مکروہ ہونے کا جو اقرار مالکی موصوف نے کیا ہے تو اس پر ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں کہ موصوف مالکی کو اس کی توفیق ہوگئی کہ مساجد وقرآن مجید کے نقش ونگار کی ممانعت کے سلسلہ میں بہت سی احادیث نبویہ وارد ہیں۔ لیکن جن مباح چیزوں کے استعمال کا مقصد تعبدی امر سے نہیں ہوتا وہ اس فرمان نبوی کے تحت شامل ہے کہ:۔

"انتم اعلم بامور دنیاکم" یعنی تم لوگ اپنے دنیاوی امور کو زیادہ جانتے سمجھتے ہو"

جیسا کہ لوگ اپنے دنیاوی معاملات کے سلسلہ میں ایسی چیزیں ایجاد کئے ہوئے ہیں جو ایا حتِ عامہ اور اقتصادی مراعات کے سلسلہ میں نصوص عامہ کے معارض ومخالف تھیں لہٰذا انھیں بدعت نہیں مانا جائے گا۔ چنانچہ علماء کرام نے بدعت کی یہ تعریف کی ہے کہ " دین میں ایجاد کردہ نیا طریقہ بدعت ہے"، یعنی کہ دنیاوی امور میں ایجادات و اکتشافات سے بدعت کا کوئی تعلق نہیں۔

بعض اہل علم کی ذکر کردہ اس بات کا تذکرہ مالکی نے بھی کیا ہے کہ بدعت پر پانچ قسم کے احکام جاری ہوتے ہیں۔

واجب[1]، استحباب[2]، اباحت[3]، کراہت[4]، اور حرمت وممانعت۔

موصوف نے ان میں سے ہر ایک کی مثالیں بیان کی ہیں۔ تقسیم بدعت اور اس کی پہلی چار قسموں (واجب، مستحب، مباح، مکروہ) سے متعلق مذکورشدہ مثالوں پر بحث ونظر گذر چکی ہے۔ خلاف سنت حرمت سے متعلق پانچویں قسم والی بدعت پر بحث باقی ہے۔ بدعت کی یہ قسم کسی شرعی مصلحت پر مشتمل نہیں ہوتی اور اسے شریعت کے عام دلائل شامل نہیں ہوتے۔ اور ہم کہتے ہیں کہ یہ پانچویں قسم اصل بدعت ہے اور میلاد نیز محافل میلاد اسی قسم سے ہیں۔ سنت نبوی کے خلاف ان میں کئی امور پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ اہل علم کی اصطلاح میں سنت کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال افعال اور تقریروں کو۔ ان کے علاوہ جتنی بھی چیزیں ہیں سب حرام قسم کی بدعات ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح کہ کتنی باتیں ہیں جو محافل میلاد میں پڑھی جاتی ہیں اور پیش کی جاتی ہیں۔ نیز ان کی تلاوت کی جاتی ہے۔ تو کیا مالکی اور ان کی پارٹی والے، مالکی کے امام لوگ، مالکی کے مشائخ وغیرہ جو مالکی کے مسلک پر چلتے ہیں وہ بدعت کی اپنی بتلائی ہوئی پانچوں قسموں میں سے محفل میلاد کو پانچویں قسم کے علاوہ کسی اور قسم کے تحت لا سکتے ہیں؟ کیونکہ محفل میلاد میں سنت نبویہ کی مخالفت اور عام شرعی دلائل کی نفی پائی جاتی ہے۔ نیز محفل میلاد مصالح عامہ سے خالی بھی ہوتی ہے۔ اگر یہ لوگ اپنی عقل کو فیصل بنائیں اور اپنی خواہشات نفسانی کو دیوار پر ماردیں تو ہماری یہ بات یہ لوگ تسلیم کرلیں گے لیکن اگر یہ لوگ اپنے سروں میں جہل مرکب شامل کرلیں تو تعجب انگیز باتیں بھی کہہ سکتے ہیں۔ مگر اس صورت میں ان کی بات کی حیثیت جھاگ کی طرح ہوگی جو خس و خاشاک کی طرح بہہ جاتا ہے اور باطل چیز مٹ کر ختم ہو جایا کرتی ہے۔

◎

مالکی کی سولھویں دلیل پر بحث و نظر اور اسکی تردید

مالکی موصوف نے سولھویں دلیل کا ذکر اپنے مندرجہ ذیل قول میں کیا ہے:۔

"ہر بدعت حرام نہیں ہے۔ اگر ایسا ہی ہوتا تو حضرت ابوبکر و عمر و زید رضی اللہ عنہم کی تدوین قرآن اور قراء صحابہ کی موت کے سبب اسے ضائع ہونے سے بچانے کے لئے قید تحریر میں لانا حرام ہوتا اسی طرح ایک امام کے پیچھے نماز تراویح کے لئے حضرت عمر رضہ کا سب کو جمع کر دینا حرام ہوتا جبکہ حضرت عمر رضہ نے اسے کہا بھی کہ "نعمت البدعة هذه"۔ (یہ بہترین بدعت ہے) نیز تمام علوم و فنون میں تصنیف و تالیف کرنا بھی حرام ہوتا اور ہمارے اوپر کفار کے خلاف صرف تیر و کمان کے ساتھ قتال واجب ہوتا جبکہ وہ ہمارے خلاف گولہ و بارود، توپوں، ٹینکوں، طیاروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرح کہ کتنی باتیں ہیں جو محافل میلاد میں پڑھی جاتی ہیں اور پیش کی جاتی ہیں نیز ان کی تلاوت کی جاتی ہے۔ تو کیا مالکی اور ان کی پارٹی والے، مالکی کے امام لوگ، مالکی کے مشائخ وغیرہ جو مالکی کے مسلک پر چلتے ہیں وہ بدعت کی اپنی بتلائی ہوئی پانچوں قسموں میں سے محفل میلاد کو پانچویں قسم کے علاوہ کسی اور قسم کے تحت لا سکتے ہیں؟ کیونکہ محفل میلاد میں سنت نبویہ کی مخالفت اور عام شرعی دلائل کی نفی پائی جاتی ہے۔ نیز محفل میلاد مصالح عامہ سے خالی بھی ہوتی ہے۔ اگر یہ لوگ اپنی عقل کو فیصل بنائیں اور اپنی خواہشات نفسانی کو دیوار پر مار دیں تو ہماری یہ بات یہ لوگ تسلیم کرلیں گے لیکن اگر یہ لوگ اپنے سروں میں جہل مرکب شامل کرلیں تو تعجب انگیز باتیں بھی کہہ سکتے ہیں۔ مگر اس صورت میں ان کی بات کی حیثیت جھاگ کی طرح ہوگی جو خس و خاشاک کی طرح بہہ جاتا ہے اور باطل چیز مٹ کر ختم ہو جایا کرتی ہے۔

مالکی کی سولھویں دلیل پر بحث و نظر اور اسکی تردید

مالکی موصوف نے سولھویں دلیل کا ذکر اپنے مندرجہ ذیل قول میں کیا ہے:۔

"ہر بدعت حرام نہیں ہے۔ اگر ایسا ہی ہوتا تو حضرت ابوبکر و عمر و زید رضی اللہ عنہم کی تدوین قرآن اور قراء صحابہ کی موت کے سبب اسے ضائع ہونے سے بچانے کے لئے قید تحریر میں لانا حرام ہوتا اسی طرح ایک امام کے پیچھے نماز تراویح کے لئے حضرت عمر رض کا سب کو جمع کر دینا حرام ہوتا جبکہ حضرت عمر رض نے اسے کہا بھی کہ "نعمت البدعۃ ھذہ"۔ (یہ بہترین بدعت ہے) نیز تمام علوم و فنون میں تصنیف و تالیف کرنا بھی حرام ہوتا اور ہمارے اوپر کفار کے خلاف صرف تیر و کمان کے ساتھ قتال واجب ہوتا جب کہ وہ ہمارے خلاف گولہ و بارود، توپوں، ٹینکوں، طیارون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آبدوز جنگی جہازوں، بحری بیڑوں کے ساتھ مسلح ہو کر لڑتے ہیں۔ اسی طرح میناروں پر اذان دینا، مہمان خانے، مہمان سرائے، مسافر خانے و مدارس، ہسپتال، طبی ادارے، یتیم خانے اور جیل خانے وغیرہ کی تعمیر بھی حرام قرار پاتی۔

اسی بنا پر علماء رضی اللہ عنہم نے "کل بدعۃ ضلالۃ" والی حدیث کو بدعت سیئہ کے ساتھ مقید قرار دیا ہے۔ اس قید کی صراحت اکابر صحابہ و تابعین کے اس طرز عمل سے ہوتی ہے کہ انھوں نے ایسی چیزیں ایجاد کی تھیں جو عہد نبوی میں نہیں تھیں۔ اس زمانہ میں ہم نے بھی متعدد ایسے مسائل ایجاد کر رکھے ہیں جو صحابہ نے نہیں کئے تھے۔ مثلاً آخری رات میں ایک امام کے پیچھے جماعت سے تہجد گذاری کے لئے لوگوں کا جمع ہونا، تراویح میں ختم قرآن، دعائے ختم قرآن کا پڑھنا، نماز تہجد کے سلسلے میں ستائیسویں تاریخ کو امام کا خطبہ دینا، اعلان کرنے والے کا یہ کہہ کر پکارنا کہ "صلاۃ القیام اثابکم اللہ (تہجد کی نماز پڑھو اللہ تم کو ثواب دیوے) یہ سارے کام نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کئے نہ اسلاف میں سے کسی نے کئے تو کیا ہمارا ان کاموں کا کرنا بدعت ہے؟"

مذکورہ بالا دلیل پیش کرنے والے کے ساتھ ہم کو چند باتوں میں توقف و تامل ہے :۔

۱ ۔ ہم کو موصوف مالکی کے اس قول پر توقف ہے کہ :۔

"ہر بدعت حرام نہیں ہے"

مالکی موصوف کے ذکر کردہ دلائل سابقہ میں موصوف کی مذکورہ بالا بات کئی بار آچکی ہے اور ہماری طرف سے اس کا جواب بھی بار بار آچکا ہے۔ اس وقت ہم صرف اتنی بات پر اکتفا کر رہے ہیں کہ ہم مالکی کا یہ قول تسلیم نہیں کرتے کہ "ہر بدعت بری نہیں ہوتی" اس سلسلہ میں ہم محققین اہل علم مثلاً امام ابن تیمیہ رح، ابن رجب، شاطبی، العز بن عبدالسلام کے اقوال ذکر کر چکے ہیں اور مالکی جیسی بات کہنے والوں پر ان حضرات کی تردید کا ذکر بھی ہم کر چکے ہیں یعنی کہ بدعت کی تقسیم حسن و قبیح مردود ہے ان محققین کا استدلال ان نصوص سے ہے جو مطلقاً اور عموماً تمام بدعتوں کو گمراہی و ضلالت قرار دینے پر دلالت کرتی ہیں اور ان نصوص کے عموم کی تخصیص نیز اطلاق کو مقید بنانے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم اس بات کا ذکر بھی کر چکے ہیں کہ جو لوگ بدعت کی پانچ قسمیں بتلاتے ہیں وہ بدعت کی چار قسموں وجوب، مندوب، مباح، و مکروہ سے مراد بدعات شرعیہ نہیں لیتے بلکہ ان سے وہ لوگ لغوی بدعت مراد لیتے ہیں۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ تین قسموں کی مثالیں نصوص عامہ کے تحت مندرج ہیں۔ خصوصاً کتاب وسنت کے نصوص عامہ کے تحت تینوں قسمیں مذکور ہیں اور قسم چہارم یعنی قسم مباح کا تعلق دین سے نہیں ہے۔ ان کا تعلق بندوں کے صرف دنیاوی امور سے ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے تحت شامل ہیں کہ :۔

انتم اعلم بشئون دنیاکم" تم لوگ اپنے دنیاوی معاملات کو زیادہ سمجھتے ہو"

اور بدعت کی پانچویں قسم فی الحقیقت بدعت شرعیہ ہے جو حرام ہے اور اس کی حرمت اس لئے ہے کہ وہ سنت کے خلاف ہے یا یہ کہ عام شرعی دلائل سے اسکی مشروعیت ثابت نہیں ہے۔ یا یہ کہ وہ مصلحت شرعیہ سے خالی ہے۔ جیسا کہ میلاد اور محافل میلاد کا حال ہے۔ چنانچہ محافل میلاد اور میلاد خلاف سنت ہیں کیونکہ اسلام کی ابتدائی صدیوں میں اس پر دینی حکم نہیں موجود تھا۔ نیز ان میں غلو، مبالغہ آمیز، اور افراط پر مبنی مناقب نبو یہ پڑھے جاتے ہیں اور کتاب وسنت کے نصوص شرعیہ اس بات پر تواتر کے ساتھ وارد ہیں کہ مدح وثنا خوانی میں اعتدال اور میانہ روی لازم ہے اور مدح سرائی میں غلو ومبالغہ نیز حد سے تجاوز کرنے سے باز رہا جائے اور بارگاہ توحید کی حفاظت وحمایت کی جائے یعنی بندوں کو ایسے تصرفات پر قادر نہ مانا جائے جس سے کمال توحید مخدوش ہو اسی طرح میلاد و محافل میلاد میں مصالح شرعیہ بھی نہیں پائے جاتے نیز ان میں ایسی مضر باتیں اور منکر چیزیں موجود ہوتی ہیں جو اللہ ورسول سے محبت رکھنے والے اور اللہ ورسول کے حقوق ومقامات کی معرفت رکھنے والے صاحب عقل انصاف پسند آدمی پر مخفی نہیں۔

۲ — ہم کو مالکی موصوف کی اس بات پر توقف ہے کہ موصوف نے حضرت ابو بکر و عمر وزید رضی اللہ عنہم کے کارنامہ تدوین وجمع قرآن مجید کو بدعت کہا ہے ۔۔۔

ہم نہیں سمجھتے کہ جن علماء کے علم، تقوی، نکوکاری اور سلامتیٔ اعتقاد کا اعتبار کیا جاتا ہے ان میں سے کوئی شخص تدوین قرآن کو شرعی بدعت مانتا ہوگا کیونکہ بدعت دین میں ایجاد کردہ نئے طریقہ کو کہتے ہیں جس کی کوئی نظیر اور مثال پہلے سے موجود نہ ہو حالانکہ اللہ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی کتاب کو محفوظ رکھنے کا حکم دیا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دلائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو محفوظ رکھنے کی ضمانت صراحت و تاکید کے ساتھ لی ہے چنانچہ اس نے فرمایا کہ :-

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ۔ (سورۃ الحجر : ۹)	بیشک ہم نے ذکر (قرآن مجید) نازل کیا ہے اور اس کی حفاظت کرنے والے ہیں ۔

لہذا حضرت ابو بکر و عمر و عثمان کا عمل مذکور در حقیقت کتاب و سنت کے نصوص شرعیہ کی عملی تطبیق ہے ۔ نصوص شرعیہ نے دراصل ایسا کرنے کا حکم دے رکھا ہے اور اس کی تاکید کر رکھی ہے ۔ علاوہ ازیں یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے کارناموں میں سے ایک کارنامہ ہے جس کو پوری امت نے قبول کیا اور لبیک کہا ہے ۔ نیز خلفائے راشدین کے کاموں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سنت کے نام سے موسوم کیا ہے اور ہم کو آپؐ نے اپنی سنت اور اپنے خلفائے راشدین کی سنت کی پیروی کا حکم دیا ہے ۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا کہ :-

"علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین من بعدی تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ"	تم لوگوں پر میری اور میرے بعد میرے خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے ۔ تم اس سنت کو مضبوطی سے تھامو اور اس پر کاربند رہو ۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفائے راشدین کے اختیار کردہ موقف اور کاموں کے بدعت ہونے کی نفی کر دی ہے اور ان کا نام سنت رکھ دیا ہے اور انھیں نو ایجاد اختراعی چیزیں قرار دینے سے پاک کہا ۔ دریں صورت کیا مالکی کا یہ قول معتبر ہو سکتا ہے کہ موصوف نے صحابہ کے عمل کو روافض ، باطنی قرامطہ اور فاطمیہ نیز ان کے متبعین اور ان کے مشائخ و ائمہ کے عمل سے مشابہ قرار دے رکھا ہے ؟ سبحان اللہ ۔

اے وہ شخص جو ستارۂ ثریا و سہیل دونوں کا ایک ساتھ نکاح کر رہا ہے تو ذرا اللہ کی قسم کھا کر بتلا کہ دونوں باہم کیسے ملیں گے ؟ ثریا شام کا ستارہ ہے اور سہیل یمنی ہے ۔ پھر دونوں میں کب اور کیسے ملاپ ہو گا ؟

یہ تشبیہ و تمثیل صرف اسی شخص کو درست معلوم ہو سکتی ہے جو رات کو دن کے ساتھ تشبیہ دینے کو درست سمجھے اور تاریکیوں کو روشنی سے نیز جہالت کو معرفت کے مشابہ مانے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳ ـ ہم کو مالکی کے اس بیان پر توقف ہے کہ :ـ

«نماز تراویح کے لئے ایک امام کے پیچھے لوگوں کو حضرت عمرؓ کا جمع کرنا بدعت ہے»

ہم نے مالکی کے اس بیان کی تردید میں جو بات کہی ہے کہ «تدوین قرآن بدعت ہے» وہی بات موصوف کے مذکورہ بالا بیان کے رد میں بھی ہم کہتے ہیں ۔ اگر حضرت عمرؓ نے اسے «نعمت البدعۃ» (اچھی بدعت) کہا ہے تو قابل اعتبار اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس سے مراد «لغوی بدعت» ہے۔

حضرت عمرؓ نے نماز تراویح خود نہیں ایجاد کی تھی جیسا کہ مالکی اور ان کی پارٹی والوں نے «صلوٰۃ الرغائب» اور صلاۃ الفاتح وغیرہ جیسی مردود نمازیں ایجاد کر لی ہیں جن کو ایجاد کرنے کا گناہ ان کے موجدین پر ہوگا ۔ اصل تراویح رسول اللہ علیہ وسلم کا مشروع کردہ ہے ۔ چنانچہ جبیر بن نفیر سے مروی ہے کہ حضرت ابوذر غفاریؓ صحابی نے کہا کہ :ـ

صمنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصل بنا حتی بقی سبع من الشهر فقام بنا حتی ذهب ثلث اللیل ثم لم یقم بنا فی الثالثة وقام بنا فی الخامسة حتی ذهب شطر اللیل فقلنا یا رسول اللہ لو نفلتنا بقیة لیلتنا هذه ؟ فقال ان من قام مع الامام حتی ینصرف کتب له قیام لیلة ثم لم یقم بنا حتی بقی ثلاث من الشهر فصلی بنا فی الثالثة ودعا اهله ونساءه فقام بنا حتی تخوفنا الفلاح فقلنا له وما الفلاح ؟ قال السحور (رواه الخمسة وصححه الترمذی)

ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ رکھا ۔ آپ نے ہم کو رات میں نفلی نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ مہینہ میں صرف سات راتیں باقی رہ گئیں تو ۲۳ ویں تاریخ کو آپؐ نے ہم کو تہائی رات تک نماز پڑھائی پھر ۲۴ ویں کو آپؐ نے ہمیں نماز نہیں پڑھائی مگر ۲۵ ویں کو پڑھائی یہاں تک کہ آدھی رات گذر گئی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ باقی رات بھی پڑھاتے رہتے ۔ آپؐ نے فرمایا کہ جو آدمی امام کے ساتھ پڑھے پھر گھر جائے تو اس کے لئے پوری رات کا ثواب لکھا جاتا ہے ۔ پھر آپ نے ہم کو ۲۶ ویں کو نماز نہیں پڑھائی لیکن جب مہینہ میں تین راتیں رہ گئیں تو ۲۷ ویں کو پڑھائی اور اس میں اپنے گھر والوں اور عورتوں کو بھی بلا کر شریک کیا اور اتنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى بالمسجد فصلى بصلاته ناس ثم صلى الثانية فكثر الناس ثم اجتمعوا من الليلة الثالثة او الرابعة فلم يخرج اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما اصبح قال رأيت الذي صنعتم ولم يمنعني من الخروج اليكم الا اني خشيت ان تفرض عليكم وذالك في رمضان (متفق عليه) وفي رواية كان الناس يصلون في المسجد اوزاعا يكون مع الرجل الشيء من القرآن فيكون معه النفر الخمسة او السبعة او اقل من ذالك او اكثر يصلون بصلاته قالت فامرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان انصب له حصيرا على باب حجرتي ففعلت فخرج اليهم بعد ان صلى العشاء الآخرة فاجتمع اليه من في المسجد فصلى بهم وذكرت القصة بمعنى ما تقدم غير ان فيه انه لم يخرج اليهم في الليلة الثانية -

دیر تک نماز پڑھتے رہے کہ " فلاح " کے فوت ہونے کا خطرہ ہم کو ہوا ہم نے کہا کہ فلاح کیا ہے؟ کہا سحری -

حضرت عائشہ رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی تو آپ کی اقتدا میں کچھ لوگوں نے نماز پڑھی پھر دوسری رات میں بھی آپؐ نے نماز پڑھی تو لوگ زیادہ اکٹھا ہوئے پھر تیسری یا چوتھی رات میں بھی لوگ جمع ہوئے مگر آپؐ باہر نہیں نکلے صبح ہوئی تو آپؐ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے رات میں جو کیا اسے میں نے دیکھا مگر مجھے باہر نکلنے سے صرف اس خوف نے باز رکھا کہ یہ نماز تم پر فرض نہ کردی جائے، یہ بات ماہ رمضان کی ہے - ایک روایت میں ہے کہ لوگ مسجد میں الگ الگ نماز پڑھا کرتے تھے، بعض بعض آدمی کو کچھ قرآن مجید یاد رہتا تھا اس کے ساتھ پانچ سات آدمی ہو کر نماز پڑھ لیتے یا اس سے کچھ کم وبیش ہوا کرتے حضرت عائشہ رضہ نے کہا کہ یہ بات دیکھ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ آپؐ کے لئے میں اپنے حجرہ کے دروازے پر ایک چٹائی نصب کر دوں چنانچہ میں نے کیا پھر آپؐ لوگوں کے پاس نکل کر عشاء کے بعد آئے تو مسجد میں جتنے لوگ تھے آپؐ کے پاس جمع ہو گئے اور ان سب کو آپؐ نے نماز پڑھائی (اس کے بعد گذشتہ روایت جیسی بات اس میں بھی مذکور ہے مگر اس میں اس کا ذکر نہیں کہ آپؐ دوسری رات میں نماز پڑھنے کے لئے نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(رواہ احمد)

وعن عبد الرحمان بن عبد القاری قال خرجت مع عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی رمضان الی المسجد فاذا الناس اوزاع متفرقون یصلے الرجل لنفسہ فیصلے بصلاتہ الرھط فقال عمر انی اری لوجمعت ھولاء علی قاری واحد لکان امثل ثم عزم فجمعھم علی ابی بن کعب ثم خرجت معہ لیلۃ اخری والناس یصلون بصلاۃ قارئھم فقال عمر نعمت البدعۃ ھذہ

(رواہ البخاری)

آئے تھے۔ یعنی کہ چوبیسویں تاریخ کو)

عبد الرحمٰن بن عبد القاری سے مروی ہے کہ میں عمرؓ بن خطاب کے ساتھ رمضان میں مسجد کی طرف گیا اس میں لوگ متفرق طور پر تھے۔ کوئی آدمی اپنی نماز پڑھ رہا ہوتا تھا تو کچھ لوگ اس کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے لگتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے یہ دیکھ کر کہا کہ میرا خیال ہے کہ سب کو ایک امام کے پیچھے نماز پڑھنے پر جمع کر دوں تو یہ زیادہ بہتر ہوگا پھر موصوف عمرؓ نے حضرت ابی بن کعبؓ کے پیچھے نماز پڑھنے پر سب کو اکٹھا کر دیا۔ پھر میں دوسری رات بھی حضرت عمرؓ کے ساتھ گیا جبکہ لوگ اپنے قاری کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ بہترین بدعت ہے۔

مذکورہ بالا ثابت شدہ احادیث صحیحہ قیام اللیل (نماز تراویح) کی مشروعیت اور اسے جماعت کے ساتھ پڑھنے کے جواز کی صریح دلیل ہیں۔ اگر حضرت عمرؓ نے لوگوں کو اس نماز کے لئے ایک قاری پر جمع کیا تھا تو انھوں نے یہ کام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں کیا تھا کیونکہ حدیث عائشہؓ اس بات کی صریح دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو رمضان میں تراویح پڑھائی مگر آپ نے اسے ہمیشہ اس خوف سے نہیں پڑھایا کہ فرض نہ کر دی جائے لیکن جب آپ رفیق اعلیٰ کی طرف منتقل ہو گئے اور سلسلۂ وحی ختم ہو گیا اور شریعت میں رد و بدل ہونا موقوف ہو گیا اور امت پر تراویح کی فرضیت کا وہ خطرہ نہیں رہ گیا جس کا آپ احساس رکھتے تھے تو حضرت عمرؓ نے ایک امام کے پیچھے نماز تراویح کے لئے لوگوں کو جمع کرنے کی خواہش نبویہ کو عملی جامہ پہنا دیا۔ خلیفۂ راشد کی طرف سے سنت نبوی کو جاری کرنے والا یہ کام کیا روافض، باطنی قرامطہ و فاطمیہ کی ایجاد کردہ محافل میلاد اور اس قسم کی دوسری بدعات کے مشابہ ہے جب کہ خلفائے راشدین کی سنت کی پیروی کا حکم بھی شریعت میں دیا گیا ہے ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبحانک ھٰذا اضلال مبین

۴ ۔ ہم کو موصوف مالکی کی اس بات پر توقف ہے کہ :۔

" علوم نافعہ کی تصنیف، جدید طریقہ پر تیار کردہ اسلحہ و آلات سے کفار کے خلاف جنگ، میناروں پر اذان، سرایوں، مدرسوں، ہسپتالوں اور اس طرح کی نیکی و بھلائی کے دوسرے امور کو موصوف مالکی نے بدعت قرار دیا ہے "

مالکی موصوف کی پیش کردہ پندرہویں دلیل پر بحث و نظر کے دوران موصوف کی مذکورہ بالا بات پر ہماری گفتگو ہو چکی ہے اور ہم تکرار سے اکتا چکے ہیں لہذا بحث کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن تیار شدہ جدید اسلحہ و آلات سے کفار کے خلاف جنگ کو موصوف مالکی جو بدعت قرار دیتے ہیں تو اس موقع پر ہم اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ذکر کر رہے ہیں کہ :۔

" واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ " (سورۃ الانفال :۔ ۶۰) تمھیں جتنی طاقت ہو کفار کے خلاف اسے تیار و فراہم کرو۔

کیا اللہ کے حکم کی تعمیل بھی بدعت ہے ؟

اللہ تعالیٰ امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ پر رحم فرمائے انھوں نے تحقیق کے ساتھ یہ کہدیا ہے کہ اہل بدعت اہل علم سے مناظرہ نہیں کر سکتے کیونکہ وہ اپنی بدعتوں پر مطمئن کرنے والے دلیلوں کو پیش کرنے سے خالی و عاری اور تہی دست ہوتے ہیں۔

۵ ۔ ہم کو مالکی کی اس بات پر توقف ہے کہ :۔

" کل بدعۃ ضلالۃ " والی حدیث کو " بدعت سیئہ " کی قید سے مقید کرنے کی صراحت اکابر صحابہ و تابعین کی ایجاد کردہ ان بدعات سے ہوتی ہے جو عہد نبوی میں نہیں تھیں "

ہم مالکی سے کہتے ہیں کہ اگر تمھارے مذکورہ بالا قول کا معنی یہ ہے کہ قرآن مجید کی تدوین و اشاعت اور نماز تراویح کے لئے ایک امام کے پیچھے لوگوں کو نماز پڑھنے کا انتظام نیز مرتدین سے قتال وغیرہ وفات نبوی کے بعد صحابہ کی ایجاد کردہ بدعات ہیں تو ان کا جواب اس طرح گذر چکا ہے کہ ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں، اور اگر مالکی کی مراد اس کے علاوہ یہ ہے کہ صحابہ و تابعین نے دین کے اندر ایسی باتیں ایجاد کیں جو عہد نبوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نہیں تھیں تو یہ کذب و افتراء اور جھوٹ و بہتان ہے۔

یہ حضرات عہد نبوی کے طور و طریق کی مخالفت کرنے سے بہت زیادہ دور رہنے والے اور سنت نبویہ کی پابندی و پیروی اور اتباع کے سب سے زیادہ حریص و مشتاق تھے۔ ہم مالکی اور ان کی پارٹی والوں جنات و انسان کے ابلیسوں، بدعت سازی و برائی کے مبلغوں اور داعیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ کسی ایسی چیز کا بدعت ہونا ثابت کر دکھائیں جو صحابہ و تابعین کی ایجاد کردہ ایسی چیز ہو جس کو مالکی اور ان کی پارٹی والے بدعت کہتے ہوں۔

سبحان اللہ! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کریں کہ :-

"من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد" — جس نے ہمارے اس دین میں ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں ہے وہ مردود ہے۔

من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد" — جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم موجود نہیں وہ مردود ہے۔

ایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔" — تم اپنے کو دین میں ایجاد شدہ نئی باتوں سے بچاؤ کیونکہ دین میں ایجاد شدہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت جہنم میں لے جانے والی ہے۔

؀ ؀ ؀ ؀ ؀ ؀

علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین من بعدی تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ۔ — تم پر ہماری سنت اور ہمارے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے تم اس پر مضبوطی سے کاربند رہو اور اسے کچلی والے دانتوں سے تھامو۔

؀ ؀ ؀ ؀

ما احدث قوم بدعۃ الا رفع مثلھا من السنۃ۔ — جب لوگ کوئی بدعت ایجاد کرتے ہیں تو اس کی نحوست سے اسی جیسی کوئی سنت اٹھ کر ختم ہو جاتی ہے۔

؀ ؀ ؀ ؀

صحابہ کرام رضہ سے موقوفا روایات منقول ہیں۔ مثلاً حضرت ابن مسعود رضہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا قول ہے کہ :-

"اتبعوا ولا تبتدعوا فقد کفیتم -" | تم لوگ اتباع کرو، ایجاد بدعت مت کرو تمھارے لئے شریعت میں بتلائی ہوئی باتیں کافی ہیں -

حضرت حذیفہ رض نے کہا کہ :-

"کل عبادۃ لم یتعبدھا اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلا تعبدوھا فان الاول لم یدع للآخر مقالا فاتقوا اللہ یا معشر القراء وخذوا بطریق من کان قبلکم" | جو عبادت رسول اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے نہیں کی اسے تم مت کرو کیونکہ پہلے والے لوگوں نے بعد والوں کے لئے گنجائش کلام نہیں چھوڑی ہے۔ اے قرار لوگ! اللہ سے ڈرو اور اپنے سے پہلے لوگوں کا طور طریقہ اختیار کرو یعنی کہ تم اپنے اسلاف (مراد صحابہ) کے خلاف کوئی نیا طریقہ مت ایجاد کرو -

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

سبحان اللہ ! یہ صحابہ کرام بدعت سازی کے خلاف اور اس سے خبردار کرنے کے سلسلے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے احادیث صحیحہ وصریحہ روایت کریں پھر بقول مالکی ان احادیث کی مخالفت کرتے ہوئے بدعت سازی سے کام لیں کیا یہ ممکن بھی ہے ؟ یہ تو بہتان عظیم ہے ، ہم شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضا اس سے بری تھے - اور ہم اللہ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ صحابہ کرام پر ایسی افترا پردازی و بہتان تراشی کرنے والوں سے انتقام لے - آمین -

۶ - ہم کو موصوف مالکی کے اس بیان پر توقف ہے کہ :-

" آج کل ہم نے بہت سے ایسے مسائل ایجاد کر رکھے ہیں جن کو اسلاف نے نہیں کیا تھا -"

مالکی نے اپنے دعویٰ پر جو یہ مثال بیان کی ہے کہ ہم نے اس زمانہ میں آخری رات میں ایک امام کے ساتھ باجماعت نماز تہجد پڑھنے کے لئے لوگوں کو جمع کرنے کی چیز ایجاد کرلی ہے مردود ہے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے قولی اور عملی دونوں طور پر قیام رمضان (تہجد یا تراویح) ثابت ہے اور اس سلسلہ میں ترغیب نبوی بھی ثابت ہے چنانچہ آپؐ نے فرمایا کہ :-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"من قام رمضان ایمانا و احتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه"

جس نے ایمان اور امید ثواب کی وجہ سے رمضان کی شب میں نفلی نمازیں پڑھیں اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔

÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیام اللیل کے لئے کوئی محدود نماز نہیں متعین کی نہ رات کا کوئی مخصوص وقت مقرر کیا اور یہ ثابت ہے کہ آپؐ نے رات کے اول، اوسط اور آخر سب اوقات میں نمازیں پڑھی ہیں اور یہ بھی ثابت ہے کہ آپؐ نے جماعت سے بھی یہ نفلی نماز پڑھی ہے۔

چنانچہ امام ابوعبداللہ محمد بن نصر مروزی کی کتاب "قیام اللیل" کے باب صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جماعۃ لیلاً تطوعاً فی شہر رمضان" میں حضرت عائشہ و ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہما سے مروی شدہ وہ دونوں حدیثیں مذکور ہیں جن کا ذکر ہم پہلے کر آئے ہیں۔ نیز اس میں حضرت نعمان بن بشیر والی یہ حدیث بھی اپنی سند کے ساتھ مذکور ہے کہ:-

قمنا مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی شہر رمضان لیلۃ ثلاث وعشرین الی نصف اللیل ثم قمنا معہ لیلۃ سبع وعشرین حتی خفنا ان لا ندرک الفلاح وکنا نسمیہ السحور"

ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ۲۳ ویں رمضان کی رات میں آدھی رات تک نفلی نماز پڑھی پھر ہم نے آپؐ کے ساتھ ۲۷ ویں رمضان کو نفلی نماز پڑھی اور اتنی دیر تک پڑھی کہ ہم کو یہ خوف ہوا کہ "فلاح" نہ پا سکیں گے، ہم "سحری" کا نام فلاح رکھے ہوئے تھے۔

امام محمد بن نصرؒ نے "باب اختیار قیام آخر اللیل علی اولہ" میں فرمایا کہ:-

"طاؤس سمع ابن عباس یقول دعانی عمر اتغدی عندہ یعنی السحر فسمع ھیعۃ الناس فقال ما ھذا؟ فقلت الناس خرجوا من المسجد قال ما بقی

امام طاؤس نے حضرت ابن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھے حضرت عمر فاروق نے سحری کھانے کے لئے بلایا اتنے میں موصوف نے لوگوں کی آواز سنی تو پوچھا کہ یہ کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ لوگ ابھی ابھی مسجد سے نکلے ہیں حضرت عمرؓ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من الليل افضل مما مضى"

نے فرمایا کہ باقی ماندہ رات گذری ہوئی رات سے افضل ہے۔

÷ ÷ ÷ ÷

قال الحسن كان الناس يصلون العشاء في شهر رمضان في زمان عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان ربع الاول ثم يقومون ربع الثاني ثم يرقدون ربع الليل ويصلون فيما بين ذالك

امام حسن بصری نے کہا کہ لوگ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمان بن عفان کے زمانہ میں رمضان کی راتوں کے ابتدائی چوتھے حصہ میں نماز (نوافل) پڑھتے تھے پھر دوسرا چوتھائی حصہ بھی پڑھتے تھے اس کے بعد چوتھائی حصہ سوتے تھے۔

وكان علي بن ابي طالب اذا تعشى في شهر رمضان هجع هجعة ثم يقوم الى الصلاة فيصلي۔

حضرت علی بن ابی طالب ماہ رمضان میں شام کا کھانا کھا کر تھوڑا سا سوتے تھے پھر نماز کے لئے اٹھ کر نماز پڑھنے لگتے تھے۔

مذکورہ بالا آثار اس بات کی صریح دلیل ہیں کہ قیام اللیل کا کوئی وقت مقرر نہیں اور نہ اس کی نماز کی تعداد متعین ہے۔ جماعت سے اس نماز کو ابتدائی وانتہائی اور درمیانی شب میں پڑھنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ اسی طرح رمضان میں متعدد بار قیام اللیل صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ اسے پوری امت نے قبول بھی کیا ہے اور آخری رات میں باجماعت تہجد کو اہل علم میں سے کسی نے بدعت نہیں کہا۔ اسے صرف مالکی اور ان کی پارٹی والے لوگ بدعت کہتے ہیں جن کے قول وفعل کا کوئی اعتبار نہیں اور مالکی نیز ان کی پارٹی والوں کا مقصد یہ نہیں کہ بدعت سازی کے خلاف لڑیں بلکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ تلبیس کاری وتدلیس کے ذریعہ امت پر بدعت سازی کو مشروع قرار دیں۔

اللہ تعالیٰ مالکی اور ان جیسے لوگوں کو ہدایت دے اور دوبارہ راہ صواب پر واپس لائے۔ آمین

مالکی موصوف نے ہمارے زمانہ میں ایجاد شدہ بدعات کی مثال تراویح میں ختم قرآن پیش کی ہے۔ حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم سے مروی شدہ بہت سارے آثار سے موصوف مالکی کی اس مثال کی تردید ہوتی ہے۔ ان سارے آثار میں اپنی طاقت وحالت کے مطابق قیام اللیل (تراویح) میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاوت قرآن کی ترغیب صراحت کے ساتھ دی گئی ہے۔ چنانچہ امام ابوعبداللہ المروزی کی کتاب قیام اللیل کے باب مقدار القرأۃ فی کل رکعۃ فی قیام رمضان، کے تحت مروی ہے کہ:۔

"السائب بن یزید امر عمر بن الخطاب ابی بن کعب وتمیم الداری ان یقوما للناس فی رمضان فکان القاری یقرء بالمئین حتی کنا نعتمد علی العصی من طول القیام وما کنا ننصرف الا فی فروع الفجر الخ قال ابوداؤد سأل احمد عن الرجل یقرء القرآن مرتین فی رمضان یوم الناس قال هذا عندی علی قدر نشاط القوم وان فیهم العمال وقال صلی الله علیه وسلم لمعاذ أفتان انت یا معاذ؟

سائب بن یزید سے مروی ہے کہ عمر بن خطابؓ نے ابی ابن کعب اور تمیم داری کو حکم دیا کہ لوگوں کو رمضان میں تراویح پڑھائیں چنانچہ قاری (امام تراویح) سوسو آیات والی سورتوں کو پڑھا کرتے تھے حتی کہ طویل قیام کی مشقت سے ہم لاٹھیوں پر ٹیک لگانے لگتے تھے اور ہم طلوع فجر ہوتے وقت ہی نماز سے فارغ ہو کر نکلتے تھے امام ابوداؤد نے کہا کہ انھوں نے احمد بن حنبل سے پوچھا کہ لوگوں کو رمضان میں امامت کرنے والا آدمی اگر پورے رمضان میں دو مرتبہ ختم قرآن کرے تو کیا مسئلہ ہے؟ امام احمد نے فرمایا کہ یہ کام لوگوں کے نشاط کے مطابق ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ان میں محنت و مزدوری کرنے والے ہوا کرتے ہیں۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ سے لمبی نماز پڑھنے کی بنا پر کہا تھا کہ کیا تم فتنہ برپا کرو گے؟

÷ ÷ ÷ ÷

÷ ÷ ÷ ÷

÷ ÷ ÷ ÷

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے فرمایا کہ:۔

"تمام ائمہ اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ تراویح میں تلاوتِ قرآن مجید مستحب ہے بلکہ تراویح کا اعلیٰ ترین مقصد یہی ہے کہ اس میں تلاوت قرآن مجید ہو تاکہ لوگ اللہ کا کلام سنیں۔ اسی مہینہ میں قرآن مجید نازل ہوا اور اس مہینہ میں حضرت جبرئیل نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قرآن مجید کا مذاکرہ کرتے تھے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اگرچہ سب سے زیادہ سخی تھے مگر رمضان کے مہینہ میں آپؐ ہمیشہ کے بالمقابل زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخاوت کرتے تھے جبکہ آپؐ سے حضرت جبرئیل مذاکرۂ قرآن مجید کے سلسلے میں ملتے رہتے تھے [1]

المغنی لابن قدامہ رح میں ہے کہ :-

"امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل رح سے پوچھا گیا کہ رمضان کی تراویح کا جو امام سورۃ کی بعض آیات چھوڑ دے کیا اس کے پیچھے پڑھنے والے لوگ ان آیات کو پڑھ لیا کریں؟" امام موصوف نے جواب دیا کہ ہاں پڑھ لینا چاہیئے۔ چنانچہ مکہ مکرمہ میں لوگ ایک آدمی مقرر کر دیتے تھے جو امام کی ترک کردہ حروف اور آیات کو لکھ لیتا تھا پھر ختم قرآن والی رات میں ان آیات اور حروف کو دہرا دیتا تھا۔ یہ چیز میں صرف اس لئے مستحب سمجھتا ہوں تاکہ ختم قرآن مکمل ہو جائے اور ثواب پورا ملے [2]

رمضان کی تراویح یا قیام اللیل کے ختم قرآن پر دعا پڑھنے کو مالکی نے جو بدعت کہا ہے تو یہ صحیح نہیں ہے۔ یہ چیز بھی سلف صالح کے اعمال میں سے ہے۔ اس سلسلہ میں امام ابن قدامہ نے امام اہل سنت وقامع بدعت امام احمد بن حنبل رح سے نقل کیا ہے کہ :-

"فضل بن زیاد نے کہا کہ میں نے ابو عبداللہ احمد بن حنبل رح سے پوچھا کہ کیا میں ختم قرآن تراویح میں کروں یا کہ وتر میں؟ امام احمد نے فرمایا کہ تم تراویح میں ختم قرآن کرو تاکہ ہمارے لئے دو دعائیں حاصل ہو جائیں۔ میں نے عرض کیا یہ کام کس طرح کروں؟ موصوف نے فرمایا کہ جب تم ختم قرآن کر کے فارغ ہو جاؤ تو رکوع سے پہلے ہاتھ اٹھا کر دعا کرو جب کہ ہماری نماز جاری ہو اور دیر تک قیام کرو۔ میں نے کہا کہ کون سی دعا پڑھوں؟ فرمایا "جو دعا چاہو پڑھو"، فضل بن زیاد نے کہا کہ امام احمد رح نے جو حکم مجھے دیا میں نے اس کی تعمیل کی اور موصوف میرے پیچھے کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کیا کرتے تھے۔

حنبل نے کہا کہ میں نے امام احمد کو ختم قرآن کے سلسلہ میں یہ کہتے سنا کہ جب تم

---

[1] ملاحظہ ہو مجموع فتاوی ابن تیمیہ ص ۱۲۲ ج ۲۳ +

[2] المغنی لابن قدامہ ص ۱۷۲ ج ۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"قل اعوذ برب الناس" پڑھ کر فارغ ہو جاؤ تو دعا کے لئے رکوع سے پہلے ہاتھ اٹھاؤ۔ میں نے کہا کہ اس سلسلے میں آپ کس دلیل کی بنا پر یہ بات کہتے ہیں؟ امام احمد نے فرمایا کہ "میں نے اہل مکہ کو اسی طرح کرتے دیکھا اور ان کے ساتھ امام سفیان بن عیینہ بھی مکہ مکرمہ میں ایسا ہی کرتے تھے"

عباس بن عبد العظیم نے کہا کہ بصرہ و مکہ میں ہم نے بھی لوگوں کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے اور اہل مدینہ اس سلسلہ میں کچھ باتیں روایت بھی کرتے ہیں۔ حضرت عثمان بن عفان سے اسی طرح کی بات مروی ہے [1]

"صلوۃ القیام اثابکم اللہ" (تہجد کی نماز پڑھو اللہ تم کو اس کا اجر وثواب دے) کہہ کر پکارنے والے کا پکارنا بالفرض بدعت ہو تو حرمین کے علاوہ اس کا کہیں وجود نہیں ہے۔ شاید یہ ان باقی ماندہ چیزوں میں سے ہو جو زائل ہو چکی ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلہ میں معاملہ آسان ہے۔ فی الحقیقت اس کی ایک اصل موجود ہے وہ یہ کہ نماز کا وقت ہو جانے پر بتلانا مشروع ہے اور مذکورہ بالا اعلان نماز تہجد کا وقت ہونے کی خبر دینے کے ہم معنی ہے۔ اس میں شرعی مصلحت بھی موجود ہے اور یہ چیز اصل عام کی دلیل سے ثابت ہے۔ اس میں مطلقاً منکر باتیں انجام نہیں پاتیں۔ اسی طرح اس پر بدعت کی تعریف منطبق نہیں ہوتی۔ کیونکہ نماز کا وقت ہونے کی خبر دینا دین میں ایجاد شدہ بدعت نہیں ہے۔

بایں ہمہ اگر اس سے بے نیازی برتی جائے اور یہ اعلان نہ کیا جائے اور عام ممالک میں جس طرح بلا اعلان کے نماز تہجد پڑھی جاتی ہے اسی طرح یہاں حرمین میں بھی اکتفاء کیا جائے تو یہ زیادہ کامل اور سلامت روی والی بات ہوگی۔ لیکن ہم مالکی کی یہ بات تسلیم نہیں کرتے کہ یہ مسئلہ میلاد اور محافل میلاد کے مشابہ ہے۔ دونوں میں بہت بڑا فرق ہے جیسا کہ زمین وآسمان کے درمیان فرق ہے۔ نیز علم وجہل، نور وتاریکی اور حق وباطل کے درمیان جو فرق ہے وہی فرق میلاد اور زیر بحث مسئلہ میں ہے کیونکہ میلاد بذاتِ خود واضح طور پر فی الحقیقت ایک بدعت ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ بہت

---

[1] المغنی ص ۱۷۱ ج ۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے منکرات و شرکیات پر مشتمل ہے۔ اگر وہ صرف اپنی ذات کی حد تک بدعت ہوتی تو بھی اس کی حرمت مسجد ضرار کے زیادہ مشابہ ہوتی۔

۷۔ موصوف مالکی نے متعدد مثالوں کو میلاد سے تشبیہ دے کر کہا کہ یہ ساری باتیں بدعت ہیں؟ موصوف مالکی کے اس طرز بیان پر ہم کو یہ تامل و توقف ہے کہ ان باتوں کو میلاد کے ساتھ تشبیہ دینے کی دو ہی وجہ ہو سکتی ہے یا تو مالکی موصوف جاہل ہیں اور علمی باتوں کے ادراک کی قوت سے محروم ہو چکے ہیں کیونکہ اس طرح کی تشبیہ و تمثیل کے ذریعہ موصوف نے دو متضاد و متناقض چیزوں کو یکجا جمع کر دیا ہے جیسے کہ کوئی آدمی حق و باطل اور ظلمات و نور کو اکٹھا کر دے اس لئے کہ جن باتوں کے ساتھ میلاد کو موصوف نے تشبیہ دی ہے وہ شریعت سے مربوط ہیں اور خلف نے انھیں سلف صالح سے حاصل کیا ہے اور سلف صالح نے ان چیزوں کی دلیلیں بھی بیان کر دی ہیں جن کی وضاحت ہو چکی ہے۔ مگر محافل میلاد فضیلت والی تینوں صدیوں کے گذر جانے کے بعد نظر آنے لگی ہیں ان تینوں صدیوں کے لوگ اہل علم، اہل ایمان، اہل تقویٰ تھے، ان میں نکوکاری، اتباع شریعت اور دین کی پیروی پائی جاتی تھی، ان لوگوں کے گذر جانے کے بعد محافلِ میلاد کو ان لوگوں نے ایجاد و اختراع کیا اور ان کا اعلان بھی کیا جو اللہ کی مخلوق میں بدترین افراد تھے یعنی قرامطہ، رافضہ اور فاطمیہ وغیرہ۔

انھیں سے میلاد کو اہل تصوف اور دجل و مکر و فریب والوں نے سیکھا جو بدعات کے شائق و گرویدہ تھے۔ ان لوگوں نے محافل میلاد کو مخصوص قسم کی شکل و صورت مہیا کی جو بہت سے منکرات پر مشتمل ہوا کرتی ہے۔ ان منکرات کا ذکر مکرر سہ کرر ہو چکا ہے۔ یا پھر اس کی وجہ یہ ہے کہ مالکی موصوف صراط مستقیم سے اپنے اعراض و انحراف کا حال جانتے ہیں لیکن موصوف مغالطہ بازی، شبہ آفرینی اور افکار میں تزلزل پیدا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جیسا کہ ان لوگوں کا شیوہ و شعار ہے جن پر اللہ کا غضب ہے کہ ان کے پاس علم ہے مگر اس پر وہ عمل نہیں کرتے۔

مالکی کے علم و ذکاوت و ذہانت اور قوتِ ادراک نیز بہر حربہ خود نمائی و جاہ طلبی کی خواہش پر ہم کو یقین ہے اس لئے ہم یہی دوسری بات سمجھتے ہیں کہ سادہ لوح اور بیوقوف لوگوں میں اپنی قومی حکومت برقرار رکھنے کے لئے یہ ساری باتیں کر رہے ہیں کہ لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے سامنے تعظیم و توقیر کے نذرانے جھک جھک کر انکساری و خاکساری کے ساتھ پیش کریں اور ان کے ہاتھ چومیں چاٹیں اور ان سے برکتوں کی تلاش و طلب کریں۔ ورنہ ہم کو پورا اعتماد ہے کہ موصوف مالکی اس بات کا ادراک رکھتے ہیں کہ محافل میلاد میں ایسی منکرات، شرکیات، وہمیات اور خیالی باتیں جمع ہوتی ہیں جو مخفی نہیں، ان کا ذکر مکرر سہ کرر گذر چکا ہے۔

ملاحظہ:۔ اس جگہ یہ بات قابل ملاحظہ ہے کہ دُم کٹے رسالہ کے مصنف مالکی نے اپنی بھول کے سبب یا کسی اور وجہ سے جسے وہ جانتا ہے، سترہویں دلیل کا ذکر نہیں کیا ہے۔

○

مالکی کی اٹھارہویں دلیل پر بحث و نظر اور اسکی تردید

موصوف مالکی نے اٹھارہویں دلیل کا ذکر بایں طور کیا ہے کہ:۔

• امام شافعی رحؒ نے فرمایا کہ جو چیز نئی ایجاد کی گئی ہو اور وہ کتاب اللہ قرآن مجید، سنت نبویہ اجماع امت یا اثر صحابی کے خلاف ہو تو وہ بدعتِ ضالہ ہے اور جو اچھی چیز ایجاد کی گئی ہو اور مذکورہ باتوں (کتاب، سنت، اجماع، اثر) کے خلاف نہ ہو تو وہ پسندیدہ ہے۔ امام العزبن عبدالسلام، نووی اور اسی طرح ابن الاثیر تقسیم بدعت کے طریق پر گامزن ہیں جیسا کہ ہم پہلے بھی اس کی طرف اشارہ کر چکے ہیں۔

اہل علم میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ، ابن رجب، العزبن عبدالسلام، شاطبی، ابن النحاس اور ابن حجر عسقلانی کے بیانات کا ایک مجموعہ ہم پہلے نقل کر چکے ہیں جس میں صریح اور واضح طور پر جائز و ناجائز قسموں میں بدعت کی تقسیم پر تنقید کی گئی ہے اور بعض نے بر سبیل تنزل تقسیم بدعت کی بات کہی تو ہے مگر ان کے نزدیک بدعت کی جائز قسمیں صرف لغوی اعتبار سے بدعت کہلاتی ہیں جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضؓ نے ایک امام کے پیچھے نماز تراویح کو نعمت البدعۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ھذہ (یہ اچھی بدعت ہے) کہا تھا لغوی اعتبار سے کہی جانے والی اس طرح کی بدعات کی کوئی نہ کوئی قابل اعتبار اصل شریعت میں موجود ہوتی ہے اور شرعًا اس کا کوئی برا اور خراب اثر و نتیجہ نہیں ہوتا اس سلسلہ میں ان حضرات کی ذکر کردہ باتوں پر ہماری سرسری نظر ہو چکی ہے۔ مثلاً قرآن مجید کی جمع و ترتیب اور نشر و اشاعت، قرآن، حدیث اور لغت کے علوم کی تدوین اور سراؤں، مدرسوں، نیز اسپتالوں کی تعمیر و تاسیس وغیرہ ان چیزوں کو شرعی بدعت قرار دینے کے دعویٰ کی تردید بھی ہم کر چکے ہیں۔ یعنی مالکی کی پندرہویں دلیل پر بحث و نظر اور تردید کے دوران ہم یہ کام انجام دے چکے ہیں، ان مسائل میں سے ہر مسئلہ پر ہم گفت گو کر چکے ہیں اور یہ واضح کر آئے ہیں کہ شریعت میں ان باتوں کی قابل اعتبار اصل اور دلیل موجود ہے اور اسلام کی ابتدائی صدی میں ان کا وجود تھا نیز ہم بتلا آئے ہیں کہ ان باتوں کو میلاد و محافل میلاد کے ساتھ تشبیہ دینا اگر مالکی کا جہل و ضلال نہیں تو مغالطہ و حماقت ضرور ہے۔

اگر مالکی کو اس بات پر اصرار ہے کہ بدعت کو حسن قبیح قسموں میں تقسیم کرنے سے ان جلیل القدر علماء کا مقصد یہ ہے کہ بدعات کی ایجاد جائز ہے تو اولاً ہم مالکی کے اس اصرار و ہٹ دھرمی کے موافق نہیں کیونکہ ہدایت اقتداء اور اتباع نیز نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قائم کردہ حدود کی پابندی اور ان سے تجاوز کرنے سے پرہیز کے معاملہ میں ان علماء کا قابلِ تعریف مقام ہے اس معاملہ میں ان علماء کا مقابلہ صحابہ و تابعین کے علاوہ کوئی نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر مفروضہ کے طور پر ان جلیل القدر علماء کے بارے میں ہم مالکی کی بُری سمجھ کی موافقت کر بیٹھیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ہر شخص کی بات رد بھی کی جا سکتی ہے اور قبول بھی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ :-

وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا (سورۃ الحشر)	تم کو رسول جو دیں ان کو لے لو اور جن سے روکیں ان سے باز رہو۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

ان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد صلے اللہ علیہ وسلم	سب سے بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ طریقۂ محمدیہ ہے بدترین معاملات وہ ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

وشر الامور محدثاتها وکل بدعة ضلالة۔ | جو دین میں ایجاد کئے گئے ہوں اور ہر ایجاد شدہ بدعت ضلالت ہے۔

نیز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المھدیین من بعدی تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فکل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار۔ | تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے جس کو تم مضبوطی سے تھامو اور کاربند رہو۔ اپنے کو دین میں نئی ایجاد شدہ چیزوں سے بچاؤ کیونکہ دین میں ایجاد شدہ ہر چیز بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت جہنم میں لے جانے والی ہے۔

نیز آپؐ نے فرمایا کہ:۔

من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منه فھو رد۔ | جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی نئی چیز پیدا کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے۔

یہ فرامین نبویہ ہیں ان کو ماننے قبول کرنے اور ان کے مقتضی پر عمل کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے ہم کو دیا ہے۔ یہ سارے الفاظ صریح اور واضح ہیں جو عموم اور حصر کے طور پر وارد ہوئے ہیں۔ اس عموم میں نہ کوئی تخصیص ہوئی ہے نہ اس مطلق حکم کو مقید کیا گیا ہے نہ اس میں کسی چیز کا استثنا رہے اور نہ تقسیم کاری کی باتیں ہیں۔ دریں صورت مالکی صاحب! ذرا اپنے رب کی قسم کھا کر بتلائیے کہ کیا فرمان نبوی میں پائے جانے والے عام حکم و نہی کو چھوڑ دینا اور اس کے بالمقابل دوسروں کی باتوں کو ماننا ہمارے لئے جائز ہے۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمہاری محبت و تعلق اور آپ کی سیرت و شمائل سے فرحت و مسرت کا دعویٰ کہاں گیا جب کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عموم، حصر اور اختصاص کے الفاظ کے ساتھ بدعات و محدثات سے منع فرما رہے ہیں اور تم اس کے بالمقابل کہتے ہو کہ فلاں فلاں حضرات بدعت کی دو قسمیں بتلاتے ہیں اس لئے بعض جائز و ممنوع ہیں اور بعض قبیح و حسن نیز بعض ممدوح و مذموم ہیں!

حضرت ابن عباس رضؓ نے ان لوگوں پر سخت نکیر و تنقید کی تھی جنھوں نے حدیث نبوی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالمقابل حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے اس قول کو معتبر مانا تھا کہ حج مفرد افضل ہے حضرت ابن عباس سراقہ بن مالک سے مروی شدہ اس حدیث کی بنا پر حج تمتع کو واجب مانتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا تھا کہ اپنے حج مفرد کو عمرہ میں تبدیل کر لیں اور طواف وسعی صفا ومروہ کے بعد احرام کھول ڈالیں اس موقع پر سراقہ نے کہا تھا کہ کیا یہ حکم ہمارے صرف اسی سال کے لئے ہے یا کہ ہمیشہ کے لئے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حکم ہمیشہ کے لئے ہے چنانچہ جو لوگ یہ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما حج تمتع کے قائل نہیں تھے اور وہ حج مفرد کو افضل سمجھتے تھے اس لئے یہی بات ٹھیک ہے، ان کے خلاف حضرت ابن عباس فرماتے تھے کہ :-

یوشک ان تنزل علیکم حجارۃ من السماء اقول قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتقولون قال ابوبکر وعمر	قریب ہے کہ تم پر آسمان سے سنگ باری ہونے لگے میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ ہے اور اس کے بالمقابل تم کہتے ہو کہ ابوبکر وعمر کا کہنا یہ ہے۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

حضرت ابوبکر وعمر جیسے خلفائے راشدین کے معاملہ میں حضرت ابن عباس کا یہ فرمان ہے تو ان کے ساتھ کیا کیا جائے جو دونوں خلفائے راشدین سے کہیں کمتر لوگوں کی بات کے سامنے فرمانِ نبوی چھوڑ دیتے ہیں۔

امام شافعی کا یہ قول ثابت ہے کہ :-

تمام علماء کا اس پر اجماع ہے کہ جس شخص پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت واضح ہو جائے اس کے لئے اس سنت کا چھوڑنا کسی دوسرے آدمی کی بات کے سبب جائز نہیں ہے

امام احمد بن حنبل رح نے فرمایا کہ :-

مجھے ایسے لوگوں پر تعجب ہے جو حدیث کی سند وصحت سے آگاہ ہونے کے باوجود امام سفیان کی رائے پر چلتے ہیں یعنی موصوف کی تقلید کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ :-

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم۔ (النور : ۶۳)	جو لوگ حکم نبی کی مخالفت کرتے ہیں انھیں اس بات سے خوف زدہ رہنا چاہیئے کہ ان پر کوئی فتنہ یا دردناک عذاب نہ آجائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم جانتے ہو کہ اس آیت میں فتنہ سے کیا مراد ہے؟ یہاں فتنہ سے مراد شرک ہے ممکن ہے کہ آدمی اگر بعض فرمان نبوی کو رد کر دے تو اس کے دل میں کسی طرح کی کجی ضلالت آجائے جس سے وہ برباد ہو جائے۔

کیا مالکی کی محبت نبوی یہی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عموم وحصر وتخصیص کے ساتھ بدعت کو رد فرمائیں اس سے اپنی امت کو باز رکھنے کے لئے ڈرائیں اس کے اور اس کے کرنے والوں کا انجام بتلاتے ہوئے فرمائیں کہ کل ضلالۃ فی النار ہر بدعت گمراہی ہے اور جہنم میں لے جانے والی ہے مگر اس کے خلاف مالکی یہ کہتے پھریں کہ ہر بدعت ضلالت نہیں ہے کیا طریقۂ نبویہ کے ساتھ فرحت ومسرت اسی طرح ہوا کرتی ہے

کیا ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول واضح، نص صریح اور ہدایت والی رہنمائی کو چھوڑ کر یہ کہتے پھریں کہ شافعی نے یہ کہا اور نووی، ابن الاثیر نیز فلاں فلاں نے یہ کہا۔ سچ ہے ہو سکتا ہے کہ اس برے موقف کو اختیار کرنے والے پر رب العالمین کی طرف سے نشان زدہ کئے ہوئے پتھروں کی بارش ہو۔ یہ چیز ظالموں سے کچھ دور نہیں۔

◎

مالکی کی انیسویں دلیل پر بحث ونظر اور اسکی تردید

مالکی موصوف نے انیسویں دلیل کا ذکر اپنے مندرجہ ذیل قول میں کیا ہے:۔

دین میں ایجاد کردہ جس نئی چیز کو دلائل شرعیہ شامل ہوں اور اس کو ایجاد کرنے کا مقصد شریعت کی مخالفت نہ ہو اور ایجاد شدہ چیز کسی منکر (گناہ والی بات) پر مشتمل نہ ہو تو وہ دین کی بات ہے بدعت نہیں ہے اور متعصب کا یہ کہنا کہ اسے سلف نے نہیں کیا ہے دلیل نہیں بلکہ عدم دلیل ہے جیسا کہ یہ بات ان لوگوں پر مخفی نہیں جو علم اصول کی مہارت رکھتے ہیں چنانچہ شارع نے بدعت ہدایت کو سنت سے موسوم کیا ہے اور اس کے کرنے والے سے ثواب کا وعدہ کیا ہے چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اسلام میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھی سنت رائج کی تو اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا ثواب اس کے حق میں لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔"

مالکی کی مذکورہ بالا دلیل درحقیقت موصوف کی پیش کردہ پندرہویں دلیل کی تکرار ہے۔ پندرہویں دلیل کو مالکی نے تفصیل سے بیان کیا ہے جس پر بحث ونظر اور اس کی اجمالی وتفصیلی تردید ہم کرچکے ہیں مگر یہ انیسویں دلیل پندرہویں کا اختصار واجمال ہے ہم مالکی موصوف کے اکتا دینے والے تکرار کے جواب میں کہتے ہیں کہ :-

محفل میلاد کو عام یا خاص دلائل شرعیہ شامل نہیں ہیں چنانچہ نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میلاد کیا نہ صحابہ وتابعین نے، اور نہ اتباع تابعین نے نہ اجتماعی طور پر، نہ انفرادی طور پر اور ہر سال ماہ ربیع الاول آتا رہا مگر محفل میلاد منعقد کرکے ایسے قصائد نہیں پڑھے جاتے تھے جو مدح نبوی پر مشتمل ہوا اور ہفتہ میں دوشنبہ کے دن روزہ رکھنے کی جو بات نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے وہ محفل میلاد منعقد کرنے کے جواز پر کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ ہر ہفتہ میں روزہ کا معاملہ سالانہ میلاد جیسا نہیں ہے جس میں اتنی خرافات شرکیہ باتیں اور منکر چیزیں ہوا کرتی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ ہی اچھی طرح جانتا ہے چنانچہ روزہ محض نیکی ہے اور میلاد سراسر خالص شر ہے لہذا اگر میلاد میں کوئی خیر بالفرض موجود ہو تو وہ اس شر کا مقابلہ نہیں کرسکتا جو میلاد کے اندر پایا جاتا ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جب دوشنبہ وجمعرات کے روزوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ان دو دنوں میں اللہ کے پاس اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل اس حال میں پیش کیا جائے کہ میں روزہ دار ہوں اس کا مطلب یہ ہوا کہ دوشنبہ کا روزہ متعدد حکمتوں کے سبب مسنون ہے جس میں اہم ترین سبب یہ ہے کہ اسی دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اسی دن آپ پر نزول قرآن کا سلسلہ شروع ہوا اور اسی دن اللہ کے سامنے بندوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔ ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ میلاد شریعت اسلامیہ کے خلاف ایک ایجاد شدہ نئی چیز ہے اس لئے اسلام میں اس کی کوئی اصل نہیں ہے اور نہ اسے کسی ایسے شخص نے کیا جس کا اعتبار کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً صحابہ وتابعین واتباع تابعین جن کے آثار کی پیروی کی جاتی ہے یہ چیز باشندگانِ زمین سے بدترین لوگوں قرامطہ، اور روافض کی ایجادات میں سے ہے اگر یہ چیز اچھی ہوتی تو اس کو ہم سے پہلے ان لوگوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کیا ہوتا جو ہم سے زیادہ تلاشِ خیر کے حریص تھے اور طریقِ خیر کی معرفت میں ہم سے زیادہ فقیہ و سمجھدار تھے۔ نیز ہمارے بالمقابل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سچی محبت رکھتے تھے اور آپ کی محبت خیر کے جن طریقوں کی مقتضی ہے ان سے انھیں زیادہ تعلق تھا طریقۂ خیر کو ہمارے واسطے روشن چھوڑ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا سے فوت ہوئے تھے آپ کے چھوڑے ہوئے روشن طریقۂ خیر کی رات بھی دن کی طرح صاف وشفاف تھی، اس سے صرف وہی شخص بہک سکتا ہے جو تباہ ہونے والا ہو، آپ کے اوپر کتاب اللہ قرآن مجید کی آخری آیت :-

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔

آج میں نے تم لوگوں کے لئے تمھارا دین مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمھارے لئے دین اسلام سے راضی ہو گیا۔

نازل ہونے کے بعد دین کو مکمل کرنے اور نعمت کو پورا کرنے کے لئے کوئی بات باقی نہیں رہ گئی جو محفل میلاد منعقد کرنے کی مقتضی ہو تو کیا تمھارا بلند و برتر اور مقدس اللہ رب العالمین دین کی کوئی چیز بتلانی بھول گیا تھا یا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ادائے رسالت میں قاصر رہے تھے کہ آپؐ محفل میلاد کے رچانے کا حکم دینے سے غافل رہے۔

کیا آپؐ نے ہم لوگوں کو محفلِ میلاد جیسے نیک کام اور بڑی فضیلت والے عمل کے فضائل بتلانے میں بخیلی کرکے اس کے اس اجر عظیم اور اللہ تعالیٰ سے قریب کرنے والی خوبی سے محروم کرنا چاہا جس کا شیخ البدعۃ محمد علوی مالکی دعویٰ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے، یہ بھاری اور عظیم بہتان تراشی ہے۔

یہ دعویٰ کہ میلاد فعل گناہ پر مشتمل نہیں ہوتا اجمالی و تفصیلی ہر اعتبار سے مردود ہے اور مالکی موصوف اپنے اس قول کا مکذوب اور باطل ہونا بذات خود جانتے ہیں۔

میلاد میں مردوں کے ساتھ عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے، طرح طرح کے باجے بجائے جاتے ہیں، رقص وسرود ہوتا ہے، یہ سارے کام اجتماعی و انفرادی دونوں طرح سے ہوتے ہیں۔ اس میں ایسے کھانے پینے پر مشتمل دسترخوان لگانے میں فضول خرچی کی جاتی ہے جس میں ہر طرح کی صحیح و غلط چیزیں ہوا کرتی ہیں اور محافل میلاد میں حیلہ سازیوں کے ذریعہ معطل شدہ عقل والوں سے چندے مانگے جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر مالکی موصوف اپنی محافل میلاد کو ان قابلِ نکیر باتوں سے بری قرار دیتے ہوں حالانکہ یہ باتیں محافل میلاد کی بنیادی خصوصیات میں سے ہیں لیکن اگر موصوف کو ان باتوں سے انکار ہو تو محافل میلاد میں ہونے والی تلخ ترین اور بہت بری اس معصیت سے انکار نہیں کر سکتے کہ ان میں ایسے مناقبِ نبویہ پڑھے جاتے ہیں جو غلو، مبالغہ، افراط اور لغو طرازی پر مشتمل ہوتے ہیں، ان میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا درجہ منع وعطا اور تمام چیزوں کے احاطہ کے معاملہ میں الوہیت اور ربوبیت کے مقام تک پہونچ جاتا ہے۔ نیز آپ کو ماوٰی ملجا اور بے نیاز (صمد) قرار دیا جاتا ہے (ور کہا جاتا ہے کہ آپ کو آسمانوں اور زمینوں کے خزانے حاصل ہیں آپ نور ہیں آپ کا سایہ نہ دھوپ میں پڑتا تھا نہ چاندنی میں، نیز آپ کی وجہ سے ساری مخلوقات کی تخلیق ہوئی ہے اور آپ کی قبر خانۂ کعبہ سے افضل ہے آپ کی شب ولادت لیلۃ القدر سے افضل ہے اور آپ کو جنت کے حصے کرنے کا حق حاصل ہے نیز آپ ان پانچوں باتوں کا بھی علم رکھتے ہیں جن کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے مخصوص کر رکھا ہے یعنی کہ :-

ان اللہ عندہ علم الساعۃ و ینزل الغیث و یعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ۔	بیشک اللہ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے، وہی بارش نازل کرتا ہے اور جانتا ہے کہ بچہ دانیوں میں کیا ہے اور کوئی یہ نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور نہیں جانتا کہ کس سرزمین میں مرے گا۔

نیز محافل میلاد میں یہ بات بھی بیان کی جاتی ہے کہ آپ کی امت کے اعمال آپ کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اس طرح کی بہت ساری باتیں ہیں جو ابو جہل وابو لہب وابی بن خلف جیسے کفر و شرک اور سرکشی کے ائمہ و سرغنہ لوگ بھی نہیں کہتے تھے۔ یہ لوگ ربوبیت کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کی توحید کے معترف تھے اور اپنے بتوں کو پکارنے میں معذرت کرتے تھے کہ :-

ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفی : (سورۃ الزمر : ۳)	ہم ان کی پرستش اس لئے کرتے ہیں کہ ہم کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیں۔

اسی طرح مالکی موصوف اس بات سے بھی انکار نہیں کر سکتے کہ محفل میلاد میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اور آپ کے لئے قیام تعظیمی کے واجب ہونے کے عقائد و خیالات اور اوہام پائے جاتے ہیں اس عقیدہ نے شیطان، اعوانِ شیطان اور انسانوں نیز جنوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے شیطان کے متبعین کے لئے امت کے اندر خلل اندازی اور اسے شریعت کے صاف ستھرے سرچشموں سے دور رکھنے کے دروازے کھول دئے ہیں اس عقیدہ نے امت کے عقائد کو بگاڑنے امت کو فرقوں میں تقسیم کرنے فرقِ ضالہ کے رائج کرنے اور پھیلانے میں بہت خراب ردعمل پیدا کیا ہے، مثلاً قادیانی، اسماعیلی، نصیری اور روافض و صوفیا کے مختلف فرقے اسی عقیدہ کی بنا پر پیدا ہوئے۔

کیا اس کے بعد بھی مالکی موصوف یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان کے میلاد گناہ کی بات پر مشتمل نہیں ہوتے؟ جب ہم نے ان منکر و شرکیہ باتوں کا انکشاف کر دیا جن پر محافل میلاد مشتمل ہوا کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مالکی کو اتنی عقل و تمیز دی ہے کہ وہ حق و باطل کا ادراک کر سکیں تو کیا اب اس انکشاف حقیقت کے بعد مالکی موصوف محافلِ میلاد کے بدعت ہونے کا اعتراف کریں گے؟ نیز کیا وہ اس کا اعتراف کریں گے کہ میلاد دلیل شرعی سے خالی اور مقتضیاتِ شرعیہ کے خلاف ہے؟ نیز یہ کہ میلاد بہت سی فساد اور گناہ کی چیزوں پر مشتمل ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کے دروازے چاروں پٹ سے بھی زیادہ کشادہ ہو کر کھل جاتے ہیں؟

مالکی کی بیسویں دلیل پر بحث و نظر اور اسکی تردید

مالکی موصوف نے بیسویں دلیل اپنی مندرجہ ذیل بات میں بیان کی ہے کہ:-

"محفلِ میلاد محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی یادگاروں کو زندہ کرنے لئے منعقد ہوتی ہے اور یہ چیز ہمارے یہاں اسلام میں مشروع ہے تم جانتے ہو کہ اکثر اعمال حج معروف یادگاروں اور قابلِ تعریف مقامات کی یاد زندہ کرنے کے لئے ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ صفا و مروہ کی سعی رمیِ جمار، منیٰ میں قربانی، یہ ساری باتیں حقیقتاً مسلمان گذشتہ واقعات و حوادث کے یادگار کو زندہ کرنے کے لئے کرتے ہیں"

ہم مالکی کے ساتھ حسنِ ظن رکھتے تھے اور سمجھتے تھے کہ موصوف علم و فہم اور ادراک کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھے مقام پر فائز ہیں۔ لیکن جب ہم نے ان تحریروں کو پڑھا جن کو موصوف کے بہکے ہوئے کج روشل ہو جانے والے ہاتھ اور زہریلے قلم نے لکھا ہے تو ہم کو معلوم ہوا کہ موصوف جہالتوں اور ضلالتوں کی تاریکیوں میں گھرے ہوئے ہیں اور اللہ کے ساتھ شرک کی دعوت دینے اور خالص جہالت کی طرف امت کو دھکیل دینے میں ابلیس کے لشکر کے سب سے زیادہ اطاعت کنندہ ہیں بلکہ موصوف اس طرح کے جہل و ضلال والے راستہ کے داعی ہیں جس پر ابوجہل و ابولہب و ابی بن خلف جیسے کفر و شرک اور سرکشی کے سرغنہ لوگ نہیں تھے ان لوگوں کی جاہلیت صرف اللہ کی ربوبیت میں وحدانیت کا انکار کرنا تھا۔ مگر مالکی اور ان کے متبعین یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ آسمانوں اور زمین کے خزانوں کا مالک ہونے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے شریک ہیں اور آپؐ کو جنت کے حصے بخرے اور تقسیم کا اختیار ہے اور آپؐ کا علم سب باتوں کو شامل ہے حتیٰ کہ لوح و قلم اور روح نیز اللہ کے ساتھ جن پانچوں باتوں کا علم مخصوص ہے ان سب چیزوں کا علم بھی آپؐ کو ہے اور آپؐ کی قبر خانۂ کعبہ سے افضل ہے اور آپؐ کی شب میلاد لیلۃ القدر سے افضل ہے آپ نور ہیں آپ کا سایہ نہ دھوپ میں پڑتا ہے نہ چاندنی میں اس کے علاوہ بھی بہت سی خرافات اور باطل باتیں دین میں ایجاد کردہ بدعات و عجائب و غرائب ہیں جن کا ذکر موصوف نے اپنی کتاب الذخائر المحمدیہ میں کیا ہے۔

موصوف ایسی جہالت کے داعی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی الوہیت میں وحدانیت کا انکار کرتی ہے وہ اس طرح کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے موصوف مالکی کی جہالت ایسا تقدس و جلالت ظاہر کرتی ہے جس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہونا واجب ہے۔ چنانچہ موصوف مالکی آپ کو ملجا، ماویٰ اور بڑی بڑی پریشانیوں کا دور کرنے والا قرار دیتے ہیں۔ نیز یہ کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مشکل کشائی کرنے میں توقف سے کام لیا تو پھر کس سے سوال کیا جائے۔

مالکی موصوف کے امام بوصیری نے کہا ہے کہ :۔

" اے ساری کائنات میں سب سے زیادہ باعزت رسول! (صلے اللہ علیہ وسلم) پیش آمدہ مصیبت کے وقت آپ کے علاوہ میرا کوئی ٹھکانہ نہیں جہاں میں پناہ لوں "

مالکی کے دوسرے امام بکری نے کہا کہ :۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب مصیبت اپنے ناخن چبھو دے اور پریشانی مستحکم ہو جائے تو تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پکار کر کہو کہ مجھے پریشانی لاحق ہے اور کتنی مرتبہ آپ نے ایسی پریشانیاں دور کردی ہیں جو بہت پیچیدہ ہو چکی تھیں۔ میری مصیبت کو دور کرنے میں آپ جلدی کیجئے آپ اس میں تاخیر کریں گے تو میں کس کو پکاروں گا ؟

مجھے مالکی پر سختی کرنے اور موصوف کو تکلیف دہ اوصاف سے یاد کرنے میں کتنا دکھ ہوتا ہے یہ خفگی اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے، یہ سختی اللہ تعالیٰ کی توحید کے میدان میں ہے اور یہ بات اللہ تبارک وتعالیٰ کے حقوق پر غیرت کی وجہ سے ہے یہ ساری باتیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہیں جو اللہ کے بندے اور رسول تھے آپؐ کو اللہ تعالیٰ کے حقوق پر بڑی غیرت تھی، آپ کو بارگاہِ توحید کی حفاظت کی بہت حرص وخواہش تھی آپ اس بات کے بڑے حریص تھے کہ آپ کی امت آپ کے اس مقام کو پہچانے جو اللہ نے آپ کو دیا تھا۔ سنن ابی داؤد میں حضرت انسؓ سے جید سند کے ساتھ مروی ہے۔

ان ناسًا قالوا یا رسول اللہ یا خیرنا وابن خیرنا وسیدنا وابن سیدنا فقال یاایھاالناس قولوا بقولکم ولایستھوینکم الشیطان انا محمد عبداللہ ورسولہ ما احب ان ترفعونی فوق منزلتی التی انزلنی عزوجل۔

کچھ لوگوں نے کہا اے رسول اللہ! اے ہم میں سب سے بہتر اور ہم میں سب سے بہتر آدمی کے لڑکے اے ہمارے سید اے ہمارے سید کے لڑکے یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ تم اپنی بات کہا کرو تم کو شیطان ہرگز ہوا پرستی میں مبتلا نہ کردے میں اللہ کا بندہ اور اللہ کا رسول ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ مجھ کو اس درجہ سے اوپر چڑھاؤ جس پر اللہ نے مجھے رکھا ہے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی اس مبالغہ آمیز تعریف پر نکیر کی اور اس کی وجہ یہ بتلائی کہ اسی دروازہ سے شیطان لوگوں کا دین بگاڑنے کے لئے لوگوں پر داخل ہوتا ہے اس لئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دروازہ بند کردیا اور ہر اس ذریعہ کی جڑ کاٹ دی جو فسادِ دین تک پہنچاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ مالکی اور ان کے شیوخ واساتذہ ائمہ نیز متبعین سے حساب لینے والا ہے جو اس امت پر شرک کا دروازہ کھولنے کا کام کر رہے ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غلو نیز آپ کی مبالغہ آمیز تعریف کر رہے ہیں جیسا کہ نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبالغہ آمیز مدح سرائی کی تھی۔ چنانچہ نصاریٰ نے کہا کہ حضرت عیسیٰ اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں اور مالکی نیزان کی پارٹی والے لوگ کہتے ہیں کہ آسمانوں اور زمین کے خزانوں کے مالک ہونے میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے شریک ہیں اور آپ ملجا و ماویٰ ہیں اور آپ کے علوم میں لوح وقلم اور روح کا علم بھی شامل ہے نیز آپ مصائب ومشکلات کو دور کرنے والے ہیں۔

الغرض اس طرح کی بہت سی مشرکانہ باتیں مالکی کی فہرست میں شامل ہیں۔ جی ہاں! مالکی موصوف اپنی بیسویں دلیل میں کہتے ہیں کہ حج تاریخی واقعات کی یادوں کو زندہ کرنے کے لئے ہے یعنی سعی ورمیٔ جمار قربانی وغیرہ جیسے افعال حج تاریخی واقعات کی یادگار ہیں دریں صورت ہم میلاد، معراج اور اس قسم کی باتوں کی یادگار کیوں نہ منائیں۔

سبحان اللہ! مالکی نے الوہیت وربوبیت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب العلمین کے ساتھ شریک قرار دینے ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ موصوف مالکی کا نفس شریعت سازی میں اللہ کے ساتھ شریک ہونے کے لئے کوشاں ہو گیا ہے۔

ہم نہیں جانتے کہ کیا یہ شخص (مالکی) ایسا علمی مقام رکھتا ہے جو ہم کو اس کی اجازت دیتا ہے کہ ہم اہل علم کے حوالہ سے اپنی ذکر کردہ اس بات کو موصوف کے سامنے پھر دہرائیں کہ عبادت کے معاملہ میں قیاس ممنوع ہے اور دین میں بدعت سازی کے کام کو مصالح مرسلہ یا استحسان سے تشبیہ دینا بے محل ہے۔ کیونکہ عبادتوں کا دارومدار شریعت کی تعلیم پر ہے، نیز عبادات میں پائی جانے والی وہ تفصیلی علتیں مخفی رہتی ہیں اور معلوم نہیں ہو پاتی ہیں جو قیاس کرنے کے لئے شرط ہیں ہم نے اس سلسلے میں امام شاطبی کا کلام ذکر کیا ہے جو اس معاملہ کی وضاحت کرتا ہے۔

جی ہاں! ہم یہ نہیں جانتے کہ کیا یہ آدمی ایسے علمی درجہ پر فائز ہے جو ہم کو اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ہم اس سے علمی مناقشہ کریں تاکہ یہ آدمی ایسے بہکانے اور بھٹکانے والے میدانوں میں گمراہ ہو کر رہ گیا ہے جن میں بدعت کی ایجاد واختراع ہوئی ہے نیز وہ ایسے عمل میں گرفتار ہو گیا ہے جو قوم پرستی کے قاعدہ پر بنا ہوا ہے۔ اور اس قاعدہ کے اوپر عبادت، جہالت، ضلالت نیز سادگی کی روح مسلط وحکمراں ہے اور یہ وہ قاعدہ ہے جو عقلوں کو نزاویوں کے ریت میں پھینک دینے کے اصول پر مبنی ہے تاکہ موصوف کے لئے دجل و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلبیس وفریب کاری کا مقصد پورا ہو سکے اور قول وعمل سے موصوف کی تعظیم و تکریم کی نشانیاں پیش کی جاتی رہیں۔

ہم بار بار یہ کہہ چکے ہیں کہ ہم شریعت کی پابندی کے ذمہ دار بنائے گئے ہیں ا ہم کو ایجاد بدعت کا پابند نہیں بنایا گیا ہے ہم اس طریقۂ کار کی پیروی واتباع کے ذمہ دار بنائے گئے ہیں جس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام تھے۔ ہم کو رب العالمین کے رسول (جو مقام محمود والے اور حوض کوثر والے ہیں) کی زبانِ مبارک سے خبردار اور آگاہ کیا گیا ہے کہ :۔

وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا۔	رسول تم کو جو چیز دیں انھیں لو اور جن سے روکیں ان سے باز رہو۔

یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی خواہش سے جو چاہتے تھے وہ نہیں بولتے تھے بلکہ جو کچھ کہتے تھے اللہ کے حکم کے مطابق اس کی اطاعت کے موافق بولتے تھے۔ ہم کو انھیں رسول کی زبانی اللہ نے اپنے حکم سے آگاہ کیا ہے کہ ہم کو بدعت سازی اور دین میں نئی باتوں کی ایجاد سے روکا گیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:۔

من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد :۔	جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی نئی بات نکالی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔
من عمل لیس علیہ امرنا فھو رد	جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے۔
ایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار	تم اپنے کو دین میں نئی ایجادات سے بچاؤ کیونکہ دین میں ایجاد کردہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت جہنم میں لے جانے والی ہے۔

٭ ٭ ٭ ٭

دین میں بدعت سازی پر نکیر کرنے کے معاملہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طور وطریق پر آپ کے صحابہ نے بھی عمل کیا تھا چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا :۔

اتبعوا ولا تبتدعوا	تم لوگ اتباع شریعت کرو، بدعت سازی مت کرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقد کفیتم — دین میں نئی باتوں کی ایجاد سے تم مستغنی بنا دئے گئے ہو۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے راز داں حضرت حذیفہ بن الیمان نے کہا کہ :۔

کل عبادۃ لم یتعبدھا اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلا تعبدوھا فان الاول لم یدع للآخر مقالا فاتقوا اللہ یا معشر القراء فخذوا بطریق من قبلکم فلقد ترکھا لنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم محجۃ بیضاء لیلھا کنھارھا لا یزیغ عنھا الا ھالک لا خیر الا دل الامۃ علیہ ولا شر الا حذرھا عنہ بلغ الرسالۃ الخ

جو عبادت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے نہیں کی اسے تم مت کرو کیونکہ پہلے لوگوں نے بعد والوں کے لئے کوئی گنجائش کلام نہیں چھوڑی ہے لہذا اے پڑھے لکھے لوگو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے پہلے لوگوں کا طریق اختیار کرو اس طریق کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا واضح چھوڑا تھا کہ اس کی رات بھی دن کی طرح روشن تھی اس سے صرف تباہ ہونے والا ہی بہک سکتا ہے کوئی بھلائی نہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو بتلا نہ دی ہو اور کوئی برائی نہیں جس سے آپؐ نے باخبر نہ کیا ہو آپؐ نے رسالت کی اچھی طرح تبلیغ کر دی امانت اچھی طرح پہونچا دی اور اپنی امت کی پوری خیر خواہی اس فرمان الٰہی پر عمل کرتے ہوئے کی "لقد جاءکم رسول من انفسکم الآیۃ۔

کیا اسی روشن راستہ کے واضح ہو جانے کے بعد اور اس کامل اور آسان شریعت کے سامنے آجانے کے بعد بھی ہم مالکی کے ساتھ مالکی کی زبان سے شیطان کی باتیں سن سکتے ہیں ؟ مالکی کی یہ بات کہ حج میں چند تاریخی واقعات کی یادگاریں منائی جاتی ہیں لہذا ہم کو چاہیئے کہ میلاد اور اس جیسی چیزوں کے معاملہ میں بھی اسی طرح کی یادگاریں منائیں۔ مالکی کی یہ بات ہم کو روئے زمین پر شرک رونما ہونے اور اسی کے ظہور پذیر ہونے کی کیفیت کی یاد دلاتی ہے چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ موصوف نے اس قرآنی آیت وقالوا لاتذرن آلھتکم ولا تذرن ودا ولا سواعا ولا یغوث ولا یعوق ونسرا۔ (یعنی سردارانِ قوم نوح نے لوگوں سے کہا کہ تم ہرگز اپنے دیوتاؤں کو مت چھوڑنا۔ خصوصاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ودّ، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو مت چھوڑنا) کی تفسیر میں کہا کہ یہ (یعنی ود، سواع یغوث، یعوق ونسر) قوم نوح کے صالح لوگوں کے نام ہیں جب یہ صالح حضرات مرگئے تو شیطان نے ان کی قوم والوں کو یہ سمجھا دیا کہ جن مقامات پر یہ حضرات بیٹھا کرتے تھے وہاں ان کی تصویریں اور مورتیاں ان کے ناموں کے ساتھ نصب کردیں چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا ابتدا میں ان تصویروں اور مورتیوں کی پوجا نہیں ہوتی تھی لیکن جب یہ لوگ مرگئے اور علم طاق نسیاں پر رکھ دیا گیا تو ان کی پوجا بھی ہونے لگی۔

حافظ ابن قیم نے کہا کہ :۔

اسلاف میں سے کئی ایک نے کہا کہ جب قوم نوح کے یہ صالح حضرات فوت ہوگئے تو لوگ ان کی قبروں پر معتکف ہوگئے پھر ان کی مورتیاں بنالیں اور جب ایک طویل زمانہ گذر گیا تو ان کی پرستش بھی کرنے لگے۔

مالکی کی اکیسویں دلیل پر بحث ونظر اور اس کی تردید

مالکی موصوف نے اکیسویں دلیل کا ذکر اپنے مندرجہ ذیل بیان میں کیا ہے :۔

"میلاد کی مشروعیت کے جو وجوہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں وہ صرف اس میلاد کے متعلق ہیں جو قابل مذمت منکرات سے خالی ہوں لیکن اگر میلاد کسی ایسی چیز پر مشتمل ہو جس پر نکیر واجب ہے مثلاً عورتوں کے ساتھ مردوں کا اختلاط، حرام کاموں کا ارتکاب یا بکثرت فضول خرچی جسے صاحب میلاد (جن کا میلاد ہوتا ہے) جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پسند نہیں کرتے تھے تو اس کے حرام ہونے اور ممنوع ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے لیکن میلاد کی یہ حرمت عارضی ہوگی ذاتی نہیں ہوگی جیسا کہ اس بات پر غور وتامل کرنے والوں سے یہ چیز مخفی نہیں ہے۔"

ہم کہتے ہیں کہ دراصل دلیل نہیں بلکہ دلیل سے احتراز ہے اور موصوف مالکی کا دعویٰ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ان کا میلاد رقص وسرود، اختلاط اور فضول خرچی پر مشتمل نہیں ہوتا اگر ان میں سے کوئی شئے میلاد میں پائی جائے تو یہ میلاد اس وصف کی بناء پر عارضی طور پر ممنوع گا۔ ذاتی طور پر نہیں۔ مالکی کی بات کا حاصل و خلاصہ یہی ہے

ہم بار بار کہہ چکے ہیں کہ مالکی موصوف کی محافلِ میلاد اللہ تعالیٰ کی الوہیت و ربوبیت کے ساتھ کفر اور عقلوں کے احترام کی پامالی جیسے بڑے بڑے گناہوں پر مشتمل ہوا کرتی ہیں اور ان اجتماعات اور محفلوں کی بابت لوگوں کو یہ اعتقاد رکھنے کا پابند بنایا جاتا ہے کہ ان میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسرے صالحین کی روحیں آتی ہیں جن کے احترام و تعظیم کے لئے قیام واجب و متعین ہے۔

یہ محافلِ میلاد جن شرکیہ باتوں پر مشتمل ہوا کرتی ہیں وہ بہت زیادہ عظیم و کبیر سخت گناہ والی زیادہ قابلِ نکیر ہیں یہ ان لوگوں کے عقائد و خیالات ہو سکتے ہیں جو اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی و رسول ہونے پر ایمان رکھتے ہوں۔

مالکی موصوف نے اپنی محافل میلاد کو جن باتوں سے خالی تبلایا ہے ان کا شمار ایسے معاصی میں ہوا کرتا ہے جن کے مرتکبین اللہ کی رحمت و مشیت کے مطابق اگر وہ چاہے تو معاف کئے جا سکتے ہیں اور چاہے تو ان کی سزا دی جائے گی۔ مگر موصوف نے اپنی کتابوں میں جس قسم کے میلادوں کو صحیح قرار دیا ہے وہ ان شرکیہ امور پر مشتمل ہوا کرتے ہیں جن کی بابت ارشادِ الٰہی ہے کہ :-

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء و من یشرک باللہ فقد ضل ضلالاً بعیدا - (سورۃ النساء : ۱۱۶)

بیشک اللہ نہیں معاف کرے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور جسے چاہے گا معاف کریگا جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا۔ یقیناً وہ بہت دور والی گمراہی میں بہک گیا۔

اللہ تعالیٰ کا دوسرا فرمان ہے کہ :-

انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ الجنۃ و ماواہ النار و ما للظالمین من انصار -

جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا یقیناً اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالکی موصوف کی محافل میلاد کی تردید میں جو تفصیل، وضاحت اور مبسوط کلام ہم پیش کر آئے ہیں، ان کے پیش نظر ان کے لئے کوئی وجہ جواز نہیں بلکہ یہ شرک وکفر پر مشتمل چیزیں ہیں خواہ ان میں مردوزن کا اختلاط، رقص وسرود، گانے بجانے کی باتیں کبھی نہ ہوں۔

ہم اپنی انھیں باتوں پر اکتفار کرتے ہیں اور اس کا حوالہ دیتے ہیں کہ ان کی طرف مراجعت کی جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح پر مالکی کی اس افترا پردازی کی تردید کہ وہ میلاد کو جائز کہتے تھے

مالکی موصوف نے میلاد کے جواز پر اپنی اکیس مزعومہ دلیلوں کو مکمل کرنے کے بعد اپنے خیال کے مطابق میلاد کے سلسلے میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح کا وہ موقف نقل کیا ہے جس کو موصوف مالکی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح کا موقف تصور کرتے ہیں۔ حالانکہ موصوف نے امام ابن تیمیہ رح کی طرف منسوب کردہ اپنی یہ بات تلبیس وتدلیس کے طور پر پیش کی ہے۔ نیز موصوف نے ان لوگوں کی طرح مکروفریب والا طریقہ اختیار کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قول " فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون (سورۂ ماعون : ۴ و ۵) تباہی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے غافل رہا کرتے ہیں) میں" ویل للمصلین" (نمازیوں کے لئے تباہی ہے) پر وقف کر بیٹھیں۔ یا اللہ تعالیٰ کے قول ان اللہ لا یستحیی ان یضرب مثلا ما بعوضۃ فما فوقھا (سورۃ البقرہ : ۲۶) بیشک اللہ تعالیٰ کو شرم نہیں آتی کہ وہ مچھر یا اس سے کمتر چیز کی مثال بیان کرے) میں" ان اللہ لا یستحیی " (بیشک اللہ تعالیٰ کو شرم نہیں آتی) پر وقف کردیں۔

اگر مالکی موصوف علمی امانت رکھتے اور اللہ تعالیٰ کا خوف کھاتے تو بدعت پر سب سے زیادہ نکیر کرنے والے بندوں میں سے نیز سنت کی تحقیق وتطبیق میں زیادہ دلچسپی رکھنے والے بندوں میں سے ایک بڑے عالم کی طرف جواز میلاد کے سلسلے میں یہ غلط رائے نہ منسوب کرتے کہ "میلاد کے بارے میں شیخ ابن تیمیہ کی رائے یہ ہے کہ بعض لوگوں کو میلاد کرنے پر ثواب ملے گا الخ"۔

حالانکہ ہم شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح کے فتاویٰ سے موصوف کی رائے اس سلسلے میں نقل کر آئے ہیں اور بہتر ہے کہ موضوع سے تعلق رکھنے والی موصوف کی بات یہاں پھر نقل کردیں چنانچہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے فرمایا کہ " اگر کچھ لوگ ایسی نفلی نماز کے لئے مستقل عادت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنائے بغیر بعض راتوں میں جمع ہو جائیں جو سنت راتبہ کے مشابہ ہو تو یہ مکروہ نہیں۔ لیکن اسے عادت بنا لینا کہ اوقات کی گردش کے ساتھ اس کی پابندی کی جائے تو یہ مکروہ ہے کیونکہ اس میں شریعت کی تبدیلی لازم آتی ہے اور مشروع چیز کے ساتھ غیر مشروع چیز کی تشبیہ لازم آتی ہے۔ اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو چاشت کے وقت کسی اور نماز کو ایجاد کر لینا یا ظہر و عصر کے درمیان کسی دوسری نماز کی اختراع کر لینی جائز ہوتی اسی طرح شعبان کے مہینہ میں تراویح کی نماز ایجاد کر کے پڑھی جاتی یا عیدین کے لئے اذان کی مشروعیت ایجاد کر لی جاتی یا بیت المقدس کے صخرہ کا حج ایجاد کر لیا جاتا۔ یہ باتیں اللہ کے دین میں تغیر و تبدل ہے۔ اسی طرح کی بات میلاد وغیرہ کے بارے میں کہی ہے [۱]"

ہم اس جگہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی دوسری کتاب اقتضاء الصراط المستقیم سے بدعت اور تقسیمات بدعت نیز میلاد کے متعلق تحریر شدہ کلام کو نقل کرنے پر اپنے کو مجبور پاتے ہیں۔ اور شیخ الاسلام موصوف کی کتاب سے منقول شدہ طویل بات کو نقل کرنے کے متعلق ہم قارئین سے معذرت کے طالب ہیں کیونکہ اس معاملہ میں ہم دو باتوں کے سبب مجبور ہیں :-

اولاً :- بدعت سازی کا مقام بہت خطرناک اور اہمیت والا ہے۔ شیطان اسی دروازے سے عقائد کو بگاڑنے کے لئے مسلمانوں پر داخل ہوتا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی وحی کردہ باتوں، وسوسہ اندازیوں، کچوکوں طعنوں اور پھونکوں کے ذریعہ مسلمانوں کو اسی طرح فرقوں میں بانٹ دیا جس طرح اہل کتاب فرقوں میں بٹ گئے تھے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ جب کسی موضوع پر گفتگو کرنے کے لئے سانس بھرتے ہیں تو ان کے بیانات علم کے موتی و جواہرات کی طرح ہوتے ہیں۔ چنانچہ موصوف نور الٰہی کے ساتھ دیکھتے ہیں اور موضوع کا حق ادا کر دیتے ہیں۔ اور مخالف جس چیز کا مستحق ہوتا ہے اس کو وہ چیز عطا کرتے ہیں۔

موصوف امام ابن تیمیہؒ نے بدعت پر بحث کی ہے اور تقسیمات بدعت پر تنقید کی ہے اور اس کی تطبیق کی مثالیں بیان کی ہیں۔ یہ ساری باتیں موصوف نے علمی اسلوب میں لکھی ہیں جو اصول و ضابطہ بندی پر قائم ہیں۔ امام ابن تیمیہ رح نے اس مدلل انداز میں یہ

---

[۱] ملاحظہ ہو مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۲۳ ص ۱۳۲، ۱۳۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحث لکھی ہے کہ انصاف والے مخالف کو تسلیم وقبول کئے بغیر کوئی چارۂ کار نہیں۔

ثانیًا :۔ مالکی موصوف کے ساتھ اللہ تعالیٰ عدل وانصاف کے مطابق معاملہ برتاؤ کرے۔ ان حضرت نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی طرف اپنی مذکورہ بالا منسوب کرنے میں افترا پردازی کی ہے۔ اور ان کے متعلق یہ ذکر کر دیا ہے کہ موصوف ابن تیمیہ جواز میلاد اور اس کے کرنے والے کو مستحق ثواب ہونے کے قائل تھے۔

دریں صورت ہم امام ابن تیمیہؒ کا کلام نقل کرتے ہیں اگرچہ وہ طویل ہے مگر زیر بحث مسئلہ میں موصوف امام ابن تیمیہؒ کا موقف واضح کرتا ہے اور مالکی کی افترا پردازی کی حقیقت ظاہر کر دیتا ہے۔ نیز موصوف امام ابن تیمیہ رح کا یہ کلام مالکی اور بدعت سازی میں ان کے شیوخ و اساتذہ کے شبہات کی تردید کرتا ہے۔

امام ابن تیمیہ رح نے ایک " فصــل " کے تحت کہا کہ :۔

" اس باب کی منکرات میں تمام اختراعی اور ایجاد شدہ ، مبتدعانہ عیدیں اور تہوار نیز میلے ہیں یہ سب مکروہ منکرات میں سے ہیں ان کی کراہت چاہے حرام ہونے کے درجہ کو پہنچتی ہوں یا نہ پہنچتی ہوں۔ یہ اس لئے کہ اہل کتاب اور عجمیوں کی عیدوں ، تہواروں اور میلوں کی ممانعت دو وجوہ سے ہے :۔

(۱) ان میں کفار کی مشابہت پائی جاتی ہے۔

(۲) یہ عیدیں ، تہوار اور میلے بدعات میں سے ہیں۔

جو تہوار ، میلے اور عیدیں ایجاد شدہ ہیں وہ دو وجوہ سے منکر ہیں اگرچہ ان میں اہل کتاب کی مشابہت نہ ہو۔

(۱) یہ چیزیں بدعات و محدثات کے تحت آتی ہیں لہذا یہ چیزیں حضرت جابر سے امام مسلم کی صحیح میں مروی شدہ روایت کے عموم میں داخل ہے کہ :۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خطب احمرت عيناه وعلا صوته واشتد غضبه حتى كانه منذر جيش يقول صبحكم ومساكم ويقول بعثت انا والساعة	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تھے تو آپؐ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں ، آواز بلند ہو جاتی اور غصہ تیز ہو جاتا حتی کہ آپ کسی لشکر سے ڈرانے والے معلوم ہوتے جو کہہ رہا ہو کہ تم پر بوقت صبح حملہ ہو رہا ہے یا شام کو آپؐ فرماتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كهاتين ويقرن بين اصبعيه السبابة والوسطى ويقول اما بعد فان خير الحديث كتاب الله وخير الهدى هدى محمد (صلى الله عليه وسلم) وشر الامور محدثاتها وكل بدعة ضلالة وفي رواية للنسائي وكل ضلالة في النار :-

میں اور قیامت ان دونوں انگلیوں یعنے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی طرح ایک دوسرے سے قریب ہوں۔ نیز آپ فرماتے ہیں کہ بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے، اور بہترین طریقہ طریقۂ محمدی ہے۔ اور بدترین معاملات دین میں ایجاد شدہ نئی چیزیں ہیں اور ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت جہنم میں لے جانے والی ہے۔

امام مسلم نے صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

من عمل عملا ليس عليه امرنا فهو رد :-

جس نے ایسا عمل کیا کہ اس پر ہمارا حکم موجود نہیں تو وہ مردود ہے۔

صحیحین کی ایک روایت میں یہ ہے کہ :-

من احدث في امرنا هذا ما ليس منه فهو رد +

جس نے ہمارے اس دین میں ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں وہ مردود ہے۔

حضرت عرباض بن ساریہ سے اہل سنن کی روایت کردہ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

من يعش بعدى فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين من بعدي تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ واياكم ومحدثات الامور فان كل بدعة ضلالة :-

میرے بعد جو لوگ زندہ رہیں گے وہ بہت اختلاف دیکھیں گے لہذا تم پر میری سنت اور میرے بعد میرے خلفاء راشدین کی سنت لازم ہے۔ تم اس سنت کو مضبوطی سے تھامو، اور اس پر کاربند رہو اور تم اپنے کو دین میں ایجاد شدہ نئی باتوں سے بچاؤ۔ کیونکہ ہر بدعت ضلالت ہے۔

یہ حدیث (کل بدعة ضلالة یعنی ہر بدعت ضلالت ہے) ایک قاعدہ وضابطہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بات ہے جس پر سنت و اجماع دلالت کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ اس پر قرآن مجید کی دلیل بھی موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ :۔

ام لهم شركاء شرعوا لهم من الدين مالم ياذن به الله :۔ (سورۃ الشوریٰ : ۲۱)

کیا ان کفار کے لئے ایسے شرکاء ہیں جنھوں نے ان کے واسطے دین میں سے ایسے قوانین و احکام بنا رکھے ہیں جن کی اجازت اللہ تعالیٰ نے نہیں دی ہے۔

لہذا اللہ کے مشروع کئے بغیر جو آدمی کسی چیز کو عملاً یا قولاً مستحب یا واجب قرار دے کر کہے کہ اس سے اللہ کا تقرب حاصل کیا جائے، اس نے دین میں ایسی بات مشروع قرار دی جس کی اجازت اللہ تعالیٰ نے نہیں دی ہے۔ اور جو آدمی اس شخص کی اس بات کو مانے اس نے اس شخص کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنا لیا جس نے اسکے واسطے ایسی باتیں مشروع کر دیں جن کو مشروع کرنے کی اجازت اللہ تعالیٰ نے نہیں دی تھی۔

ہاں۔ کبھی کبھی آدمی اس قانون سازی میں تاویل سے کام لیتا ہے۔ دریں صورت اس تاویل کی وجہ سے اس کو معاف کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ وہ اس معاملہ میں ایسا اجتہاد کرنے والا ہو جس میں خطا کرنے والے کو معاف کر دیا جاتا ہے اور اس کو اپنے اس اجتہاد پر ثواب بھی مل سکتا ہے لیکن اس معاملہ میں اس کی متابعت جائز نہیں جیسا کہ ان تمام لوگوں کے قول و عمل کا معاملہ ہے جن کا خلاف صواب ہونا معلوم ہو اگرچہ اس کا کرنے والا یا کہنے والا معذور مانا جائے گا یا اسے اجر بھی مل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:۔

اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله والمسيح ابن مريم وما امروا الا ليعبدوا الها واحدا لا اله الا هو سبحانه عما يشركون ۞ (سورۃ التوبہ : ۳۱)

اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) نے اپنے علماء و فقہاء کو اللہ کے علاوہ رب بنا لیا اور مسیح بن مریم کو بھی رب بنا لیا حالانکہ انھیں صرف ایک معبود کی عبادت کرنے کا حکم دیا گیا تھا، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ ذات تمام چیزوں سے پاک ہے جن کو یہ لوگ شریک کرتے ہیں۔

حضرت عدی بن حاتم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ! اہل کتاب اپنے علماء کی عبادت نہیں کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگرچہ عبادت نہ کرتے تھے مگر ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حرام کردہ حلال چیزوں کو یہ لوگ بھی حرام مانتے تھے اسی طرح ان کی حلال قرار دی ہوئی حرام چیزوں کو یہ لوگ بھی حلال کہتے تھے۔

چنانچہ دین کے معاملہ میں جس نے کسی آدمی کی ایسی بات میں اطاعت کی یعنی حرام و حلال استحباب و وجوب کے معاملہ میں جس کی اجازت اللہ نے نہیں دی تھی، اسکو حدیث میں وارد شدہ یہ مذمت لاحق ہو گی اسی طرح اس قسم کی باتوں کے حکم کرنے اور روکنے والے کو بھی مذمت لاحق ہو گی۔

پھر ان دونوں میں سے ہر ایک کو (یعنی اذن الہٰی کے بغیر دینی حکم، حلال و حرام وغیرہ کا فتویٰ دینے والا یا اس کا حکم دینے والا یا وضع کرنے والا) اجتہادی غلطی کی وجہ سے معاف بھی کیا جا سکتا ہے اور اس اجتہاد پر ثواب بھی دیا جا سکتا ہے۔

دریں صورت مذمت کی شرط نہ پائی جانے کی وجہ سے یا اس میں پیش آمدہ کسی مانع کی وجہ سے مذمت نہیں بھی لاحق ہوگی اگرچہ اس کا مقتضی قائم ہو۔ اس شخص کو مذمت لاحق ہو گی جس پر حق بات واضح ہو جائے مگر وہ اسے مانے نہیں بلکہ چھوڑ دے یا جو شخص تلاش حق میں کوتاہی برتے اس کو بھی مذمت لاحق ہو گی اور اس شخص کو بھی مذمت لاحق ہو گی جو کسی سستی و کاہلی یا نفس پرستی یا کسی بھی وجہ سے تلاش حق میں کوتاہی سے کام لے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی دو چیزوں کو معیوب قرار دیا ہے:۔

(۱) انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک کیا جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے کوئی دلیل نہیں اتاری۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جو چیزیں حرام نہیں کی تھیں، انھیں ان لوگوں نے حرام قرار دے لیا۔

اس بات کی وضاحت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے امام مسلم کی روایت کردہ عیاض بن حمار والی اس حدیث میں کی ہے کہ:۔

عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ تعالیٰ انی جعلت عبادی حنفاء فاجالتھم الشیاطین وحرمت علیھم ما احللت لھم	نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اپنے بندوں کو پرستاران توحید بنایا تھا مگر شیطانوں نے انھیں بہکا دیا چنانچہ شیطانوں نے ان کیلئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وام تهم ان یشرکوا بی مالم انزل به سلطانا قال سبحانه سیقول الذین اشرکوا لوشاء الله ما اشرکنا ولا آباءنا ولا حرمنا من شئ۔ (سورۃ الانعام : ۱۴۸)

وہ چیزیں حرام کردیں جو میں نے حلال کی تھیں اور ان شیاطین نے انھیں حکم دیا کہ میرے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک کریں جن کے لئے میں نے کوئی دلیل نہیں نازل کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عنقریب مشرکین کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا نہ شرک کرتے نہ کسی چیز کو حرام قرار دیتے۔

ٔ ٔ ٔ ٔ ٔ ٔ ٔ

چنانچہ مشرکین نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک اور حلال اشیاء کی تحریم کے کاموں کو جمع کرلیا۔ شرک کے اندر ہر وہ عبادت داخل ہے جس کی اجازت اللہ تعالیٰ نے نہ دی ہو۔ مشرکین کا دعویٰ تھا کہ ان کی عبادت یا تو واجب قسم کی ہے، یا مستحب۔ نیز یہ کہ ان کا کرنا نہ کرنے سے بہتر ہے۔ پھر ان مشرکین میں وہ لوگ بھی تھے جو غیر اللہ کی عبادت صرف اس لئے کرتے کہ وہ اللہ سے قریب ہوجائیں۔ ان میں سے کچھ لوگوں نے اپنے خیال کے مطابق دین ایجاد کر لیا تھا اور اس کے مطابق اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے جیسا کہ نصاریٰ نے انواع واقسام کی ایجاد کردہ عبادتیں اختراع کرلی تھیں۔

باشندگان زمین میں ضلالت کی جڑ کو صرف انھیں دونوں چیزوں سے نشوونما ہوتی ہے۔ یا تو ایسا دین بنا لیا گیا جس کو اللہ تعالیٰ نے مشروع نہیں کیا تھا، یا ایسی چیزوں کو حرام قرار دے لیا گیا جن کو اللہ نے حرام نہیں قرار دیا تھا۔ اسی وجہ سے امام احمد وغیرہ جیسے اماموں نے اس اصل قاعدہ پر اپنے فقہی مذاہب کی بنیاد رکھی ہے کہ مخلوق کے اعمال کی دو قسمیں ہیں۔ عبادات اور عادات۔ عبادات کو لوگ دین قرار دئے ہوئے ہیں جن کے ذریعہ آخرت میں، یا دنیا و آخرت دونوں میں فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں اور عادات کے ذریعہ اپنی معاشی باتوں کے سلسلے میں فائدہ اٹھاتے ہیں۔ عبادات میں اصل یہ ہے کہ صرف وہی عبادت مشروع ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مشروع قرار دیا ہے۔ اور عادات میں اصل یہ ہے کہ ان میں سے جس چیز کو اللہ نے ممنوع قرار دیا ہے صرف اسی کو ممنوع قرار دیا جائے اہل کتاب اور عجمیوں کے ایجاد کردہ یہ میلے تہوار اور عیدیں صرف اس لئے ممنوع ہیں کہ ان کی وجہ سے دین میں ایسی چیزیں ایجاد کرلی گئی ہیں جن کو تقرب خداوندی کا ذریعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنایا جاتا ہے جیسا کہ اس کا ذکر ہم ان شاء اللہ تعالیٰ جلد کریں گے۔

اس بات کو جان لو کہ یہ قاعدہ (یعنی کہ کسی چیز کا بدعت ہونا اس کے مکروہ ہونے کی دلیل ہے) ایک عظیم قاعدہ عامہ ہے اور یہ قاعدہ عظیمہ اس وقت مکمل ہوتا ہے جب کہ اس کے معارضہ میں پیش کردہ بات کا جواب بھی ہو جائے وہ یہ کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں۔ حسنہ اور قبیحہ۔ اس دلیل کی بنا پر جو حضرت عمر فاروق نے نماز تراویح کی بابت کہی تھی کہ نعمت البدعة هذه (یہ بہترین بدعت ہے) نیز اس دلیل کی بنا پر کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کچھ اقوال و افعال ایجاد ہوئے مگر وہ مکروہ نہیں یا کہ وہ اس وجہ سے حسنہ ہیں کہ اجماع و قیاس کی دلیلیں ان پر دلالت کرتی ہیں۔

جو لوگ اصول علم میں پختہ کار نہیں ہیں وہ لوگ بدعت حسنہ میں عوام الناس کی بہت سی عادت والی باتوں نیز اس قسم کی چیزوں کو بھی شامل کر لیا کرتے ہیں اور اس چیز کو بھی بعض بدعتوں کے حسنہ ہونے کی دلیلوں میں شمار کر لیا جاتا ہے وہ اس طرح کہ آدمی جس بات کا عادی ہوتا ہے اس کو وہ اجماع قرار دے لیتا ہے۔ اگرچہ وہ اس سلسلے میں تمام مسلمانوں کے اقوال سے واقف نہیں ہوتا۔ یا پھر آدمی جس چیز کا عادی ہوتا ہے اسکو چھوڑنا وہ عجیب و غریب اور قابل نکیر تصور کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل قول کے مطابق کہ :-

واذا قيل لهم تعالوا الى ما انزل الله والى الرسول قالوا حسبنا ما وجدنا عليه آباءنا ÷	جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس چیز کی طرف آؤ جو اللہ نے نازل کی ہے نیز رسول کی طرف آؤ تو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے وہ بات کافی ہے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے

علم و عبادت کی طرف منسوب ہو جانے والے بعض لوگ بہت کثرت سے ایسی دلیلوں سے استدلال کرتے ہیں جو ان اصول علم میں سے نہیں جن پر دین میں اعتماد کیا جاتا ہے۔

اس تفصیل کو پیش کرنے کی غرض یہ ہے کہ بدعات کی مذمت پر دلالت کرنے والے نصوص ان باتوں کے معارض ہیں جو بعض بدعات کے حسنہ ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ بعض بدعات کے حسنہ ہونے پر دلالت کرنے والی یہ باتیں تین صورتوں سے خالی نہیں یا تو وہ شریعت کے دلائل صحیحہ ہوں گے یا بعض لوگوں کی پیش کردہ ایسی دلیلیں ہوں گی جن پر بعض جاہلوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھروسہ اور اعتماد ہوگا یا پھر یہ تاویل بازلوگوں کا کام ہوگا۔

اس بات کے مخالفین کے دو موقف ہوسکتے ہیں:۔

(۱) یہ لوگ یہ کہیں کہ جب یہ ثابت ہے کہ بعض بدعات حسنہ ہیں اور بعض قبیحہ ہیں تو قبیح بدعات وہ ہوں گی جن سے شارع نے ہم کو منع کیا ہے اور جن بدعات کے بارے میں شارع نے خاموشی اختیار کی ہے وہ قبیح نہیں بلکہ وہ حسن ہوسکتی ہیں جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں۔

(۲) کسی بدعت سیئہ کے بارے میں یہ کہا جائے کہ یہ بدعت حسنہ ہے کیونکہ اس میں فلاں فلاں طرح کی مصلحت موجود ہے اور یہ معارضہ پیش کرنے والے کہتے ہیں کہ ہر بدعت ضلالت نہیں ہے مگر اس کا جواب یہ ہے کہ یہ فرمان نبوی کہ "ان شر الامور محدثاتھا وان کل بدعۃ ضلالۃ" (دین میں ایجاد شدہ نئی باتیں بدترین چیزیں ہیں اور ہر نئی ایجاد شدہ چیز بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے) نص صریح ہے اس لئے کسی کو جائز نہیں کہ بدعت کی مذمت میں عمومی طور سے دلالت کرنے والی اس حدیث نبوی کے معنی و مطلب کو دفع کردے اور جو شخص اس حدیث کے اس معنی میں نزاع کرے گا وہ معاند ہے۔

معارضات کے دو جواب ہوسکتے ہیں۔

یا تو یہ کہا جائے کہ جس بدعت کا حسن ہونا دلیل سے ثابت ہو وہ بدعت ہے ہی نہیں لہذا ذم بدعت پر دلالت کرنے والی دلیل عام اپنے عموم پر برقرار رہے گی۔ اس میں کوئی تخصیص نہیں ہوگی۔

یا یہ کہا جائے کہ جس بدعت کا حسن ہونا ثابت ہوگیا وہ اس عموم سے مخصوص و مستثنیٰ ہوگئی۔ اس لئے اس خصوصی صورت کے علاوہ باقی امور میں دلیل عام ہی پر عمل ہوگا لیکن جس کا یہ اعتقاد ہو کہ بعض بدعات اس حکم سے مخصوص و مستثنیٰ کر دی گئی ہیں اسے ایسی دلیل کی ضرورت ہے جو لائق تخصیص ہو ورنہ معنوی طور پر لفظی عموم ممانعت کا موجب رہے گا۔

پھر کتاب و سنت اور اجماع کے دلائل شرعیہ سے کسی حکم عام کی تخصیص ہوسکتی ہے چاہے ان دلائل شرعیہ سے یہ تخصیص بذریعہ نص صریح ہو یا بطریق استنباط ۔ ورنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض ممالک یا اکثر ممالک کی عادت اور بہت سارے علماء و عبّاد یا اکثر علماء و عبّاد کے قول و عمل سے تخصیص نہیں ہو سکتی کیونکہ ان میں سے کوئی بھی چیز کلام نبوی کے معارض ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔

جو یہ اعتقاد رکھے کہ سنتوں کے خلاف ان عادات میں سے اکثر پر اجماع ہو چکا ہے اور انھیں امت نے برقرار رکھا ہے ان پر نکیر نہیں کی ہے وہ خطا کار ہے کیونکہ ہر زمانے میں سنتوں کے خلاف ایجاد شدہ عوامی عادات کے خلاف نکیر کرنے والے لوگ رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی رہیں گے۔ جب مسلمانوں کے کسی ایک شہر یا متعدد شہروں کے باشندوں کے عمل پر اجماع کا دعویٰ جائز نہیں تو کسی ایک گروہ کے عمل پر دعویٰ اجماع کیا معنی رکھتا ہے۔ جب اکثر اہل علم امام مالکؒ کے زمانہ میں بھی علمائے اہل مدینہ کے عمل و اجماع پر اعتماد نہیں کرتے تھے بلکہ سنت نبویہ کو ان کے خلاف حجت مانتے تھے جیسا کہ دوسروں پر سنت نبویہ حجت ہے تو کوئی عالم مومن اکثر عوام کی ان عادتوں پر کیوں کر اعتماد کر سکتا ہے جن کے یہ اکثر عوام عادی ہو گئے ہوں ؟ یا سنت کے جس حکم عام کو عوام نے مقید کر رکھا ہو اسے کوئی مومن عالم کیسے مان سکتا ہے ؟ یا ان لوگوں کی کوئی بات مومن عالم کیوں کر قبول کر سکتا ہے جو جہالت کی بنا پر لوگوں کے سردار بن گئے ہوں اور علم میں پختہ کار نہ ہوں نہ ان کا شمار اولوالامر میں ہے نہ وہ شوریٰ کے لائق ہیں۔ شاید اللہ و رسول پر ان کا ایمان بھی پوری طرح نہیں ہے۔ یا ان مسائل میں جو اہل علم و فضل غور و فکر کئے بغیر محض عادت کے طور پر عوام کے ساتھ ہو گئے ان کی بیان کردہ یہ باتیں بھلا کوئی عالم کیوں کر مان سکتا ہے ؟ یا جو لوگ ان عوام کے ساتھ ان معاملات میں محض اس شبہ کی بنا پر ہو گئے کہ بظاہر ان کے اچھے احوال سے یہ سمجھ بیٹھے کہ یہ لوگ ائمہ مجتہدین و صدیقین کے درجہ میں ہیں۔ بھلا اس طرح کے لوگوں کی ان باتوں کو کوئی عالم کیوں کر مان لے گا ؟

اس قسم کی دلیلوں کو حجت بنانا (جن کا جواب معلوم ہے) اہل علم کا طریقہ نہیں ہے۔ لیکن کثرت جہالت کی بنا پر بہت سے لوگ اس قسم کی دلیلوں پر اعتماد کرتے ہیں، حتی کہ علم و دین کی طرف منسوب ہو جانے والے نام نہاد علماء بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ حالانکہ جن امور میں یہ لوگ ان دلیلوں کو حجت بناتے ہیں ان کے سلسلے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل علم واہل دین کو دوسرے قسم کے دلائل شرعیہ نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ان باتوں کو دلیل ماننا اور جاننا درحقیقت ایک شبہ کی چیز ہے یہ شرعی دلیلیں نہیں ہیں۔ معاملہ یہ ہے کہ صرف ایسی باتوں کو دلیل بنا لیا گیا ہے جو نہ اللہ تعالیٰ سے ماخوذ ہیں نہ اللہ کے رسول سے۔ یہ اس قسم کی دلیلیں ہیں جن پر وہ لوگ اعتماد کرتے ہیں جو اہل علم و ایمان نہیں ایسے لوگ حجت شرعیہ کا ذکر دوسروں کے خلاف حجت قائم کرنے کے لئے کرتے ہیں یا جس سے یہ مناظرہ کرتے ہیں اس کی باتوں کو دفع کرنے کے لئے کرتے ہیں۔

مجادلہ محمودہ وہ ہے جس میں صرف علمی باتیں ظاہر کی جائیں اور ایسی دلیلوں کا اظہار کیا جائے جو اقوال واعمال کے لئے حجت بن سکیں ورنہ قول وعمل کے سلسلے میں ایسی چیزوں پر اعتماد جو قابل اعتماد نہ ہوں، علم وجدل اور کلام وعمل میں ایک قسم کی منافقت ہے۔

نیز فرمان نبوی "کل بدعۃ ضلالۃ" (ہر بدعت ضلالت ہے) کو صرف اس بدعت پر محمول کرنا جائز نہیں جس کی ممانعت خصوصیت کے ساتھ کی گئی ہو۔ کیونکہ یہ بات حدیث مذکور کے فائدہ کو بیکار ومعطل کر دے گی اس لئے خصوصی ممانعت سے معلوم ہوگا کہ ممنوع شدہ کفر، فسق اور قسم قسم کے معاصی حرام ہیں چاہے وہ بدعت ہوں یا نہ ہوں درین صورت اگر دین میں صرف وہی چیز منکر قرار پائے جس سے خصوصی طور پر منع کیا گیا ہے۔ چاہے وہ عہد نبوی میں ہوتا رہا ہو یا نہ ہوتا رہا ہو۔ چاہے وہ بدعت ہو یا نہ ہو تو بدعت کا وصف بے اثر ہو جائے گا۔ کسی چیز کا بدعت ہونا اس کے قبیح ہونے پر دلیل نہیں ہوگا۔ نیز کسی چیز کا بدعت نہ ہونا اس کے حسن ہونے کی دلیل نہیں ہوگا بلکہ یہ فرمان نبوی کہ "کل بدعۃ ضلالۃ" (ہر بدعت ضلالت ہے) کل عادۃ ضلالۃ (ہر عادت ضلالت ہے) یا۔ کل ما علیہ العرب والعجم فھو ضلالۃ، (عرب وعجم کے لوگ جس طور وطریقہ پر بھی ہیں وہ سب ضلالت ہے) کے درجہ کی چیز ہو جائے گی کیونکہ اس کا مطلب یہ نکلے گا کہ ان چیزوں میں سے جن سے ممانعت کی گئی ہو صرف وہی ضلالت ہے۔ یہ بات نصوص کو معطل کرنے والی، تحریف اور الحاد کی قسم سے ہے یہ بات ان تاویلات میں سے نہیں ہے جو جائز ہوتی ہیں۔ اس میں مفاسد کی کئی چیزیں ہیں:۔

(۱) اس حدیث سے اعتماد ساقط ہو جائے گا کیونکہ خصوصی ممانعت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس چیز کا ممنوع ہونا معلوم ہوگا اس کا حکم اسی خصوصی ممانعت سے معلوم ہوگا لیکن خصوصی ممانعت کے ذریعہ جس کا حکم نہ معلوم ہو وہ چیز اس حدیث کے تحت نہیں آسکتی۔

دریں صورت اس حدیث میں کوئی فائدہ باقی نہ رہے گا۔ حالانکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ حدیث جمعہ کے خطبوں میں بیان کیا کرتے تھے اور آپؐ اسے جامع کلمات میں شمار کرتے تھے۔

(۲) بدعت کا لفظ و معنی بے اثر اور نام کی چیز بن کر رہ جائے گا۔ دریں صورت اس لفظ یا اس کے معنی پر کسی شرعی حکم کو معلق قرار دینا بے اثر بات کو بااثر تبلانے کے ہم معنی ہے۔ گویا بدعت ان صفات کی طرح ہو جائے گی جس کی کوئی تاثیر نہیں ہوتی (حالانکہ یہ ممکن نہیں کہ حدیث نبوی کا کوئی لفظ بے اثر ہو)

(۳) اس طرح کے خطاب کا مقصد اگر دوسری طرح کا وصف ہو یعنی کہ اس سے مراد ممنوع شدہ باتیں تو یہ طرز عمل ایسی چیز کا کتمان اور پوشیدہ رکھنا ہے جس کو بیان اور واضح کرنا واجب تھا۔ نیز یہ ایسی بات کا بیان واظہار ہے جس کا وہ مقصد نہیں جو بظاہر معلوم ہوتا ہے کیونکہ بدعت اور خاص قسم کی ممانعت میں عموم وخصوص کی نسبت ہے اس لئے ہر بدعت کے بارے میں خاص قسم کی ممانعت نہیں منقول ہے اور ہر وہ چیز جس کے بارے میں خاص قسم کی ممانعت منقول نہ ہو وہ بدعت نہیں ہے۔

دریں صورت ان میں سے کوئی ایک لفظ بولنا مگر اس سے مراد دوسرے لفظ کا معنی ومطلب لینا خالص تلبیس کاری ہے جو کسی متکلم کے لئے جائز نہیں مگر اس طرح کا کام کوئی دھوکہ باز تدلیس کار آدمی ہی کر سکتا ہے۔ کہ ایک لفظ بول کر دوسرے لفظ کا معنی مراد لے۔ مثلاً کوئی آدمی لفظ اسود بول کر الفرس (گھوڑا) مراد لے یا لفظ الفرس بول کر اسود مراد لے۔

(۴) اگر فرمان نبوی "کل بدعۃ ضلالۃ۔ وایاکم ومحدثات الامور" سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کے بارے میں خصوصی ممانعت آئی ہوئی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس حدیث کے معنی ومفہوم کی معرفت اس طرح لوگوں کے حوالہ کر دی گئی ہے جس کا احاطہ کوئی نہیں کر سکتا۔ ان میں سے صرف اکثر باتوں کا احاطہ خواص امت ہی کر سکتے ہیں حالانکہ اس طرح کی بات کسی طرح بھی جائز نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ اگر اس حدیث سے مراد صرف وہ چیزیں ہیں جن کی بابت خاص ممانعت موجود ہے تو جن بدعات کی بابت ممانعت خاص موجود ہے وہ ان بدعات کے بالمقابل کہیں کمتر ہوں گی جن کی بابت ممانعت خاص موجود نہیں۔ اگر تم دونوں قسم کی بدعات پر غور کرو تو جن کی بابت خاص ممانعت موجود نہیں ہے ان کی تعداد زیادہ پاؤ گے حالانکہ لفظ عام بول کر قلیل یا نادر مقدار والی صورت مراد نہیں لیا کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا وجوہ نیز ان کے علاوہ دوسرے وجوہ قطعی طور پر اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ تاویل مذکور فاسد ہے۔ اس پر اس حدیث کو محمول کرنا جائز نہیں ہے چاہے تاویل کرنے والے کا مقصد یہ ہو کہ اس تاویل کی تائید کسی دلیل صارف (اصل ظاہری معنی سے پھرنے والی دلیل) سے کرے یا نہ کرے کیونکہ تاویل کنندہ پر واجب ہے کہ وہ اس بات کی وجہ جواز بیان کرے جس معنی پر وہ حدیث کو محمول کر رہا ہے وہی معنی اس حدیث میں مراد لیا گیا ہے پھر اپنی اس تاویل کے لئے وہ دلیل بھی پیش کرے۔

مندرجہ بالا وجوہ زیر نظر حدیث کے معنی مذکور کو مراد لینے سے مانع ہیں۔ یہ جواب بدعت کی تقسیم کرنے والوں کے موقف اول سے متعلق ہے۔

لیکن ان کے دوسرے موقف سے متعلق جواب یہ ہے کہ یہ فرض کر لو کہ بدعت دو قسموں یعنی حسن و قبیح میں منقسم ہے۔ یہ چیز اس بات سے مانع نہیں ہو سکتی کہ حدیث مذکور تمام بدعات کے قبیح ہونے پر دلالت کرتی ہے بلکہ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ جس بدعت کا حسن ہونا ثابت ہو جائے وہ اس عموم سے مستثنیٰ ہو جائے گی ورنہ اصل یہی ہے کہ ہر بدعت ضلالت ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ بعض بدعات کے حسن ہونے کی بنیاد پر حدیث مذکور کے عموم کے خلاف جو بھی معارضہ پیش کیا جاتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جس بدعت کا حسن ہونا ثابت ہے وہ بدعت نہیں یا پھر وہ حدیث کے مفہوم عام سے مستثنیٰ ومخصوص ہے لہذا حدیث کی عام دلیل اپنی جگہ پر سالم اور محفوظ ہے۔ یہ جواب اس صورت میں ہے جب کہ بدعت کا حسن ہونا ثابت ہو۔

لیکن دوسری قسم کی جن بدعات کو سمجھا جاتا ہے کہ یہ حسن ہیں اور یہ بھی سمجھا جاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ حسن نہیں ہیں۔ (یعنی ظنی طور پر کچھ لوگ ان کو حسن تصور کرتے ہیں مگر ان کے بالمقابل دوسرے لوگ انھیں بدعات کو غیر حسن تصور کرتے ہیں، یا جن بدعات کا حسن اور غیر حسن دونوں ہونا ممکن ہے تو یہ چیزیں حدیث مذکور کے عموم کے معارض ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی ہیں بلکہ ان کے بارے میں "مرکب جواب" دیا جائے گا۔ یعنی کہ اگر ان بدعات کا حسن ہونا ثابت ہوگا تو یہ بدعات بدعات نہیں رہ جائیں گی یا پھر وہ حدیث کے عموم سے مستثنیٰ و مخصوص ہوں گی۔ لیکن اگر ان کا حسن ہونا ثابت نہ ہو تو وہ حدیث کے مفہوم عام میں داخل ہوں گی۔

جب تم کو یہ معلوم ہو گیا کہ مذکورہ معارضہ کے دو جوابوں میں سے کوئی ایک جواب ضرور ہو سکتا ہے تو دونوں صورتوں میں حدیث کی دلالت اپنی جگہ پر باقی رہتی ہے جس کو لوگوں کی ذکر کردہ مندرجہ بالا باتوں کے ذریعہ رد نہیں کیا جا سکتا اور کسی کے لئے حلال نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے کلی مفہوم والے کلمۂ جامعہ کا عموم سلب کر کے کہے کہ ہر بدعت ضلالت نہیں ہے کیونکہ یہ طرز عمل تاویل کے بجائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت سے قریب تر ہے۔

بلکہ بدعت کہے جانے والے جن اعمال کا حسن ہونا ثابت ہو ان کی بابت کہا جائے گا کہ اس طرح کے عمل معین بدعت ہی نہیں ہیں۔ لہذا وہ حدیث مذکور کے تحت درج نہ ہوں گے یا اگر درج ہوئے تو فلاں فلاں دلیل کی وجہ سے عموم حدیث سے مستثنیٰ ہوں گے جو اس عموم سے زیادہ قوی ہیں لیکن پہلا جواب زیادہ عمدہ ہے۔

مذکورہ بالا اس جواب میں نظر ہے کیونکہ کلمۂ جامعہ پر مشتمل حدیث نبوی کے صریح بیان کا ظاہری مقصد یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ہر قسم کی بدعات کو احاطہ کرنے والا عموم پایا جاتا ہے۔ لہذا اس ظاہری مقصد سے عدول نہیں کیا جا سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے ماں باپ فدا اور نچھاور ہوں۔

نماز تراویح کا معاملہ یہ ہے کہ وہ شریعت میں ایجاد شدہ نئی بدعت نہیں ہے بلکہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قولی و فعلی سنت ہے چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ :-

ان اللہ فرض علیکم صیام رمضان — بیشک اللہ نے تم لوگوں پر روزۂ رمضان فرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسننت لکم قیامہ	کیا ہے اور میں نے تمہارے لئے قیام رمضان یعنی نماز تراویح مسنون کی ہے۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭

نیز جماعت کے ساتھ نماز تراویح کو پڑھنا بھی شریعت میں ایجاد شدہ بدعت نہیں ہے بلکہ اسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ساتھ اول رمضان میں دو راتوں میں بلکہ تین راتوں میں پڑھا ہے۔ نیز اسے آپؐ نے رمضان کے آخری عشرہ میں جماعت کے ساتھ کئی مرتبہ پڑھا ہے اور آپؐ نے لوگوں کو نماز تراویح لمبی پڑھائی تھی حتیٰ کہ لوگوں کو سحری فوت ہو جانے کا خطرہ و خوف لاحق ہو گیا۔ اس موقع پر آپؐ نے فرمایا تھا کہ :-

ان الرجل اذا صلے مع الامام حتی ینصرف کتب لہ قیام لیلۃ (رواہ اہل السنن)	آدمی جب امام کے ساتھ ختم تراویح تک نماز پڑھتا رہتا ہے تو اس کے لئے پوری رات نماز پڑھنے کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

مذکورہ بالا حدیث سے امام احمد وغیرہ نے اس بات پر استدلال کیا ہے کہ باجماعت تراویح تنہا پڑھنے سے افضل ہے۔

اس قول نبوی میں امام کے پیچھے ماہ رمضان کی تراویح کی ترغیب دی گئی ہے اور یہ چیز سنت مطلقہ سے زیادہ ثبوت رکھتی ہے۔ عہد نبوی میں لوگ باجماعت تراویح پڑھا کرتے تھے، جس کو دیکھ کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم خاموش رہتے تھے آپ کی یہ خاموشی بھی سنت نبویہ ہے۔

حضرت عمر فاروق کے قول "نعمت البدعۃ ھذہٖ" (یہ تراویح باجماعت اچھی بدعت ہے) کو اکثر لوگ دلیل بنانے والے ہیں لیکن اگر ہم کسی ایسے مسئلہ میں فرمانِ فاروقی کو حجت بنائیں جس میں اختلاف نہیں پایا جاتا تو یہی اکثر لوگ کہیں گے کہ یہ تو "قول صحابی ہے اس لئے حجت نہیں ہو سکتا۔

دریں صورت فرمان نبوی کے خلاف یہ قول فاروقی کیوں کر حجت ہو سکتا ہے کہ نماز تراویح باجماعت کو آپؐ سنت کہیں اور آپؐ کے خلاف قول فاروقی یہ ہے کہ "یہ اچھی بدعت ہے" جو لوگ قول صحابی کو حجت مانتے ہیں وہ اس صورت میں اس کو حجت نہیں مانتے جبکہ وہ حدیث نبوی کے خلاف ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہر حال صحابی کا قول معارض حدیث ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا ۔ ہاں اس صحابی کے قول سے عموم حدیث کی تخصیص (حنبلی مذہب کی ایک روایت کے مطابق) جائز ہے جس کی مخالفت دوسرے صحابہ نے نہیں کی ہو ۔ دریں صورت اس موقف کے ماننے والوں کو یہ فائدہ ہوگا کہ حضرت عمر کا قول مذکور اچھی بدعت ہے لیکن اس کے علاوہ دوسری بدعات کے حسن ہونے کا ثبوت اس سے نہیں ملتا ۔

پھر ہم یہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضؓ نے نماز تراویح کا نام جو "اچھی بدعت" رکھا اس سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ انھوں نے یہ بات لغوی اعتبار سے کہی ہے شرعی طور پر نہیں وہ اس طرح کہ لغت میں بدعت عام طور پر ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو کسی سابق مثال کے بغیر نئی نئی کی گئی ہو لیکن بدعت شرعیہ ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس کی مشروعیت پر دلیل شرعی دلالت نہ کرتی ہو ۔

جب کسی فعل کے واجب یا مستحب ہونے پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بیان دلالت کرے خواہ آپؐ کی موت کے بعد یا مطلقاً مگر آپ کے اس بیان کے مطابق آپ کی وفات کے بعد عمل ہوا مثلاً وہ کتاب الزکوٰۃ جس کو حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے وفات نبوی کے بعد نکالا تھا ۔ تو اس پر اگر وفات نبوی کے بعد کوئی آدمی عمل کرے تو اسے لغت میں بدعت کے نام سے موسوم کیا جائے گا کیونکہ اس پر پہلی بار عمل ہوا ہے ۔ جیسا کہ جو دین اسلام جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اسے لغت میں بدعت و محدث کہا جاتا تھا ۔ چنانچہ حبشہ کی طرف ہجرت کر کے جانے والے مہاجرین کے بارے میں کفار قریش کے قاصدوں نے شاہ نجاشی سے کہا تھا کہ :۔

ان هولاء خرجوا من دين اباءهم ولم يدخلوا فى دين الملك وجاؤا بدين محدث لا يعرف

یہ لوگ اپنے باپ دادا کے دین سے نکل گئے اور بادشاہ (شاہ حبشہ نجاشی) کے دین عیسائیت میں بھی نہیں داخل ہوئے بلکہ یہ لوگ ایک "دین محدث" (ایجاد کردہ نئے دین) کے پیرو بن گئے جو معروف نہیں ۔

: : : : : :

پھر جس عمل کی مشروعیت پر کتاب وسنت دلالت کریں وہ شریعت میں بدعت نہیں اگرچہ لغت میں اسے بدعت سے موسوم کیا جائے گا ۔ لغوی بدعت والا لفظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرعی معنی والے لفظ کے بالمقابل زیادہ معنوی عموم رکھتا ہے۔ یہ معلوم ہے کہ فرمانِ نبوی "کل بدعۃ ضلالۃ" (ہر بدعت ضلالت ہے) سے مراد ہر وہ عمل نہیں ہے جو پہلی بار کیا جائے کیونکہ دین اسلام بلکہ جو دین بھی انبیائے کرام علیہم السلام لے کر آئے وہ "عمل مبتدا" (جس پر پہلی بار عمل کیا جائے) تھے، بلکہ حدیث مذکور سے مراد پہلی بار کئے جانے والے وہ اعمال ہیں جن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مشروع نہیں قرار دیا ہے، جب معاملہ یہ ہے تو لوگ عہد نبوی میں باجماعت اور انفرادی طور پر نماز تراویح پڑھتے تھے اور جب تیسری چوتھی رات میں لوگ آپ کے پیچھے نماز تراویح پڑھنے کے لئے جمع ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا تھا کہ :۔

تمھارے پاس آکر باجماعت یہ نماز پڑھانے میں مجھے اس کے علاوہ کوئی چیز نہیں روکتی ہے کہ مجھے یہ ڈر ہے کہ یہ نماز تم پر فرض کر دیجائے اس لئے تم لوگ یہ نماز اپنے گھروں میں پڑھو کیونکہ فرض نمازوں کے علاوہ دوسری نافلہ نماز کو آدمی کا اپنے گھر میں پڑھنا افضل ہے"

چنانچہ تراویح پڑھانے کے لئے نہ نکلنے کی علت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کی کہ اس کے فرض ہونے کا خطرہ تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز تراویح کے لئے نکلنے کا مقتضیٰ قائم و برقرار ہے۔ اگر فرض کئے جانے کا خطرہ آپ کو نہ ہوتا تو آپ ضرور نکلے ہوتے جب حضرت عمر رض کے زمانے میں لوگ ایک امام کے پیچھے باجماعت تراویح پڑھنے لگے اور مسجد میں چراغ روشن کر دیئے گئے تو یہ صورت عمل ایسی تھی جس پر اس کے پہلے لوگوں نے عمل نہیں کیا تھا۔ اس لئے اس کا نام بدعت رکھا گیا کیونکہ لغت میں ایسا ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ کام بدعت شرعیہ نہ ہو اس لئے کہ سنت اس بات کی مقتضی ہے کہ اگر فرض ہونے کا خطرہ نہ رہے تو یہ عمل یعنی نماز تراویح باجماعت عمل صالح ہے۔ اور وفات نبوی کے بعد فرض ہونے کا خطرہ جاتا رہا اس لئے مانع کا خاتمہ ہوگیا لہذا باجماعت تراویح کی مسنونیت و مشروعیت برقرار رہی۔

اسی طرح قرآن مجید کی جمع و تدوین کا معاملہ ہے۔ عہد نبوی میں اس کی جمع و تدوین سے یہ چیز مانع تھی کہ وحی ہمیشہ نازل ہوتی رہتی تھی۔ اللہ تعالیٰ جو تبدیلی و تغییر چاہتا کرتا رہتا اور جس وحی کو برقرار رکھنا چاہتا تو اسے باقی رکھتا۔ اگر عہد نبوی میں اسے کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصحف میں مدون کر دیا جاتا تو ہر وقت اس میں تبدیلی و تغیر مشکل یا ناممکن ہوتی۔ جب وفات نبوی کے بعد قرآن مجید اور شریعت میں ٹھہراؤ آ گیا اور قرآن مجید میں نیز احکام حرمت و ایجاب میں کمی بیشی سے لوگ بے فکر ہو گئے اور آپؐ کی سنت پر عمل کا مقتضی موجود رہے تو مسلمانوں نے آپؐ کی سنت کے مقتضی پر عمل کیا چنانچہ عمل مذکور (نماز تراویح باجماعت یا تدوین قرآن) آپ کی سنت ہے اگرچہ لغت میں اسے بدعت کے نام سے موسوم کیا جا سکتا ہے۔ یہ چیز بالکل اسی طرح ہے جس طرح حضرت عمر فاروق نے خیبر کے یہود، نجران کے نصاری اور اس قسم کے دوسرے لوگوں کو جزیرۂ عرب سے نکال باہر کیا تھا۔ کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مرض الموت میں اس بات کی وصیت کر گئے تھے، اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اس فرمان نبوی کو صرف اس لئے نافذ نہ کر سکے کہ مرتدین کے خلاف جنگ میں مشغول تھے۔ اور فارس و روم سے قتال شروع کر چکے تھے۔ اسی طرح حضرت عمر رضؓ یہ کام اپنی خلافت کے شروع زمانہ میں نہیں کر سکے کیونکہ موصوف فارس و روم کے خلاف جنگ آزمائی کر رہے تھے۔ لیکن جب موصوف حضرت عمر حکم نبوی کی تعمیل پر قادر ہوئے تو انھوں نے اس کی تعمیل کی اگرچہ یہ فعل لغت میں بدعت سے موسوم کیا جاتا ہے مگر یہ حکم نبوی کی تعمیل ہے چنانچہ حضرت عمر رضؓ سے اس موقع پر یہود نے کہا تھا کہ "آپ ہم کو سرزمین عرب سے کیوں کر نکال رہے ہیں جب کہ ابوالقاسم (محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) نے ہم کو برقرار رکھا تھا۔ اسی طرح یہ لوگ حضرت علی رضؓ کے دور خلافت میں حضرت علیؓ کے پاس بھی آئے اور انھوں نے چاہا کہ حضرت علی رضؓ ان کو سرزمین عرب میں واپس بلالیں اور ان لوگوں نے یہ بھی کہا کہ ہمارے پاس آپؐ کے ہاتھ کی تحریر بھی ہے۔ مگر حضرت علی رضؓ یہود کو واپس بلانے سے باز رہے کیونکہ یہ کام حضرت عمر رضؓ نے وصیت نبوی کے مطابق کیا تھا اگرچہ اسے وفات نبوی کے بعد حضرت عمر رضؓ نے نیا نیا کیا تھا۔ اور زمانۂ نبوی میں جو بات تھی انھوں نے اس کے خلاف یہ کام کیا تھا۔ یعنی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہود کو سرزمین عرب میں رہنے دیا تھا۔ مگر حضرت عمر نے انھیں نکال باہر کیا کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کی وصیت کر گئے تھے اس لئے یہ کام اگرچہ زمانۂ نبوی میں نہیں ہوا مگر درحقیقت بدعت نہیں بلکہ مشروع ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حضرت اہبان بن صیفی رضؓ کو تلوار دے کر یہ کہنا کہ اس سے کفار کے خلاف قتال کرو لیکن جب یہ دیکھنا کہ مسلمان باہم قتال کرنے لگے تو تم اس تلوار کو توڑ ڈالنا۔ اس حکم نبوی کے مطابق حضرت اہبان بن صیفی کا تلوار کو توڑ ڈالنا اگرچہ نیا کام تھا کہ مسلمان عہد نبوی میں اپنی تلواریں نہیں توڑا کرتے تھے مگر اہبان کا فعل مذکور حکم نبوی کے مطابق تھا اس لئے یہ بدعت شرعیہ نہیں۔

اسی طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ "تم لوگ عطیہ لیا کرو جبتک کہ عطیہ عطیہ رہے لیکن اگر کسی کے قرض کے بدلہ میں عطیہ ملے تو اسے نہ لو" جب امراء اللہ کا مال ایسے لوگوں کو بطور عطیہ دینے لگے جو ان کی خواہشات کے مطابق ان کی مدد کرتے تھے اگرچہ یہ خواہشات معصیت ہی ہوں تو جو لوگ امراء کے عطیات قبول کرنے سے باز رہتے تھے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان مذکور کے متبع تھے اگرچہ امراء کے دیئے ہوئے عطیات قبول نہ کرنا نئی چیز تھی لیکن جب امراء نے اپنی ایجاد کردہ باتیں ایجاد کیں تو ان کے لئے سنت نبوی کے مطابق دوسرے قسم کا حکم وضع کر لیا گیا۔

اسی طرح کی چیزوں میں مانعین زکوٰۃ سے حضرت ابوبکر صدیق کا قتال بھی ہے چنانچہ یہ قتال لغوی اعتبار سے بدعت ہے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے محض منع زکوٰۃ کے سبب کسی سے قتال نہیں کیا تھا۔ بلکہ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مجھے لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ کلمہ " لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی شہادت دینے لگیں۔ اگر وہ اس کلمہ کی شہادت دینے لگیں تو وہ مجھ سے اپنے اموال اور خون کو محفوظ کرلیں گے مگر جان و مال کے حقوق کی بنا پر ان کی جان و مال کے بارے میں کارروائی ہوگی اور ان کا حساب و کتاب اللہ لے گا۔ یہ معلوم ہے کہ زکوٰۃ کلمۂ لا الٰہ الا اللہ کے حقوق میں سے ہے اس لئے صرف کلمۂ لا الٰہ الا اللہ کہہ لینے والا اگر مانع زکوٰۃ ہوگا تو وہ محفوظ نہیں رہ سکتا جیسا کہ دوسری حدیث صحیح میں اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان کردیا ہے کہ مجھے لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے حتیٰ کہ وہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیں اور نماز پڑھیں نیز زکوٰۃ دیں۔ اس طرح کی مثالیں بہت کافی ہیں۔ اللہ ہی اصل معاملہ کو بہتر جانتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مگر اس سلسلے میں ضابطہ کی بات یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ لوگ جو بدعت بھی ایجاد کرتے ہیں اس کے بارے میں یہ سمجھتے ہیں کہ یہ چیز مصلحت والی ہے کیونکہ لوگ اگر اسکو فساد والی چیز سمجھتے تو اسے ایجاد نہ کرتے اس لئے کہ فساد والی چیز کی طرف نہ عقل دعوت دیتی ہے نہ دین۔ لہذا جس چیز کو مسلمان مصلحت والی سمجھیں اس کے سبب پر غور کیا جائے گا جو اس مصلحت کا باعث ہے اگر یہ سبب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہوا ہے۔ لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہماری کسی کوتاہی کے بغیر اسے ترک کر دیا تھا۔ تو بقدر ضرورت اس چیز کو ایجاد کر لینا جائز ہو گا اسی طرح اگر کسی کام کا مقتضیٰ عہد نبوی میں موجود تھا لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی رکاوٹ کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا تھا تو یہ رکاوٹ وفات نبوی کے بعد اگر ختم ہو جائے گی۔ تو اس چیز کو جاری کر لینا جائز ہو گا۔

لیکن جس چیز کا سبب نہیں یا جس کا سبب بندوں کے بعض گناہ تھے تو ایسی چیز کی ایجاد جائز نہیں۔ چنانچہ ہر وہ کام جس کو کئے جانے کا مقتضیٰ عہد نبوی میں موجود تھا لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے کیا نہیں تو معلوم ہو گیا کہ اس کے کرنے میں کوئی مصلحت نہیں ہو سکتی۔

لیکن جس کام کا مقتضیٰ وفات نبوی کے بعد اللہ تعالیٰ کی معصیت کے بغیر رونما ہوا تو وہ کام مصلحت والا ہو سکتا ہے اس موقع پر فقہاء کے دو طریقے ہیں:۔

(۱) اگر اس کام سے شرعی طور پر ممانعت نہیں کی گئی ہے تو اسے کیا جائے گا۔ یہ "مصالح مرسلہ" کے قائلین کا مذہب ہے۔

(۲) اگر اس کام کو کرنے کے لئے شرعی حکم و اجازت نہیں ہے تو اسے نہیں کیا جائے گا۔ یہ ان لوگوں کا مذہب ہے جو مصالح مرسلہ سے اثبات احکام کے قائل نہیں، ان لوگوں کی دو قسمیں ہیں:۔

(۱) ایک قسم وہ ہے جو مصالح مرسلہ سے اثبات احکام اس وقت نہیں کرتے جبکہ شارع کی قولی وفعلی یا تقریری دلیل کے تحت وہ داخل نہ ہوں۔ اس قسم کے لوگ وہ ہیں جو قیاس کے منکر ہیں۔

(۲) دوسری قسم وہ ہے جو مصالح مرسلہ سے اثبات احکام شارع کے لفظ یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے ہم معنی سے کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو قیاس کے قائل ہیں۔

لیکن جس کام کے کرنے کا مقتضیٰ موجود تھا نیز اس کے کرنے میں مصلحت تھی مگر اس کے باوجود بھی اسے شارع نے مشروع نہیں کیا تو اسے کرنا اللہ تعالیٰ کے دین میں ردوبدل ہے۔ اس چیز کو دین میں ایجاد کرکے صرف ان بادشاہوں، علماء، عباد یا بوجہ اجتہادی غلطی پھسل جانے والوں نے داخل کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے دین میں ردوبدل کرنے کی طرف منسوب ہیں۔ جیسا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کئی صحابہ سے مروی ہے کہ :۔

ان اخوف ما اخاف علیکم زلۃ عالم او جدال منافق بالقرآن وائمۃ مضلون ،	سب سے زیادہ میں تم پر جس چیز سے ڈرتا ہوں وہ کسی عالم کی لغزش ہے یا بذریعہ قرآن منافق کا جدال ہے نیز گمراہ کن امام وقائدین ہیں

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

اس قسم کی مثال عیدین کی اذان ہے چنانچہ اسے جب بعض امراء نے ایجاد کیا تو مسلمانوں نے اس پر نکیر کرتے ہوئے کہا کہ یہ بدعت ہے۔ دریں صورت اگر کسی چیز کا بدعت ہونا اس کے مکروہ ہونے کی دلیل نہ ہوتا تو بعض امراء کی ایجاد کردہ اس بدعت پر نکیر نہ کی جاتی اور ان امراء کی طرف سے یہ کہا جا سکتا تھا کہ عیدین کے موقع پر اذان بھی تو ذکر الٰہی ہے لوگوں کو اس کے ذریعہ اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دی جاتی ہے لہذا یہ بھی اللہ تعالیٰ کے مندرجہ ذیل فرامین کے عموم میں داخل ہے کہ :۔

اذکروا اللہ ذکرا کثیرا۔ (سورۃ الاحزاب)	اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو۔

⁂ ⁂ ⁂ ⁂ ⁂

"ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ۔ (سورۃ فصلت ۳۳)	اس سے بڑھ کر اچھی بات والا کون ہے جو اللہ کی طرف دعوت دے۔

یا اذان عیدین کو جمعہ والی اذان پر قیاس کر لیا جاتا چنانچہ مذکورہ دلیلوں کے ذریعہ عیدین کی اذان والی بدعت کے بدعت حسنہ ہونے پر استدلال کرنا بڑی بڑی بدعات کے حسنہ ہونے پر اہل بدعت کی پیش کردہ دلیلوں سے زیادہ قوی ہے۔

بلکہ یہ کہا جائے گا کہ کسی کام کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چھوڑنا باوجودیکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی چیز موجود تھی جس کو اس کام کا مقتضیٰ سمجھا جاتا ہے یا یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کام کو کرنے سے عہد نبوی میں کوئی مانع نہیں تھا وہ سنت ہے جیسا کہ آپؐ کا کسی کام کو کرنا سنت ہے۔ یعنی کہ ایسے کام کا چھوڑنا اور ترک کرنا سنت ہے جس کا مقتضیٰ عہد نبوی میں تھا مگر اس کے باوجود آپؐ نے اسے نہیں کیا یا یہ کہ اسے کرنے سے کوئی چیز مانع نہیں تھی پھر بھی آپؐ نے اسے نہیں کیا تو اسے چھوڑے رکھنا ہی سنت ہے۔

چنانچہ جب آپؐ نے جمعہ میں اذان کا حکم دیا اور عیدین کی نماز آپؐ نے بلا اذان و اقامت پڑھی تو عیدین میں ترک اذان ہی سنت ہے کیونکہ کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ اس میں اضافہ کرے بلکہ اس میں اضافہ ویسا ہو گا جیسا کہ نماز، رکعات یا حج کی تعداد میں اضافہ کر دیا جائے چنانچہ اگر کوئی آدمی ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھنی چاہے اور یہ کہے کہ یہ عمل صالح میں اضافہ کیا گیا ہے تو اس کے لئے ایسا کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح اگر ذکر الٰہی اور دعا کے لئے اذان کی جگہ پر کوئی اور چیز مقرر کرنی چاہیئے تو اس کے لئے یہ جائز نہیں اور وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ کام بدعت حسنہ ہے بلکہ اس سے کہا جائے گا کہ "ہر بدعت ضلالت ہے"

ہم کسی بھی بدعت کے متعلق خصوصی ممانعت جاننے سے بیشتر نیز اس کے اندر پائے جانے والے مفسدہ کو جاننے سے پہلے ہی یہ جانتے اور مانتے ہیں کہ ہر بدعت ضلالت و گمراہی ہے۔ یہ ان بدعات کی مثال ہے جو وفات نبوی کے بعد ایجاد ہوئیں باوجودیکہ عہد نبوی میں ان کا مقتضیٰ موجود تھا اگر وہ اچھی چیزیں ہوتیں تو ان کے کرنے میں کوئی مانع بھی نہیں تھا اس لئے انھیں آپؐ ضرور کرتے۔

اس قسم کی بدعات کے جواز کے لئے ایجاد کنندہ جو مصلحت ظاہر کرتے ہیں یا جو دلیلیں پیش کرتے ہیں وہ عہد نبوی میں موجود تھیں اس کے باوجود آپؐ نے انھیں نہیں کیا لہذا یہ ترک ہی سنت ہے۔ اور ہر عموم و قیاس پر یہ سنت مقدم ہے۔

ضرورت وحاجت کے تحت ایجاد کی جانے والی بدعات کی مثال یہ ہے کہ نماز عیدین سے پہلے بعض امراء نے خطبہ دینے کی بدعت یہ کہہ کر ایجاد کی کہ لوگ خطبہ سننے میں کوتاہی کرتے ہیں۔ اس لئے خطبہ سنانے کی ضرورت کے پیش نظر ہم نماز عیدین کے پیشتر ہی خطبہ دے دیتے ہیں۔ چنانچہ ان امراء کی ایجاد کردہ اس بدعت پر جب مسلمانوں نے نکیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تھی تو انھوں نے یہ عذر بیان کیا تھا کہ لوگ نماز کے بعد خطبہ سنے بغیر چلے جاتے ہیں مگر عہد نبوی میں سماع خطبہ کے بعد جاتے تھے۔

لیکن اس بدعت کے ایجاد کرنے والے سے کہا جائے گا کہ سماع خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھ کر لوگوں کے چلے جانے کا سبب تمہاری تفریط و کوتاہی ہے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مختصر سا خطبہ دیتے تھے جس کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ لوگوں کو دینی نفع پہنچایا جائے، تبلیغ دین کی جائے اور دینی امور میں لوگوں کی رہبری کی جائے مگر تم اپنے طویل خطبہ کے ذریعہ اپنی ریاست قائم کرنی چاہتے ہو۔ اگر تم فی الواقع لوگوں کی دینی بھلائی چاہتے ہو تو تم ان باتوں سے واقف نہیں جو لوگوں کو دینی فائدہ پہنچائیں۔ لوگوں کا یہ طرز عمل تمہاری معصیت کی وجہ سے ہے جو تمہارے لئے دوسری معصیت ایجاد کرنے کو مباح نہیں کر سکتی بلکہ اس کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اللہ سے توبہ کرو اور اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اتباع کرو تو معاملہ ٹھیک ہو جائے گا اور اگر معاملہ ٹھیک نہیں بھی ہوا تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے عمل کے متعلق تم سے نہیں سوال کرے گا بلکہ صرف تمہارے اپنے عمل کے بارے میں پوچھے گا۔

مذکورہ بالا دونوں معانی کو جو سمجھ جائے گا اس کے سامنے پیدا شدہ بہت ساری بدعات کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ :-

ما احدث قوم بدعة الا نزع الله عنهم من السنة مثلها	جو لوگ کوئی بدعت ایجاد کر لیتے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ اسی جیسی کوئی سنت چھین لیتا ہے۔

گذری ہوئی عبارتوں میں میں اس معنی کی طرف اشارہ کر چکا ہوں۔ اور میں بیان کر آیا ہوں کہ شرائع دلوں کے لئے غذائیں ہیں۔ لہذا جب دلوں کو بدعتوں کی غذا دی جائے گی تو ان میں سنتوں کی کوئی فضیلت باقی نہ رہے گی۔ دریں صورت یہ قلوب اس آدمی کے درجہ میں ہو جائیں گے جو خبیث غذا سے پلا ہو۔

عام امراء نے انواع و اقسام کی ظالمانہ سیاستیں مثلاً ایسے اموال لینا جن کا لینا جائز نہیں اور جرائم پر ایسی سزائیں جو ناجائز ہیں صرف اسلئے ایجاد و اختراع کیں کہ انھوں نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر جیسے مشروع احکام کی تعمیل میں تفریط و کوتاہی سے کام لیا ورنہ اگر یہ لوگ صرف ان چیزوں پر قبضہ کرتے جن پر قبضہ کرنا جائز ہے اور ایسے احکام و منع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے جن کا وضع کرنا جائز ہے اور اس کا مقصد یہ ہوتا کہ اللہ کا دین قائم ہو، نہ مقصد یہ ہوتا کہ ان کی اپنی ذاتی ریاست قائم ہو۔ نیز وہ ہر شریف و وضیع اور قریب و بعید پر شرعی حدود قائم کرتے اور لوگوں کو اس عدل و انصاف کی ترغیب و ترہیب کے لئے کوشاں ہوتے جس کو اللہ تعالیٰ نے مشروع کیا ہے تو انھیں خانہ ساز ٹیکس اور ظالمانہ سزائیں اور ان کی اپنی حفاظت کے لئے غلاموں باندیوں کو مقرر کرنے کی ضرورت نہ ہوتی جیسا کہ خلفاء راشدین اور عمر بن عبد العزیز نیز ان کے علاوہ بعض ممالک کے امراء کا حال تھا۔

اسی طرح علماء اگر اللہ کی کتاب پر عمل کریں اس کے اندر پائی جانے والی روشن دلیلوں کو سمجھیں نیز اس کے اندر موجود شدہ ہدایت کو جانیں بوجھیں جو نفع دینے والا علم ہے اور صالح عمل ہے اسی طرح اگر یہ علماء اللہ تعالیٰ کی وہ حکمت قائم کریں جس کو اللہ تعالیٰ نے دے کر اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تھا۔ . . .

. . . تو انھیں اس کے اندر انواع و اقسام کے نفع بخش وہ علوم ملیں گے جو عام لوگوں کے علم کو محیط ہوں گے اور انھیں ساری مخلوقات میں حق پرست اور باطل پرست کے درمیان تمیز پیدا ہو جائے گی اس شہادت سے متصف ہونے کی بنا پر جس کو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے کیلئے بنا رکھا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے کہ:۔

وکذالک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس"	ہم نے تم کو اوسط درجہ کی امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر شہادت دے سکو یعنی تم لوگوں پر گواہ بن سکو۔

(سورۃ البقرہ ۱۴۳)

ایسا کرنے سے علماء ان دلائل فاسدہ سے مستغنی ہو جائیں گے جنھیں اہل بدعت نے ایجاد کر رکھا ہے اور متکلم لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ ان دلائل فاسدہ کے ذریعہ اصل دین کی نصرت کرتے ہیں۔ نیز ایسا کرنے سے علماء اس فاسد رائے سے بھی مستغنی ہو جائیں گے جس کے بارے میں اہل القیاس والرای سمجھتے ہیں کہ وہ اس کے ذریعہ دین کے فروعی مسائل کی تکمیل کرتے ہیں۔ دلیلوں میں سے جو چیز صحیح ہوتی ہے اور جو رائے درست ہوتی ہے اس کی اصل اللہ کی کتاب اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت میں موجود ہوتی ہے جو اسے سمجھ پاتا ہے وہ سمجھ جاتا ہے اور جو اسے سمجھنے سے محروم رہتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ نہیں سمجھ پاتا۔

اسی طرح عبادت گذار لوگ ظاہری و باطنی طور پر اگر انھیں اقوال و اعمال کے مطابق عبادت کریں جن کو اللہ تعالیٰ نے مشروع کیا ہے اور ان پاکیزہ کلمات و عمل صالح کا مزہ پا جائیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تھا تو انھیں ان میں ایسے صاف ستھرے حالات، عالی مقامات اور نتائج عظیمہ ملیں گے جو ان کو اس نوع کی ایجاد شدہ بدعات سے مستغنی کر دیں گے۔ مثلاً سماع قرآن سے پھیرنے والے اختراعی اور ایجاد شدہ سماع، انواع و اقسام کے اذکار اور اوراد جن کو بعض لوگوں نے آراستہ و مزین کر رکھا ہے۔ یا مقدار عبادت میں بعض لوگوں نے جو اضافے کر رکھے ہیں۔ اس قسم کی باتیں جن لوگوں نے ایجاد کی ہیں انھوں نے مشروع شدہ باتوں کو مضبوطی سے تھامنے میں نقص و کوتاہی کی بنا پر ایسا کیا ہے اگرچہ وہ بہت سے علماء، عباد بلکہ امراء ایسی باتوں کی ایجاد میں معذور رہیں جن کو انھوں نے اپنی اجتہادی غلطی سے اختراع کر لیا ہے۔

غرض یہ ہے کہ دلیل صحیح کو جاننا چاہیئے اگرچہ بعض اوقات دلیل صحیح کو کبھی کبھار اجتہادی غلطی کے سبب چھوڑ بیٹھنے والا معذور ہوتا ہے۔ بلکہ اجتہادی غلطی کی وجہ سے کسی کسی وقت دلیل صحیح کا چھوڑنے والا "صدیق عظیم" بھی ہو سکتا ہے کیونکہ صدیق ہونے کے لئے یہ شرط نہیں کہ اس کی ہر دلیل صحیح ہو اور اس کا ہر عمل مطابق سنت ہو، صدیق بعض اوقات اپنے قول و عمل کے اعتبار سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے درجے میں ہوا کرتا ہے۔ یہ باب وسیع و کشادہ ہے۔ بدعات کے انواع اقسام اور بدعات کے احکام و صفات کے بارے میں کلام کے لئے یہ کتاب وسعت نہیں رکھتی۔

ہماری غرض حدیث صحیح کے خلاف پیدا شدہ اس شبہ کو زائل کرنے والی چیز پر متنبہ کرنا ہے جس کا ذکر ہم کر آئے ہیں اور یہ بات بتلانا ہمارا مقصود ہے کہ بدعات کی مذمت پر دلالت کرنے والے نصوص شرعیہ واجب العمل ہیں۔

ایجاد شدہ عیدوں، تہواروں اور میلوں کے مذموم ہونے کا سبب یہ ہے کہ یہ تہوار دین میں فساد پر مشتمل ہوتے ہیں، یہ بات جانے رکھو کہ ہر آدمی بلکہ اکثر آدمی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسم کی بدعات کے فساد کا ادراک نہیں کر پاتے۔ خاص طور پر جب کہ یہ بدعات مشروع شدہ عبادات کی جنس سے ہوں۔ بلکہ صرف اولو الالباب (ذی عقل و شعور) لوگ ہی ان کے بعض فسادات کا ادراک کر پاتے ہیں۔ لوگوں پر کتاب وسنت کی پیروی واجب ہے اگرچہ اتباع کتاب وسنت کے مصالح اور کتاب وسنت کے ممنوع کردہ امور کے مفاسد کا ادراک نہ بھی کر سکیں چنانچہ ہم بدعات کے بعض مفاسد سے آگاہ کر رہے ہیں۔

مفاسد بدعات میں سے ایک چیز یہ ہے کہ جن لوگوں نے کسی مخصوص دن میں کوئی مبتدعانہ عمل ایجاد کیا ہے مثلاً ماہ رجب کے پہلے جمعرات کا روزہ یا اس جمعہ کی رات میں وہ اختراعی نماز جس کو جاہل لوگ "صلوٰۃ الرغائب" سے موسوم کرتے ہیں۔ اور اس سلسلے میں جو کھانے پینے نیز زیب و زینت اور اخراجات میں توسیع وغیرہ جیسے عمل ہوتے ہیں ان کے سبب دل کے اندر کسی اعتقاد کا جاگزیں ہو جانا لازمی چیز ہے وہ اس طرح کہ یہ اعتقاد رکھا جانے لگے کہ یہ دن اپنے جیسے دوسرے دنوں کے بالمقابل افضل ہے اور اس دن کا روزہ اس جمعرات کے روزہ سے افضل ہے جو اس کے پہلے یا بعد آتا ہے نیز یہ شب جمعہ دوسرے جمعوں کی راتوں سے افضل ہے اور دوسری راتوں کی بہ نسبت اس کی نماز زیادہ افضل ہے کیونکہ اگر آدمی کے دل میں یہ اعتقاد نہ ہوتا تو اس رات یا دن کو یہ خصوصیت عطا کرنے پر قلب آمادہ نہ ہوتا اس لئے کہ بغیر مرجح کے ترجیح ناممکن ہے۔

شریعت نے اس معنی کی شہادت دی ہے اور حکم لگانے میں اس کا اعتبار کیا ہے اور اس کے مؤثر ہونے کی صراحت کی ہے۔ چنانچہ یہ چیز مؤثر و مناسب معانی میں سے ہے کیونکہ "مناسب غریب" کے قائلین کے نزدیک مجرد مناسب حکم کی علت پر دلالت کرتی ہے اور اس اصول کے قائل ہمارے اصحاب نیز دوسرے اہل علم میں سے بہت سارے فقہاء ہیں۔ لیکن جو لوگ "مناسب غریب" کے بجائے صرف مناسب مؤثر کے قائل ہیں وہ مجرد مناسبت پر اکتفاء نہیں کرتے جب تک کہ شریعت اس بات پر دلالت نہ کرے کہ یہ وصف اس طرح کے حکم میں مؤثر ہے یہ بھی ہمارے اصحاب اور دوسرے علماء میں سے بہت سارے علماء کا قول ہے، یہ لوگ جب منصوص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم کے اندر کوئی معنی دیکھتے ہیں کہ یہ معنی دوسری جگہ اس طرح کے حکم میں اثر انداز ہو رہا ہے۔ اس منصوص حکم کی علت یہ لوگ اس معنی کو بتلاتے ہیں۔

یہاں ایک تیسرا مذہب بھی ہے جس کے قائل ہمارے اصحاب اور دوسرے اہل علم میں سے بہت سارے لوگ ہیں۔ منصوص حکم کی علت صرف ایسے وصف کو قرار دیا جائے گا جس کے علت ہونے پر شریعت دلالت کرے۔ صرف اس بات پر اکتفا نہیں کیا جائے گا کہ اس نوع یا اس طرح کے حکم کی علت اس وصف کو بتلایا گیا ہے۔ تینوں مذاہب کے درمیان فرق کا خلاصہ یہ ہے کہ شارع نے کوئی حکم بیان کیا اور اس کی علت بتلائی جیسا کہ بلی کی بابت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

انها ليست بنجس انها من الطوافين والطوافات:۔ بلی نجس نہیں ہے کیونکہ وہ گھروں میں بکثرت آنے جانے اور چکر لگانے والے جانوروں میں سے نر ہے یا مادہ۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

اس علت کا نام "علت منصوصہ" یا علت الموحی الیھا" ہے اس کی مناسبت معلوم ہو یا نہ معلوم ہوا لہذا اس کے مقتضی پر تینوں مذاہب والوں کے متفق علیہ اس کے مطابق عمل ہوگا۔ اگرچہ ان میں باہم اختلاف ہے کہ اس کا نام قیاس ہے یا نہیں؟

عوام الناس کے کلام سے اس کی مثال یہ ہے کہ اگر آقا نے اپنے غلام سے کہا کہ تم میرے گھر میں فلاں کو مت داخل ہونے دو کیونکہ وہ بدعتی ہے یا کہ وہ کالا کلوٹا حبشی ہے وغیرہ تو آقا کی اس بات سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کے گھر میں وہ شخص نہ داخل کیا جائے جو بدعتی یا کالا کلوٹا حبشی ہو اور اس کا یہ کلام اس لفظ کے ہم مثل ہوگا کہ "میرے گھر میں تم کسی بدعتی یا کالے کلوٹے حبشی کو مت داخل ہونے دو"

اسی لئے ہم ایمان (قسموں) کے معاملہ میں اسی طرح کی بات پر عمل کرتے ہیں۔ چنانچہ اگر آدمی نے کہا کہ "میں یہ کپڑا نہیں پہنوں گا جس کے سبب مجھ پر فلاں شخص احسان جتاتا ہے"، تو اس فلاں شخص کی طرح جو آدمی اس پر احسان جتائے اس کا کپڑا پہننے سے یا اس کپڑے کی قیمت رکھنے والی چیز سے بلکہ احسان جتانے والے کی چیز کے استعمال سے اس کی یمین یعنی قسم ٹوٹ جائے گی۔

لیکن جب ہم دیکھیں کہ شارع نے کوئی حکم دیا مگر اس کی علت نہیں بیان کی اس جیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلمہ یا اس نوع کے حکم کی علت بیان کر دی ہے مثلاً شارع نے باپ کے لئے یہ جائز قرار دیا ہے کہ اپنی نابالغ باکرہ لڑکی کی شادی اس کی اجازت کے بغیر کر دے اور ہم دیکھتے ہیں کہ شارع نے باپ کے لئے اپنی نابالغ لڑکی کے مال پر ولایت کا اختیار دیا ہے تو کیا ہم یہ اعتقاد رکھیں کہ باپ کو بچی کے نکاح کی ولایت ملنے کی علت صغر سنی ہے جیسا کہ مال کی ولایت کی علت صغر سنی ہے؟ یا کہ ہم یہ کہیں کہ نابالغہ لڑکی کے نکاح کی ولایت کی علت دوسری ہو سکتی ہے۔ مثلاً کنوار پن اور بکارت؟ اس علت کا نام "علت مؤثرہ" ہے۔ یعنی کہ شارع نے ایک منصوص حکم میں اس کی تاثیر بیان کر دی ہے مگر اس جیسے دوسرے حکم میں اس کی تاثیر بیان کرنے سے سکوت اختیار کیا ہے۔

دریں صورت تینوں مختلف مذاہب کے ماننے والوں میں سے پہلے دو فریق "علت مؤثرہ" کے قائل ہیں۔ اور یہ چیز درحقیقت بذریعہ قیاس اثبات علت ہے۔ کیونکہ بذریعہ قیاس اثبات علت کا اصول یہ کہتا ہے کہ جس طرح ایک وصف حکم لگانے میں ایک جگہ اثر انداز ہوتا ہے اسی طرح دوسری جگہ بھی ہوگا۔ لیکن تیسرا فریق اس کا قائل نہیں۔ مگر جب کہ اس کے علت ہونے پر خصوصی دلیل شرعی موجود ہو۔ کیونکہ احکام کے نوع واحد کی مختلف علتیں ہو سکتی ہیں۔

اسی نوع کی چیز یہ فرمان نبوی بھی کہ:-

نھی ان یبیع الرجل علی بیع اخیہ او یسوم الرجل علی سوم اخیہ او یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ	آپؐ نے منع فرمایا کہ آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے یا اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ لگائے یا اپنے بھائی کے دیئے ہوئے پیغام نکاح پر اپنا پیغام نکاح دے۔

÷ ÷ ÷ ÷ ÷ ÷

مذکورہ بالا باتوں کی علت یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایسا کرنے سے باہم فساد پیدا ہوتا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں بھی یہی تعلیل کی گئی ہے کہ:-

لا تنکح المرأۃ علی عمتھا و لا علی خالتھا فانکم اذا فعلتم ذلک قطعتم ارحامکم۔	عورت سے اس کی پھوپھی کے رہتے ہوئے اور بھتیجی سے خالہ کے رہتے ہوئے نکاح نہ کیا جائے کیونکہ تم اگر ایسا کرو گے تو رشتوں کو توڑ اور کاٹ ڈالو گے ÷

÷ ÷ ÷ ÷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگرچہ اس مثال میں تعلیل جتنی ظاہر ہے اتنی پہلی حدیث میں نہیں کیونکہ اس میں ممانعت کا وصف مناسب صرف یہی ظاہر ہوتا ہے۔

کلام الناس میں علت کی خاص اور سب سے بڑی دلیل و نظیر یہ ہے کہ آدمی کہے کہ اس فقیر کو تم مت دو کیونکہ یہ بدعتی ہے "، پھر اس سے ایک دوسرا بدعتی فقیر بھی مانگ بیٹھے تو یہ کہے کہ اسے مت دو۔ اور ہو سکتا ہے کہ یہ فقیر منع کرنے والے کا دشمن ہو۔ دریں صورت کیا یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ علتِ منع عطیہ بدعت ہے یا کہ اس میں تردد ہوگا؟ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ علت منع عداوت ہو لیکن جب ہم یہ دیکھیں کہ شارع نے ایک حکم بیان کیا اور ہم اس حکم کے اندر ایک مناسب وصف دیکھیں مگر شارع نے اسے علت نہیں کہا اور نہ اس طرح کے دوسرے حکم کے لئے دوسرے مقام پر اس کو علت قرار دیا تو اسی کو " وصف مناسب غریب " کہتے ہیں۔ کیونکہ شریعت میں اس کی کوئی نظیر نہیں اور نہ اس پر شارع کا کلام یا اشارہ وایماء دلالت کرتا ہے۔

فریق اول نے " وصف مناسب غریب " کا اتباع جائز تلایا ہے اور دوسرے تیسرے فریق نے اس کے اتباع سے انکار کیا ہے۔ یہ چیز شارع کے تبلائے بغیر ہماری اپنی عقلوں کے زور پر علت شارع کو معلوم کر لینے کے ہم معنی ہے جیسا کہ اس کے پہلے والی مثال میں علت شارع کا ادراک کلام شارع پر قیاس کے ذریعہ کیا گیا ہے۔

پہلی صورت میں علت شارع کا ادراک خود شارع کے کلام سے بذریعہ قیاس کیا گیا ہے اور دوسری میں نہیں،

اس کے ساتھ ہی ساتھ معین حکم کی علت کبھی کبھی " السبر " (چھان بین) اور دوسری دلالتوں سے بھی معلوم ہو جایا کرتی ہے۔

جب مذکورہ بالا اقسام ثابت ہو گئیں تو ہمارے مسئلہ کا تعلق علت منصوصہ کے باب سے ہے۔ وہ اس طرح کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی نماز یا روزہ کے ساتھ کچھ اوقات کی تخصیص سے منع کیا ہے اور تخصیص اوقات کے بغیر نماز روزہ کیا جائے تو اسے جائز قرار دیا ہے۔

چنانچہ امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

لا تخصوا ليلة الجمعة بقيام من بين الليالي ولا تخصوا يوم الجمعة بصيام من بين الايام الا ان يكون في صوم يصوم احدكم :-

تم لوگ دوسری راتوں کی بہ نسبت جمعہ کی رات میں کوئی نفلی نماز مخصوص مت کرو اور دوسرے ایام کے بالمقابل جمعہ کے دن روزہ کے لئے مخصوص مت کرو لیکن اگر کوئی آدمی روزے رکھا کرتا تھا اور اتفاق سے جمعہ کو بھی اس کا روزہ پڑ گیا تو دوسری بات ہے -

÷ ÷ ÷ ÷ ÷

÷ ÷ ÷ ÷ ÷

صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضہ سے مروی ہے کہ :-

سمعت رسول الله صلے الله عليه وسلم يقول لا يصوم احدكم يوم الجمعة الا يوما قبله او بعده وهذا لفظ البخاري -

میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی آدمی جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے لیکن اگر رکھے تو اس کے ایک دن پہلے یا ایک دن کے بعد بھی روزہ رکھے

عن جويرية بنت الحارث ان النبي صلے الله عليه وسلم دخل عليها يوم الجمعة وهي صائمة فقال اصمت امس ؟ قالت لا قال اتريدين ان تصومي غداً ؟ قالت لا قال فافطري -

(رواه البخاري)

حضرت جویریہ بنت الحارث رضہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس جمعہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اس حال میں کہ وہ روزہ دار تھیں آپؐ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے کل بھی روزہ رکھا تھا ؟ جویریہ رضہ نے کہا کہ نہیں آپؐ نے فرمایا کہ آئندہ کل تم کو روزہ رکھنے کا ارادہ ہے ؟ جویریہ رضہ نے کہا کہ نہیں، آپؐ نے فرمایا تب تم اپنا یہ روزہ توڑ ڈالو -

÷ ÷ ÷ ÷ ÷

صحیحین میں محمد بن عباد بن جعفر سے مروی ہے کہ :-

سالت جابر بن عبد الله وهو يطوف بالبيت انهى رسول الله صلے الله عليه وسلم عن صيام

میں نے حضرت جابر بن عبداللہ سے پوچھا اس حال میں کہ وہ طواف بیت اللہ کر رہے تھے کہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوم الجمعۃ ؟ قال نعم و رب الکعبۃ و ھذا لفظ مسلم۔

کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے ؟ حضرت جابر نے کہا۔ ہاں رب کعبہ کی قسم آپؐ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔

عن ابن عباس ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا تصوموا یوم الجمعۃ وحدہ۔ (رواہ احمد)

حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنہا جمعہ کا ایک دن روزہ مت رکھو۔

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال لا یتقدا احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم صوما فلیصم ذلک الیوم۔ لفظ البخاری یصوم عادتہ (صحیحین)

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے کوئی آدمی ہرگز روزہ نہ رکھے لیکن اگر کوئی آدمی کوئی خاص روزہ رکھا کرتا تھا تو وہ اس دن روزہ رکھ سکتا ہے۔ صحیح بخاری کا لفظ یہ ہے کہ اپنی عادت کے مطابق روزہ رکھ سکتا ہے۔

وجہ دلالت یہ ہے کہ روزہ کے اعتبار سے شارع نے دنوں کی تین قسمیں تبلائی ہیں ایک قسم کے ایام وہ ہیں جنہیں روزوں کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ چاہے بطور وجوب جیسے ماہ رمضان یا بطور استحباب جیسے نویں ذی الحجہ اور عاشوراء کے روزے۔

دوسری قسم کے ایام وہ ہیں جن میں روزہ رکھنے سے منع کر دیا گیا ہے۔ مثلاً عیدین کے دن کے روزے۔

تیسری قسم کے ایام وہ ہیں جن کو روزوں کے لئے خاص کرنے سے منع کیا گیا ہے مثلاً جمعہ یا ماہ شعبان کا نصف آخر۔

تیسری قسم کے ایام میں اگر دوسرے دن بھی روزہ میں شامل کرلئے جائیں تو مکروہ نہیں لیکن اگر بالفعل اس طرح کے مخصوص دن میں روزہ رکھے گا تو وہ ممنوع ہے چاہے روزہ رکھنے والا ارادۂ تخصیص رکھے یا نہ رکھے نیز چاہے وہ اس دن کے روزہ کو راجح سمجھے یا نہ سمجھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ معلوم ہے کہ اس عمل کے دن کوئی فساد موجود ہے۔ اگر دوسرے دن کے بالمقابل اس دن روزہ رکھنے کی تخصیص میں فساد نہ ہوتا تو اس دن روزہ رکھنے سے مطلقاً منع کر دیا جاتا جیسے عیدین کے دن یا اس دن کے روزہ سے مطلقاً منع نہ کیا جاتا مثلاً نویں ذی الحجہ۔ اور یہ فساد دوسرے ایام میں نہیں ہے۔ ورنہ اس دن روزہ رکھنے کی خصوصی ممانعت کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

اس تفصیل سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ فساد ایسی چیز کی تخصیص سے پیدا ہوتا ہے جو قابل تخصیص نہیں جیسا کہ فرمان نبوی سے محسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ ممنوع یا مامور فعل بذات خود امر و نہی کی حکمت پر مشتمل ہوا کرتا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا حال ہے کہ "خالفوا المشرکین (مشرکین کی مخالفت کرو)

لہٰذا کسی نماز یا کسی روزہ کے ساتھ کسی وقت کی تخصیص سے ممانعت کا لفظ اس بات کا مقتضی ہے کہ فساد مخصوص بنانے کے سبب پیدا ہوتا ہے۔ چونکہ جمعہ کا دن فضیلت والا دن ہے اس میں نماز، دعا، ذکر، تلاوت، طہارت خوشبو اور زینت جتنی مستحب ہے اتنی دوسرے دنوں میں نہیں ہے اس لئے اس دن یہ گمان و توہم ہو سکتا ہے کہ اس کا روزہ دوسرے ایام کے بالمقابل افضل ہے اور یہ اعتقاد پیدا ہو سکتا ہے کہ اس رات کو نفلی نماز ویسے ہی افضل ہے جیسے اس دن کا روزہ افضل ہے یعنی کہ اس رات کی نفلی نماز کو دوسری راتوں کے بالمقابل فضیلت حاصل ہے۔ لہٰذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خرابی و فساد کو دفع کرنے کے لئے تخصیص سے منع کر دیا جو اس تخصیص سے پیدا ہوتی ہے۔

اسی طرح ایک دو روزے کے ساتھ ماہِ رمضان کا استقبال کرنے سے یہ وہم ہوتا ہے کہ ایسا کرنے میں فضیلت ہے کیونکہ اس میں روزہ کے لئے احتیاط پائی جاتی ہے حالانکہ شریعت میں اس کی کوئی فضیلت نہیں ہے۔ اس وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے دو ایک روزوں کے ساتھ استقبال سے منع کر دیا ہے۔

یہ بات معنوی طور پر ہمارے زیر بحث مسئلہ میں بھی موجود ہے کیونکہ لوگ ان موسموں (تہواروں اور تقریبات) کی تخصیص اس لئے کرتے ہیں کہ ان کی فضیلت کا اعتقاد رکھتے ہیں اور نماز و روزہ کے ساتھ کسی وقت کی تخصیص جب بھی ہوگی اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضیلت کا اعتقاد بھی اس کے ساتھ شامل رہے گا حالانکہ اس میں کوئی فضیلت نہیں اور اس طرح کی تخصیص سے منع کیا گیا ہے کیونکہ تخصیص کا جذبہ عقیدۂ اختصاص کے بغیر پیدا نہیں ہوتا۔

اور جو یہ کہتا ہے کہ میرا اعتقاد یہ ہے کہ اس دن ورات میں روزہ رکھنا اور نوافل نمازیں پڑھنا دوسرے دن اور راتوں کے مثل ہے اس کے باوجود میں اس دن ورات کی تخصیص روزہ نماز کے ساتھ کرتا ہوں تو یقیناً اس کا باعث یا تو کسی کی تقلید ہے یا اتباع عادت یا خوف ملامت یا اس قسم کی دوسری کوئی بات ورنہ وہ شخص جھوٹا ہے کیونکہ اس عمل کا داعی اعتقاد فاسد یا کسی غیر دینی محرک کے علاوہ کوئی دوسری چیز نہیں ہوسکتی اور اس قسم کا اعتقاد وخیال ضلالت وگمراہی ہے۔

یقیناً ہم کو معلوم ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم آپؐ کے صحابہ کرام اور سارے اماموں نے اس دن کی فضیلت اور اس دن کے روزہ کی فضیلت میں یا اس رات کی نفلی نماز کی فضیلت میں کوئی خاص بات نہیں فرمائی ہے اور اس سلسلے میں منقول شدہ حدیثیں موضوع (بناوٹی وجعلی) ہے اور یہ بات اسلام میں چوتھی صدی کے بعد ایجاد ہوئی ہے۔

دریں صورت یہ جائز نہیں کہ اس دن ورات کو کوئی فضیلت حاصل ہو کیونکہ جس فضیلت کا علم نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہو نہ آپؐ کے صحابہ وتابعین اور جمیع ائمۂ کرام کو اس کا افضل ہونا ناممکن ہے یہ ممکن نہیں کہ اللہ سے قریب کرنے والی جس دینی بات کو ہم جانیں اسے نہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جانیں، نہ صحابہ وتابعین اور جملہ ائمۂ کرام جانیں۔ اگر یہ لوگ اسے جانتے تو یہ ناممکن تھا کہ عمل صالح کو بتلانے اور لوگوں کو خیر خواہی کے طور پر اس سے آگاہ کرنے کے کثرت اسباب ودواعی کے باوجود یہ حضرات کسی کو یہ بات نہ بتلاتے اور ان میں سے کوئی بھی یہ چیز بتلانے میں جلدی نہ کرتا۔

مذکورہ بالا جس فضیلت کا دعویٰ کیا جاتا ہے چونکہ یہ دعویٰ اس بات کو مستلزم ہے کہ نعوذ باللہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خیر القرون کے لوگوں کو اللہ کے دین کی بعض باتیں معلوم نہ تھیں یا یہ کہ انھوں نے بعض دینی باتیں پوشیدہ رکھیں یا یہ کہ انھوں نے ایسی چیز چھوڑی جس کا شریعت ان لوگوں سے تقاضا کرتی ہے حالانکہ ان حضرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی عادت یہ تھی کہ کوئی دینی بات نہ چھپائیں نہ چھوڑیں۔ لازم آنے والی ان باتوں میں سے ہر چیز کی نفی یا تو شریعت سے ہوتی ہے یا شریعت کے ساتھ ساتھ عادت سے ہوتی ہے جب یہ بات ہے تو ملزوم چیز بھی باطل ہے یعنی کہ مذکورہ بالا جس بات کی فضیلت کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ پھر یہ اختراعی مبتدعانہ عمل ایسے اعتقاد کو مستلزم ہے جو دین میں ضلالت ہے یا وہ ایسا دینی عمل ہے جو اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے ہے۔ اعتقادات فاسدہ کے ذریعہ ذمہ داری یا اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے اختیار تدین جائز نہیں ہے۔

مذکورہ بالا بدعات اور اس طرح کی دوسری بدعات قطعی یا ظاہری طور پر ایسے فعل کو مستلزم ہیں جو جائز نہیں۔ دریں صورت لازم آنے والی اس چیز کا درجہ کم از کم یہ ہے کہ اگر وہ حرام نہیں تو مکروہ ضرور ہے۔ یہ معنی تمام ایجاد شدہ اختراعی بدعات کے سلسلہ میں جاری رہے گا۔

پھر تعظیم و توقیر کے کچھ احوال دل کے اندر اس اعتقاد کے تابع ہیں اور یہ احوال بھی باطل ہیں۔ اللہ کے دین سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ اگر فرض کر لیا جائے کہ کوئی آدمی کہتا ہے کہ میں فضیلت مذکورہ کا معتقد نہیں مگر اس رات و دن کی عبادت گذاری کے ہوتے ہوئے یہ ممکن نہیں کہ دل کے اندر تعظیم و توقیر کا جو حال موجود ہے وہ زائل ہو جائے اور تعظیم و توقیر جنس اعتقاد کے شعور و احساس کے بغیر پیدا ہی نہیں ہو سکتی اگر آدمی اس وہم یا گمان میں مبتلا ہو کہ یہ چیز ضروری ہے تو نفس اگر اس چیز کی فضیلت کے شعور و احساس سے خالی ہوتا تو وہ اس کی تعظیم و توقیر سے باز رہتا بلکہ اس صورت حال سے باہم مقابلہ آرائی کرنے والے احساسات و جذبات پیدا ہوتے اگر آدمی اس چیز کو بدعت سمجھتا ہے تو اس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اس کی تعظیم نہ کرے۔ لیکن اگر اس سلسلے میں مروی شدہ روایات کا شعور ہو گا یا یہ شعور ہو گا کہ لوگوں نے اسے کیا ہے۔ یا اگر یہ خیال ہو گا کہ فلاں فلاں نے ایسا کیا ہے یا یہ کام کرنے سے فلاں فلاں قسم کی منفعت ظاہر ہوئی ہے تو آدمی اسے کرے گا اور اس کی تعظیم بھی کرے گا۔

اس تفصیل سے تم کو یہ بات معلوم ہو گئی کہ ان بدعات کا کرنا عقائد واجبہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخالفت اور اللہ کی طرف سے رسولوں کی لائی ہوئی باتوں کے خلاف نزاع ہے نیز یہ بدعات قلب میں نفاق پیدا کرتی ہیں خواہ یہ نفاق ہلکا ہی ہو۔

اس کی مثال ان لوگوں کی طرح ہے جو ابوجہل یا عبداللہ بن ابی بن سلول کی تعظیم ان کی ریاست، مالداری، خاندانی شرافت اور اپنے اوپر ان کے احسانات و تسلط کی وجہ سے کرتے تھے۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی مذمت بیان کی اور ان کا نقص ظاہر کیا یا ان کی اہانت و قتل کا حکم صادر فرمایا تو جس کا ایمان خالص نہیں تھا اس کے قلب میں اعتقاد صحیح کے تابع رہنے والی طاعت نبوی اور اس کے اپنے نفس کے اندر پائی جانے والی جھوٹے خیالات و ظنون کے تابع رہنے والے احوال کے درمیان نزاع باقی رہا۔ جو آدمی اس بات پر غور کرے گا وہ یقینی طور پر جان لے گا کہ بدعات کے اندر ایمان کو کمزور و ضعیف بنانے والے کتنے زہر ہیں؟ اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ بدعات کفر سے نکلی ہوئی چیزیں ہیں۔

مذکورہ بالا جس معنی کا ذکر میں نے کیا ہے وہ شارع کی منع کردہ ان تمام انواع عبادت میں معتبر ہے جس کو شریعت میں کوئی خصوصیت حاصل نہیں۔ اگر یہ جائز ہو کہ اس توہم کا شکار رہا جائے کہ اس قسم کی ممنوعہ عبادات کو خصوصیت حاصل ہے مثلاً قبروں کے پاس نماز، بتوں کے پاس قربانی اور اس طرح کی دوسری باتیں، تو ان باتوں کا کرنے والا اگر ان کی خصوصیت کا معتقد نہ بھی ہو پھر بھی ان کا کرنا اس گمان میں مبتلا کرنے والا ہے کہ خصوصیت کے سبب ایسا کیا جا رہا ہے۔ جس طرح شرعی فضیلت کا ثابت کرنا مقصود شرع ہے۔ اسی طرح غیر شرعی فضیلت کا ختم کرنا بھی مقصود شرع ہے۔

اگر کہا جائے کہ اس کے معارض یہ بات ہے کہ ان موسمی چیزوں کو اہل علم و فضل میں سے صدیق لوگوں نے اور ان سے کمتر لوگوں نے کیا ہے اور ان موسمی چیزوں میں چند فوائد موجود ہیں جن کو مومن آدمی اپنے دل میں اور دل کے علاوہ دوسرے طریقے سے بھی محسوس کرتا ہے۔ مثلاً قلب میں پاکیزگی و طہارت اور رقت و نرمی پیدا ہوتی ہے۔ نیز قلب سے آثار گناہ کا خاتمہ ہوتا ہے اور دعا کی مقبولیت ہوتی ہے وغیرہ۔ ان باتوں کے ساتھ نماز و روزہ کی فضیلت پر دلالت کرنے والی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عام چیزیں بھی موجود ہیں۔ مثلاً ارشاد الہٰی ہے کہ :-

ارایت الذی ینھی عبدا اذا صلی ۔ (سورۂ اقرا، ۹ ، ۱۰) کیا آپؐ نے اسے دیکھا جو بندہ کو منع کرتا ہے جب کہ وہ نماز پڑھتا ہے۔

نیز نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ :-

الصلوٰۃ نور و برھان نماز روشنی ہے اور حجت و برہان ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ جس نے ایسے کام تاویل وا جتہاد یا تقلید کی بنیاد پر کئے اس کو اپنی اچھی نیت پر اور مشروع مقدار والے عمل پر اجر ملے گا اور اس میں جو مبتدعانہ بات ہو گی وہ قابل مغفرت ہو گی۔ جب کہ ایسے کام کرنے والا اپنے اجتہاد یا تقلید میں معذور لوگوں میں سے ہو گا ۔ اسی طرح ان کاموں کے جن فائدوں کا ذکر کیا گیا ہے وہ فوائد صرف اس وقت حاصل ہوتے ہیں جب کہ وہ کام مشروع جنس والی چیزوں پر مشتمل ہوں ۔ مثلاً ، روزہ ، ذکر ، قرأت قرآن ، رکوع ، سجود اور اللہ کی عبادت واطاعت اور دعا میں حسن نیت اور جو کام ایسی مکروہ چیزوں پر مشتمل ہوں جن سے ثابت ہونے والے گناہ یا عذاب کی نفی اللہ کے معاف کر دینے سے ہو رہی ہو ان کے کرنے والے کے اجتہاد یا تقلید کے سبب ۔ تو بھی مذکورشدہ فوائد حاصل ہو سکتے ہیں ۔ یہ معنی بعض بدعات مکروہہ کے بارے میں مذکورشدہ فوائد کے بابت بھی ثابت ہے۔

لیکن یہ بات بھی ایسے کاموں کے مکروہ و ممنوع ہونے کو مانع نہیں اور ان کے بجائے ایسے مشروع کام کا کرنا لازم ہے جن میں کوئی بدعت نہیں ۔ جیسا کہ جن لوگوں نے عیدین میں اذان کا اضافہ کر لیا ہے وہ بھی بلکہ یہود و نصاریٰ بھی اپنی ایجاد کردہ عبادات میں فوائد محسوس کرتے ہیں ۔ وہ اس لئے کہ ان کی عبادات بھی کسی نہ کسی قدر مشروع جنس کی قسم پر مشتمل ہوتی ہے جیسا کہ انکا کہنا ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام سے منقول شدہ بات صداقت پر مشتمل ہوتی ہے اس کے باوجود یہ بات اس چیز کی موجب نہیں کہ ان کی عبادتوں کو کیا جائے ۔ یا ان کے کلمات کی روایت کی جائے کیونکہ تمام ایجاد شدہ بدعات کے شرکا ان کے اندر پائے جانے والے خیر پر راجح ہونا لازمی بات ہے اس لئے کہ اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان بدعات کا خیر غالب ہوتا تو شریعت اسلامیہ انھیں نہیں چھوڑتی۔
چنانچہ کسی چیز کے بدعت ہونے کو ہم اس بات کی دلیل قرار دیتے ہیں کہ اس کا گناہ اس کے نفع سے بڑا ہے۔ اور یہی چیز بدعت کے ممنوع ہونے کا باعث ہے اور میں کہتا ہوں کہ اجتہاد یا کسی دوسری چیز کے عارض ولاحق ہونے کی بنا پر بدعت کا گناہ بعض اشخاص سے زائل ہو جاتا ہے۔ جس طرح اس سود اور نبیذ کا نام ان مجتہدین سلف کے حق میں سود اور نبیذ نہیں رہ جاتا جو مختلف فیہ ہے۔ اس کے باوجود اس کا حال بیان کرنا واجب ہے اور جو لوگ اسے حلال سمجھتے ہیں ان کی اقتداء نہیں کرنی چاہیئے۔ اور اس علم کی طلب میں کوتاہی وقصور نہیں کرنا چاہیئے جو اس کی حقیقت واضح کرنے والا ہے۔
مذکورہ بالا دلیل اس بات کی وضاحت کے لئے کافی ہے کہ بدعات اعتقادی مفاسد اور خرابیوں پر مشتمل ہیں یا ایسے خراب حالات پر مشتمل ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے معارض ہیں۔ نیز ان کے اندر پائی جانے والی منفعت مرجوح وکمتر ہے اسے بطور معارضہ نہیں پیش کیا جا سکتا۔ پھر بر سبیل تفصیل یہ کہا جائے گا کہ اگر کچھ فضیلت والے لوگوں نے بدعت والے کام کئے ہیں تو انھیں کے زمانہ میں دوسروں نے انھیں مکروہ سمجھ کر چھوڑ بھی دیا ہے اور کچھ لوگوں نے ان پر نکیر بھی کی ہے، ان بدعات کو ترک کرنے والے اور ان پر نکیر کرنے والے اگر ان بدعات پر عمل کرنے والوں سے افضل نہیں تو کمتر بھی نہیں۔ اگر فرض کر لیا جائے کہ یہ لوگ ان بدعات کو کرنے والوں سے افضل نہیں ہیں تو یہ بات بہر حال ثابت ہے کہ ذمہ داروں کے درمیان ان بدعات کے معاملہ میں تنازعہ ہے۔
دریں صورت ان کا معاملہ اللہ ورسول کے پاس لایا جائے گا اور اللہ کی کتاب نیز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ان لوگوں کے ساتھ ہیں جو ان بدعات کو مکروہ سمجھتے ہیں ان کے ساتھ نہیں ہیں جو ان کو کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔
پھر عام متقدمین جو متاخرین سے افضل ہیں بدعات کے تارکین ومنکرین کے ساتھ ہیں لیکن ان بدعات میں جو منفعت ہے اس کے بالمقابل ان کے اندر مفاسد راجحہ موجود ہیں۔ بدعات کے اندر پائے جانے والے بعض مفاسد کا ذکر یہاں کیا جاتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) اوپر بدعات کے جن اعتقادی وحالی مفاسد کا ذکر ہوا ان کے ساتھ ہی ساتھ بدعات کے اندر یہ خرابی بھی ہے کہ قلوب ان کو شیریں اور لذیذ سمجھنے لگتے ہیں اور ان کی وجہ سے بہت سی سنتوں سے بے نیاز ہو جاتے ہیں حتی کہ تم بہت سے عوام کو دیکھو گے کہ وہ بدعات کی اتنی پابندی کرتے ہیں جتنی پنجگانہ نمازوں اور تراویح کی پابندی نہیں کرتے۔

(۲) بدعات کے سبب خواص وعوام کی توجہ فرائض وسنن کی طرف کم ہو جاتی ہے اور فرائض وسنن میں لوگوں کی رغبت مضمحل وکمزور پڑ جاتی ہے۔ چنانچہ تم پاؤ گے کہ بدعات کی بجا آوری میں آدمی اتنا مخلص ومتوجہ اور سرگرم کار رہتا ہے جتنا فرائض وسنن میں نہیں ہوتا ہے۔ گویا کہ وہ بدعت کو بطور عبادت کرتا ہے اور فرائض وسنن کو بطور عادت و وظیفہ۔ یہ چیز دین کی الٹ پلٹ ہے، اس کی وجہ سے فرائض وسنن سے حاصل ہونے والی مغفرت، رحمت، رقت، طہارت، خشوع اجابت دعوت وحلاوتِ مناجات وغیرہ جیسے فوائد فوت ہو جاتے ہیں، اگر کل نہیں تو ان باتوں کا کمال تو ضرور ہی فوت ہو جاتا ہے۔

(۳) بدعات پر عمل کا انجام یہ ہوتا ہے کہ معروف منکر بن جاتا ہے اور منکر معروف نیز اکثر لوگوں میں انبیاء ورسلین علیہم الصلاۃ والسلام کے دین سے جہالت پیدا ہو جاتی ہے اور جاہلیت کی کھیتی پھیلتی ہے۔

(۴) بدعات شریعت کی نوع بہ نوع مکروہات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ مثلاً روزہ افطار کرنے میں تاخیر، نماز عشا کو حضور قلب کے بغیر پڑھنا۔ نماز عشا کو جلد پڑھ لینے میں سبقت کرنا، سلام پھیرنے کے بعد غلطی سرزد ہوئے بغیر سجدۂ سہو کرنا، اور طرح طرح کے اذکار نیز ان اذکار کی خانہ ساز متعین مقدار کی پابندی جن کی کوئی اصل شریعت میں نہیں۔ ان کے علاوہ بھی بدعات میں بہت ساری خرابیاں ایسی ہیں جن کا ادراک وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کی بصیرت روشن ہے اور جن کا باطن صحیح سالم محفوظ ہے۔

(۵) طبیعت اتباع شریعت کے جوئے سے حصول آزادی کی طرف دزدیدہ نگاہی سے دیکھتی ہے اور صراط مستقیم پر چلنا فوت ہو جاتا ہے کیونکہ نفس کے اندر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک طرح کا کبر ہوتا ہے ۔ لہذا وہ چاہتا ہے کہ امکان بھر عبودیت واتباع سے آزاد ہو جائے جیسا کہ ابو عثمان نیساپوری نے کہا کہ :-

کوئی شخص سنت کی کوئی چیز اپنے نفس میں موجود شدہ کبر کے بغیر نہیں چھوڑتا ۔ پھر نفس دوسرے کی سواری ہے اس لئے یہ طرز عمل اختیار کرنے سے دل اتباع نبوی سے باہر نکل آتا ہے ۔ اور اس میں اتنا کبر و گھمنڈ اور ضعف ایمان پیدا ہو جاتا ہے جو آدمی کا دین بگاڑ دیتا ہے یا اگر پوری طرح دین بگاڑ نہیں دیتا تو تقریبًا بگاڑ دیتا ہے ۔ حالانکہ ایسا کرنے والے سمجھتے ہیں کہ وہ کوئی اچھا کارنامہ انجام دے رہے ہیں۔

(۶) بدعات میں وہ خرابیاں بھی ہیں جن پر اہل کتاب کی عیدوں اور تہواروں کے دوران بحث تنبیہ گذر چکی ہے ۔ یہ خرابیاں دونوں طرح کی بدعات میں پائی جاتی ہیں اس طرح کی بدعتوں میں بھی جن میں یہود ونصاریٰ کی مشابہت موجود ہے اور اس طرح کی بدعتوں میں بھی جن میں کوئی مشابہت نہیں چونکہ بدعات کی مذمت میں اس جگہ کے علاوہ دوسرے مقام پر بات طے ہو چکی ہے اس لئے ہم یہاں اس کی تقریر لمبی نہیں کر رہے ہیں ۔ بلکہ ہم ان موسمی بدعات میں سے بعض اہم باتیں ذکر کر رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل

یہ بیان ہو چکا ہے کہ عید کسی مکان، زمان یا اجتماع کا نام ہوا کرتا ہے۔ ان تینوں چیزوں سے کئی باتیں نکلی ہوئی ہیں۔ زمانہ سے متعلق عیدوں کی تین قسمیں ہیں جن میں مکان وافعال والی بعض بدعات بھی داخل ہو جاتی ہیں۔

۱ — کسی ایسے دن کو عید و تہوار بنا لیا جاتا ہے جس کی عظمت شریعت نے سرے سے کچھ نہیں بیان کی ہے اور نہ اس کا کوئی ذکر زمانۂ سلف میں تھا۔ اور نہ اس دن کوئی ایسی بات ہوئی جو موجب تعظیم ہو۔ مثلاً ماہ رجب کی پہلی جمعرات اور اس جمعہ کی شب جسے لیلۃ الرغائب سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس دن اور رات کی تعظیم چوتھی صدی کے بعد اسلام میں ایجاد ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں ایک حدیث بھی مروی ہے جو علماء کے اتفاق رائے سے موضوع اور خانہ ساز ہے۔ اس کا حاصل مضمون یہ ہے کہ اس دن روزہ رکھنے میں فضیلت ہے۔ نیز اس رات میں پڑھی جانے والی یہ نماز بھی فضیلت والی ہے جو جاہلوں کے یہاں صلوٰۃ الرغائب سے موسوم ہے، اس کا ذکر بعض متاخر علماء نے کیا ہے۔ یہ ذکر کرنے والے ہمارے اصحاب میں سے بھی ہیں اور غیر اصحاب میں سے بھی۔

اس سلسلے میں محقق اہل علم کا اختیار کردہ صواب موقف یہ ہے کہ تنہا اس دن روزہ رکھنا اور نماز مذکور پڑھنی ممنوع ہے۔ نیز وہ تمام چیزیں بھی ممنوع ہیں جو اس دن کی تعظیم، کھانے تیار کرنے اور اظہار زینت وغیرہ سے تعلق رکھتی ہیں تاکہ یہ دن دوسرے ایام کے درجہ میں رہے اور اسے سرے سے کوئی امتیاز نہ حاصل ہو۔

۲ — ایسا دن جس میں کوئی اتفاقی حادثہ اسی طرح ہو گیا جس طرح دوسرے ایام میں ہو جایا کرتا ہے اور وہ حادثہ اس دن کو تہوار وعید بنانے کا باعث نہیں ہو سکتا، نہ ہی سلف اس کی تعظیم کرتے تھے۔ مثلاً اٹھارہویں ذی الحجہ کو نبی صلی اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم نے مقام "غدیر خم" میں حجۃ الوداع سے واپسی کے وقت خطبہ دیا۔ اس خطبہ میں آپ نے کتاب اللہ اور اہل بیت نبوی کے معاملہ میں وصیت کی جیسا کہ امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت زید بن ارقم سے روایت کی ہے۔

لیکن بعض ہوا پرستوں نے اس میں اضافہ کرکے کہہ دیا کہ اس موقع پر آپ نے حضرت علی کی خلافت کی وصیت "نص جلی" (واضح بیان) کے ساتھ کی تھی اور یہ وصیت آپؐ نے موصوف کو اپنے بچھائے ہوئے اونچے فرش پر بٹھا کر کی تھی۔

ان اہل ہوا نے ایسا باطل کلام اور عمل ذکر کر رکھا ہے کہ اضطراری طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اس میں سے کچھ بھی نہیں ہوا۔ ان ہوا پرستوں کا گمان یہ بھی ہے کہ صحابہ اس نص صریح کے چھپانے پر متفق ہو گئے اور "وصی" سے ان کا حق انھوں نے غصب کر لیا نیز یہ سب فاسق و کافر ہو گئے ان میں سے صرف تھوڑے سے لوگ مستثنیٰ رہے۔

اللہ تعالیٰ نے بنو آدم کو جس عادت پر پیدا کیا ہے پھر اس زمانہ کے لوگ جس قدر امانت دار اور دیانت والے تھے نیز شریعت نے ان پر جس طرح بیان حق کو واجب کر رکھا تھا اس سے یہ یقینی علم حاصل ہوتا ہے کہ اس طرح کی بات کا چھپانا ناممکن ہے۔

یہاں مسئلۂ امامت میں کلام کرنا مقصود نہیں ہے۔ صرف یہ بتلانا مقصود ہے کہ اس دن کو عید منانا اختراعی چیز ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ چنانچہ سلف میں کوئی ایسا نہیں تھا جس نے اس کو عید بنایا ہو۔ اور یہی نہیں بلکہ اس سلسلے میں دوسرے اعمال ایجاد کر رکھے ہوں، نہ اہل بیت میں سے ایسا کسی نے کیا اور نہ ہی دوسرے اسلاف میں سے کسی نے ایسا کیا۔ کیونکہ عیدین بھی شرعی احکام میں سے ایک قانون شریعت ہیں۔ لہذا ان میں بھی اتباع شریعت ہونی چاہیئے نہ کہ ایجاد بدعت۔

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کئی خطبے دیئے، متعدد معاہدے کئے، متعدد ایام میں بدر، حنین، خندق، فتح مکہ، ہجرت اور مدینہ منورہ میں داخلہ جیسے واقعات وحوادث آپ کو پیش آئے، آپ نے اپنے متعدد خطبات میں قواعد دین کا ذکر کیا ہے۔ مگر کوئی بات ان سارے ایام کو عیدین اور تہوار بنانے کی باعث نہ بن سکی۔ اس طرح کا کام صرف نصاریٰ کرتے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ پیش آمدہ حوادث کے ایام کو تہوار اور عید بنائے ہوئے ہیں یا پھر یہ کام یہود کرتے ہیں۔ عید تو شرعی چیز ہے جس عید کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے مشروع کر رکھا ہو اسے مانا جائے ورنہ دین میں ایسی چیز ایجاد نہ کی جائے جو دین میں سے نہ ہو۔ اسی طرح بعض لوگوں نے ولادت نبوی کی مناسبت سے عید و تہوار ایجاد کر لیا ہے باوجودیکہ آپ کے زمانۂ ولادت میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ یہ کام لوگوں نے یا تو نصاریٰ کی مشابہت میں اختیار کیا ہے کہ نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یوم ولادت کو عید مناتے ہیں۔ یا پھر یہ کام لوگوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم کی وجہ سے ایجاد کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں اس محبت نبوی و اجتہاد پر بدلہ دے گا بدعات پر نہیں۔ کیونکہ یہ کام سلف نے نہیں کیا ہے [1]

---

[1] یہاں شیخ حامد فقی رح کا ایک حاشیہ ہے۔ ناظرین کرام ملاحظہ فرمائیں۔ شیخ موصوف نے کہا کہ :-

"اس طرح کی محبت و اجتہاد پر ثواب کیسے ملے گا جب کہ اس معاملہ میں ایسا کرنے والے طریقۂ نبوی اور طریق صحابہ کے مخالف ہیں ؟ اگر کہا جائے کہ "ان لوگوں نے اجتہادی غلطی کی ہے"، تو ہم کہیں گے کہ اس میں گنجائش اجتہاد کہاں ہے ؟ کیا عبادات سے متعلق نصوص نے اجتہاد کی کوئی گنجائش چھوڑی ہے ؟ اس سلسلے میں تو معاملہ پوری طرح واضح ہے یہ تو محض جاہلیت کا غلبہ اور خواہشات کا تسلط ہے۔ غلبۂ جاہلیت و تسلط خواہشات نے لوگوں کو طریقۂ نبوی سے اعراض کر کے یہود و نصاریٰ اور بت پرستوں کے دین کی طرف آمادہ کر دیا ہے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کی وہ لعنت و غضب ہو جس کے وہ مستحق ہوں۔ کیا طریقۂ نبوی سے اعراض، لوگوں کی بھلائی کے لئے اپنے رب کے پاس سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے حق صریح سے کراہت اور نصرانیت و یہودیت و بت پرستی کا طریقہ اختیار کرنے میں عجلت محبت و تعظیم نبوی ہے ؟ جن لوگوں نے ان مشرکانہ عیدوں اور تہواروں کو زندہ کیا ہے وہ کون ہیں ؟ کیا وہ امام مالک، شافعی، احمد، ابو حنیفہ، سفیان ثوری، سفیان بن عیینہ یا ان کے علاوہ دوسرے ائمہ ہدایت ہیں کہ ان کی اجتہادی غلطی پر انھیں معذور سمجھا جائے ؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ ان مشرکانہ عیدوں اور تہواروں کو عبیدی لوگوں (مصر کے باطنی و رافضی حکمراں جو اپنے کو فاطمی کہا کرتے تھے) نے ایجاد کیا ہے۔ ان عبیدی لوگوں کے زندیق ہونے پر پوری امت کا اجماع ہے یہ لوگ یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ بڑے کافر تھے اور مسلمانوں کے لئے وبالِ جان تھے (باقی اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ اس کا مقتضی موجود تھا اور کوئی مانع نہیں پایا جاتا تھا۔ یہ چیز اگر خیر محض ہوتی یا اس میں خیر کا پہلو راجح ہوتا تو سلف ہمارے بالمقابل اس کو کرنے کے زیادہ حقدار تھے

(پچھلے صفحہ کا بقیہ) انھیں کے ہاتھوں اور انھیں کی دسیسہ کاریوں کے سبب اور امت کے اندر خبیث صوفیت کے ان پھیلائے ہوئے زہر کی وجہ سے مسلمان صراط مستقیم سے منحرف ہوگئے یہاں تک کہ یہ لوگ ان کے ساتھ ہوگئے جن پر اللہ کا غضب ہے یا جو گمراہ ہیں یعنی یہود و نصاریٰ

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح کا یہ کلام بذات خود ان کی اس بات کے برخلاف دلالت کرتا ہے کہ عید میلاد نبوی ایجاد کرنے والوں کو حب نبوی و اجتہاد کی وجہ سے ثواب ملے گا کیونکہ ہر مسلمان پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جو محبت و تعظیم واجب ہے وہ محبت و تعظیم اس بات کے تابع ہونی چاہیئے جس کو آپ اپنے رب کے پاس سے لے کر آتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:-

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم ہ (آل عمران : ۳۱)

آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ بخشنے والا رحم والا ہے۔

الم تر الی الذین یزعمون انھم آمنوا بما انزل الیک وما انزل من قبلک یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہ ویرید الشیطان ان یضلھم ضلالا بعیدا ہ واذا قیل لھم تعالوا الی ما انزل اللہ والی الرسول رأیت المنافقین یصدون عنک صدودا ہ فکیف اذا اصابتھم مصیبۃ بما قدمت ایدیھم ثم

کیا آپ نے ان لوگوں کو دیکھا جو کہتے ہیں کہ اس پر ایمان لائے جو آپ کی طرف اور آپ سے پہلے لوگوں کی طرف نازل کیا گیا یہ لوگ چاہتے ہیں کہ طاغوت سے فیصلہ کرائیں حالانکہ انھیں طاغوت کے ساتھ کفر کا حکم دیا گیا تھا اور شیطان چاہتا ہے کہ لوگوں کو دور والی گمراہی میں ڈال دے۔ اگر ان سے کہا جائے کہ تم اس کی طرف آؤ جو اللہ نے نازل کیا نیز رسول کی طرف آؤ تو آپ دیکھیں گے کہ منافق لوگ آپ سے پورے طور پر اعراض کرتے ہیں۔ تو اس وقت کیا ہوگا

(باقی اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ ہمارے بالمقابل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبت رکھتے تھے اور آپ کی تعظیم بھی ہم سے زیادہ کرتے تھے اور خیر کے وہ زیادہ حریص تھے۔ آپ کی محبت وتعظیم کا کمال ظاہری اور باطنی طور پر آپ کی متابعت واطاعت، آپ کے حکم کی

پچھلے صفحہ کا بقیہ :-

جاؤک یحلفون باللہ ان اردنا الا احسانا وتوفیقا ○ اولئک الذین یعلم اللہ ما فی قلوبھم فاعرض عنھم وعظھم وقل لھم فی انفسھم قولا بلیغا ○ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ ، ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما ○ فلا وربک لا یومنون حتے یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما ○

(سورۃ النساء : ۶۰ تا ۶۵)

ویقولون اٰمنا باللہ وبالرسول واطعنا ، ثم یتولیٰ فریق منھم

جب ان پر ان باتوں کی وجہ سے مصیبت آئے گی جو ان کے ہاتھوں نے آگے بڑھایا ہے پھر وہ آکر آپ کے پاس قسم کھاتے ہیں کہ ہم نے تو احسان اور توفیق چاہی تھی ۔ ان کے دلوں کی باتیں اللہ جانتا ہے لہذا آپ ان سے اعراض کیجئے اور انھیں نصیحت کیجئے اور ان کے بارے میں بلیغ بات کہئے۔

ہم نہیں بھیجتے ہیں کوئی رسول مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے ۔ جب ظلم کرتے ہیں تو اگر یہ لوگ آپ کے پاس آکر اللہ سے معافی مانگیں اور ان کے لئے رسول بھی معافی مانگیں تو یہ لوگ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا رحیم پائیں گے ۔ آپؐ کے رب کی قسم یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے حتی کہ آپ کو ان باتوں میں حکم نہ بنائیں جن میں ان کا جھگڑا ہے ۔ پھر آپ کے فیصلے سے یہ لوگ اپنے جی میں کوئی تنگی نہ محسوس کریں اور اسے اچھی طرح تسلیم کریں۔

یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ و رسول پر ایمان لائے اور ہم اطاعت گزار ہیں پھر اس کے بعد ان

(باقی اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیروی، آپ کی سنت کے احیاء اور جن چیزوں کو دے کر آپ بھیجے گئے۔ ان کی اشاعت اور اس کے لئے دل، زبان نیز ہاتھ سے جہاد کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ سابقین اولین یعنی مہاجرین و انصار اور اچھی طرح ان کی پیروی کرنے والوں کا طریقہ یہی تھا۔ اس قسم کی بدعات کے اکثر حریص لوگوں میں اگرچہ اچھی نیت اور ایسا اجتہاد پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے ان کے واسطے امید ثواب کی جا سکتی ہے مگر تم ان میں سے اکثر کو دیکھو گے کہ جن احکام نبویہ میں انھیں نشاط کا حکم دیا گیا ہے ان میں یہ سست و کاہل رہتے ہیں۔ یہ لوگ صرف اس درجہ کے اشخاص ہیں جو قرآن مجید کے نسخہ کو مزین کرتے ہیں لیکن اس کی تلاوت نہیں کرتے یا اگر تلاوت کرتے ہیں تو اس کی متابعت

(صفحہ ۲۲۰ کا بقیہ) من بعد ذلک وما اولئک بالمومنین۔ واذا دعوا الی اللہ ورسولہ لیحکم بینھم اذا فریق منھم معرضون ۞ وان یکن لھم الحق یاتوا الیہ مذعنین ۞ افی قلوبھم مرض ام ارتابوا ام یخافون ان یحیف اللہ علیھم ورسولہ بل اولئک ھم الظالمون ۞ انما کان قول المومنین اذا دعوا الی اللہ ورسولہ لیحکم بینھم ان یقولوا سمعنا واطعنا واولئک ھم المفلحون ۞ (سورۃ النور: ۴۷ تا ۵۲)

میں سے ایک گروہ منہ پھیر لیتا ہے اور یہ لوگ مومن نہیں اور جب یہ لوگ اللہ و رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں کہ ان کے درمیان فیصلہ کیا جائے تو ان میں سے ایک فریق والے اعراض کرتے ہیں اور اگر حق ان کے موافق ہوتا ہے تو وہ فرماں بردار بن کر رسول کے پاس آتے ہیں۔ کیا ان کے دلوں میں مرض ہے یا شک میں پڑے ہیں؟ یا یہ ڈرتے ہیں کہ اللہ و رسول ان پر ظلم کریں گے۔ بلکہ یہ لوگ خود ظالم ہیں۔
مومن جب اللہ و رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں کہ ان کے درمیان فیصلہ کیا جائے تو ان کا کہنا یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سنا اور مانا اور یہی لوگ فلاح و مراد پانے والے ہوتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتے، نیز وہ ایسے لوگوں کے درجہ میں ہیں جو مسجد کو آراستہ پیراستہ کرتے ہیں مگر اس میں نماز نہیں پڑھتے یا بہت تھوڑی سی نماز پڑھتے ہیں، یا یہ لوگ ان اشخاص کے درجہ میں ہیں جو تسبیح کے مالے اور نقش ونگار والے مصلے اور جانماز رکھتے ہیں مگر ذکر الٰہی نہیں کرتے اس قسم کی ظاہری آرائش مشروع نہیں ہیں، اور ان کے ساتھ ریاکاری، گھمنڈ نیز شروع باتوں کے بجائے ایسی چیزوں کے ساتھ اشتغال پایا جاتا ہے جن سے اس قسم کی چیزوں کے ساتھ اشتغال رکھنے والوں کا حال خراب ہو جاتا ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ:۔

ماساء عمل امۃ قط الا زخرفوا مساجدھا۔ کسی امت کا عمل خراب ہوا نہیں کہ اس نے اپنی مسجدوں کو آراستہ وپیراستہ کرنا شروع کر دیا۔

اس بات کو جان رکھو کہ بعض اعمال میں کچھ خیر بھی ہوتا ہے کیونکہ وہ کچھ مشروع قسم کی باتوں پر مشتمل ہوتے ہیں مگر ان میں کسی بدعت وغیرہ کی وجہ سے شر بھی پایا جاتا ہے۔ دریں صورت یہ عمل کلی طور پر دین سے اعراض کی بہ نسبت برا ہوتا ہے جیسا کہ منافقوں اور فاسقوں کا حال ہوتا ہے۔

آخری زمانے میں امت کے اکثر لوگ اس قسم کی برائی وخرابی میں مبتلا ہو گئے لہذا تم اپنے اوپر دو طریقوں کو لازم پکڑو:۔

۱ — تم کو اس بات کی حرص ہونی چاہیئے کہ تمھارے خاص لوگوں میں اور ان خواص میں جو تمھاری بات مانتے ہیں ظاہری وباطنی طور پر سنت کی مستحکم ومضبوط پابندی ہو اور تم امر بالمعروف کرتے ہوئے منکر کی ممانعت کرتے رہو۔

۲ — تم امکان بھر لوگوں کو سنت کی طرف دعوت دو لیکن جب تم دیکھو کہ کوئی آدمی برا کام کر رہا ہے اور وہ اگر اسے چھوڑے گا تو اس سے زیادہ برے کام میں لگ جائے گا تو تم ایسے برے کام کو چھوڑنے کی دعوت اسے مت دو جسے چھوڑ کر وہ اس سے بھی زیادہ برے کام میں لگ جائے یا یہ کہ وہ کوئی ایسی واجب ومستحب چیز چھوڑ بیٹھے گا جس کا چھوڑنا اس مکروہ کام سے زیادہ ضرر رساں ہوگا لیکن اگر بدعت کے اندر کوئی خیر کا پہلو ہو تو امکان بھر تم اس بدعت کے بجائے مشروع شدہ خیر کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت دو کیونکہ لوگوں کی طبیعتیں بدل کے بغیر کوئی چیز ترک نہیں کرتیں۔ اور کسی کے لئے یہ مناسب نہیں کہ کوئی اچھی بات چھوڑ دے مگر جب کہ وہ اس کی جگہ پر اس جیسی دوسری اچھی چیز یا اس سے زیادہ اچھی چیز اختیار کرے، کیونکہ جس طرح ان بدعات کو کرنے والے اس لئے معیوب ہیں کہ انھوں نے مکروہ کام کئے اسی طرح سنتوں کے چھوڑنے والے بھی مذموم ہیں کیونکہ سنتوں میں سے بعض مطلقاً واجب ہوا کرتی ہیں اور بعض مقید طور پر واجب ہوتی ہیں۔ مثلاً نفلی نمازیں بذات خود واجب نہیں لیکن جو نفلی نمازیں پڑھنی چاہیے اس پر واجب ہے کہ نفلی نماز کے سارے ارکان ادا کرے۔ اسی طرح جو گناہوں کا مرتکب ہوا اس پر کفارات، قضا، توبہ اور گناہوں کا اثر زائل کرنے والی نیکیاں کرنی واجب ہیں۔ اور جو امام، قاضی، مفتی یا والی ہو اس پر کچھ حقوق واجب ہیں۔ اسی طرح طلبائے علم یا نفلی عبادتوں کے کرنے والوں پر کچھ حقوق واجب ہوتے ہیں۔

کچھ سنتیں ایسی ہیں جن کو ہمیشہ چھوڑے رکھنا سخت مکروہ ہے۔ کچھ سنتوں کا چھوڑنا یا کرنا اماموں پر واجب ہے غیروں پر نہیں۔ اور عام سنتوں کی تعلیم اور ان پر ابھارنا نیز ان کی طرف دعوت دینا واجب ہے۔

عبادتوں کی بدعات کے کتنے منکرین کو تم عبادات والی سنتوں کو کرنے میں قاصر پاؤ گے یا ان سنتوں پر عمل کرنے کا حکم دینے میں بھی انھیں قاصر پاؤ گے۔

شاید ان میں سے بہت سارے لوگوں کی حالت ایسے لوگوں کی حالت سے زیادہ خراب ہوتی ہے جو ان عادات کا شکار ہوتے ہیں جو کسی قسم کی مکروہ باتوں پر مشتمل ہوں بلکہ دین امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو کہتے ہیں۔ ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز دوسرے کے بغیر درست نہیں ہو سکتی۔ کسی منکر سے روکا جائے تو معروف کا حکم بھی دیا جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم دیا جائے تو غیر اللہ کی عبادت سے روکا جائے۔

دین کی جڑ کلمۂ لا الٰہ الا اللہ کی شہادت ہے۔ لوگ اس لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ عمل کریں۔ اس لئے نہیں پیدا کئے گئے کہ ترک عمل کریں، لوگ ترک عمل دوسری چیز کا مقصود سمجھتے ہیں۔ اگر آدمی عمل صالح کے ساتھ اشتغال نہ رکھے گا تو برے یا ناقص عمل کو وہ نہیں چھوڑ سکتا۔ چونکہ برے اعمال سے اعمال صالحہ خراب ہو جاتے ہیں اس لئے عمل صالح کی حفاظت کے لئے برے اعمال سے منع کیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض لوگ میلاد کی تعظیم کرتے اور اسے عید و تہوار بناتے ہیں اور اچھی نیت و تعظیم نبوی کی وجہ سے اس پر آدمی کو اجر عظیم بھی ملے گا جیسا کہ میں اسے پہلے بیان بھی کر چکا ہوں کہ بعض لوگوں کی کی ہوئی ایسی چیز اچھی ہوا کرتی ہے جو پختہ کار مومن کے لئے قبیح سمجھی جاتی ہے۔ یہی بات ہے کہ امام احمد رح سے بعض امراء کے بارے میں کہا گیا کہ اس نے قرآن مجید کے ایک نسخہ پر ایک ہزار دینار یا اس طرح کی رقم خرچ کر دی تو امام احمد نے فرمایا کہ "چھوڑو جن مصارف میں سونا خرچ کیا جائے ان میں یہ سب سے افضل مصرف ہے کہ اس نے قرآن مجید پر اتنا سونا خرچ کر دیا۔

حالانکہ امام کا مذہب یہ ہے کہ قرآن مجید کو مزین کرنا مکروہ ہے۔ اور امام احمد کے بعض ہم مذہب نے یہ تاویل کی ہے کہ امیر موصوف نے اوراق اور تحریر کی تجدید کرائی تھی امام احمد کا مقصد یہ نہ تھا کہ قرآن کی آرائش پر سونا خرچ کیا جائے۔ ان کا مقصد صرف یہ تھا کہ اس عمل میں مصلحت ہے اگرچہ اس میں خرابی موجود ہے جس کی وجہ سے یہ مکروہ ہے یہ لوگ اگر اس طرح کا کام نہ کریں تو ایسا خراب کام کرنے لگیں گے جن میں کوئی اچھائی نہیں۔ مثلاً اس طرح کی رقم فسق و فجور والی کتابوں میں سے کسی کتاب پر خرچ کر دیں گے مثلاً افسانوں اور اشعار یا فارس و روم کی حکومتوں پر مشتمل کتابوں پر۔

لہذا تم حقیقت دین کو سمجھو اور افعال و اعمال جن مصالح شرعیہ یا مفاسد پر مشتمل ہیں ان پر غور کرو تاکہ معروف و منکر کے مراتب کو تمہیں جس قدر جاننا چاہیئے ان کو جان جاؤ حتی کہ تم اہم ترین چیزوں کو بوقت مزاحمت و نزاع مقدم کر سکو کیونکہ یہی رسولوں کے لائے ہوئے طریق کار کی حقیقت ہے، اور معروف و منکر نیز دلیل و غیر دلیل کی جنس میں فرق و تمیز بہت آسان ہوتی ہے لیکن معروف و منکر اور دلائل کے مراتب کی ایسی معرفت کہ مزاحمت کے وقت دو معروف میں سے زیادہ اچھے کام کو تم مقدم کر سکو اور اس کی طرف دعوت دے سکو نیز دو منکر چیزوں میں سے زیادہ بری چیز کو تم زیادہ منکر قرار دے سکو اور دو دلیلوں میں سے قوی ترین دلیل کو ترجیح دے سکو، یہ اس دین کے علماء کی خصوصیت ہے۔ مراتب تین طرح کے ہیں۔

۱ — ایسا مشروع شدہ عمل صالح جس میں کوئی کراہت نہیں ہے۔

۲ — اکثر وجوہ یا بعض وجوہ کے اعتبار سے جو عمل صالح ہو جاتا ہے اچھی نیت کی وجہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا مشروع شدہ مختلف چیزوں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے۔
۳ ۔ ایسا عمل جس میں بالکل سرے سے کوئی بھلائی نہ موجود ہو، چاہے مطلقاً کسی عمل کو چھوڑ دینے کی وجہ سے یا اس لئے کہ وہ محض فاسد عمل ہے ۔
(۱) پہلے مرتبہ والے اعمال ظاہری و باطنی اور قولی و فعلی سنن نبویہ ہیں جو مطلقاً علمی و عملی امور سے متعلق ہوں ۔ یہی وہ اعمال ہیں جن کی تعلیم و تعلم اور جن کا حکم دینا اور شریعت کے مقتضیٰ کے مطابق انھیں بطور واجب و مستحب کرنا ضروری ہے ۔
(۲) دوسرے درجہ کے اعمال علم و عبادت کی طرف منسوب شدہ متاخرین کے طریقوں بلکہ عوام میں بھی بکثرت ہیں ۔ یہ لوگ ان سے بہتر ہیں جو کوئی بھی مشروع و غیر مشروع عمل صالح نہیں کرتے یا جن کا عمل از قسم حرام ہے جیسے کفر، کذب، خیانت اور جہالت وغیرہ ان سے بھی دوسرے درجہ کے عمل کرنے والے بہتر ہیں ۔
اس درجہ و مرتبہ کے اندر بہت سی اقسام مندرج ہیں ۔ چنانچہ جو اشخاص کسی قدر کراہت پر مشتمل بعض عبادتیں کرتے ہیں مثلاً روزے میں وصال کرتے ہیں ۔ یعنی درمیان میں کھائے پیئے بغیر دو دن یا اس سے زیادہ روزے رکھتے ہیں ۔ اور جائز شہوت کی چیزوں کو چھوڑ دیتے ہیں یا اس قسم کی دوسری باتیں کرتے ہیں یا ایسی راتوں کو زندہ رکھتے ہیں جن کی کوئی خصوصیت نہیں ۔ مثلاً ماہ رجب کی پہلی رات وغیرہ ۔ تو ایسے آدمی کی حالت اس باطل و بیکار آدمی سے بہتر ہوتی ہے جس کو اللہ کی عبادت و اطاعت کی کوئی حرص نہیں ۔ بلکہ ان میں سے بہت سارے لوگ ان چیزوں پر نکیر کرتے اور اللہ کی عبادت کی جنس والی چیزوں مثلاً علم نافع و عمل صالح وغیرہ میں بے رغبتی رکھتے ہیں ۔ یہ لوگ ایسی چیزوں کو نہ پسند کرتے ہیں نہ ان سے دلچسپی رکھتے ہیں لیکن یہ لوگ مشروع شدہ باتوں پر نکیر نہیں کر سکتے ہیں ۔ اس لئے وہ اپنی قوت انھیں چیزوں پر نکیر کرنے میں صرف کرتے ہیں ۔ مگر زبانِ حال سے باعتبار عمل یہ لوگ مشروع و غیر مشروع سب کے منکر ہیں ۔ اگرچہ اقوال سے یہ لوگ غیر مشروع کے علاوہ دوسری باتوں یعنی مشروع چیزوں کا انکار نہیں کر سکتے ۔
ان امور کے باوجود مومن دراصل وہ ہے جو معروف کو معروف کہے اور منکر کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انکار کرے اور اس بات سے اس کو معروف کام کے حکم یا منکر کی ممانعت میں بعض منافقین کی موافقت اور بعض علمائے مومنین کی مخالفت مانع نہ ہو ان امور اور ان جیسے دوسرے امور کی معرفت حاصل کرنی چاہیئے اور ان پر عمل ہونا چاہیئے

۳ ۔ شریعت میں جو چیزیں عظمت والی ہیں ۔ مثلاً عاشورار، عرفہ، عیدین رمضان کا عشرۂ اخیرہ، ذی الحجہ کا پہلا عشرہ، جمعہ کی رات اور دن، محرم کا عشرۂ اول وغیرہ جیسے فضیلت والے ایام واوقات ۔

اس قسم کی چیزوں کے سلسلے میں ایسی باتیں ایجاد کر لی جاتی ہیں جن کی بابت یہ اعتقاد رکھا جاتا ہے کہ وہ فضیلت والی ہیں ۔ نیز اس طرح کی چیزوں کے کچھ توابع اور لوازمات بھی ایجاد کر لئے جاتے ہیں ۔ حالانکہ یہ منکر وگناہ کی باتیں بن جایا کرتی ہیں جن سے ممانعت کی گئی ہے ۔ مثلاً عاشورار کے دن بعض ہوا پرست بدعتیوں نے بھوکا پیاسا رہنا، رنج وغم منانا اور اجتماعات کرنا وغیرہ ایجاد کر لیا ہے ۔ جن کو اللہ و رسول نے مشروع نہیں کیا اور نہ اسے سلف یا اہل بیتِ نبوی میں سے کسی نے کیا ۔

امام ابن تیمیہ کے مندرج شدہ اصل عبارت سے ہمارے سامنے مالکی موصوف کی تلبیس و تدلیس ظاہر ہو جاتی ہے کہ موصوف نے امام ابن تیمیہ کی بعض باتیں تو نقل کیں مگر ان کی جو باتیں مالکی کے خلاف حجت تھیں وہ چھوڑ دیں ۔ چنانچہ مالکی نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح کا یہ قول نقل کیا کہ :۔

"یہی حال ان اختراعی چیزوں کا ہے جن کو بعض لوگ یا تو میلادِ عیسوی میں نصاریٰ کی مشابہت اختیار کرنے کی وجہ سے یا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم کی وجہ سے ایجاد کئے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ انھیں اس محبت واجتہاد پر بدلہ دے گا نہ کہ ایجاد بدعت پر الخ "

پھر موصوف مالکی اس کے بعد امام ابن تیمیہ کا دوسرا کلام نقل کرنے کی طرف منتقل ہو گئے جس کو وہ اپنی تلبیس کاری و تدلیس کی وجہ سے اپنی تائید میں سمجھتے تھے اور موصوف مالکی نے بقیہ کلام چھوڑ دیا جس کی عبارت یہ ہے کہ :۔

" اللہ تعالیٰ اس طرح کے لوگوں کی اس محبت و اجتہاد پر ثواب دے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کہ بدعات پر ثواب دے گا کہ مثلاً میلاد نبوی کو عید و تہوار بنا لیا باوجودیکہ ولادت نبوی کے زمانہ میں لوگوں کا اختلاف ہے کیونکہ سلف نے اسے نہیں کیا تھا حالانکہ اس کا مقتضی موجود تھا اور اس کا کوئی مانع نہیں تھا اگر یہ خیر محض ہوتا یا اس میں خیر کا پہلو راجح ہوتا تو سلف اس کو کرنے کا حق ہم سے زیادہ رکھتے تھے الخ،،

پھر شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی مذکورہ باتوں کا حاصل معنی یہ ہے کہ وہ بدعات کا ایک مجموعہ ذکر کر رہے ہیں جن میں بدعت میلاد بھی شامل ہے۔ چنانچہ موصوف نے کہا کہ:۔

،، اسی طرح کی بدعت وہ بھی ہے جو میلاد النبی کے نام سے لوگوں نے ایجاد کر رکھی ہے۔،،

پھر موصوف ابن تیمیہ رح نے میلاد کرنے والوں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے کہا کہ اگر ایسا کرنے سے ان کا مقصد محبت و تعظیم نبوی ہو تو اس نیت پر اللہ تعالیٰ انھیں ثواب دے گا مگر بدعت کرنے کا ثواب نہیں دے گا۔ کیونکہ بدعت کرنے والے بدعت سازی کی وجہ سے گنہ گار اور سزایاب ہوں گے اور جو سزا انھیں ملے گی وہ جہنم ہو گی۔ چنانچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:۔

کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار۔	دین میں ہر ایجاد شدہ چیز بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت جہنم میں لے جانے والی ہے۔

یہ بات اس طرز عمل کے زیادہ مشابہ ہے کہ ایک آدمی نماز پڑھے مگر روزہ چھوڑ دے۔ دریں صورت اسے نماز پڑھنے کا ثواب ہو گا اور ترک روزہ کا گناہ ہو گا۔ یہی مطلب ہے امام ابن تیمیہ کی اس بات کا کہ میلاد نبوی کی جو بعض لوگ تعظیم کرتے اور اسے عید کے طور پر مناتے ہیں انھیں اچھی نیت و تعظیم نبوی کے سبب اجر عظیم ملے گا۔ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ پختہ کار مومن کے حق میں جو کام قبیح ہے وہی بعض لوگوں کے حق میں اچھا سمجھا جاتا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح کا یہ قول اس صورت پر محمول ہے جب کہ اس کو آدمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی تاویل یا تقلید کی وجہ سے کرے لیکن جو اس کو بدعت جانے پھر بھی اسے کرے اگرچہ اچھی نیت اور محبت نبوی کی بنا پر کرے مگر وہ گنہ گار ہوگا اسے کوئی اجر نہیں ملے گا، اس کی مذمت کی جائے گی اور اس کی تعریف نہیں ہوگی اس لئے کہ اس نے جان بوجھ کر اللہ کے حرام قرار دیئے ہوئے کام کو کیا اور دین میں ایسی بدعت سازی کی جس کی اجازت اللہ تعالیٰ نے نہیں دی ہے۔ کتاب وسنت کے تمام نصوص وبیانات بدعتی کے مذموم ومستحق سزا ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ اس کے مستحق ثواب ہونے پر دلالت نہیں کرتے جیسا کہ یہ بات نصوص پر تدبر کرنے والے جانتے ہیں اور وہ لوگ بھی جانتے ہیں جو بدعات کی ممانعت اور اس سے باز رکھنے کے لئے مذکورہ ڈرانے والی شرعی دلیلوں کی معرفت رکھتے ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے کلام کو اس معنی میں رکھنا واجب ہے جیسا کہ بہت سے مقامات پر ان کا تحریر کردہ کلام دلالت کرتا ہے جن میں سے کچھ چیزوں کی نقل گذر چکی ہے۔

شرعی قاعدہ یہ ہے کہ مجمل کی تفسیر بیان شدہ عبارت سے کی جائے اور مشتبہ بات کی تفسیر محکم اور واضح چیز سے کی جائے اس کے برعکس دوسری بات جائز نہیں اور یہ کام صرف اہل زیغ وضلال ہی کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے کہ:-

فاما الذين في قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه"	لیکن جن کے دلوں میں کجی ہے وہ لوگ متشابہ باتوں کی پیروی کرتے ہیں:

واللہ المستعان

(اللہ مددگار رہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالکی کی نظر میں میلاد کا مفہوم

مذکورہ بالا باتوں کے بعد مالکی موصوف نے "اپنی نظر میں میلاد کا مفہوم" بیان کیا ہے۔ چنانچہ موصوف نے کہا کہ:۔

"بیشک ہم یہ رائے رکھتے ہیں کہ میلاد نبوی کی کوئی ایسی مخصوص کیفیت نہیں ہے جس کا التزام کرنا اور لوگوں کو اس کا پابند بنانا ضروری ہو بلکہ ان تمام چیزوں سے میلاد نبوی کا مقصود حاصل ہو جاتا ہے جو خیر کی طرف دعوت دیتی ہوں لوگوں کو ہدایت پر جمع کرتی ہوں اور ان امور کی طرف لوگوں کی رہبری کرتی ہوں جن میں لوگوں کی دینی اور دنیاوی منفعت ہو۔ لہٰذا اگر ہم ایسے مناقب و فضائل سننے کے لئے جمع ہوں جن میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو، آپ کی فضیلت و جہاد اور خصائص کا تذکرہ ہو مگر ہم ولادتِ نبوی کا وہ قصہ اور واقعہ نہیں پڑھیں جس سے لوگ آشنا ہیں اور اسی کو پڑھنا ان کی اصطلاح میں میلادِ نبوی کہلاتا ہے حتی کہ بعض لوگوں کا گمان یہ ہے کہ اس کو پڑھے بغیر میلادِ نبوی پورا نہیں ہوا کرتا۔ پھر اگر ہم جمع ہو کر مواعظ و نصائح بیان کرنے والوں کی باتیں بغور سنیں اور قاری کی تلاوت کردہ آیات کا سماع کریں تو یہ بھی میلاد شریف میں داخل ہے اور اس سے محفل میلاد کا مقصود حاصل ہو جائے گا اور میرا خیال ہے کہ اس معاملہ میں دو آدمی بھی اختلاف نہ کریں گے اور اس سلسلے میں دو بکریاں بھی سینگ بازی نہیں کریں گی"

موصوف مالکی کے ذکر کردہ اس مفہوم میلاد پر ہم توقف و تامل کی چند باتیں پیش کریں گے :۔

۱ — موصوف مالکی کے اس قول پر ہم کو توقف ہے کہ :۔
"میلاد اگرچہ کسی مخصوص شکل و صورت میں نہ ہو، پھر بھی اس سے مقصود میلاد حاصل ہو جاتا ہے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم موصوف مالکی سے یہ کہتے ہیں کہ محفل میلاد بدعت ہے اگرچہ کسی مخصوص ہیئت اور شکل وصورت میں نہ رچائی جائے کیونکہ اسے منعقد کرنے والے اس کو اس نیت و مقصد سے منعقد کرتے ہیں کہ یہ قربت خداوندی ہے۔ لہٰذا ان کے نزدیک یہ چیز دین اور مشروع قرار پائی لیکن یہ چیز اسلام کے صدر اول میں موجود نہیں تھی۔

محفل میلاد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں منعقد کی حالانکہ آپ اچھا کام کرنے کے سب سے زیادہ حریص تھے اور آپ کے اقارب، اہل وعیال، صحابہ، تابعین واتباع تابعین میں سے بھی کسی نے اسے منعقد نہیں کیا۔ حتی کہ وہ تینوں صدیاں گذر گئیں جن کی اچھائی اور جن میں رہنے والوں کی اچھائی کی شرعی شہادت موجود ہے۔ لہٰذا یہ میلاد دین میں ایجاد شدہ نئی چیز ہے اور دین میں ایجاد شدہ ہر نئی چیز بدعت ہے۔

دین میں ایجاد شدہ ہر نئی چیز کے بدعت ہونے پر ہم توضیح وتوجیہ اور واضح بیان پیش کر آئے ہیں اور اس سلسلے میں ہم قابل اعتبار اہل علم کے اتنے اقوال نقل کر آئے ہیں جو کافی ہیں۔

۲ — ہم کو مالکی موصوف کے اس قول پر توقف ہے کہ "مخصوص صفت وکیفیت کے بغیر اور میلاد کے قصۂ متعارفہ کو پڑھے بغیر بھی محفل میلاد کا مقصد پند ونصائح کی باتیں سننے سے حاصل ہو جاتا ہے۔" کیونکہ مالکی موصوف یہ بات آنکھوں میں راکھ جھونکنے کے لئے کہہ رہے ہیں ورنہ ہم یہ جانتے ہیں کہ مالکی موصوف صرف اسی بات پر اکتفا نہیں کرتے کہ شب میلاد میں محفل میلاد جہاں بھی موقع ملے منعقد کر لیں بلکہ وہ محفل میلاد رچانے کے لئے مدینہ منورہ کی طرف شد رحال (اہتمام سفر) کرتے ہیں اور موصوف کے ساتھ موصوف کے تلامذہ ومتبعین نیز موصوف کی بدعت پر فریفتہ لوگ بھی ہوتے ہیں اور مدینہ منورہ میں موصوف مالکی کے متبعین اور سادہ لوح لوگ موجود ہیں جن کو موصوف نے اپنے فریب میں پھانس رکھا ہے۔ یہ لوگ مالکی اور متبعین مالکی کے لئے محفل میلاد اور اس کے لوازمات کے لئے جگہ فراہم اور مہیا کرتے ہیں۔

مدینہ منورہ کو محفل میلاد کے لئے منتخب کرنے کا مقصد شاید یہ ہے کہ موصوف کی اس مجلس میلاد میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچنے کا راستہ مختصر ہو جائے بلکہ زیادہ سچی اور مناسب بات یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں محفل میلاد منعقد ہونے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ تکلیف پہنچے گی کیونکہ اس محفل میں مشرکانہ باتیں اور تخیلات و توہمات پر مشتمل بیانات ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ مدینہ منورہ میں منعقد شدہ محفل میلاد ان ممالک میں منعقد ہونے والی محافل میلاد کی طرح مردوں عورتوں کے قبیح اختلاط، رقص و سرود اور چندہ طلبی جیسی خرابیوں پر مشتمل نہ رہتی ہو جو مالکی موصوف نیز ان کے شیوخ و اساتذہ اور متبعین کے فتنوں میں مبتلا ہیں۔ محافل میلاد کی ان خرابیوں کو وہ لوگ جانتے ہیں جو میلاد کے راز و بھید، اسرار پنہاں، خصائص اور لوازم کی معلومات میں پختگی رکھتے ہیں۔

۳ — ہم کو مالکی موصوف کے اس قول پر توقف ہے کہ :-

جس اجتماع میں مواعظ و ارشادات، نصیحت کی باتیں اور تلاوت قرآن پیش کی جاتی ہیں وہ میلاد شریف کے معنی میں داخل ہیں "

میں کہتا ہوں کہ اگر اس اجتماع کا مقصد محفل میلاد قائم کرنا ہے تاکہ جو لوگ میلاد کے استحباب کے قائل ہیں ان کے عقیدہ کے مطابق یہ شرعی کام ادا ہو جائے تو کوئی شک نہیں کہ ایجاد بدعت کی نیتیں بہت سی ہوا کرتی ہیں اور باعتبار نتیجہ اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے جس نے اللہ و رسول کی طرف ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ و رسول کی طرف ہوئی لیکن جس نے کسی دنیاوی چیز کو حاصل کرنے کی نیت سے ہجرت کی یا کسی عورت سے شادی کی نیت سے ہجرت کی تو نیت کے مطابق اس کی ہجرت ہو گی۔ ایک ہی عمل کے لئے نیتیں مختلف ہو سکتی ہیں اور جزا نیت کے مطابق ملے گی۔

اگر نیت اچھی ہے تو جزا اچھی ہو گی اور نیت بری ہے تو جزا بری ملے گی۔ ذکر الٰہی یا نفلی نماز کے لئے مقررہ اوقات کی پابندی کے ساتھ اجتماعات کے سلسلہ میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح کے کلام کی نقل ہمارے سامنے گذر چکی ہے جس میں شیخ الاسلام موصوف نے فرمایا کہ " اس چیز کو عادتِ جاریہ بنا لینا کہ اوقات کے ساتھ یہ اجتماعات گردش کرتے رہیں مکروہ ہے کیونکہ اس سے شریعت میں تبدیلی ہوتی ہے اور غیر مشروع چیز مشروع کے مشابہ بن جاتی ہے اگر یہ بات جائز ہوتی تو یہ بھی جائز ہوتا کہ چاشت کے وقت ایک دوسری نماز ایجاد کر لی جائے اور ظہر و عصر کے درمیان ایک تیسری نماز بھی اختراع کر لی جائے اور تراویح کی نماز شعبان میں پڑھی جائے یا عیدین میں اذان دی جائے۔ یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیت المقدس کی چٹان کا حج کیا جائے۔ حالانکہ یہ ساری باتیں دین میں تغیر و تبدیلی ہیں۔ اور اسی طرح کی بات شبِ میلاد وغیرہ کے بارے میں بھی ہے۔"

میلاد میں قیام کی بابت

مالکی کی رائے اور اس پر بحث و نظر

مندرجہ بالا مباحث کے بعد موصوف مالکی میلاد میں قیام کے متعلق بحث کی طرف منتقل ہو گئے۔ چنانچہ موصوف نے کہا کہ :۔

"میلاد نبوی میں ولادت نبوی اور دنیا کی طرف خروج نبوی کے تذکرہ کے وقت قیام کے معاملہ میں بعض لوگ ایک ظن باطل رکھتے ہیں جس کی کوئی اصل اہل علم کے نزدیک نہیں بلکہ جہاں تک میں سمجھتا ہوں میلاد میں حاضر ہونے والے اور قیام کرنے والوں میں جاہل ترین شخص کے نزدیک بھی یہ ظن بے اصل ہے۔ وہ براظن یہ ہے کہ لوگ اس عقیدہ کے تحت قیام کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس مجلس میں اسی وقت اپنے جسم شریف کے ساتھ حاضر ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کی بدظنی اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ مجلس میلاد میں رکھی جانے والی خوشبو اور دھونی آپ ہی کے واسطے ہوتی ہے اور مجلس کے بیچ میں جو پانی رکھا رہتا ہے وہ آپ کے پینے کے لئے ہوتا ہے۔ اس قسم کے تمام خیالات مسلمانوں میں سے کسی صاحب عقل کے دل میں بھی نہیں گذرنا چاہئے۔ (موصوف مالکی۔ نے یہاں تک کہا کہ) ہاں ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم برزخی زندگی کے ساتھ زندہ ہیں۔ جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کامل زندگی اور آپؐ کے مقام کے شایانِ شان ہے اور آپ کی روح اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ملکوت (بادشاہت) میں سیر و سیاحت اور گشت کرتی رہتی ہے اور ممکن ہے کہ وہ مجالس خیر نیز مشاہد نور و علم میں حاضر ہوا کرتی ہو۔ یہی حال آپ کا اتباع کرنے والے مخلص مومنوں کی ارواح کا ہوا کرتا ہے (موصوف مالکی نے یہاں تک کہا کہ) جب تم کو یہ بات معلوم ہو گئی تو جان رکھو کہ میلاد نبوی میں قیام نہ واجب ہے نہ سنت۔ اور اس کے واجب یا سنت ہونے کا اعتقاد ہرگز صحیح نہیں بلکہ یہ صرف ایک حرکت ہے جس کے ذریعہ لوگ اپنی فرحت و مسرت کی تعبیر کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ جب یہ ذکر ہوتا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور دنیا میں تشریف لائے تو سننے والا اس وقت یہ تصور کرتا ہے کہ ساری دنیا اس نعمت سے مسرور ہو کر رقص کر رہی ہے لہذا اپنی اس خوشی اور فرحت کی تعبیر اور اظہار کے لئے لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس مسئلہ کا تعلق محض عادت سے ہے، یہ کوئی دینی مسئلہ نہیں کیونکہ نہ یہ عبادت ہے نہ شرعی حکم و قانون ہے اور نہ سنت ہے بلکہ یہ اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ لوگوں کی ایک عادت بن گئی ہے اور اہل علم میں سے جس نے چاہا اسے مستحسن قرار دے لیا۔ (موصوف مالکی نے یہاں تک کہا کہ) یہ قیام ذہن میں شخصیت نبویہ کے تصور کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ اور یہ تصور محمود و مطلوب چیز ہے۔ بلکہ سچے مسلمان کے ذہن میں یہ تصور ہر وقت زیادہ رہنا لازم ہے الخ[1]

---

[1] الانصاف فیما قیل فی المولد من الغلو والاجحاف للشیخ ابی بکر الجزائری میں میلاد کی صفت اس طرح مذکور ہے:۔

"میلاد کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ ذبیحے کئے جاتے ہیں اور کھانے تیار ہوتے ہیں۔ دوست اور اقرباء نیز کچھ فقراء مدعو کئے جاتے ہیں پھر تمام لوگ سماع کے لئے بیٹھتے ہیں اور ایک خوش آواز نوجوان آگے بڑھتا ہے، اشعار پڑھتا ہے اور نعتیہ نظمیں گاتا ہے۔ لوگ اس نوجوان کے ساتھ بعض قسم کے درود پڑھتے ہیں۔ پھر قصۂ میلاد پڑھا جاتا ہے۔ جب یہ ذکر آتا ہے (باقی اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم کہتے ہیں کہ اپنی عادت کے مطابق ہم قیام کے بارے میں مالکی موصوف کی اس رائے پر توقف وتامل کی باتیں پیش کر رہے ہیں:۔

۱ — موصوف مالکی معترف ہیں کہ قصۂ میلاد پڑھنے کے وقت قیام کرنا لوگوں کی ایک عادت ہے جو نہ دینی چیز ہے نہ شرعی نہ مستحب۔

اور ہم کہتے ہیں کہ مالکی موصوف اپنی اس بات میں تضاد بیانی کے شکار ہیں۔ اور ہم پر یہ مخفی نہیں کہ موصوف کا مقصد اس بات سے یہ ہے کہ لوگوں کی آنکھوں میں راکھ جھونکیں اگرچہ مشروعیت قیام کے سلسلے میں موصوف مالکی کا عقیدہ موصوف کی اس مکاری وچالبازی اور حیل سازی والے عمل کی مداومت پر نکیر کرتا ہے۔ چنانچہ موصوف مالکی نے ایک فصل قائم کر کے اس کے تحت میلاد میں قیام کے مستحسن ہونے کے وجود پر بحث کی ہے اگر اس بحث کو موصوف "کتاب الترغیب والترہیب" میں درج کر لیتے اور اس کو قابل عمل مرغوب مسائل میں شمار کرتے تو ان کی یہ بحث مکارم اخلاق کے سلسلے میں ترغیب والی باتوں نیز تقرب الٰہی کے وجوہ سے تعلق رکھنے والی باتوں سے مشابہ ہوتی۔

آنے والے ان مباحث میں عنقریب ہم توقف کی چند باتیں پیش کریں گے جن میں میلاد کے قیام کے مستحسن ہونے کی مذکورشدہ دلیلوں میں سے ہم ہر دلیل پر بحث ونظر کریں گے۔

۲ — ہم کو موصوف مالکی کے اس قول پر توقف ہے کہ:۔

حاشیہ (پچھلے صفحہ کا بقیہ)

کہ بطن آمنہ سے آپ خلقتہ کئے ہوئے پیدا ہوئے تو سب لوگ تعظیم وتوقیر کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں اور تعظیم وتوقیر کے انداز میں چند منٹ کھڑے رہتے ہیں۔ اس خیال سے کہ آمنہ کے بطن سے آپ پیدا ہوئے پھر دھونی کی انگیٹھیاں اور ان میں جلائی جانے والی خوشبو لائی جاتی ہیں اور سب لوگوں کو خوشبو لگائی جاتی ہے۔

پھر مشروبات کے پیمانے چلتے ہیں اس کے بعد کھانے کے پیالے پیش کئے جاتے ہیں۔ اور لوگ کھاتے ہیں پھر یہ اعتقاد لئے ہوئے واپس جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا عظیم ترین قرب حاصل کر لیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجلس میلاد میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اپنی روح شریف کے ساتھ خاص ہے آپ اپنے جسم کے ساتھ مجلس میلاد میں نہیں آتے ،،

موصوف مالکی کی یہ بات ان لوگوں کے خلاف نکیر کرنے میں طعن و تشنیع ہے جو کہتے ہیں کہ "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس اپنے جسم کے ساتھ مجلس میلاد میں آتے ہیں،، نیز اس چیز کو موصوف مقام نبوی کے خلاف جرأت قرار دیتے ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ مالکی موصوف اپنی اس بات میں بھی تضاد بیانی کے شکار ہیں کیونکہ موصوف مالکی اس بات کا عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ جو آدمی چوبیس گھنٹے میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر فلاں قسم کا درود پانچ سو مرتبہ پڑھے گا وہ اس وقت تک نہ مرے گا جب تک کہ بیداری کی حالت میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہ کرلے ۔[1]

دریں صورت کون سی چیز مانع ہوسکتی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس مجلس میں اپنی ولادت کے تذکرہ نیز اس میں پڑھی جانے والی ان باتوں کے تذکرہ کے وقت اپنی روح و جسم دونوں کے ساتھ حاضر ہوں جو آپ کی تعظیم و توقیر و تقدیس و احترام سے متعلق سمجھ کر پڑھی جاتی ہیں اور آپ کے مقام کو الوہیت و ربوبیت کے درجہ تک پہنچایا جاتا ہے ۔ آپ جب نور تھے ، دھوپ یا چاندنی میں آپ کا سایہ نہیں پڑتا تھا اور جب آپ ایسے شخص سے بیداری میں ملاقات کیا کرتے ہیں جو مالکی کے متعین کردہ درود آپؐ پر پڑھے جن کا ذکر موصوف نے اپنی کتاب " الذخائر المحمدیہ ،، میں کیا ہے تو کیا بعید ہے کہ آپؐ محفل میلاد میں اپنے جسم کے ساتھ بھی حاضر ہوں ۔

درحقیقت امام شاطبیؒ نے بدعتیوں کے ساتھ انصاف کیا ہے اور ان کی حقیقت ان پر واضح کردی ہے کہ یہ لوگ مناظرہ و مجادلہ کی استطاعت نہیں رکھتے کیونکہ یہ لوگ جو عقائد رکھتے ہیں ان کے لئے ان کے پاس لوگوں کو مطمئن کرنے کے مواد اور دلائل نہیں ہوتے۔ چنانچہ مالکی نے خود اپنے خلاف فیصلہ کردیا وہ اس طرح کہ موصوف نے اس سلسلے میں جو کچھ کہا ہے وہ خالص افترا ہے اس میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بے حیائی ، قباحت اور جرأت و جسارت کی بات ہے جو کسی بغض و کدورت رکھنے والے جاہل و معاند سے ہی سرزد

---

[1] ملاحظہ ہو " الذخائر المحمدیہ ص ۱۰۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو سکتی ہے، مالکی موصوف ان میں سے جو چاہیں اختیار کریں دونوں کی دونوں بری ہیں اور ان میں سب سے زیادہ شیریں چیز بھی کڑوی ہی ہے۔

۳- ہم کو مالکی کے اس قول پر توقف ہے کہ :-

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کامل برزخی زندگی کے ساتھ زندہ ہیں جو آپؐ کے مقام و مرتبہ کے لائق ہے"

ہم کہتے ہیں کہ آپؐ بے شک برزخی زندگی کے ساتھ زندہ ہیں جس کی حقیقت و کیفیت اللہ تبارک وتعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا اور سارے کے سارے مردے برزخی زندگی کے ساتھ زندہ ہیں۔ خوش نصیب آدمی اپنے اسباب سعادت کے ساتھ زندہ ہیں اور بدنصیب اپنے اسباب شقاوت کے ساتھ زندہ ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ روح نبوی مجالس ذکر اور مقامات نور میں حاضر ہوتی ہے تو اس کا علم دو طریقوں میں سے کسی ایک ہی سے ممکن ہے۔ یا تو اس ذات گرامی کی طرف سے ثابت شدہ صریح نقل ہو جو من مانی نہیں بولتی تھی یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یا اس کی شہادت ان لوگوں نے دی ہو جو حیات برزخی سے آئے ہوں۔ مگر ان دونوں میں سے ہر ایک طریق ناممکن ہے۔ لہذا ہم کو برزخی زندگی پر مجمل طریقہ سے ایمان لانا متعین ہے جیسا کہ اس سلسلے میں کتاب وسنت کے نصوص صریحہ وارد ہیں۔

اسی طرح ہم کو ان خالی خولی تفاصیل سے توقف لازم ہے جن کو منکر کا سوقف ثابت کرتا ہے کیونکہ اس میں ایسی باتوں کی تصدیق و اعتراف کرنا ہوگا جن پر نہ عقلی دلیل ہے نہ نقلی۔ اس سے بڑھ کر یہ بات ہوگی کہ ان تفاصیل کو ماننے سے دجل وتلبیس کرنے والوں اور جنات وانسان میں سے ابلیسوں کو موقع مل جائے گا کہ عوام کو اس اعتقاد کا پابند بنائیں کہ انبیاء، شہداء، صدیقین اور اولیاء کی ارواح لوگوں کی مجلسوں میں آتی ہیں۔ اور لوگوں کو حکم کرتی یا منع کرتی ہیں اور حرام و حلال کی باتیں بتلاتی ہیں۔

اس بری منطق کے خراب نتائج اور گناہ آفریں ثمرات ایسے فرقوں کی نشو ونما میں برآمد ہوئے جو دعویٰ اسلام رکھتے ہیں۔ مگر امر و نہی، حلال و حرام کے معاملہ میں اقطاب و اوتاد کی کہی ہوئی باتوں کو قانونِ شریعت کے طور پر مانتے ہیں۔ اور یہ اقطاب واوتاد لوگ بزعم خویش اپنی باتیں اولیاء اللہ کی روحوں سے حاصل کرتے ہیں۔ قطب اور اوتاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرات کے معین کردہ درجہ کو جو لوگ پہنچ جاتے ہیں انھیں یہ لوگ شریعت کے بہت سے مقتضیات واحکام سے آزاد قرار دے دیتے ہیں اس اعتبار سے کہ یہ لوگ اس درجہ کو پہنچ گئے ہیں کہ خلوتوں میں اور عبادت کے میدان میں بڑے بڑے کارنامے انجام دیتے ہیں، ان کارناموں کا ادراک وعلم عوام یا عوام کے خواص کو بھی نہیں ہو سکتا۔

اسی طرح مجالس میلاد میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے عقیدہ نے مجذوب اور مخبوط الحواس دیوانوں کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹی باتیں گھڑ کر کہنے کا موقع فراہم کر دیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہماری ملاقات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تھی۔ آپ فلاں فلاں باتوں سے خفا ہیں اور فلاں فلاں باتوں سے خوش ہیں۔ آپ نے انھیں اس بات کا پابند بنایا ہے کہ حکمرانوں سے ملیں تاکہ وہ فلاں فلاں کام کریں۔ اس طرح کی بہت ساری مزعومات اور خانہ ساز باتیں ہیں جن کو ہم بسا اوقات اس طرح کے لوگوں سے سنتے رہتے ہیں۔

مالکی موصوف جب مجالس میلاد میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے امکان کو مانتے ہیں تو ہم کو اس میں شک ہے کہ موصوف مذکورہ بالا اعتقاد رکھتے ہوں گے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ موصوف مالکی اپنے اس رسالہ اور الذخائر المحمدیہ جیسی بھاری بھیانک قیامت والی کتاب میں اپنی کہی ہوئی ان باتوں، اپنے تحریر کردہ اباطیل، خرافات اور ضلالتوں پر مشتمل چیزوں کے ذریعہ یہ تمہید گانٹھ رہے ہیں کہ وہ اس امام عربی کے خلیفہ ہیں جو ہاشمی گروہ، علوی مجاہدین اور حسنی وحسینی سیاست دانوں کا قائد ہے۔ جو صرف محمد علوی مالکی اور ان جیسے لوگوں کو ہی اپنی زیارت کی اجازت دیتا ہے اس صوفی فرقہ کے قائد کے ساتھ مالکی موصوف کے رابطہ وتعلق سے متعلق انجمن کبار علماء کی قرارداد میں جو کچھ کہا گیا ہے اسے ہم پہلے نقل کر آئے ہیں۔

۴۔ ہم کو مالکی موصوف کے اس قول پر توقف ہے کہ:۔

"ذہن میں شخصیت نبویہ کے تصور کی وجہ سے میلاد میں قیام کیا جاتا ہے۔"

یہ بات گذر چکی ہے کہ مالکی موصوف نے مجلسوں میں روح وجسم دونوں کے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری کے قائلین پر تنقید کی ہے اور ایسی بات بیان کی ہے جس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محسوس ہوتا ہے کہ موصوف صرف اس بات کے قائل ہیں کہ فقط روح نبوی مجالس میلاد میں حاضر ہوا کرتی ہے کیونکہ آپ کی روح اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی سلطنت میں سیر و سیاحت کرتی اور گشت لگاتی ہے اور ممکن ہے کہ وہ مجلسِ ذکر و مقامات علم و نور میں حاضر ہو جایا کرتی ہو۔

مالکی کی اس بات میں خبط و تناقض ہے کیونکہ مجالس میں روح کی حاضری تصور ذہنی کی چیز نہیں ہے لیکن مالکی کی یہ بات اگر صحیح فرض کرلی جائے کہ میلاد کا قیام اس ذات پاک کی تعظیم و تکریم کے لئے ہوتا ہے جس کا تصور ذہن میں پوری طرح ہوا کرتا ہے تو کیا اس قیام کو ایک قسم کی حماقت و بے وقوفی اور جنونی تصرف نہیں کہا جا سکتا ؟

اگر ہم یہ فرض کریں کہ مالکی موصوف عوامی مجالس میں سے کسی مجلس میں حاضر تھے پھر مالکی موصوف نے اپنے باپ کو یاد کیا اور ذہنی طور پر موصوف نے اپنے باپ کا تصور کیا پھر مجلس میں موصوف نے اس طرح قیام کیا جس طرح کسی کے آنے پر کیا جاتا ہے اس کے بعد موصوف بیٹھ جائیں اور پوچھنے پر یہ بتلائیں کہ ان کا یہ قیام اپنے وفات پائے ہوئے والد کے احترام میں تھا کیونکہ فوت شدہ باپ کا ذہنی تصور اس مجلس میں انھیں ہو گیا تھا تو کیا کوئی آدمی موصوف مالکی کے اس تصرف و طرز عمل کو صحیح تسلیم کرے گا ؟ اور کیا کوئی یہ مانے گا کہ یہ کسی عقلمند کا کام ہو سکتا ہے ؟ یا ایک دوسرے کو سوالیہ انداز میں لوگ دیکھنے لگیں گے کہ موصوف مالکی کی عقل و خرد میں کوئی خرابی تو نہیں لاحق ہو گئی اور ان کے سینے میں کوئی وسوسہ تو نہیں پیدا ہو گیا ؟

اس قسم کا تصرف تو اس شخص کو ہو سکتا ہے جو اپنے خلاف خود بیان دے کیونکہ یہ ایسے شخص کا تصور ہو سکتا ہے جس کے ذہن میں فتور ہو۔

معاشرہ یہ سمجھتا ہے کہ اس طرح کا تصرف دماغی مرض کی ابتدا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختلف وجوہ سے قیام میلاد کو مالکی کا مستحسن سمجھنا مالکی کے اس موقف پر بحث و نظر اور اس کی تردید

مذکورہ بالا باتوں کے بعد مالکی میلاد میں قیام کے وجوہِ استحسان بیان کرنے کی طرف منتقل ہو گئے۔ چنانچہ موصوف نے کہا کہ :-

" قیام میلاد کے مستحسن ہونے کی پہلی وجہ یہ ہے کہ اس پر تمام شہروں اور ممالک میں عمل جاری ہے اور اس کو مشرق و مغرب کے علماء نے مستحسن قرار دیا ہے۔ قیام میلاد کا مقصود صاحب میلاد محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔ اور مسلمان جس چیز کو مستحسن سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک اچھی ہے اور جسے مسلمان قبیح سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بری ہے جیسا کہ حدیث کے حوالہ سے یہ بات پہلے گذر چکی ہے "

ہم نہیں جانتے کہ مالکی کے وہ کون سے ممالک، خطے اور شہر ہیں جہاں قیام میلاد ہوتا ہے؟ اگرچہ ہمارا یہ خیال ہے کہ اس سے مالکی کی مراد وہ بلاد ہیں جہاں تصوف کے سلسلوں کے لوگ رہتے ہیں۔ وہاں قبروں پر بنے ہوئے مزارات موجود ہیں، لوگ آکر ان مزاروں کا بوسہ دیتے اور قبر والوں سے برکت طلب کرتے ہیں۔ انھیں لوگوں کا یہ عمل بھی یہاں جاری ہے کہ محفل میلاد رچاتے ہیں اور قصۂ میلاد پڑھنے کے وقت کھڑے ہو جاتے ہیں۔

ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مالکی اس بات سے عاجز ہیں کہ اسلام کی فضیلت والی ابتدائی تین صدیوں کے کسی ایک علاقہ و شہر کا نام ہمارے سامنے پیش کر سکیں۔ مثلاً مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ، طائف، کوفہ، بصرہ، قاہرہ، دمشق وغیرہ جو مشرق و مغرب میں پھیلے ہوئے ہیں جہاں کے باشندوں میں سے کوئی میلاد اور قیام میلاد کرتا ہو۔ لیکن افسوس کہ آج کل موصوف مالکی اس طرح کے بہت سے اسلامی ممالک پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سکتے ہیں جب کہ بدعات و محدثات کا رواج ہو چکا ہے۔ قبروں پر قبے اور بڑی بڑی عمارتیں بنائی گئی ہیں اور بعض مزاروں پر لگنے والے میلے اور عرس حج بیت اللہ کے مشابہ بن چکے ہیں۔ یعنی کہ زائرین و قاصدین اور مشاہدین کی تعداد کے اعتبار سے جیسا کہ نجف، طنطا، نبھا وغیرہ کا حال ہے اور ساری باتیں قرامطہ، روافض، فاطمیہ اور تعبیری وغیرہ فرقوں کی لگائی ہوئی کھیتی کا پھل اور نتیجہ ہیں۔ تو کیا مالکی اپنی ذکر کردہ بات کے لئے انھیں لوگوں کے عمل کو دلیل شمار کرتے ہیں؟

اے اللہ! ہم تجھے عقلیت مالکی و عقیدۂ مالکی نیز سرکاری مدارس سے جو علم شرعی مالکی نے حاصل کیا ہے ان تمام چیزوں میں تجھے ذمہ دار بنا کر پوچھتے ہیں کہ کن مسلمانوں نے قیام میلاد کو مستحسن قرار دیا ہے؟ کیا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام تھے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھتے تھے اور وفات نبوی کے بعد سب سے زیادہ آپ کا تصور کرنے کی قوت رکھتے تھے؟ یا وہ تابعین تھے جو صحابہ کرام کے معاصر اور ان کے کاموں کو دیکھنے والے تھے نیز جو کچھ صحابہ کو کرتے کہتے دیکھتے سنتے اس کی روایت بھی کرتے تھے۔ یا کہ فضیلت والی صدیوں میں سے وہ لوگ اتباع تابعین تھے یا ائمہ اربعہ، رجال حدیث، رجال تفسیر، رجال تاریخ وسیر اور ان کے ہم عصر زہاد و عباد میں سے آخر وہ کون لوگ تھے جو ایسا کرتے تھے؟ یا کہ یہ استحسان قرامطہ، فاطمیہ، روافض، اسماعیلیہ، علویہ، قادیانیہ اور تیجانیہ وغیرہ وغیرہ جیسے قبر پرست اور صوفیا کے فرقوں کا ایجاد کردہ ہے۔ نیز یہ ان لوگوں کا مسلک ہے جو ان فرق باطلہ کی تقلید کسی علمی بنیاد پر نہیں کرتے۔

یقیناً سارے مسلمان بدعات و محدثات کو برا سمجھتے اور قبیح قرار دیتے ہیں اور انھیں کرنے والوں کے گناہوں کا معاملہ بھاری سمجھتے ہیں۔ انھیں بدعات و محدثات میں اجمالی و تفصیلی طور پر میلاد کی بدعت بھی شامل ہے۔ بدعات کو برا سمجھنے والے مسلمان یہ موقف ثابت شدہ واضح و صریح نصوص نبویہ کی روشنی میں نیز آثار صحابہ کی روشنی میں اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں مختلف زمانے کے اہل علم کے اقوال مثلاً امام شاطبی، ابن رجب عز بن عبد السلام، شیخ الاسلام ابن تیمیہ، ابن حجر، ابن النحاس کے اقوال گذر چکے ہیں۔ یہ شیخ محمد رشید رضا ہیں جو میلاد اور بدعت میلاد سے متعلق اپنے پاس آئے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں۔ یہ سوال میلاد کے شرعی حکم کے بارے میں کیا گیا تھا اور یہ پوچھا گیا تھا کہ اسے سب سے پہلے کس نے کیا اور کونسا میلاد نامہ پڑھنے کے لئے سب سے اچھا اور مناسب ہے؟ چنانچہ موصوف علامہ رشید رضا فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ میلاد بدعت بلا نزاع بدعت ہیں، میلاد کی قصہ خوانی کے لئے مجلس آرائی کی بدعت سب سے پہلے مصر میں شاہانِ جرکس میں سے ایک بادشاہ نے ایجاد کی، ہم میلاد نبوی کے قصوں میں سے جس قصہ سے بھی واقف ہیں اس میں بہت سی روایات موضوعہ موجود ہیں"[1]

اپنے فتاوی میں ایک دوسرے مقام پر علامہ رشید رضا نے کہا کہ:۔

"حافظ ابن حجر سے محفل میلاد کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ بدعت ہے یا کہ اس کی کوئی اصل ہے؟ حافظ ابن حجر نے اس کا یہ جواب دیا کہ میلاد کا عمل اصل میں بدعت ہے، قرون ثلاثہ کے سلف صالح میں سے کسی سے بھی یہ منقول نہیں۔

اس کے باوجود یہ چند محاسن اور چند خرابیوں پر مشتمل ہے لہذا جس نے صرف محاسن سے کام لیا اور غیر محاسن سے پرہیز کیا اس کا یہ کام بدعتِ حسنہ ہوگا ورنہ نہیں"

میں کہتا ہوں کہ حافظ ابن حجر نقل میں حجت ہیں کیونکہ سنت و آثار کو یاد رکھنے والے حفاظ میں وہ سب سے بڑے حافظ تھے لیکن انھیں قوت استنباط حاصل نہ تھی جو ائمہ و مجتہدین کو حاصل تھی۔

اس لئے موصوف کے مذکورہ بالا فتوی کی وہ بات ہمارے لئے کافی ہے جو نقل سے متعلق ہے یعنی کہ میلاد کرنا بدعت ہے۔ یہ تینوں صدیوں کے سلف صالح میں سے کسی سے منقول نہیں ہے۔ ان تینوں صدیوں کے خیر القرون ہونے کی شہادت صادق و مصدوق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اور جو یہ گمان کرے کہ اس دین اسلام میں وہ اس سے بہتر کوئی چیز داخل کر سکتا ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] فتاوی رشید رضا جلد ۴ صــــ ۱۲۴۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم لے کر آئے تھے ۔ اور آپ کے لائے ہوئے جس دین پر ان لوگوں کا عمل جاری تھا جو آپ کی سنت کے ناقل ہیں اس نے گویا یہ دعویٰ کر رکھا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نعوذ باللہ بہتر طریقہ پر اپنے رب کا پیغام ادا نہیں کیا۔

اسی طرح کی بات امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہی ہے۔

صاحب عقیدۃ الجوہرہ نے بہت اچھا کہا کہ :۔

وکل خیر فی اتباع من سلف

وکل شر فی ابتداع من خلف

اسلاف کی پیروی میں ہر طرح کا خیر ہے اور بعد میں آنے والوں کی ایجاد کردہ بدعتوں میں ہر طرح کا شر اور فساد ہے۔

لیکن حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی اس بات میں نظر ہے کہ :۔

"جو میلاد میں اچھے کام کرے اور غیر اچھے کاموں سے پرہیز کرے اس کا یہ عمل بدعت حسنہ ہوگا ورنہ نہیں"

محاسن (اچھے کاموں) سے حافظ ابن حجر کی مراد تلاوت قرآن اور کسی قدر سیرت نبویہ کو پڑھنا ہے۔ یعنی آپ کی ابتدائی زندگی سے متعلق باتیں مثلاً ولادت، پرورش بعثت نیز صدقات ۔ یہ چیز مشروع ہیں بدعت نہیں شمار کی جاتیں۔

بدعت کی بات صرف یہ ہے کہ مخصوص وقت اور مخصوص شکل وصورت میں مخصوص قسم کا اجتماع کیا جاتا ہے اور اسے اسلام کے ان شعاروں میں سے قرار دے لیا گیا ہے جو شارع کی صراحت وبیان کے بغیر نہیں ثابت ہوا کرتے۔

جاہل عوام سمجھتے ہیں کہ یہ ان نیک اعمال میں سے ہے جو شرعاً مطلوب ہوا کرتے ہیں ۔ حالانکہ ان قیود کے ساتھ یہ چیز بدعت سیئہ اور اللہ کے دین کے اوپر جرم اور دین میں اضافہ ہے کہ ایسی چیز کو مشروع سمجھ لیا گیا ہے جس کی اجازت اللہ نے نہیں دی ہے ۔ یہ چیز اللہ تعالیٰ پر افترا پردازیوں کی قسم سے ہے اور اللہ کے دین میں علم کے بغیر سخن سازی ہے۔

پھر جب جہالت لوگوں کو یہاں تک پہنچا دے کہ میلاد کے ترک کرنے والوں کو وہ کافر کہنے لگیں گویا یہ بدیہی طور پر معلوم ہونے والے دین کے بنیادی عقائد میں سے ہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی قباحت کا کیا پوچھنا! کیا ان حالات میں، اور جاہلوں کے درمیان ترکِ میلاد کو کبیر ترین بدعات میں نہیں شمار کیا جاتا حالانکہ دلائل اس بات پر قائم ہیں کہ یہ بدعات ہی کفر میں سے ہیں کیونکہ دین کے قطعی وضروری معاملات ومسائل اور شعاروں میں اضافہ اسی طرح ان میں کمی بھی دین کو اس وصف سے خارج کر دیتی ہے جس کو خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے تھے۔ اس دین کی بابت اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:۔

الیوم اکملت لکم دینکم + آج میں نے تمہارے لئے تمھارا دین مکمل کردیا۔

چنانچہ دین میں کسی چیز کی کمی بیشی کھلی ہوئی من مانی قانون سازی ہے جو دین کو مکمل بنانے کے فرمان الٰہی کے خلاف ہے اور یہ طرز عمل نص قرآنی کے معارض ہے اور یہ چیز اس امر کی مقتضی ہے کہ پہلے زمانے کے مسلمانوں کا دین ناقص تھا یا کہ نعوذ باللہ یہ کفار تھے۔

یہ وارد ہے کہ حضرت ابوبکر وعمر وابن عباس رضی اللہ عنہم نے عید الاضحی کے دن قربانی اس لئے چھوڑ دی تھی کہ لوگ اسے واجب نہ سمجھ بیٹھیں، جیسا کہ امام شاطبی وغیرہ نے کتاب الاعتصام وغیرہ میں ذکر کیا ہے [۱]

کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان میلادی مجلسوں کی حاضری بدرجۂ اولیٰ چھوڑ دینی واجب ہے؟ اگرچہ یہ مجلسیں قبیح باتوں سے خالی اور محاسن پر مشتمل ہوں۔

علامہ رشید رضا نے یہاں تک کہا کہ پھر اس وقت کیا ہوگا جب کہ یہ محافل میلاد بہت سی بدعات اور دوسری خرابیوں پر مشتمل ہوں؟

مثلاً آپ کی سیرت اور اقوال واعمال کے سلسلے میں آپؐ پر کذب بیانی کی جاتی ہو جیسا کہ اکثر میلادی قصوں میں دیکھا جاتا ہے جن کو گا گا کر پڑھنے کی عادت جاری ہے اور اس بات کے تذکرہ کے وقت قیام کرنا جب کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ نے آپؐ کو جنا تھا۔ اور اس موقع پر بعض اشعار پڑھنا اور گیت گانا تو یہ ساری باتیں بدعت ہیں اس بات کی صراحت فقیہ ابن حجر مکی شافعی (یہ حافظ ابن حجر مصنف فتح الباری کے علاوہ دوسرے صاحب ہیں) نے کر رکھی ہے جن پر یہ علوی لوگ اپنی دینی کتابوں میں

---

[۱] ملاحظہ ہو الاعتصام ج ۲ صـ۲۷۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتماد کرتے ہیں۔ چنانچہ موصوف ابن حجر مکی نے ان لوگوں پر نکیر کرتے وقت کہا جو قرآنی آیت :-

اتیٰ امر اللہ فلا تستعجلوہ ۔ اللہ تعالیٰ کا حکم آگیا لہذا تم جلدی مت مچاؤ (سورۃ النحل) پڑھنے کے موقع پر کھڑے ہو جاتے ہیں کیونکہ یہ بات جس سبب سے ہوئی تھی وہ زائل ہو گئی۔ چنانچہ ابن حجر مکی کا بیان یہ ہے کہ :-

"آیت مذکورہ کی تلاوت کے وقت کھڑے ہونے کی مثال بہت سے لوگوں کا یہ فعل ہے کہ ولادت نبوی کے تذکرہ اور آپؐ کو آپ کی والدہ کی زچگی کے تذکرہ کے وقت کھڑے ہو جاتے ہیں حالانکہ یہ بھی بدعت ہے۔ اس میں کوئی دلیل وارد نہیں ہوئی ہے (ابن حجر مکی نے یہاں تک کہا کہ) جن بدعات پر پانچوں قسم کے احکام جاری ہوتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض حسنہ اور بعض سیئہ ہیں وہ بدعات عادات سے تعلق رکھتی ہیں ورنہ عبادات میں ایجاد شدہ بدعات صرف سیئہ اور خراب ہی ہوتی ہیں، محققین نے ایسی ہی صراحت کی ہے [1]

اپنے گذشتہ مباحث کے بعد موصوف مالکی نے دوسری وجہ کا ذکر کیا ہے چنانچہ موصوف نے کہا کہ :-

"اہل فضل کے لئے میلاد والا قیام مشروع اور سنت کی بہت سی دلیلوں سے ثابت ہے الخ"

ہم کو موصوف مالکی کے اس بیان پر توقف کی دو باتیں کہنی ہیں :-

۱ ــ مجالس میلاد میں اہل علم محسوس طور پر قیام نہیں کرتے جس طرح کسی مجلس میں کوئی ذی علم وفضل یا جاہ وجلال والا آدمی داخل ہوتا ہے تو اہل مجلس اس داخل ہونے والے کے احترام وتعظیم میں کھڑے ہو جاتے ہیں کہ اسے سلام کریں اور اس سے مصافحہ کریں۔

مجالس میلاد میں قیام صرف ایک ایسے وہمی و ادعائی معاملہ کی وجہ سے ہوتا ہے

---

[1] ملاحظہ ہو فتاویٰ رشید رضا ج ۵ ص ۲۱۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کو برقرار رکھنا یا جس پر مقبول مثبت عقلی رد عمل ظاہر کرنا کسی باہوش وخرد معاشرہ کے لئے ممکن نہیں۔ اور اس قیام میں جب ان باتوں کا اضافہ ہو جاتا ہے جن پر ان مجالس میلاد کا مشتمل ہونا میلاد پرستوں کے حسب خیال مناسب ہوا کرتا ہے۔ یعنی کہ مجلس کے درمیان خوشبو و دھونی و اگربتی اور معطر پانی وغیرہ رکھا جاتا اور یہ مستحسن سمجھا جاتا ہے کہ آب زمزم رکھا جائے تاکہ اس مجلس میں اپنی حاضری کے وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس پانی کو پئیں اور وہ خوشبو استعمال کریں تو ہمارے نزدیک بے عقلی والی صورت تصرف مکمل ہو جاتی ہے۔ اگرچہ مالکی اس بات کے منکر ہیں کہ اس مجلس میں رکھے ہوئے پانی واگربتی کو کوئی خاص تعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے نہیں ہے۔ کیونکہ روافض کے تقیہ کی خوبو موصوف کی تحریروں میں موجود ہے۔

۲ — ہم کو موصوف مالکی کے اس بیان پر توقف ہے کہ :-

"اہل فضل کے لئے قیام مشروع ہے اور سنت کی بہت سی دلیلوں سے ثابت ہے۔"

ہم مالکی سے یہ کہتے ہیں کہ اس مسئلہ میں اہل علم کے درمیان اختلاف ہے۔ چنانچہ جس طرح کچھ شرعی دلیلیں اہل فضل کے لئے قیام پر دلالت کرتی ہیں اسی طرح دوسری صریح اور واضح شرعی دلیلیں اس کے خلاف دلالت کرتی ہیں۔ ان دلائل شرعیہ میں سے ایک وہ حدیث ہے جسے امام ترمذی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضہ سے روایت کیا ہے کہ :-

"لم یکن شخص احب الینا من رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وکانوا اذا راوہ لم یقوموا لما یعلمون من کراھتہ لذلک۔"

ہمارے نزدیک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہیں تھا مگر جب صحابۂ کرام آپ کو دیکھتے تو کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ لوگوں کو یہ معلوم ہو گیا تھا کہ آپ اس بات کو پسند نہیں کرتے۔

(وقال حدیث حسن صحیح غریب وقد اخرجہ احمد وابو داؤد

امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور اسے امام احمد وابو داؤد وحاکم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والحاكم وقد ذكره الحافظ في الفتح وذكر تصحيح الترمذي له واقره على تصحيحه)

بھی روایت کیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے اسے فتح الباری میں ذکر کیا اور تصحیح ترمذی نقل کر کے اسے برقرار رکھا۔

امام ترمذی نے اپنی سند کے ساتھ ابو مجلز سے یہ حدیث بھی روایت کیا کہ:۔

خرج معاوية فقام عبد الله بن الزبير وابن صفوان حين راوه فقال اجلسا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سره ان يتمثل له الرجال قياماً فليتبوا مقعده من النار"

(قال الترمذي هذا حديث حسن وقد اخرجه احمد وابوداؤد)

امیر معاویہ آئے تو عبداللہ بن زبیر اور ابن صفوان انھیں دیکھ کر کھڑے ہو گئے تو امیر معاویہ نے کہا کہ تم دونوں بیٹھ جاؤ۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جس کو یہ بات اچھی لگے کہ لوگ اس کے لئے کھڑے ہو جائیں وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا دے۔

⁂ ⁂ ⁂

وعن ابي امامة قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم متكئاً على عصا فقمنا له فقال لا تقوموا كما يقوم الاعاجم يعظم بعضها بعضا (رواه الترمذي وابوداؤد وابن ماجة)

حضرت ابو امامہ رضہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لاٹھی پر ٹیک لگائے ہوئے برآمد ہوئے تو ہم آپ کے لئے کھڑے ہو گئے اس پر آپ نے فرمایا کہ تم عجمیوں کی طرح کھڑے مت ہو جایا کرو کہ وہ ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جایا کرتے ہیں۔

شارح جامع ترمذی شیخ عبدالرحمان مبارک پوری اپنی کتاب تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی میں ان احادیث کی شرح کرتے ہوئے قیام کے حکم شرعی کے سلسلے میں فرماتے ہیں کہ:۔

"تم جان لو کہ بیشک اہل علم کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ آدمی کو دیکھنے کے وقت آدمی کے لئے آدمی کھڑا ہو۔ چنانچہ بعض اہل علم مثلاً نووی وغیرہ نے اسے جائز قرار دیا ہے۔ اور بعض نے اسے ممنوع کہا ہے مثلاً شیخ ابو عبداللہ ابن الحاج مالکی وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نووی نے کتاب الاذکار میں کہا کہ کھڑے ہو کر داخل ہونے والے کی تعظیم و تکریم کے مسئلہ میں ہم اس بات کو اختیار کرتے ہیں کہ وہ مستحب ہے ایسے لوگوں کے واسطے جن کے اندر علم، نکوکاری، شرف یا حکومت وغیرہ کی فضیلت موجود ہو۔ قیام، نیکی، اکرام اور احترام کی بنا پر ہونا چاہیئے ریاکاری یا بڑائی کے لئے نہیں۔ اسی پر سلف و خلف کا عمل جاری ہے اس سلسلے میں میں نے ایک جزء (کتابچہ) مرتب کیا ہے جس میں وہ احادیث و آثار اور سلف کے اقوال و افعال جمع کر دیا ہے جو میری ذکر کردہ بات پر دلالت کرتے ہیں۔ نیز میں نے اس کتابچہ میں ان کے خلاف دلالت کرنے والی باتوں کا ذکر بھی کر دیا ہے اور ان کے جواب کی وضاحت کر دی ہے۔ چنانچہ جس کو اس سلسلے میں کوئی اشکال ہو وہ اگر ہمارے اس کتابچہ کا مطالعہ کرے تو امید ہے کہ اس کا اشکال رفع ہو جائے گا،،

میں (شارح ترمذی شیخ عبدالرحمٰن مبارک پوری) کہتا ہوں کہ امام ابن الحاج نے نووی کے مذکورہ کتابچہ کو اپنی کتاب المدخل میں نقل کر دیا ہے اور نووی کی دلیل بنائی ہوئی ہر چیز پر تعقب کیا ہے۔ نووی کی دلیل بنائی ہوئی قوی ترین چیزوں میں سے بخاری و مسلم کی روایت کردہ حدیث ابو سعید خدری ہے کہ:۔

،،بیشک یہود کے قبیلہ بنو قریظہ کے لوگ حضرت سعد بن معاذ کے فیصلے کو ماننے پر آمادہ ہوئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ کو بلوایا اور جب حضرت سعد آئے تو آپؐ نے فرمایا ،، قوموا الی سیدکم،، تم لوگ اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ الحدیث۔

امام ابن الحاج نے اس حدیث کے کئی جوابات دئیے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ قیام کا یہ حکم نبوی اس سلسلے میں نہیں دیا گیا تھا جس میں نزاع و اختلاف واقع ہوا ہے بلکہ یہ فرمان نبوی صرف اس لئے تھا کہ لوگ کھڑے ہو کر حضرت سعد بن معاذ کو ان کی سواری سے اتار لائیں کیونکہ اس وقت انھیں مرض لاحق تھا جیسا کہ بعض روایات میں آیا ہوا ہے۔

حافظ ابن حجر رح نے کہا کہ مسند احمد میں بروایت علقمہ بن وقاص حضرت عائشہ رض سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مروی شدہ بنو قریظہ کے قصہ اور قصۂ سعد بن معاذ نیز حدیث نبوی میں سعد کے آنے کا واقعہ طویل تفصیل کے ساتھ منقول ہے جس میں یہ لفظ بھی واقع ہے کہ حضرت ابوسعید خدری نے کہا کہ جب حضرت سعد بن معاذ نمودار ہوئے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ اور انھیں اتار لاؤ۔

اس روایت کی سند حسن ہے اور اس میں منقول شدہ یہ زائد بات اختلافی قیام کی مشروعیت پر قصۂ معاذ کو دلیل بنانے میں خدشہ پیدا کرتی ہے۔

نووی کی دلیل بنائی ہوئی چیزوں میں سے حضرت کعب بن مالک انصاری کی وہ حدیث بھی ہے جو موصوف کے قصۂ توبہ کے سلسلے میں مروی ہے۔ اس حدیث میں یہ منقول ہے کہ :۔ " فقام الیّ طلحۃ بن عبید اللہ یھرول فصافحنی وھنانی "

یعنی کعبؓ نے کہا کہ میری توبہ کی مقبولیت کے موقعہ پر میری طرف طلحہ بن عبید اللہ کھڑے ہو کر دوڑتے ہوئے آئے اور انھوں نے مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی "

امام ابن الحاج نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ طلحہ موصوف کعب کو مبارک باد دینے اور ان سے مصافحہ کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ اگر ان کا قیام محل نزاع ہوتا تو ایسا کرنے میں طلحہ منفرد نہ رہتے۔ چنانچہ یہ منقول نہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کعب کی طرف کھڑے ہوئے اور آپؐ نے اس کا حکم دیا اور نہ حاضرین میں سے کسی اور نے بھی ایسا کیا۔ اس کام کو تنہا حضرت طلحہ رضؓ نے صرف اس لئے کیا کہ دونوں کے درمیان قوی محبت تھی اور یہ عادت جاریہ تھی کہ مبارک بادی وبشارت وغیرہ محبت ومیل جول کے اندازہ پر ہوتی تھی اس کے برعکس سلام ہر شخص کو کرنا مشروع ہے چاہے پہچانے یا نہ پہچانے۔

نووی کی دلیل بنائی ہوئی چیزوں میں سے حضرت عائشہ رضؓ کی یہ حدیث بھی ہے کہ میں نے فاطمۃ الزہراء سے زیادہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طور وطریقہ کے ساتھ مشابہت رکھنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔ حضرت فاطمہ رضؓ جب بھی خدمت نبوی میں آتیں ان کی طرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر انھیں بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فاطمہ رضؓ کے یہاں جاتے تو وہ آپؐ کی طرف کھڑی ہو جاتیں اور آپ کا ہاتھ تھام لیتیں اور بوسہ دیتیں نیز اپنی جگہ پر بٹھاتی تھیں۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی وغیرہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن الحاج نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ احتمال ہے کہ حضرت فاطمہ کے لئے قیام نبوی حضرت فاطمہ کو اپنی جگہ پر بٹھانے کے لئے ہوا کرتا تھا تاکہ ان کی عزت ہو۔ نزاعی قیام کے طور پر آپ کا یہ فعل نہیں ہوتا تھا، خصوصًا یہ چیز معروف و معلوم ہے کہ اس زمانہ میں گھروں کی تنگی تھی اور فرش کی قلت تھی۔ لہذا موصوفہ حضرت فاطمہ کو اپنی جگہ پر بٹھانے کا ارادۂ نبوی آپؐ کے قیام کو مستلزم تھا۔

نووی کی دلیل بنائی ہوئی چیزوں میں سے امام ابوداؤد کی روایت کردہ وہ حدیث بھی ہے جو عمرو بن حارث سے مروی ہے کہ عمر بن السائب نے ان سے بیان کیا کہ انھیں یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں آپؐ کے رضاعی باپ آئے تو آپؐ نے ان کے واسطے اپنا کوئی کپڑا بچھا دیا جس پر آپؐ کے رضاعی باپ بیٹھ گئے۔ پھر آپؐ کی رضاعی ماں بھی آگئیں تو ان کے لئے آپؐ نے اپنے اس کپڑے کا دوسرا حصہ بچھا دیا جس پر وہ بیٹھ گئیں۔ پھر آپؐ کے رضاعی بھائی بھی آگئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور آپؐ نے انھیں اپنے سامنے بٹھایا۔"

امام ابن الحاج نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ رضاعی بھائی کے لئے قیام نبوی اگر نزاعی قیام ہوتا تو رضاعی بھائی کے بالمقابل آپؐ کے رضاعی والدین اس کے زیادہ حقدار تھے۔ آپ رضاعی بھائی کے لئے محض اس لئے کھڑے ہوئے کہ ان کے لئے یا تو چادر کو پھیلائیں یا بیٹھنے کی جگہ کشادہ بنائیں۔

میں کہتا ہوں کہ مذکورہ بالا حدیث "معضل" (جس کی سند کے درمیان سے دو یا اس سے زیادہ راوی ساقط ہوں) ہے جیسا کہ ابن المنذری نے تلخیص السنن میں اس کی صراحت کی ہے لہذا یہ لائق استدلال نہیں۔

نووی نے دوسری روایات کو بھی دلیل بنایا ہے اور ابن الحاج نے ان کا یہ جواب دیا ہے کہ یہ روایات محلِ نزاع سے تعلق نہیں رکھتیں۔ اور معاملہ ویسا ہی ہے جیسا کہ ابن الحاج نے کہا ہے۔ آدمی کے لئے آدمی کے قیام کی کراہت کے سلسلے میں وارد شدہ احادیث کا جواب نووی نے ایسا دیا ہے جو بیمار کو شفا نہیں دیتیں اور نہ پیاسے کو آسودہ کرتی ہیں۔ جیسا کہ ابن الحاج نے مفصل طور پر بیان کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں (شیخ عبدالرحمٰن مبارک پوری شارح ترمذی) کہتا ہوں کہ حضرت انس رضہ کی حدیث مذکور متنازعہ فیہ اختلافی قیام کے مکروہ ہونے پر دلالت کرتی ہے یہ قیام آدمی کو دیکھ کر آدمی کرتا ہے۔ مگر حدیث عائشہ بظاہر اس کے جواز پر دلالت کرتی ہے اور اس حدیث کے متعلق ابن الحاج کا دیا ہوا جواب ظاہر نہیں ہے اور دونوں حدیثوں کے درمیان صورت تطبیق میں اختلاف ہے۔ چنانچہ کہا گیا ہے کہ حدیث انس کراہت تنزیہی پر دلالت کرتی ہے۔ اور دوسری بات یہ کہی گئی ہے کہ یہ اس قیام پر محمول ہے جو بڑائی کے طور پر کیا جائے اور حدیث عائشہ اس بات پر محمول ہے کہ سفر سے آنے والے کے لئے قیام کیا جائے یا ایسے شخص کو مبارک باد پیش کرنے کے لئے قیام کیا جائے جسے کوئی نعمت حاصل ہوئی ہے یا مجلس میں کشادگی اور وسعت پیدا کرنے کے لئے قیام پر یہ حدیث محمول ہے۔ یہ بات بالاتفاق جائز ہے۔

عینی نے شرح بخاری میں ابوالولید بن رشد سے نقل کیا ہے کہ قیام کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) ممنوع قیام وہ ہے کہ اس شخص کے لئے قیام کیا جائے جو چاہتا ہے کہ میرے لئے قیام کیا جائے اور یہ چیز تکبر و بڑائی کی غرض سے ہوتی ہے۔

(۲) مکروہ قیام وہ ہے جو تکبر و بڑائی کے لئے تو نہیں کیا جاتا لیکن اس کا خطرہ ہے جس کے لئے قیام کیا جا رہا ہے کہ اس کے نفس میں ایسی بات پیدا ہو جائے جس سے بچنے کو کہا گیا ہے نیز اس میں جابرین و متکبرین کے ساتھ مشابہت بھی پائی جاتی ہے۔

(۳) قیام جائز وہ ہے جو بطور نیکی و اکرام ایسے شخص کے لئے کیا جائے جو ایسا چاہتا نہیں ہے اور اس کے ساتھ جبارین کی مشابہت کا خوف بھی نہیں۔

(۴) قیام مستحب وہ ہے کہ سفر سے آئے ہوئے آدمی کے لئے اس کی آمد کی خوشی میں قیام کیا جائے اور اسے سلام کیا جائے یا جس کو کوئی نعمت حاصل ہوئی ہو اس کو مبارک باد دینے کے لئے قیام کیا جائے یا جس پر کوئی مصیبت پڑی ہے اس کی تعزیت کے لئے قیام کیا جائے"۔

غزالی نے کہا کہ بڑائی کے طور پر قیام مکروہ ہے اور نیکی و اکرام کے طور پر مکروہ نہیں ہے:-

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں کہا کہ یہ تفصیل اچھی ہے"[1]
مالکی موصوف نے تیسری وجہ کا ذکر اس طرح کیا ہے کہ :-
"متفق علیہ حدیث میں انصار کو خطاب کرتے ہوئے یہ فرمان نبوی وارد ہے کہ " قوموا لسیدکم (اپنے سردار کے لئے تم کھڑے ہو جاؤ) یہ قیام سیدنا سعد بن معاذ کی تعظیم کے لئے تھا اس وجہ سے نہیں تھا کہ موصوف مریض تھے ورنہ آپ فرماتے کہ " قوموا الی مریضکم (تم لوگ اپنے مریض کی طرف کھڑے ہو جاؤ) اور آپ لوگوں سے یہ نہ کہتے کہ " قوموا الی سیدکم"۔ نہ آپ سبھی لوگوں کو قیام کا حکم دیتے بلکہ بعض کو یہ حکم دیتے -"

ہم کہتے ہیں کہ امام ابن الحاج نے اس حدیث کا جو جواب دیا ہے اسے حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں ذکر کیا ہے - چنانچہ موصوف ابن حجر نے کہا کہ :-
متنازعہ فیہ قیام کے جواز پر حدیث مذکور کو دلیل بنانے پر شیخ ابو عبد اللہ بن الحاج نے اعتراض کیا ہے (اس کے بعد حافظ ابن حجر کی تحریر کردہ عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ) حضرت سعد رضہ کے لئے قیام کا حکم نبوی اگر متنازعہ فیہ قیام کے بارے میں ہوتا تو آپ اس حکم کے ساتھ صرف انصار کو خاص نہ کرتے کیونکہ نیکی کے کاموں میں اصل عموم ہوتا ہے اور سعد کے لئے یہ قیام اگر بر و اکرام کے طور پر ہوتا تو اس کام کو سب سے پہلے خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم کرتے اور اس کا حکم ان اکابر صحابہ کو دیتے جو وہاں موجود تھے لیکن چونکہ آپ نے اس طرح کا حکم نہیں دیا اور نہ خود کیا نہ عام لوگوں نے کیا تو یہ بات اس امر کی دلیل ہے کہ حکم قیام متنازعہ فیہ معاملہ کے لئے نہیں تھا بلکہ یہ حکم صرف اس لئے تھا کہ لوگ حضرت سعد رضہ کو ان کی سواری سے اتار لیں کیونکہ انھیں بیماری تھی۔ جیسا کہ بعض روایات میں ہے نیز اس لئے بھی کہ عربوں کی عادت ہے کہ قبیلہ اپنے بڑے آدمی کی خدمت کرتا ہے اسی لئے آپ نے مہاجرین کے بجائے اس حکم کے ساتھ انصار کو خاص کیا علاوہ ازیں اس سے مراد سارے انصار نہیں ہیں بلکہ بعض ہی انصار ہیں۔ یعنی انصار کا قبیلہ اوس مراد ہے کیونکہ حضرت سعد بن معاذ اوس کے سردار تھے

---

[1] ملاحظہ ہو تحفۃ الاحوذی ج ۸ صفحہ ۲۹ تا ۳۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خندج کے سردار نہیں تھے۔ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ جس قیام کا حکم دیا گیا تھا۔ وہ موصوف سعد کو سواری سے اتارنے میں اعانت و مدد کے لئے نہیں تھا۔ تو بھی یہ متنازعہ فیہ مسئلہ سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ اس لئے تھا کہ اس وقت ایک غائب و غیر موجود آدمی یعنی حضرت سعد بن معاذ آئے تھے اور غائب کی آمد پر قیام مشروع ہے۔

ابن الحاج نے کہا کہ اس کا احتمال بھی ہے کہ قیام مذکور موصوف سعد کو صرف مبارک باد دینے کے لئے رہا ہو۔ کیونکہ انھیں حکم بنائے جانے اور ان کے حکم بنائے جانے پر رضامندی کا بلند درجہ ومقام حاصل ہوا تھا۔ مبارک باد دینے کے لئے بھی قیام مشروع ہے۔ "موصوف کی یہ بات طویل ہے"۔ [1]

اس تفصیل کا حاصل یہ ہے کہ مالکی کی ذکر کردہ دوسری، تیسری اور چوتھی وجوہ کا تعلق اکرام وتکریم کے لئے آدمی کے واسطے آدمی کے کھڑے ہونے کے مسئلہ سے ہے اور اس مسئلہ میں اہل علم کے درمیان جو اختلاف ہے وہ مخفی نہیں۔ حضرت سعد بن معاذ کے لئے قیام کے حکم نبوی سے متعلق حدیث کی شرح میں حافظ ابن حجر نے اس مسئلہ کے اختلافات کی تلخیص بیان کر دی ہے۔ نیز اس موضوع پر دو بڑے عالموں نووی وابن الحاج کے درمیان جو رد وقبول کی باتیں پائی جاتی ہیں ان کی وہ تلخیص ہماری طرف سے پیش کی جا چکی ہے جس کا ذکر شیخ عبدالرحمٰن مبارک پوری نے اپنی کتاب تحفۃ الاحوذی میں کیا ہے۔

"اس کے بعد مالکی موصوف نے پانچویں وجہ بیان کی ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

کہا جاتا ہے کہ قیام سے متعلق روایات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور موجودگی کے سلسلے میں ہیں اور میلاد کے موقع پر آپؐ موجود نہیں ہوتے؟"

اس کا جواب یہ ہے کہ میلاد خواں آدمی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات شریف کو مستحضر رکھتا ہے اور اس کے پہلے آپؐ عالم نورانی سے عالم جسمانی میں ولادت کے زمانہ میں تشریف لا چکے ہیں اور میلاد خواں کے اس قول کے وقت ظلی حاضری

---

[1] ملاحظہ ہو فتح الباری ج ۱۱ ص ۵۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ موجود ہوا کرتے ہیں۔ کہ "آپؐ پیدا ہوئے" آپؐ کی ظلی حاضری اصلی حاضری کے بالمقابل زیادہ قریب ہے۔ اس روحانی و تشخیصی (ظلی) حاضری کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ آپؐ اپنے رب کے اخلاق کے ساتھ متصف تھے۔ آپؐ نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے کہ "میں اس کا ہم نشین ہوں جو مجھے یاد کرے اور ایک روایت میں ہے کہ "انا مع من ذکرنی" میں اس کے ساتھ ہوں جو مجھے یاد کرے"

آپؐ کا اپنے رب کی پیروی اور اپنے رب کے اخلاق سے متصف ہونا اس بات کا مقتضی ہے کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی روح شریف کے ساتھ ہر اس جگہ اپنے یاد کرنے والے کے ہمراہ موجود ہوں جہاں آپ کا ذکر کیا جائے اور ذاکر کا اس چیز کو مستحضر رکھنا تعظیم نبوی میں اضافہ کا موجب و باعث ہو۔"

مالکی موصوف کی ذکر کردہ اس وجہ میں ہم کو دو طرح کا توقف ہے :-

(۱) ہم کو موصوف مالکی کی اس بات پر توقف ہے کہ یہ بات آپؐ کی زندگی و موجودگی میں کہی جا سکتی ہے ورنہ میلاد میں آپؐ غیر حاضر ہوا کرتے ہیں۔

مالکی موصوف اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور آپؐ کی سنت سے نیز آپؐ کی ترغیب دی ہوئی چیزوں سے اور ان باتوں سے محبت رکھتے ہیں جن سے سینۂ نبوی میں انشراح ہوا کرتا تھا۔ تو ہم پوری تاکید کے ساتھ موصوف سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ حضرت انس و ابو امامہ و معاویہ رضی اللہ عنہم کی روایت کردہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت شدہ صحیح احادیث کی طرف رجوع کریں جو قیام سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت کے سلسلے میں صریح طور پر وارد ہیں۔ اور اس بات پر بھی یہ احادیث صریح دلیل ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام یہ جانتے تھے کہ اپنے واسطے قیام کو آپ مکروہ سمجھتے تھے اسی بنا پر صحابۂ کرام آپؐ کے لئے قیام کرتے نہیں تھے۔ یہ معاملہ تو آپؐ کی زندگی ہی سے متعلق ہے۔

دریں صورت اگر ہم فرض کر لیں کہ روح نبوی محفل میلاد رچانے والوں کے ساتھ شریک ہوتی ہے، تو کیا روح نبوی کے ساتھ ادب کی بات یہی ہے کہ ہم اس کا استقبال ایسی چیز سے کریں جسے وہ ناپسند کرتی ہو؟

پھر ہم یہ بات مکرر کہتے ہیں کہ مالکی اپنے بیان میں خبط کے شکار ہیں۔ اگرچہ ہم موصوف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اس معاملہ میں معذور سمجھتے ہیں کیونکہ بدعات و محدثات والوں کا طریقہ و عادت ہی یہ ہے کہ وہ خبط و تضاد بیانی کے شکار ہوا کرتے ہیں۔

کبھی تو موصوف مالکی یہ کہتے ہیں کہ ذہن میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کمال تصور کی تعظیم کی وجہ سے قیام کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ہم اس تصور والے قیام تعظیمی کے مسئلہ کی ایسی تمثیل بیان کر چکے ہیں جو اس نظریہ والوں کی عقلوں کا مذاق اڑانے اور ان کی سمجھ بوجھ کو معیوب قرار دینے کے لئے کافی ہے۔

کبھی مالکی موصوف یہ کہتے ہیں کہ مجالس ذکر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی روح شریف آتی ہے۔ ہم اس عقیدہ کی غلطی اور اسے ماننے کے خطرناک نتیجے کا ذکر کر چکے ہیں اور بتلا چکے ہیں کہ یہ چیز دجل و تلبیس، بدعت سازی، تحریف بازی اور عقلوں کی حرمتوں کی پامالی کے دروازوں کو بہت وسیع بنا دینے والی ہے۔

(۲) ہم کو دوسرا توقف مالکی موصوف کے اس بیان پر ہے کہ:۔

"اپنے رب کے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا مقتضی یہ ہے کہ آپؐ اپنی روح شریف سے ہر اس مقام پر اپنے یاد کرنے والوں کے ہمراہ ہوں جہاں آپ کا ذکر کیا جائے"

کوئی شک نہیں کہ مالکی موصوف مندرجہ بالا بیان میں اپنے اس عقیدہ پر کاربند ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو الوہیت و ربوبیت کا مقام حاصل ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کا ہم نشین ہوں جو مجھے یاد کرے اور میں اس کے ساتھ ہوں جو مجھے یاد کرے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی اپنے رب کے پیرو ہونے کی بنا پر اسی طرح ہیں کہ جو آپ کو یاد کرے اس کے ہم نشین ہیں۔ اور جو آپؐ کو یاد کرے آپؐ اس کے ہمراہ ہیں"

مالکی کی کتاب "الذخائر المحمدیہ" میں ہم نے یہ پڑھا ہے کہ ساری مخلوق محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے پیدا کی گئی ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا علم تمام باتوں کو شامل ہے آپؐ روح اور ان پانچ باتوں کا علم رکھتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے مخصوص کر رکھا ہے اور آپؐ کو آسمانوں و زمین کے خزانوں کی ملکیت حاصل ہے نیز آپؐ جنت کی تقسیم کا اختیار رکھتے ہیں آپؐ نور ہیں، دھوپ یا چاندنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آپؐ کا سایہ نہیں پڑتا تھا۔ آپؐ اب بھی زندہ ہیں اور آپؐ پر آپؐ کی امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ آپؐ اپنی قبر میں اذان و اقامت کہہ کر نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے نیز حج کرتے ہیں وغیرہ،

ان ساری باتوں کا ذکر ہماری اس کتاب میں آچکا ہے اور یہ ساری باتیں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے معارض ہیں کہ :۔

قل سبحان ربی هل کنت الا بشرا رسولا ۔ (سورۃ الاسراء ۹۳)	آپ کہہ دیجئے کہ میرا رب پاک ہے ۔نہیں ہوں میں مگر ایک رسول بنا کر بھیجا ہوا بشر۔
قل ما کنت بدعا من الرسل وما ادری ما یفعل بی ولا بکم ان اتبع الا ما یوحی الی وما انا الا نذیر مبین ۔ (سورۃ الاحقاف : ۹)	آپؐ کہہ دیجئے کہ میں رسولوں میں سے کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں۔ میں یہ نہیں جانتا کہ میرے اور تمھارے ساتھ کیا ہوگا۔ میں نہیں پیروی کرتا ہوں مگر اس کی جو میری طرف وحی آتی ہے اور نہیں ہوں میں مگر ایک کھلا ہوا ڈرانے والا۔

* * * * * *

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مالکی موصوف جو عقیدہ رکھتے ہیں جس کا ذکر ہم نے موصوف کی کتاب اور صفحات کے حوالہ سے کیا ہے اس اعتبار سے یہ انوکھی اور بعید بات نہیں کہ موصوف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے وہ قدرت مانتے ہوں جو اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے اور یہ بھی مستبعد نہیں کہ موصوف مالکی یہ کہتے ہوں کہ ہم جہاں بھی ہوتے ہیں وہاں ہمارے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم موجود ہوتے ہیں موصوف مالکی کی اس بات کا مطلب بہرحال یہی ہے کہ "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر مقام پر اپنے یاد کرنے والے کے ہمراہ اپنی روح شریف کے ساتھ ہوا کرتے ہیں۔

کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کے آداب پر کاربند تھے۔ لیکن آپؐ کا یہ وصف آپؐ کی اپنی بشری طاقت و قدرت کے ساتھ مقید تھا۔ البتہ جن امور کے بارے میں نقل صریح ثابت ہو کہ یہ باتیں خصوصی طور پر آپؐ کے اندر بشری طاقت سے اوپر پائی جاتی تھی۔ انھیں ماننا اور ان پر ایمان رکھنا واجب ہے مثلاً آپؐ کے معجزات میں سے کوئی معجزہ اس کے برعکس کوئی ایسی بات قیاس کے طریقہ سے یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الوہیت کی بنیاد پر مانی جائز نہیں جو آپ ؐ کو دائرہ بشریت سے خارج کر دے۔

ابن الدبیع کا میلاد اور اس میں موجود شدہ منکرات کا تذکرہ

مذکورہ بالا باتوں کے بعد موصوف مالکی اپنی کتاب کی آخری فصل لکھنے کی طرف منتقل ہو گئے۔ اس اختتامی فصل میں موصوف نے قصۂ میلاد کے سلسلے میں تصنیف کی جانے والی کتابوں کا ذکر کیا اور ان کے مصنفین کی ثنا خوانی کی۔

موصوف نے اس فصل میں اپنی ذکر کردہ باتوں میں یہ بھی کہا کہ :-

"قصۂ میلاد کا مطلب ہے کہ ولادت نبوی سے لے کر وفات نبوی تک سیرت نبوی کو پیش کیا جائے"

جب یہ بات ہے تو ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تصنیف شدہ کتابوں کو رکھنے میں فخر و عزت محسوس کرتے ہیں۔ اور ہم اس وقت کو بہت باسعادت سمجھتے ہیں جس کو ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت میں گذارتے ہیں۔ نیز اس وقت کو بھی اسی طرح خوش نصیبی والا سمجھتے ہیں جس میں ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور ان باتوں کو پڑھتے پڑھاتے ہیں جو سیرت نبویہ کے روشن اور صاف ستھرے گوشوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔ مثلاً ایمان ثابت، صبر صادق، قیمتی، گراں بہا اور نفیس چیزوں کی قربانی، اللہ کی راہ میں جہاد، امت کی خیر خواہی، رسالت کی کامل ادائیگی، اللہ تعالیٰ کی شکر گذاری حتی کہ کثرت عبادت سے آپ ؐ کے پاؤں متورم ہو گئے۔ تبلیغ رسالت کے سلسلے میں پہنچنے والی اذیت و مشقت پر امید ثواب و اجر، کتاب اللہ کی مجمل چھوٹی ہوئی باتوں کی تفصیل و تشریح اور ایسا بیان جو آپ ؐ کی امت کو نفع پہنچانے والے ہر خیر اور ضرر پہنچانے والے ہر ضرر کو شامل ہو۔ وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر اہل علم میں سے کسی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت وشمائل اور آپؐ کے گھروں میں تلاوت کی جانے والی آیات وحکمت کے سلسلے میں کوئی کتاب تصنیف کی ہے اور کسی آنے والے آدمی نے اس کا نام "میلاد" رکھ دیا ہے مگر وہ کتاب اس طرح کی بدعات، شرکیات اور منکرات والی باتوں پر مشتمل نہیں ہے جن پر مالکی کی کتابیں مشتمل ہیں خصوصاً موصوف کی مذموم کتاب "الذخائر المحمدیہ" اور اس کتاب کے مصنف کا یہ ارادہ ومقصد نہیں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے متعلق اس تاریخی کتاب کو میلاد کی راتوں میں پڑھا جائے کیونکہ اس طرح کے مقصد میں ان مجالس میلاد کی مشروعیت کا ایک طرح سے اعتراف پایا جاتا ہے جن کے قائلین خود ان کے بدعت ہونے پر متفق ہیں۔

اگر اس قسم کی کوئی بات اس کتاب میں نہیں پائی جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے سلسلے میں لکھی جانے والی کتابوں پر کیا کوئی اعتراض جائز ہے؟ کیا ایسے آدمی پر اعتراض جائز ہے جس نے اپنی تصنیف کا مقصد یہ بنایا ہو کہ امت کے سامنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پیش کرے تاکہ امت کو آپ کی اقتداء وپیروی، عبرت ونصیحت پذیری، اخلاق اسلام سے آراستگی، آداب قرآن سے زیبائش نیز ان کو بیمانہٴ اخلاق اور شمائل فاضلہ سے مزین ہونے کی کوشش کا جذبہ حاصل ہو جن سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم آراستہ ومزین تھے؟

مالکی موصوف نے ذکر کیا ہے کہ قصۂ میلاد کے سلسلے میں جن لوگوں نے کتابیں لکھی ہیں ان میں حافظ وجیہ الدین عبدالرحمٰن شیبانی الیمنی المعروف بابن الدیبع بھی ایک ہیں۔ موصوف ابن الدیبع نے میلاد نبوی پر ایک کتاب لکھی جو بہت سے ممالک میں مشہور رہی ہے"۔

اس مشہور میلاد نامہ کے بارے میں شیخ علامہ رشید رضا سے ایک سوال کیا گیا تھا جو درج ذیل ہے:-

"یہ سوال جنوبی میلاس کے باشندگان جوہر کے ایک آدمی کی طرف سے ہے"۔ ایک طالب علم (جو اجنبی آدمی ہے) نے دیبعی کے میلادی قصوں کو پڑھنے پر نکیر کی شاید کہ دیبعی مذکور محدث دیبعی نہیں ہیں۔ اس دعوی کی بنیاد پر اس طالبعلم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکیر کی ہے کہ اس میلادی قصے میں جھوٹی باتیں اور خرافات ہیں۔ حالانکہ قصہ مذکورہ ان چیزوں میں سے ہے جن کو عوام کے سامنے پڑھنے پر بہت سے ایسے لوگ مداومت کرتے ہیں جن کے بارے میں یہ اعتقاد رکھا جاتا ہے کہ وہ ولی ہیں۔ یہ لوگ عوام سے کہتے ہیں کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی روح اس قصہ خوانی کے وقت اوّل سے آخر تک حاضر رہا کرتی ہے اور دوسرے مواقع پر صرف بوقت قیام حاضر ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ اس ملک کے لوگ میلاد کے قصہ مذکور کو سننے کی عادت رکھتے ہیں۔ اس معاملہ کا تذکرہ علماء کے جم غفیر کے کانوں سے گذرا ہے۔ مگر طالب علم مذکور کے علاوہ کسی نے اس پر کوئی نکیر نہیں کی۔ دریں صورت بتلایا جائے کہ یہ طالب علم ٹھیک راستہ پر ہے یا نہیں؟

مذکورہ بالا سوال کا جواب علامہ رشید رضا نے یہ دیا کہ:۔

"جو بات اجنبی طالب علم نے کہی وہ ٹھیک اور درست ہے۔ شاید یہ طالب علم ان اجنبی لوگوں (الغرباء) میں سے ہے جن کا ذکر صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ:۔

بدء الدین غریبا وسیعود غریبا کما بدء فطوبیٰ للغرباء	نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین اجنبی ہونے کی حالت میں ظاہر ہوا اور وہ دوبارہ پھر اجنبی بن جائے گا جیسا کہ پہلے تھا لہٰذا اجنبیوں کے لئے اچھائی ہے۔

میں نے اس میلادی قصے کا ایک حصہ پڑھا ہے چنانچہ اس کا مصنف اس کے افتتاحیہ میں لکھتا ہے کہ وہ بادشاہ یعنی اللہ تعالیٰ پاک ہے جس نے اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نور کو آدم کو چمکنے والی مٹی سے پیدا کرنے کے پہلے وجود بخشا اور اپنے اس فخر کو یعنی نور محمدی کو تمام چیزوں پر پیش کر کے کہا کہ یہ سید الانبیاء اجل الاصفیاء اور تمام محبوب چیزوں میں سب سے زیادہ معزز ہیں۔ کہا گیا کہ آدم کو اسی نور محمدی کی بدولت اعلیٰ ترین مرتبہ ملا"

اسی طرح کی رکیک تک بندی کے ساتھ حضرت ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام کا ذکر بھی اس کتاب میں کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ بات اللہ تعالیٰ پر صریح کذب بیانی ہے اس کو محدثین نے روایت نہیں کیا ہے۔ پھر میں نے اس کتاب کے ص ۲ وے پر دیکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیثیں لکھی ہوئی دیکھیں ان میں سے ایک ابن عباس سے مرفوعًا مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تخلیق آدم سے دو ہزار سال پہلے قریش اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک نور تھا جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کیا کرتا تھا اور اس کی تسبیح خوانی کے مطابق فرشتے بھی تسبیح پڑھا کرتے تھے الخ

یہ بھی کذب ظاہر ہے، اسلام سے پہلے قریش مشرک تھے اور ظہور اسلام کے وقت یہ لوگ سب سے زیادہ سخت کافر اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ اذیت دینے والے اور اللہ کی راہ سے لوگوں کو روکنے والے تھے پھر یہ نورانی اصل کیا معنی رکھتی ہے۔ جس کی یہ تاریک اور ظلمانی شاخ اپنے اصل کے بالکل ضد تھی؟

دوسری روایت کعب احبار سے مروی شدہ ایک اثر ہے جو صحیح نہیں ہے حالانکہ میلادی قصے کے مؤلف نے اسے اپنی جہالت کے سبب حدیث کے نام سے موسوم کیا ہے لیکن دعوئ ولایت کے ذریعہ روزی کمانے کے لئے اس قصہ کو پڑھنے والوں کا یہ کہنا کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی روح ان کی مجلسوں میں آتی ہے جن میں یہ لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر جھوٹ بولتے ہیں تو اس طرح ان کی افترا پردازی اس قسم کے دجال و مکار لوگ بہت کرتے ہیں۔ اور اس جہالت کا کوئی علاج بھی نہیں۔ مگر مسلمانوں میں داعیان سنت اور علماء سنت کی کثرت سے اس کا علاج ہو سکتا ہے یہ بساط لپیٹی جا چکی ہے۔

بہت سے مسلمان ہماری ان باتوں کے سبب ہم سے عداوت رکھتے ہیں۔ حالانکہ ان کے نزدیک ہمارا کوئی گناہ اس کے علاوہ نہیں کہ ہم سنت (صحیحہ) کی حمایت کرتے ہیں اور اللہ و رسول کی طرف حق کے ساتھ دعوت دیتے ہیں۔ خواہشات اور ہوا پرستی کے ساتھ نہیں دعوت دیتے [1]

ابن الدیبع کے میلاد کا یہ حال ہے جو بہت سے ممالک میں شہرت پذیر ہے جیسا کہ اس کا ذکر مالکی نے کر رکھا ہے اور ہمارے سامنے اس کے بعض اقتباسات شیخ محمد رشید رضا نے پیش کر دئیے ہیں جو اجنبی طالب علم کی کہی ہوئی بات کے صحیح اور

---

[1] ملاحظہ ہو فتاویٰ رشید رضا ص ۴۶۴ ج ۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ یعنی کہ ابن الدیبع والے میلادی قصے میں جھوٹ اور خرافات ہیں۔ یہ میلاد نامہ دوسرے میلاد ناموں کا نمونہ ہو سکتا ہے۔ ہم نے ابن الدیبع والے میلاد نامہ کا ایک نسخہ حاصل کیا جس کو ہمارے مالکی موصوف محمد علوی نے برآمد کیا اور اس پر موصوف نے تعلیق لکھی ہے۔

یہ میلاد نامہ حافظ محدث عبدالرحمٰن شیبانی کی طرف منسوب ہے۔ ہم نے دیکھا کہ یہ وہی میلاد نامہ ہے جس پر شیخ علامہ محمد رشید رضا مصری واقف و مطلع ہوئے تھے انھوں نے اس میلاد نامہ نیز اس کے مصنف کا مذاق و استہزا اڑایا ہے۔ اور اسے جہالت کے ساتھ متصف بتلایا ہے۔ اس میں وہ دونوں روایات ہیں جن پر علامہ رشید رضا نے نکیر کی۔ شاید مالکی نے پہلی حدیث میں تصرف کر ڈالا ہے اور اس میں سے "ان قریشا کانت نوراً بین یدی اللہ تبارک وتعالیٰ" (قریش اللہ کے سامنے ایک نور تھا) والی روایت کو حذف کر دیا ہے۔ ہم نے سخاوی والے میلاد نامہ میں اس عبارت کو موجود دیکھا جو حضرت ابن عباس سے مروی ہے۔ اور سخاوی نے اسے بحوالہ قاضی عیاض بلا سند ذکر کیا ہے۔ ہمارے لئے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ مالکی نے اس حدیث میں اپنی حذف کردہ بات کے ذریعہ جو تصرف کیا ہے اس کا مقصد یہ تھا کہ اس حدیث پر نظر ڈالے بغیر اسے یونہی گذرنے دیا جائے۔

ہمارے نزدیک یہ برابر ہے کہ میلاد نامہ مشہور محدث ابن الدیبع سے صادر ہوا ہو یا اس نام کے کسی دوسرے آدمی سے صادر ہوا ہو یا اس میں ابن الدیبع کا نام بطور جعل سازی لکھ دیا گیا ہو تاکہ اس میلاد نامہ کی ترویج و اشاعت ہو سکے لیکن طالبین علم پر یہ واجب ہے کہ وہ رجال کو بذریعہ حق پہچانیں نہ کہ رجال کے ذریعہ حق کو پہنچائیں۔ شاید اللہ تعالیٰ ہم کو دوسرا موقع دے کہ ہم اُن میلادی کتابوں کی چھان بین اور تحقیق کریں جن کا ذکر مالکی نے کیا ہے اور اپنے اوپر میلاد نامہ کے سلسلے میں ظاہر ہونے والی ہر حق و باطل بات کہہ سکیں اور اس کے مصنف کا اعتبار کرنے سے غض بصر اور صرف نظر کریں کیونکہ لوگ بذریعہ حق پہچانے جاتے ہیں۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں۔

مذکورہ بالا تفاصیل کے بعد واضح رہے کہ مالکی کے دم کٹے ناقص رسالہ پر ہمارے توقف و تامل کا سلسلہ ختم ہوا اور ہم دوبارہ اس سخت کلامی پر افسوس و تاثر ظاہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں جس پر مالکی موصوف کے اباطیل ولغویات کے تردید میں ہمارا اسلوب بیان مشتمل ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ اس سخت اسلوب کا باعث اللہ کے حق کے لئے غیرت ہے اور ایسی باتوں پر خفگی ہے جن پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوا کرتا ہے۔ نیز اس کا باعث اللہ تعالیٰ کا حصول تقرب ہے کہ اس کی تردید ہو جو توحید کے اور کمال توحید کے منافی چیزیں ہیں۔ اور بارگاہ توحید کی حمایت میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہم نے ایسا کیا ہے اور توحید کی حرمتوں کو پامال کرنے والے ہر ذریعہ کو بند کرنے کی غرض سے ہم نے یہ کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے غیرت کی وجہ سے خفا ہونا بھی اللہ تعالیٰ کا خالص حق ہے۔

◎

مالکی کو میری نصیحت

مالکی موصوف اس بات کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نواسوں میں سے ایک ہیں اور میں اس بات کی کتنی تمنا کرتا ہوں کہ موصوف مالکی اللہ تعالیٰ کی کما حقہ قدر کرنے میں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس درجہ میں رکھنے کے معاملہ میں جس پر اللہ نے آپؐ کو فائز کیا ہے اپنے نانا جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طریق کار پر چلتے۔ موصوف نہ افراط و تفریط سے کام لیتے اور نہ غلو و مبالغہ آرائی کرتے اور نہ حد سے بڑھی ہوئی مدح سرائی کرتے اور نہ لمبی چوڑی بات ہانکتے۔

چنانچہ آپؐ اللہ کے بندے و رسول ہیں۔ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین اور بشیر و نذیر نیز اللہ کا داعی اور روشن چراغ بنا کر بھیجا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

قل ما کنت بدعا من الرسل وما ادری ما یفعل بی ولا	آپ کہہ دیجئے کہ میں رسولوں میں سے کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں اور میں یہ نہیں جانتا کہ میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بکم (سورۃ الاحقاف : ۹)

اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا ؟

قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی انما الٰھکم الٰہ واحد۔ (سورۃ الکہف : ۱۱۰)

آپ کہہ دیجئے کہ میں صرف تمہاری طرح ایک بشر ہوں۔ میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک ہے۔

قل سبحان ربی هل کنت الا بشرا رسولاً۔ (سورۃ الاسراء : ۹۳)

آپ کہہ دیجئے میرا رب پاک ہے۔ نہیں ہوں میں مگر ایک رسول بنا کر بھیجا ہوا بشر۔

وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل (سورۃ آل عمران : ۱۴۴)

نہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر ایک رسول۔ ان کے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ :۔

ایاکم والغلو فانما اھلک من کان قبلکم الغلو "

تم لوگ اپنے کو غلو سے بچاؤ کیونکہ تم سے پہلے کے لوگوں کو صرف غلو نے ہلاک و تباہ کیا ہے۔

لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ ابن مریم انما انا عبد فقولوا عبد اللہ ورسولہٗ "

تم لوگ میری مبالغہ آمیز تعریف مت کیا کرو جیسا کہ نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کی مبالغہ آمیز تعریف کی۔ میں صرف ایک بندہ ہوں لہٰذا تم مجھے اللہ کا بندہ و رسول کہا کرو۔

∴ ∴ ∴ ∴ ∴

قولوا بقولکم او بعض قولکم ولا یستھوینکم الشیطان

تم اپنی اسی طرح کی بات یا بعض بات کہو اور شیطان تم کو ہرگز گمراہ نہ کردے۔

ھلک المتنطعون، ھلک المتنطعون، ھلک المتنطعون،

مبالغہ آرائی کرنے والے ہلاک ہوئے، مبالغہ آرائی کرنے والے ہلاک ہوئے مبالغہ آرائی کرنے والے ہلاک ہوئے۔

∴ ∴ ∴ ∴ ∴

میں مالکی کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے رب اللہ سے ڈریں اور اپنے قیوم و زندہ رہنے والے رب کی قدر پہچانیں جو مالک الملک ہے۔ جلال و اکرام والا ہے۔ یہ وہ رب ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت و ملکیت ہے، وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کسی کو پناہ نہیں دی جا سکتی۔ وہ ہر چیز کے علم کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہر عمل کرنے والے کے حق کا وہ ضامن ہے۔ " فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ (سورۃ الزلزال : ۷ و ۸)
جو ذرہ برابر بھلائی کرے گا اس کا نتیجہ دیکھے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا اس کا نتیجہ دیکھے گا۔ لا یغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاھا (سورۃ الکہف : ۴۹) وہ کسی چھوٹی بڑی چیز کو گنے بغیر نہیں چھوڑتا۔ وہ فضل، احسانات اور نعمتوں والا ہے، اس کے احسانات شمار نہیں کئے جا سکتے۔ اس کی نعمتیں گنی نہیں جا سکتیں۔ ایسا عظیم معبود پاک ہے اور ان باتوں سے بہت بلند و برتر ہے جو ظالم لوگ کہتے ہیں۔

میں مالکی سے یہ چاہتا ہوں کہ موصوف اللہ تعالیٰ کی کتاب کو اپنی علمی اور عملی زندگی کا لائحہ عمل بنا لیں۔ اور سنت نبویہ کو چراغ راہ بنا لیں جس سے قول و فعل میں روشنی حاصل کریں اور صحابہ و تابعین و اتباع تابعین جیسے سلف صالح کو چال ڈھال میں سردار بنا لیں۔ نیز موصوف اس طریق کو قانونِ زندگی قرار دے لیں جس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام تھے۔ یہی راستہ جہنم سے نجات پانے والے فرقہ کا راستہ ہے۔ یہ راستہ دنیا اور آخرت کی سعادت کا ضامن ہے اور اسی طریق کار پر درست حرص والا آدمی راضی ہوا کرتا ہے۔ بندہ کے لئے درحقیقت نفع بخش حرص وہ ہے جس میں جنت کی سعادت مل سکے اور جہنم سے نجات حاصل ہو سکے۔

میں مالکی موصوف کو نصیحت کرتا ہوں کہ موصوف اس حدیث نبوی کے مضمون کی طرف مراجعت کریں کہ :-

من التمس رضا اللہ بسخط الناس رضی اللہ عنہ وارضی عنہ الناس ومن التمس رضا الناس بسخط اللہ سخط اللہ علیہ واسخط علیہ الناس۔

جس نے لوگوں کو ناراض کر کے اللہ کی رضا تلاش کی اس سے اللہ راضی ہوگا اور اللہ اس سے لوگوں کو بھی راضی کر دے گا مگر جس نے اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کی رضا ڈھونڈھی اللہ اس پر ناراض ہو جائے گا اور لوگوں کو بھی اس پر ناراض کر دے گا۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

میں مالکی کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بدعت و ضلالت کے طریق سے اعراض کریں کیونکہ بدعت و ضلالت منہدم کرنے اور ویران کرنے کے لئے پھاوڑے کی طرح ہیں یہ ابلیس کو اور متبعین ابلیس کو قابو دیتی ہیں کہ وہ اس دین حنیف کے چہرہ کو بگاڑ دیں اور دین کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندر وہم والے افکار داخل کر دیں اور اسلام سے بغض رکھنے والوں یا بھولی بھالی عقل والوں کی طرف سے صادر ہونے والے استحسانات کو دین میں شامل کریں۔ جو اس دین پر گالی مانی جائے اور خامی وعیب کی چیز قرار پائیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایجاد بدعت سے مطلقاً ڈرانے میں مبالغہ سے کام لیا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ :-

ایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار۔

تم دین میں ایجاد کردہ نئی باتوں سے بچو کیونکہ دین میں ایجاد کردہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت جہنم میں لے جانے والی ہے۔

من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منه فھو رد۔

جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے۔

علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المھدیین من بعدی تمسکو بھا وعضوا علیھا بالنواجذ

تم پر میری سنت اور میرے بعد میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے تم اسے مضبوطی سے تھامو اور اسے دانتوں کی کچلیوں سے پکڑ لو۔

÷ ÷ ÷ ÷ ÷

ترکتکم علی المحجة البیضاء لیلھا کنھارھا لا یزیغ عنھا الا ھالک۔

تم کو روشن راستہ پر چھوڑ کر جا رہا ہوں اس کی رات دن کی طرح روشن ہے۔ اس سے صرف ہلاک ہونے والا ہی سرتابی کرے گا۔

افترقت الیھود علی احدی وسبعین فرقة وافترقت النصاریٰ علیٰ اثنین وسبعین فرقة وستفترق ھذہ الامة علیٰ ثلاث وسبعین فرقة کلھا فی النار الا واحدة قلنا من ھی یا رسول اللہ؟ قال من کان علی مثل ما انا علیه الیوم

یہود اکہتر اور نصاریٰ بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور یہ امت مسلمہ عنقریب تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ایک کو چھوڑ کر سارے فرقے جہنم رسید ہوں گے۔ ہم نے کہا وہ کون سا فرقہ ہے جو جہنم میں نہیں جائے گا یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا جو فرقہ اس طور وطریق پر ہوگا جس پر میں اور میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واصحابی
عن ابن مسعود رضی الله عنه قال خط رسول الله صلے الله علیه وسلم خطاً بیده ثم قال هذا سبیل الله مستقیما ثم خط خطوطا من یمین ذالك الخط وعن شماله ثم قال وهذه السبل لیس منها السبیل الا علیها شیطان یدعو الیه ثم قرأ وان هذا صراطی مستقیما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیله رواه احمد والنسائی والدارمی وابن ابی حاتم والحاکم وصححه)

اصحاب آج کل ہیں۔
حضرت ابن مسعود رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے ایک سیدھا خط کھینچا پھر فرمایا کہ یہ اللہ کا سیدھا راستہ ہے پھر آپؐ نے اس کے داہنے اور بائیں کچھ خطوط کھینچے اور فرمایا کہ ان راستوں میں سے کوئی بھی راستہ ایسا نہیں جس پر موجود ایک شیطان اپنی طرف دعوت دیتا ہے آپؐ نے یہ آیت تلاوت کی کہ یہ میری راہ مستقیم ہے لہذا تم اس کی پیروی کرو اور دوسرے راستوں کی پیروی تم مت کرو ورنہ تمھارے راستے متفرق و مختلف ہو کر تم کو ادھر ادھر کر دیں گے۔

میں مالکی کیلئے تمنا کرتا ہوں اور میں موصوف کے لئے جو تمنا کرتا ہوں وہ موصوف کی دنیا و آخرت کی بھلائی ہی کے لئے کرتا ہوں کہ موصوف اس بدعی ریاست وسیادت سے آزاد ہو جائیں جس کے آثار ان تمام امور میں ظاہر ہو رہے ہیں جن کو موصوف کے سادہ لوح بھولے بھالے متبعین پیش کرتے ہیں یعنی کہ یہ لوگ عاجزی و خاکساری اور انکساری کے ساتھ موصوف کے ہاتھ چاٹتے چومتے ہیں اور موصوف کے کپڑوں اور آثار سے برکات طلب کرتے ہیں۔ اور موصوف اپنے ان مریدین کے واسطے اپنی مذموم کتاب "الذخائر المحمدیہ" میں جس قسم کی منکر و بدعی اور شرکیہ باتیں پیش کرتے ہیں ان سے موصوف باز آجائیں۔

کیونکہ یہ ایک وہمی لیڈری اور ریاست ہے جو ضلالت و ضلالت آفرینی اور بے جا دعاوی پر مرکوز ہے اور اس کا انجام ویسا ہی ہوگا جس طرح ملت عبدالمطلب پر ابو طالب کے برقرار رہنے کا انجام ہوا۔

اور مالکی موصوف ایسے وقت اللہ تعالیٰ کے اس قول کو یاد کریں گے کہ فائدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہوگا :-

ویوم یعض الظالم علی یدیہ یقول یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا یا ویلتی لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا لقد اضلنی عن الذکر بعد اذ جاءنی۔ (سورۃ الفرقان : ۲۷ تا ۲۹)

جس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹتے ہوئے کہے گا کہ کاش میں نے رسول کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا۔ ہائے میری خرابی کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے مجھے نصیحت سے بھٹکا دیا جبکہ میرے پاس نصیحت آئی ہوئی تھی۔

اپنی اس کتاب کو ختم کرنے سے پہلے مجھے اس بات سے خوشی ہو رہی ہے کہ اس "خاتمہ" کو نقل کردوں جس پر شیخ ابوبکر جزائری نے اپنی کتاب "الانصاف فیما قیل فی المولد من الغلو والاجحاف" کو ختم کیا ہے۔

○

خاتمہ

چنانچہ اللہ تعالیٰ شیخ موصوف کو جزائے خیر دے انھوں نے کہا کہ :-

"شاید اس رسالہ کو پڑھنے والوں میں سے بعض لوگ یہ کہتے ہوئے یہ سوال کریں کہ جب میلاد نبوی تمام بدعات کی طرح حرام بدعت ہے تو اس سے علماء نے سکوت کیوں اختیار کیا اور اسے اپنی حالت پر چھوڑ دیا حتی کہ وہ رائج و شائع ہوگیا اور وہ مسلمانوں کے عقائد کے جزو کی طرح بن گیا۔ کیا علماء پر واجب نہ تھا کہ اس کے جڑ اور زور پکڑنے سے پہلے وہ اس پر نکیر کرتے اور اسے جڑ سے اکھاڑ دیتے آخر انھوں نے ایسا کیوں نہیں کیا ؟

ہم یہ سوال کرنے والے بھائیوں کو جواب دیتے ہیں کہ اس بدعت کے ظہور پذیر ہونے کے دن ہی سے علماء نے اس پر نکیر کی اور اس کی تردید میں انھوں نے رسائل لکھے۔ جس کو امام ابن الحاج کی کتاب "المدخل" دیکھنے کا موقع ملا ہے وہ اسے جانتا اور اسے متحقق بات سمجھتا ہے اس بدعت کی تردید میں لکھی ہوئی قیمتی کتابوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شیخ تاج الدین عمر بن علی لخمی، اسکندری فقیہ مالکی کا کتابچہ ہے جو رسالہ ابن ابی زید قیروانی پر لکھی ہوئی شرح فاکہانی کے مصنف ہیں۔ اس کا نام موصوف نے "المورد فی الکلام علی المولد" رکھا ہے۔ اس خاتمہ میں ہم رسالہ مذکورہ کی عبارت نقل کریں گے مگر اپنے انحطاط کے زمانہ میں امتیں اور قومیں خیر، صلاح کے داعی کی بات ماننے میں شر و فساد کے داعی کی بات ماننے کی بہ نسبت قوت میں کمزور ہوتی ہیں کیونکہ مریض جسم میں پہنچنے والی ادنیٰ ترین اذیت بھی اثر انداز ہو جاتی ہے مگر صحیح و تندرست بدن میں بڑی اذیت اور قوی تکلیف ہی اثر انداز ہو سکتی ہے۔

محسوس مثالوں میں سے یہ بات ہے کہ مضبوط و صحیح سالم دیوار کو منہدم کرنے سے پھاوڑے اور کلہاڑیاں بھی عاجز ہو جاتی ہیں جب کہ کمزور گرنے کے لائق دیوار محض ہوا کے جھونکے یا پاؤں کی ٹھوکر سے زمین بوس ہو جاتی ہے۔ اس لئے اسلامی معاشرہ میں اس بدعت کا باقی رہنا اور جڑ پکڑ جانا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ علماء نے اس پر نکیر نہیں کی۔

چنانچہ شیخ تاج الدین الفاکہانی کا رسالہ مذکورہ اس بات کا شاہد ہے کہ بدعت مذکورہ کی تردید کی گئی۔ شیخ تاج الدین نے اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان حمد و ثنا کے بعد کہا کہ:۔

امابعد! مبارک لوگوں کی ایک جماعت کی طرف سے اس اجتماع کے بارے میں بار بار سوال ہوا جو بعض لوگ ماہ ربیع الاول میں میلاد کے نام سے منعقد کرتے ہیں کہ کیا اس اجتماع اور میلاد کی کوئی اصل شریعت میں ہے یا کہ یہ بدعت اور دین میں ایجاد شدہ کوئی نئی بات ہے؟

سوال کرنے والوں نے اس کے متعلق واضح و متعین جواب طلب کیا لہٰذا میں نے کہا۔ اور اللہ ہی کی توفیق سے سب کچھ ہوتا ہے۔ مجھے کتاب و سنت میں اس میلاد کی کوئی اصل معلوم نہیں اور اس کا تذکرہ ان علمائے امت میں سے کسی ایک سے بھی منقول نہیں جو دین کے قائد و سالار، نیز متقدمین کے آثار کے پیرو ہیں۔ بلکہ یہ بدعت ہے جس کو باطل پرست لوگوں نے ایجاد کر لیا ہے۔ یہ بدعت شہوت پرستی ہے جس کی طرف بسیار خور لوگوں نے توجہ دے رکھی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جب ہم اس بدعت پر دین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پانچوں احکام (واجب، مستحب، مباح، مکروہ اور حرام) جاری کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ میلاد یا تو واجب ہے یا مستحب یا مباح، مکروہ یا حرام ہے۔ حالانکہ یہ بالاتفاق وبالاجماع واجب نہیں اور نہ یہ مستحب ہی ہے کیونکہ مستحب ہونے کی حقیقت یہ ہے کہ اس کام کی شارع کو طلب ہو مگر اس کے نہ کرنے والے پر کوئی مذمت نہ کی جائے۔ لیکن اس میلاد کی اجازت شارع نے نہیں دی ہے اور نہ اسے صحابہ وتابعین اور ہمارے علم کے مطابق متدین علماء ہی نے کیا ہے۔ یہی جواب میں اللہ کے سامنے بھی دوں گا اگر اس مسئلہ کے متلق مجھ سے اللہ کے یہاں سوال ہوا۔

میلاد جائز ومباح بھی نہیں اس لئے کہ دین میں بدعت ایجاد کرنا مباح نہیں ہے اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے لہذا اس کے علاوہ کوئی صورت باقی نہیں رہی کہ وہ مکروہ ہو یا حرام۔

دریں صورت اس سلسلے میں بات دو فصلوں اور تفریق دو حالتوں میں ہوگی:۔

۱ — یہ کام یعنی میلاد کوئی آدمی اپنے ذاتی مال سے اپنے گھر والوں اور ساتھیوں کے لئے اپنے ہی اہل وعیال کے درمیان کرے اور اس اجتماع میں لوگ کھانے سے تجاوز نہ کریں اور گناہوں میں سے کسی چیز کا لوگ ارتکاب نہ کریں

مذکورہ بالا چیز کو ہم بدعت مکروہہ وقبیحہ کے وصف سے یاد کرتے ہیں کیونکہ یہ کام ان اطاعت شعار متقدمین میں سے کسی نے نہیں کیا جو فقہائے اسلام اور علمائے انام اور زمانوں کے چراغ نیز مقامات ومکانات کے لئے باعثِ زینت ہیں۔

۲ — اس کام میں گناہ وجرم بھی شامل ہو جائے اور اس کی طرف اتنی توجہ دی جائے کہ آدمی اس سلسلے میں کوئی چیز خرچ کرنے پر مجبور ہو مگر اس خرچ پر اس کی طبیعت لگی رہے اور اس کے قلب کو اذیت وتکلیف ہو۔

علماء نے کہا ہے کہ انقباض طبیعت بلا رضا کسی سے مال لینا تلوار سے مال چھیننے کے ہم معنی ہے خصوصاً جب کہ اس میں بھرے ہوئے پیٹوں نیز دف وبانسری جیسے آلاتِ باطل کے ساتھ ساتھ گیت ورنگ بھی ہو اور امرد نوجوانوں کے ساتھ مردوں کا اجتماع ہو نیز فتنہ خیز عورتوں کی بھیڑ بھاڑ ہو یا تو وہ مردوں کے ساتھ خلط ملط ہوں یا ان کے اوپر جھانکتی ہوں اور پیچ وخم اور بل کھا کھا کر رقص کیا جائے۔ لہو ولعب میں استغراق ہو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوف والے دن (قیامت) کو بھلا دیا جائے۔ اسی طرح اگر عورتیں تنہا جمع ہوں بے حیائی کے ساتھ اور شعر خوانی میں ترنم ریزی کے ساتھ اپنی آوازیں بلند کریں اور تلاوت و ذکر الٰہی میں غیر مشروع طور پر آواز بلند کریں اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے غافل ہیں کہ "ان ربک لبالمرصاد" (بیشک آپؐ کا رب گھات میں ہے) اس قسم کے میلاد کے حرام ہونے میں دو آدمی بھی اختلاف نہیں کر سکتے اور اس کو دو بامروّت نوجوان بھی مستحسن نہیں قرار دے سکتے۔ یہ میلاد صرف مردہ دل لوگوں کو اچھا لگ سکتا ہے جو گناہوں اور جرائم کو بار نہیں سمجھتے۔ اور میں آپ کو ایک مزید بات بتلاؤں کہ اسے کرنے والے اس کو عبادتوں میں شمار کرتے ہیں اسے وہ لوگ حرام اور منکر کاموں میں سے نہیں سمجھتے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون [1]

آخر میں میں اللہ تعالیٰ سے یہ تمنا کرتا ہوں کہ وہ مالکی کو ہدایت دے اور ان کی اصلاح فرمائے نیز موصوف کو صراط مستقیم کی طرف واپس لے آئے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین وصلی اللہ علےٰ نبینا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین +

یہ کتاب ۳ رشعبان ۱۴۰۲ھ کو تحریر کی گئی۔

(شیخ) عبداللہ بن سلیمان بن منیع

قاضی عدالت تمییز۔ مکہ مکرمہ
اور رکن مجلس کبار علماء

---

[1] ملاحظہ ہو الانصاف فی المولد من الغلو والاجحاف ص ۵۳ تا ۵۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکریہ ومعذرت

اس کتاب کے معزز قاری سے رخصت ہوتے ہوئے قلم رکھنے سے پہلے میں محسوس کرتا ہوں اور میرا دل پورے اصرار کے ساتھ مجھ سے مطالبہ کرتا ہے کہ میں ادارات البحوث العلمیہ والافتاء والدعوۃ والارشاد کی ریاست عامہ کی خدمت میں ہدیۂ شکر و قدر شناسی پیش کروں جس کے سرفہرست ادارات مذکورہ کے عزت مآب صدر، جلیل القدر عالم، باعمل مجاہد، اللہ کی راہ میں جہاد کا حق ادا کرنے والے، ہمارے شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز ہیں۔ نیز ان کے نائب و دوست فضیلت مآب شیخ ابراہیم بن صالح آل الشیخ اور ان کے صالح و متقی راز داں و پرائیوٹ سکریٹری فضیلۃ الشیخ ابراہیم بن عبدالرحمٰن الحصین نیز میدانِ علم و تبلیغ میں گمنام فوجی سچے دوست فضیلۃ الشیخ دکتور محمد بن سعد الشویعر (مجلۃ البحوث الاسلامیہ کے رئیس التحریر) ہیں۔

ان تمام حضرات نیز ان کے علاوہ جن دوسرے حضرات نے اس کتاب کی طباعت سے پہلے اس پر نظر کرم ڈالی ہے اور جنھوں نے اس پر استدراک کیا اس کے سلسلے میں رہنمائی فرمائی، اسے ملاحظہ کیا خصوصاً ہمارے شیخ جلیل عبدالرزاق عفیفی، ہمارے دو ساتھی شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن بسام اور محمد بن صالح بن عثیمین۔

ان سارے حضرات کی خدمت میں ھدیۂ تشکر و قدر شناسی پیش کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کرتا ہوں کہ انھیں ان قابل قدر کوششوں کے اجر و ثواب سے محروم نہ رکھے جن کو یہ حضرات اہل سنت وجماعت کے عقیدہ کی طرف سے دفاع کی راہ میں انجام دے رہے ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ انھیں اس تعاون کے اجر سے محروم نہ رکھے جو انھوں نے اس کتاب کی تالیف میں میرے ساتھ کیا ہے اس عقیدہ کی طرف سے دفاع اور اسے صاف ستھری حالت میں باقی و برقرار رکھنے کے سلسلے میں نیز اسکو روشن راستہ کی مانند اس طرح واضح رکھنے میں جس کی رات دن کی طرح صاف ہو اور جس سے صرف ہلاک ہونے والا ہی بہکے ان حضرات کا تعاون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک جزء کی حیثیت رکھتا ہے۔

میں فضیلۃ الدکتور محمد الشویعر کا مکرر شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے اس کتاب کو عمدہ اور صحیح طباعت کے ساتھ شائع کرانے میں بھاری کام کیا۔ اللہ تعالیٰ انھیں اس کا اچھا بدلہ دے۔ اور انھوں نے آخرت کے لئے جو کام کیا ہے اس کے وزن کو بروز قیامت بڑھا دے۔ آمین۔

جو لوگ میرے شکریہ کے مستحق ہیں میں ہمیشہ ان کا شکر گذار رہوں گا اور میں اپنے شیخ جلیل عبداللہ بن حمید کے لئے دعائے رحمت کرنا نہیں بھول سکتا اور اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ موصوف شیخ کو اپنی وسیع جنتوں میں آباد کرے اور اس کتاب کے سلسلے میں موصوف نے عقیدۂ صحیحہ کی طرف سے دفاع اور منکر و ضلالت کی تردید کے لئے جو کام کیا ہے اس کے ثواب سے اللہ انھیں محروم نہ کرے۔

موصوف شیخ عبداللہ بن حمید ہی نے مجھ کو اس کتاب کی تصنیف کی طرف توجہ دلائی اور انھیں نے مالکی پر رد لکھنے کی ذمہ داری سنبھالنے کا مجھے مشورہ دیا اللہ تعالیٰ موصوف پر رحم فرمائے اور ان کی قبر کو باغاتِ جنت میں سے ایک باغ بنا دے (آمین)

اس کتاب کا موضوع تردید منکر کے سلسلے میں جس علمی توجہ کا مستحق ہے، اسے پورا کرنے میں کوتاہی کی معذرت میں معزز قارئین سے کر رہا ہوں خصوصًا ان قارئینِ کرام سے میں معذرت خواہ ہوں جو محمد علوی مالکی کی پیش کی ہوئی ضلالتوں اور منکر باتوں پر نکیر کے معاملہ میں زیادہ قوی احساس و شعور رکھتے ہیں۔

میری یہ کتاب "جہد مقل" (کم سر و سامان رکھنے والے کی طاقت بھر کوشش) ہے اور حدیث نبوی ہے کہ "خیر الصدقۃ جهد المقل" (بہترین صدقہ اس کم سر و سامان والے کا صدقہ ہے جو اپنی پوری طاقت سے حاصل شدہ چیز کی صدقہ کرے۔

واللہ المستعان

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

(مؤلف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراجع ومصادر

(۱) قرآن کریم
(۲) تفسیر ابن کثیر
(۳) تفسیر ابن جریر طبری
(۴) تفسیر قرطبی
(۵) صحیح بخاری
(۶) صحیح مسلم
(۷) سنن نسائی
(۸) مسند امام احمد
(۹) سنن ابو داؤد
(۱۰) سنن ترمذی
(۱۱) سنن ابن ماجہ
(۱۲) فتح الباری شرح بخاری (لابن حجر العسقلانی)
(۱۳) شرح صحیح مسلم (للنووی)
(۱۴) منتقی الاخبار للمجد وشرحہ نیل الاوطار (شوکانی)
(۱۵) قیام اللیل (ابو عبد اللہ محمد بن نصر مروزی)
(۱۶) جامع العلوم والحکم (ابن رجب)
(۱۷) تحفۃ الاحوذی (عبد الرحمٰن مبارک پوری)
(۱۸) کتاب التوحید (محمد بن عبد الوہاب)
(۱۹) فتح المجید شرح کتاب التوحید (شیخ عبد الرحمٰن بن حسن)
(۲۰) مجموع فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ (شیخ عبد الرحمٰن بن قاسم)
(۲۱) اقتضاء الصراط المستقیم (شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ)
(۲۲) الاعتصام (شاطبی)
(۲۳) المدخل (ابن الحاج)
(۲۴) تنبیہ الغافلین (ابن النحاس)
(۲۵) المغنی (ابن قدامہ)
(۲۶) فتاوی محمد رشید رضا
(۲۷) الانصاف فیما قیل فی المولد من الغلو والاجحاف (ابو بکر جزائری)
(۲۸) الجمس [illegible]

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹-...بے ماڈل ٹاؤن - لاہور
06438

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ